الجزء فی فضائل القرآن
تحقیق وتخریج کے ساتھ
تقریظ
استاذ العلماء حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ العالی
شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
تقریظ
مولانا نور البشر صاحب دامت برکاتہم
استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
تحقیق
مولانا طارق امیر خان صاحب
متخصص فی الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
زمزم پبلشرز

تحقیق و تخریج کے ساتھ

# الجزء فی فضائل القرآن


تحقیق و تخریج

مولانا طارق امیر خان صاحب

متخصص فی الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی



تقریظ

استاذ العلماء حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ العالی

شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

تقریظ

مولانا نور البشر صاحب دامت برکاتہم

استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی


زمزم پبلشرز

کتاب کا نام ــــ الجزء فی فضائل القرآن

تاریخ اشاعت ــــ ستمبر ۲۰۱۴ء

صفحات ــــ ۴۰۹

باہتمام ــــ احباب زمزم پبلشرز

ناشر ــــ زمزم پبلشرز کراچی

شاہ زیب سینٹر نزد مقدس مسجد، اُردو بازار کراچی

فون: 0092-21-32729089

فیکس: 0092-21-32725673

ای میل: zamzampublisher@gmail.com

ویب سائٹ: www.zamzampublishers.com

- مکتبہ بیت العلم، اردو بازار کراچی۔ فون: 32726509
- مکتبہ دار الھدیٰ، اردو بازار کراچی۔ فون: 32711814
- دار الاشاعت، اُردو بازار کراچی
- قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ کراچی
- مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار لاہور
- مکتبہ بیت العلم، 17 الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37112356

- **Madrassah Arabia Islamia**
  1 Azaad Avenue P.O Box 9786
  Azaadville 1750 South Africa
  Tel : 00(27)114132786
- **Azhar Academy Ltd.**
  54-68 Little Ilford Lane
  Manor Park London E12 5QA
  Phone: 020-8911-9797
- **ISLAMIC BOOK CENTRE**
  119-121 Halliwell Road, Bolton
  Bl1 3NE U.K
  Tel/Fax : 01204-389080

# فہرست مضامین

الجامعۃ الفاروقیۃ

ص.ب رقم 11020، کراتشی رقم 25، الرمز البریدی 75230 باکستان

JAMIA FAROOQIA

P.O.Box 11020, KARACHI 25, P.C. 75230 PAKISTAN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

وبعد!.....مولانا طارق امیر خان حفظہ اللہ نے فضائل قرآن پر "الجزء فی فضائل القرآن" کو مرتب کیا ہے قرآن کریم کی خدمت ہر زمانے میں علماء اعلام انجام دیتے آئے ہیں، جس میں ترجمہ وتفسیر کی خدمت تو اتنی ہے کہ اس کا احاطہ مشکل ہے، اسی طرح قرآن مجید سے ربط وتعلق کے حوالے سے فضائل قرآن کا موضوع بھی وسیع وعریض ہے۔

"الجزء فی فضائل القرآن" کی اہمیت وافادیت، عظمت کا اندازہ تو کتاب کے مطالعے سے ہو سکتا ہے، مولانا طارق امیر خان نے بڑے سلیقے سے کتاب مرتب کی ہے اور محنت شاقہ برداشت کی ہے۔

قبل ازیں "غیر معتبر روایات" وہ تالیف کر چکے ہیں، جس کو زمزم پبلشرز نے شائع کیا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس تالیف کو حسن قبول عطا فرمائیں اور مخلوق کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ آمین ثم آمین.

سلیم اللہ خان

بانی ومہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

۳ رربیع الثانی ۱۴۳۵ھ ۴ رفروری ۲۰۱۴ء

HEAD OFFICE: SHAH FAISAL COLONY, BLOCK 4, KARACHI 25, PAKISTAN. TEL: 4571132-4573865, FAX. 4571525.

Noor-ul-Bashar
• Ustazul-Hadith Jamia Farooqia, Karachi
• Principal and president of
Ma'had Usman Bin Affan Karachi

Date 06 - 02 - 2014
Ref A - 003 - 02 - 2014

التاریخ ٤ ربیع الثانی ١٤٣٥ھ
الرقم الف/ ٠٠٣-٠٢-٢٠١٤م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور وہی ہمارے لیے دستورِ زندگی اور راہِ نجات ہے، حقیقت یہ ہے کہ روحِ انسانیت کے لیے یہ آبِ حیات ہے، لیکن آج جس طرح امت قرآن کریم سے دور اور اس کی روشنی سے نفور ہوتی جا رہی ہے وہ بھی کسی سے مخفی نہیں، دنیا کے اعتبار سے ترقی کے بامِ عروج پر، لیکن قرآن کریم کے حروف تک سے ناآشنا، معنی و عمل تک پہنچنا تو تصور سے خارج ہوتا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے علماءِ امت کو کہ انہوں نے قرآن کریم کی طرف لوگوں کو رغبت دلانے اور راغب رکھنے کے لیے ہر زمانہ میں "فضائل قرآن" پر کتابیں اور رسائل کی تالیف کی۔

ایسے ہی اہم رسائل میں ایک نہایت اہم اور بہت ہی پُر تاثیر رسالہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی نور اللہ مرقدہ کا ہے جو اگرچہ فضائل قرآن پر "اربعین" (چالیس حدیثیں) ہے، تاہم ان کی تشریح کے ذیل میں حضرت شیخ نے بہت سی احادیث جمع فرما دی ہیں۔

عزیز گرامی مولوی مفتی طارق امیر خان سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی "فضائل قرآن" پر علمی انداز سے قلم اٹھانے کا ارادہ کیا تو حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ کے "فضائل قرآن" میں اصالۃً واستطراداً آنے والی احادیث کو اپنا موضوع بنایا بلکہ ان کے علاوہ مزید احادیث کا بھی اس میں اضافہ کر کے ایک اچھا رسالہ تیار کر دیا۔

عزیزِ موصوف نے ان احادیث کی تخریج اور حوالہ جات کا اہتمام کیا ہے، اور پھر تخریج میں توابع و شواہد کا تتبع کر کے خوب توسّع سے کام لیا ہے۔

اس کام سے ایک طرف ایک عام آدمی کو تو رغبت إلی القرآن کا فائدہ حاصل ہوگا، اس کے ساتھ ساتھ علماء کے ہاتھ میں حوالہ جات کے اہتمام سے ایک اہم حدیثی علمی دستاویز آجائے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ جلّ شانہ اس کام کو دیگر اکابرینِ امت کی تالیفات کی طرح مقبول و نافع بنائے اور مؤلف اور ان کے والدین، اساتذہ اور متعلقین کے لیے آخرت کا ذخیرہ بنائے۔ آمین

وکتبہ

مدیر معہد عثمان بن عفان

41/25-28.36/B.Landhi,Karachi-75160,Pakistan
Tel:(+92-21)38411388 Cell: (+92)3212492164

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

# مقدمة الكتاب

الحمد لله خلق الإنسان وعلّمه البيان وأنزل له الفرقان وجعله موعظة وشفاء وهدى ورحمة لذوي الإيمان لا ريب فيه ولم يجعل له عوجا وأنزله قيّما وحجة لذوي الإيقان والصلاة والسلام الأتمان الأكملان على خير الخلائق من الإنس والجانّ الذي نوّر القلوبَ والقبورَ نورُه ورحمة للعالمين ظهورُه وعلى آله وصحبه الذين هم نجوم الهداية وناشِرو الفرقان وعلى من تبعهم بالإيمان وبعدُ!

قرآن عزیز کی خدمات ہر زمانے میں کی جاتی رہی ہیں، انھیں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امت مسلمہ میں ترغیب وترہیب کے ذریعہ قرآن کی الفت پیدا کی جائے، اور حقوقِ قرآن سے غفلت پر تنبیہ کی جائے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر علماء کرام ہر زمانے میں فضائل قرآن کے ''اجزاء'' تالیف فرماتے رہے ہیں، مثلاً:

امام نسائیؒ کی ''فضائل القرآن''، علامہ ابوالفضل رازیؒ کی ''فضائل القرآن وتلاوتہ''، علامہ ابوبکر فریابی ؒ کی ''فضائل القرآن''، حافظ مستغفریؒ کی ''فضائل القرآن''، حافظ ابوعبید قاسم بن سلام ؒ کی ''فضائل القرآن''، حافظ ضیاء مقدسیؒ کی ''فضائل القرآن''، حافظ ابن ابی شیبہ ؒ کی ''فضائل القرآن''، علامہ ابن ضریس ؒ کی ''فضائل القرآن''، حافظ ابن کثیر ؒ کی ''فضائل القرآن''، علامہ ابن جزریؒ کی ''فضائل القرآن''، اور ہمارے اس زمانے میں حضرت شیخ الحدیث ؒ کی ''فضائل القرآن''۔

اسی طرح مختلف کتبِ حدیث میں پھیلی ہوئی فضائل قرآن پر مشتمل احادیث اس مقصد کے حصول میں منبع وماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

راقم الحروف کا جامعہ فاروقیہ میں تخصص فی علوم الحدیث کرتے ہوئے ''جزء فضائل قرآن'' کے عنوان سے اُن احادیث بر فضائل قرآن کی تخریج وتحقیق کا ارادہ ہوا جو سابقہ ذکر کردہ اجزاء میں، یا دیگر کتب حدیث میں موجود ہیں، استاذی مولانا ساجد احمد صاحب صدوی (جزاہم اللہ خیرا) نے حوصلہ افزائی فرمائی، اور ایک خاص منہج کے ساتھ کام کا اسلوب متعیّن فرمایا (اس کی تفصیل آگے آرہی ہے)، ابتداء اسی وقت سے ہوگئی تھی، بلکہ استاد جی کی نگرانی میں معتد بہ حصّہ بھی اسی وقت تیار ہوگیا تھا، لیکن کام کی تنقیح وتہذیب میں کل ۵ سال کا عرصہ لگ گیا، اور یہ سب اللہ کے فضل سے ہے، جس نے راقم الحروف کو حدیث کی اس خدمت کرنے کی توفیق نصیب فرمائی:

والله لولا أنت ما اهتدينا ولا تصدّقنا ولا صلّينا

احقر نے انتخابِ احادیث میں اکثر ''فضائل القرآن'' مؤلفہ حضرت شیخ الحدیث ؒ کو ترجیح دی ہے، اور جو روایات حضرت شیخ الحدیث ؒ نے فائدے کے تحت ذکر کیں ہے، ان کو راقم الحروف منتخب کرتا رہا ہے، اس لئے آئندہ ایک مستقل فصل میں حضرت شیخ الحدیث ؒ اور ان کی خدمات کا مختصر تعارف تبرکا آئے گا۔

## تخریج وتحقیق کا طرز واسلوب:

دوران تخریج ذیلی امور پیش نظر رہے ہیں:

(۱) کتاب ہذا میں تحقیقات احادیث کو ۵ ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے:

- تلاوتِ قرآن کے آداب
- تلاوتِ قرآن کے فضائل
- حافظ قرآن کے فضائل
- قرآن سے غفلت پر وعیدیں
- بعض خاص سورتوں کے فضائل

(۲) ہر حدیث میں عام طور پر بنیادی چار اجزاء ہیں:

- متنِ حدیث مع ترجمہ
- روایت کے دیگر مصادر، البتہ اگر روایت کی سند ہی نہ مل سکے تو روایت کے مصادر ثانویہ پر اکتفاء کیا گیا ہے۔
- روایتوں میں توابع وشواہد کی تعیین
- نفسِ حدیث کے بارے میں ائمۂ حدیث کے اقوال، حسبِ موقع توابع وشواہد کے بارے میں ائمہ کے اقوال لکھے گئے ہیں۔

(۳) اصل روایت کے بعد اکثر توابع وشواہد کا بیان شروع ہو جاتا ہے، اور اکثر اس اصل روایت کے لئے ''زیرِ بحث'' یا ''مرکزی روایت'' وغیرہ الفاظ استعمال کیے گئے ہیں، تا کہ ذہن مطلوبہ روایت کی جانب جائے۔

(۴) قاری کو چاہیے کہ مرکزی روایت کو ذہن نشیں رکھے تا کہ توابع وشواہد سمجھنے میں آسانی ہو، یا حسبِ ضرورت مرکزی روایت کی طرف مراجعت کرتا رہے، یہ اہم چیز ہے، بصورت دیگر توابع وشواہد کی اہمیّت وربط کا بالکل اندازہ نہیں ہوگا۔

(۵) توابع ذکر کرتے ہوئے اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ یہ وضاحت صاف لفظوں میں ہو کہ سند کے کس راوی کی متابعت کن راویوں نے کی ہے، اور ہر طبقۂ سند میں جہاں تک متابعت ہوئی ہے، ان تمام کو علیحدہ ذکر کیا گیا ہے۔

(۶) بعض اوقات روایت کے توابع وشواہد نہ ہونے کی صورت میں، روایت کے مضمون پر مشتمل دیگر احادیث مسنداً لکھی گئیں ہیں، تا کہ زیرِ بحث روایت سے استیناس ہو جائے، یہاں حسبِ ضرورت ان مؤیدہ روایات اور ان میں موجود راویان پر کلام لکھا جائے گا۔

(۷) بعض اوقات توابع، شواہد اور اصل روایت کے الفاظ میں معمولی فرق ہوتا ہے، اسے اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور متنِ حدیث دوبارہ نہیں لکھا جاتا، صرف مظان ذکر

کرنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے، البتہ اگر یہ فرق کسی اہم فائدے پر مشتمل ہو تو اس تابع وشاہد میں مذکور الفاظِ حدیث کو عام طور پر سند کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

(۸) توابع وشواہد میں موقوف روایت بھی لکھی گئی ہیں، اسی طرح حسبِ ضرورت اقوال تابعین بھی۔

(۹) اصل موقوف روایت کی تحقیق میں ان کے ہم معنی شواہد (مرفوع، موقوف) بھی ذکر کیے گئے ہیں۔

(۱۰) صحیحین کی روایتوں میں صرف مظان پر اکتفاء کیا گیا ہے، توابع وشواہد کی تعیین اکثر نہیں کی گئی۔

(۱۱) جیسا کہ ''مقدمہ'' میں لکھا گیا ہے کہ اکثر روایات حضرت شیخ الحدیث ؒ کی کتاب ''فضائل القرآن'' سے لی گئی ہیں، اس لئے حضرت شیخ ؒ نے بعض اوقات اگر ایک روایت ''سنن ابی داوٗد'' کے حوالے سے نقل کی ہے، تو اس کا التزام کیا گیا ہے کہ یہ روایت ''سنن ابی داوٗد'' سے ہی تخریج کی جائے، اگر چہ یہی روایت صحیحین یا دیگر ''سنن'' میں بھی ہو، البتہ دیگر مظان ضرور ذکر کیے جاتے ہیں، اور توابع وشواہد بھی انہیں مظان میں سے متعیّن کیے جاتے ہیں، غرض یہ کہ حضرت شیخ ؒ کے منتخب مصدر وروایت کو مرکزی حیثیت حاصل رہی گی، اگر چہ اس کے توابع وشواہد اس کے مقابلے میں قابلِ ترجیح یا قوی یا متقدم یا مرفوع ہوں۔

(۱۲) معتد بہ روایتوں میں صرف ایک خاص جزء ہی تحقیق کا موضوع ہوتا ہے، اس صورت میں توابع وشوہد لاتے ہوئے اس کا اہتمام کیے گیا ہے کہ متعلّقہ جزء کے مطابق توابع وشواہد لائے جائیں، اگر کہیں توابع وشواہد اس خاص زیرِ تحقیق جزء سے خالی ہوں، تو اہتمام سے اس فرق کو ذکر کیا گیا ہے۔

(۱۳) بعض اوقات روایت کی سند نہیں ملتی، تو روایت کے مختلف اجزاء پر مشتمل دیگر احادیث بھی لکھی جاتیں ہیں۔

(۱۴) بعض اوقات مصدرِ اصلی ملنے کی کوئی امید نہیں ہوتی (اس کے علاوہ اسے ذکر نہ کرنے کی کوئی اور وجہ بھی ہوسکتی ہے) تو مصدرِ ثانوی پر اکتفاء کیا جاتا ہے (جیسا کہ پہلے بھی لکھا گیا ہے)۔

(۱۵) ائمہ کرام کا کلام حسبِ موقع توابع وشواہد سے پہلے یا بعد میں ذکر کیا جاتا ہے، جس میں ائمۂ حدیث نے نفسِ حدیث پر کلام کرتے ہوئے جس راوی پر کلام کیا ہو، اس راوی کے بارے میں دیگر متقدمین ومتاخرین کے اقوال تفصیل سے لکھے جاتے ہیں، البتہ اگر اقوال بہت زیادہ ہوں تو صرف معتد بہ پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

(۱۶) اگر کسی حدیث پر نہ تو ائمہ کرام کے اقوال ہوں اور نہ ہی اس کے توابع وشواہد ہوں، وہاں سند کے تمام راویوں کے بارے میں ائمہ کرام کے اقوال لکھے جاتے ہیں۔

(۱۷) بعض سندوں میں ہر ہر طبقے میں کئی توابع ہوتے ہیں (جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا گیا ہے)، یعنی متابعت پوری سند میں پائی جاتی ہے، ان روایتوں میں ہر طبقے کے توابع ذکر کیے جاتے ہیں، تاکہ متن کی قوت کا اندازہ ہوسکے، اس لئے خاص ایسی روایتوں میں ائمہ کرام کے نفسِ حدیث پر کلام نقل کرنے کو ضروری نہیں سمجھا گیا۔

(۱۸) بعض اوقات توابع وشواہد میں بھی متابعت وشواہد کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، اسے لانے کی غرض یہ ہے کہ اصل تابع یا شاہد کا فنی مقام واضح ہوجائے، اور حسبِ موقع ان ذیلی توابع وشواہد پر بھی ائمہ کا کلام لکھا جاتا ہے۔

(۱۹) اگر متکلّم فیہ راوی اصل اور تابع وشاہد دونوں میں ہو تو تکرار سے بچنے کے لئے تمام سندوں کے بعد اس پر کلام نقل کیا جاتا ہے، البتہ اگر توابع وشواہد کے اپنے مستقل متکلّم

فیہ راوی ہوں تو اس کی کوشش متعدد بہ مقامات میں کی گئی ہے کہ توابع وشواہد کے ساتھ ساتھ ان کے بارے میں ائمہ کرام کا کلام نقل کیا جائے۔

(۲۰) یہ بھی واضح رہے کہ نفسِ حدیث پر ائمہ کرام کے کلام میں اگر کوئی راوی متکلّم فیہ ہو، تو اکثر اسی راوی کے بارے میں ائمہ کرام کے اقوال تفصیل سے لکھے جاتے ہیں، دیگر روایوں سے تحریر اتعرض نہیں کیا جاتا، البتہ اگر کوئی دوسرا راوی بھی متکلّم فیہ ہو تو اسے بھی ذکر کیا جائے گا۔

(۲۱) بعض اوقات بعض روایوں پر ائمہ کرام کا کلام نقل کرنا مقصود نہیں ہوتا، اور کلام کا تسلسل بھی اسی بات کا مقتضی ہوتا ہے کہ یہاں راوی پر ائمہ کرام کا کلام نہ لکھا جائے، اس لئے ایسے راویوں پر کلام حسبِ موقع حاشیہ میں لکھا گیا ہے، چنانچہ اگر کسی راوی کے سامنے حاشیہ کا نمبر ہو تو اسے ضرور دیکھا جائے، کیونکہ عام طور پر ان کے بارے میں حاشیہ میں کلام موجود ہوتا ہے۔

(۲۲) اصولِ حدیث وعلوم حدیث کا تخریج روایت اور رجال پر کلام سے بڑا گہرا تعلّق ہے، تحقیقِ ہذا میں ان فنی پیچیدگیوں سے تحریری طور پر احتراز کیا گیا ہے، بلکہ فن کی عام بحثوں سے بھی احتراز کیا گیا ہے، بہت کم، اضطراری حالت میں اصول حدیث کی بحثیں کی گئی ہیں، اس سے مقصود یہی ہے کہ تخریج حدیث اور حدیث کا فنی مقام سامنے آ جائے، ہر چیز کو اصولِ حدیث کی روشنی میں واضح کرنا بہت تفصیل کا مقتضی ہے، اور یہ تحقیق اس کی گنجائش نہیں پاتی۔

(۲۳) اصل حدیث میں راویانِ حدیث کے نام اکثر اختصاراً مذکور ہوتے ہیں، اس کا اہتمام کیا گیا ہے کہ سند میں مذکور راوی پر تفصیلی کلام کرتے ہوئے نام، ولدیت، کنیت، نسبت وغیرہ تلاش کر کے لکھے جائیں۔

(۲۴) حاشیہ میں بعض اوقات رواۃ پر کلام، نام ونسب پر تبصرہ، تابع وشاہد پر تنبیہ، تصحیف وتحریف جیسے اہم امور لکھے جاتے ہیں، اس لئے حاشیہ پر نظر رکھنا ناگزیر ہے۔

(۲۵) اسناد کی تحقیق میں جا بجا تصحیف، ایتلاف واختلاف، اتفاق وافتراق کا مشاہدہ ہوتا ہے، یہ خالص علومِ حدیث سے متعلقہ امور ہیں، حسبِ ضرورت ان فنون کی روشنی میں رُواۃ کے ناموں پر کلام لکھا جاتا ہے۔

**(۲۶) حکمِ روایت سے متعلقہ اہم امور: (یعنی راقم الحروف کا روایت کے بارے میں حکم نقل کرنا)**

متن حدیث کے فوراً بعد یا بالکل آخر میں حکمِ حدیث لکھا جاتا ہے، یہ حکم چند خاص امور کے تناظر میں ہوتا ہے:

نفسِ روایت سے متعلق ائمہ حدیث کے کلام میں اتفاق کی صورت میں، حسبِ موقع وترجیح کسی بھی محدث کے کلام کے انتساب سے حکم لکھ دیا جاتا ہے۔

نفسِ روایت سے متعلق ائمہ حدیث کے کلام میں اختلاف کی صورت میں، راقم کے نزدیک راجح قول کو محدث کے انتساب کے ساتھ لکھ دیا جاتا ہے۔

سابقہ امور سے یہ بات واضح ہو ہی چکی ہے کہ راقم الحروف نے اضطراری طور پر ہی حکمِ حدیث سے تعرض کیا ہے، جس میں ائمہ متبوعین کے کلام کی موجودگی کی صورت میں، لازمی طور پر انھیں حضرات میں سے کسی ایک کے انتساب سے حکمِ حدیث لکھا ہے، اوراس کی وجہ یہ ہے کہ قارئین کے سامنے اگر حکمِ حدیث صراحتاً نہ لکھا جائے تو ساری تحقیق دیکھنے کے بعد بھی عام طور پر فہم قاری کو حکمِ حدیث سے تقریب واستیناس نہیں ہوتا، بلکہ قاری مزید الجھن محسوس کرتا ہے، وجہ ظاہر ہے کہ فن ہذا کی ادنی معرفت وبصیرت کے لئے بھی طولِ ممارست وطولِ ملازمت جیسے دو بنیادی امور کی اشد ضرورت ہے، ان کے بغیر نہ تو فن ہذا میں طبع آزمائی پسندیدہ ہے اور نہ ہی رائے قریب الصواب ہوتی ہے، خلاصہ یہ ہے کہ راقم الحروف نے اضطراری طور پر حکمِ حدیث کے بارے میں ائمہ متبوعین میں سے کسی ایک کے کلام کا انتخاب، ان کے

انتساب کے ساتھ ساتھ کیا ہے۔

احقر کو زیادہ پریشانی کا سامنا ان خاص صورتوں میں رہا ہے جہاں اصل روایت کے بارے میں ائمہ حدیث کا قول نہیں مل سکا، تو رجال سند کے حالات نیز توابع وشواہد کی روشنی میں ''سند حدیث'' کا حکم ''اسنادہ......'' کے الفاظ سے لکھا ہے، جس سے متن حدیث کے بارے میں تقریبی رائے حاصل ہو جاتی ہے، البتہ میں دوبارہ یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ائمہ متبوعین کا کلام نہ ملنے کی صورت میں اضطراری طور پر قارئین کرام کی فہم کو حکمِ حدیث کا تقریبی فائدہ دینے اور الجھن سے بچانے کے لئے بیانِ حکم سے تعرض کیا گیا ہے۔

یہی موقع ہے کہ راقم الحروف کی علماء کرام سے عاجزانہ درخوست ہے کہ ان احکاماتِ حدیث کے نقل کرنے میں جہاں بھی جھول محسوس فرمائیں، ضرور مطلع فرمائیں، اساتذۂ کرام کی تصویب کی صورت میں راقم الحروف کو رجوع میں ادنی تأمل نہیں ہوگا، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

آخر میں راقم الحروف جامعہ فاروقیہ کے منتظمین، بالخصوص استادِ محترم مولانا محمد انور صاحب، مولانا ساجد احمد صدوی صاحب، سیدی ومولائی مولانا نورالبشر صاحب کا انتہائی شکرگذار ہے، جن کی رہنمائی سے یہ کام تکمیل تک پہنچا۔ جزاہم اللہ فی الدارین

راقم الحروف

طارق امیر خان

متخصص فی علوم الحدیث

جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل ٹاؤن

# فصل: قرآنی خدمات اوران میں حضرت شیخ الحدیثؒ کا کردار

حضرت شیخ الحدیث والمحدثین مولانا محمد زکریا کاندھلوی صدیقی نوراللہ مرقدہ نے آج سے تقریبا ۸۵ سال قبل ''فضائل قرآن'' تصنیف فرما کرامت مسلمہ میں الفتِ قرآن کی روح پھونکی، باری تعالیٰ نے کتابِ ہٰذا کو حسنِ قبول سے نوازا، اور بلا مبالغہ اب تک عالم بھر کے لاکھوں لوگ اس کے نتیجے میں قرآن اور اس کی تعلیمات سے جڑتے رہے ہیں، اور اپنی زندگیاں اسلامی اعتقاد، فکر وعمل پر ڈھالتے رہے ہیں۔

## حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ کا مختصر تعارف:

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی کے حالات میں سے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں، جسے مفتی محمد شاہد صاحب سہارنپوری دامت برکاتہم نے اپنے مقالے ''مملکت اسلامیہ میں حضرت شیخ ۔ نوراللہ مرقدہ واعلی اللہ مراتبہ ۔ کے تلامذہ حدیث'' میں لکھا ہے:

''عالم اسلام اور دنیائے انسانیت کی عظیم وروحانی شخصیت حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۱رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ/ ۲رفروری ۱۸۹۸ء میں قصبہ کاندھلہ ضلع مظفرنگر یو پی میں ہوئی۔

ابتدائی دینی ومذہبی تعلیم اپنے والد محترم حضرت مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی اور چچا مولانا محمد الیاس کاندھلوی سے حاصل کی، ۱۳۲۹ھ/ ۱۹۱۱ء میں جامعہ مظاہر علوم سہارنپور میں داخل ہو کر اپنی دینی ومذہبی تعلیم مکمل کر کے ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء میں سندِ فراغت پائی اور پھر اسی جامعہ مظاہر علوم میں یکم محرم الحرام ۱۳۳۵ھ/ ۲۹راکتوبر ۱۹۱۶ء استاذ بنائے گئے، اور چند سال بعد ہی آپ نے حدیث کی بڑی کتابوں کا درس دینا شروع کردیا''۔

چند سطروں بعد لکھتے ہیں: ''مولانا محمد زکریا موصوف نے اپنے پیر ومرشد مولانا خلیل احمد

موصوف کی خواہش کے مطابق علمی اور روحانی دونوں لائنوں سے پوری دنیا میں اعلی اقدار پر مشتمل روشن خدمات انجام دیں اور پوری دنیا میں ہندوستان کا نام بلند کیا۔

چنانچہ علمی لائن سے آپ نے پچپن (۵۵) سال تک جامعہ مظاہر علوم سہارنپور میں دینی و مذہبی تعلیم دے کر حدیث شریف کی کتاب ''سنن ابی داوٗد'' تیس (۳۰) مرتبہ اور ''صحیح بخاری شریف'' اکتالیس (۴۱) مرتبہ پڑھائی''۔

آگے مذکور ہے:

''......آپ کے نامور تلامذہ نے ہندوستان میں دیوبند، سہارنپور، دہلی، کانپور، ہردوئی، الہ آباد، لکھنؤ، مراد آباد، جونپور، بمبئی، کلکتہ، گجرات، بہار، بنگال، آسام، کیرالہ، انڈومان اور مزید ملکی جغرافیائی سطح سے آگے بڑھ کر پاکستان، افغانستان، بنگلہ دیش، برما، نیپال، انگلینڈ، امریکہ، افریقہ، زمبیا، کناڈا (کنیڈا)، میں قدیم درس نظامی کی بنیاد پر قائم علمی اداروں میں عالمانہ آداب ووقار کے ساتھ علمی جھنڈا بلند کیے رکھا......''۔

مزید فرماتے ہیں: ''آپ نے اپنی زندگی میں ایک سو تین (۱۰۳) کتابیں تصنیف کیں، جن میں: "لامع الدَراري على جامع البخاري"، "الكوكب الدُرِّي على جامع الترمذي"، "جزء حجّة الوَداع و العُمُرَات"، "أوجز المسالك شرح موطا إمام مالك"، "الأبواب والتراجم للبخاري"، "التقرير الرفيع لمشكاة المصابيح". وغیرہ اپنی خداداد مقبولیت وقبولیت کی بناء پر عالمی وبین الاقوامی سطح پر پہنچ چکی ہیں......''۔

آگے فرماتے ہیں: ''یہاں تک کے ۲ر شعبان ۱۴۰۲ھ/ ۲۵ر مئی ۱۹۸۲ء میں آپ نے مدینہ منورہ میں وفات پائی اور وہاں کے مشہور قبرستان جنّت البقیع میں آپ کی تدفین عمل میں آئی رحمہ اللہ تعالیٰ''۔ (ص: ۳۰ تا ۱۲)

مفکّر اسلام سید ابو الحسن علی ندوی نور اللہ مرقدہ، حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے بارے میں

آپؒ کی ''سوانح'' (ص:۹) میں فرماتے ہیں:

''ہندوستان نہیں بلکہ پورے عالم میں صدیوں سے جو دینی نظامِ تعلیم وتربیت کارفرما تھا اور جس کے حدود گھروں کی چار دیواری سے لیکر مدارس وجامعات، حلقہائے درس، گوشہ ہائے تصنیف وتالیف، خانقاہوں کی پرسکون فضاؤں اور سعی وجُہد کی متحرک وپُر شور رزمگاہوں تک وسیع تھے، اس کی بنیاد اخلاص وللّہیت، ایمان واحتساب، اساتذہ وشیوخ کے بارے میں کامل اطاعت وانقیاد، مربّیوں محسنوں کے مسئلہ میں مکمّل تفویض وتسلیم، مقاصدِ زندگی کے بارے میں توکل وقناعت، اعتماد علی اللہ بلکہ ایثار وقربانی، محنت ومطالعہ اور حصولِ کمال کے سلسلہ میں استغراق وخود فراموشی، معاصرین کے ساتھ تعلّقات میں تواضع واعتراف، مختلف الخیال عناصر، افراد وجماعتوں کے سلسلہ میں حسنِ ظن، التماس عذر اور جمع بین الاضداد کی قوت وصلاحیت، کمالاتِ علمی اور مدارجِ باطنی کے حصول میں علوِ ہمت ومجاہدہ، رفقائے کار وشرکائے حیات کے بارے میں اپنے فرائض کی ادائیگی سے سروکار اور حقوق کے مطالبہ سے خاموشی پر تھی، اس نظام تعلیم وتربیت کا (اپنی محدود معلومات اور کوتاہ نظر میں) بظاہر آخری نمونہ اور جامع ترین پیکر حضرت شیخ الحدیث کی ذات تھی، اس لئے ان کی زندگی کی کوئی ہلکی سے ہلکی تصویر پیش کرنا بھی اس دور کے تعلیمی وتربیتی عوامل واثرات کے (جو تدبیر الٰہی سے حضرت شیخ کے دورِ طفولیت وشباب اور ان کے ماحول میں جمع ہو گئے تھے) بہترین نتائج کا خاکہ اور خلاصہ پیش کرنا ہے، اور ایک ایسے دور کی تاثیر وکامیابی کی جلوہ نمائی کی کوشش ہے جو بظاہر حضرت کی وفات پر منتہی ہوتا ہے، اس لئے یہ عصر حاضر کے ایک باکمال فرد کی سوانح نہیں، ایک مردم خیز دور، ایک مرد آفریں معاشرہ، ایک حیات بخش نظامِ تعلیم وتربیت، اور ایک پُر ثمر اور شاداب ونہال کی آخری بہار کی کہانی ہے......''۔

## فضائل اعمال کا مختصر تعارف:

حضرت مولانا مؤرخ الاسلام سید ابوالحسن علی ندوی حسنی ؒ فرماتے ہیں: ''میری معلومات کے مطابق مسلمانان عالم میں قرآن کے بعد سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب فضائل اعمال

ہے''۔(تحقیق المقال للبہرائچی، ص:۴)

حضرت مولانا محدث سید محمد یوسف بنوری حسنیؒ "أوجز المسالك إلى موطأ مالك" کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں: ''حضرت شیخؒ نے اردو میں بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں: شمائل ترمذی کی شرح، حکایاتِ صحابہؓ، فضائل ذکر، فضائل نماز، فضائل روزہ، فضائل زکوۃ، فضائل حج، فضائل درود شریف وغیرہ۔ آپ نے نسلِ نو کی رشد وہدایت کے لئے یہ کتابیں لکھیں، جس کے نتیجہ میں لوگ ان تصانیف کی جانب بڑے پیمانے پر رجوع کرنے لگے، اور بارگاہ الٰہی سے خوب فیض یاب ہوئے، اللہ نے ان کتابوں کو امت کی اصلاح کا ذریعہ بنایا، اب یہ کتابیں اور رسائل اربابِ دعوت وتبلیغ کے لئے وسیلۂ خیر ورہبری ہیں، اور وہ اسے اپنا علمی منہج قرار دے چکے ہیں، اسے پڑھتے ہیں، اور حفظ واتقان کا درس لیتے ہیں''۔(تحقیق المقال للبہرائچی، ص:۴)

## فضائل قرآن کا مختصر تعارف:

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نوراللہ مرقدہ نے کتاب ''فضائل قرآن'' کی تصفیف شاہ حافظ محمد یاسین صاحبؒ نگینوی کی فرمائش وتاکید پر کی ہے، اور کتاب ہذا کی تصنیف سے حضرت شیخ الحدیث صاحب ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۴۸ھ پنجشنبہ کو فارغ ہوئے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث نوراللہ مرقدہ ''فضائل قرآن'' میں اپنے اہم مصادر کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''......اس جگہ ایک ضروری امر پر متنبہ کرنا بھی لابُدی ہے وہ یہ کہ میں نے احادیث کا حوالہ دینے میں مشکوۃ، تنقیح الرُّواۃ، مرقاۃ، اور اِحیاء العلوم کی شرح [یعنی اتحاف السادۃ المتقین] اور منذریؒ کی ترغیب پر اعتماد کیا ہے اور کثرت سے ان سے لیا ہے، اس لئے اس کے حوالے کی ضرورت نہیں سمجھی، البتہ ان کے علاوہ کہیں سے لیا ہے تو اس کا حوالہ نقل کردیا......''۔(فضائل اعمال، ۲۰۸، فیضی)

ان کثیر الاستعمال مصادر کے علاوہ حضرت شیخ الحدیثؒ نے جہاں جہاں عربی متون کے ساتھ

احادیث لائے ہیں، وہاں ذیلی کتابوں کا ذکر ہے:

الجامع الصحيح للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم الجعفي البخاري(١٩٤هـ/٢٥٦هـ).

الجامع الصحيح للحافظ أبي الحُسين مسلم بن الحجّاج القُشَيْرِي النيسابوري(٢٦١هـ/٢٠٤هـ).

سنن أبي داؤد للإمام سليمان بن أشعث السجستاني أبي داؤد(٢٠٢هـ/٢٧٥هـ).

سنن النسائي للإمام أحمد بن شعيب أبي عبد الرحمن الخراساني النسائي(٢١٥هـ/٣٠٣هـ).

سنن الترمذي للإمام محمد بن عيسى بن سَورة الترمذي أبي عيسى(٢٠٩هـ/٢٧٩هـ).

سنن ابن ماجه للإمام محمد بن يزيد أبي عبد الله القزوِيني(٢٠٩هـ/٢٧٣هـ).

سنن الدارمي للإمام عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بهرام الدارمي(١٨١هـ/٢٥٥هـ).

مسند أحمد للإمام أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيبا ني(١٦٤هـ/٢٤١هـ).

صحيح ابن حبّان للإمام محمد بن حِبَّان بن أحمد بن أبي حاتم البُسْتِي(بعد٢٧٠هـ/٣٥٤هـ)،

المستدرك على الصحيحين للحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري(٣٢١هـ/٤٠٥هـ).

المعجم الكبير والصغير والأوسط للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد

الطبراني(٢٦٠هـ/٣٦٠هـ).

شُعَبُ الإيمان للحافظ أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي(٣٨٤هـ/٤٥٨هـ).

حلية الأولياء وطبقات الأصفياء للحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصفهاني(٣٣٦هـ/٤٣٠هـ).

فتح الباري للحافظ أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر العسقلاني ،(/٨٥٢ هـ).

الرحمة المهداة للعلامة أبي الخير نور الحسن بن محمد صديق خان القنوجي الحسيني(المتوفى ١٣٣٦هـ).

شرح السنة للحافظ حسين بن مسعود بن محمد الشهير بمحيى السنة البغوي(٤٣٦هـ/٥١٠هـ).

**نیز حضرت شیخ الحدیث نے فائدے کے تحت احادیث لاتے ہوئے ان کتبِ حدیث کا بھی تذکرہ کیا ہے:**

اللآلي المصنوعة للعلامة جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضيري السُيوطي (٨٤٩هـ/٩١١هـ).

كنز العمال في سنن أقوال والأفعال للعلامة علاء الدين عَلِيّ المتَّقي بن حسام الدين الهِندي(٨٨٨هـ/٩٧٥هـ).

الإتقان في علوم القرآن للعلامة جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضيري السُيوطي (٨٤٩هـ/٩١١هـ).

جمع الفوائد للحافظ محمد بن محمد بن سليمان المغربي (١٠٣٧هـ/١٠٩٤هـ).

الغنية لطالب طريق الحق لشيخ شيوخ الوقت عبد القادر بن موسى بن جنكى دوست الحسني الجيلاني(٤٧١هـ/٥٦١هـ).

تفسير الجلالين للعلامة جلال الدين محمد بن أحمد المحلي (٧٩١هـ/٨٦٤هـ)و جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي(٨٤٩هـ/٩١١هـ).

مظاهر حق للعلامة نواب محمّد قطب الدين خان الدهلوي.

# تلاوت قرآن کے آداب

بسم اللہ الرحمان الرحیم

## ① حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا ایک رکعت میں مکمل قرآن پڑھنا

قَالَ الحَافِظُ ابنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي "مُصَنِّفِه"[1]: "حدثنا هُشَيْمٌ قال أخْبَرَنا مَنْصُورٌ، عن ابْنِ سِيْرِينَ قَالَتْ نَائِلَةُ ابنةُ الفرافصة الكَلْبِيَّةُ حِيْنَ دَخَلُوا على عُثْمَانَ فَقَالَتْ: "إِنْ تَقْتُلُوه أَوْ تدَعُوه فَقَدْ كَانَ يُحيِي الَّيلَ بِرَكْعَةٍ يَجْمَعُ فِيهَاالقُرْآنَ".

ترجمہ: "محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ، آپ کو قتل کرنے کیلئے گھر میں گھس گئے تو آپ کی اہلیہ نائلہ بنت فرافصہ کہنے لگیں: تم انھیں قتل کرو یا چھوڑ دو، یہ تو ایسے ہیں کہ شب بھر ایک رکعت میں قرآن پڑھ لیا کرتے تھے"۔

### منصور کا تابع:

"المصنف لابن أبي شيبة" کی مذکورہ روایت اور "فضائل القرآن لأبي عُبيد"[2] میں، محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت نقل کرنے والے منصور ہیں، یہی روایت "المُعجم الكبير لِلطبراني"[3] اور "حِلية الأولياء لأبي نُعيم"[4] میں بھی تخریج کی گئی ہے، جس میں سَلام بن مِسكين، محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت نقل کرنے والے ہیں، یعنی محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے نقل روایت میں سَلام بن مِسکین نے منصور کی متابعت کی ہے۔

---

[1] المصنف لابن أبي شيبة، (رقم: ٣٧١٠).

[2] فضائل القرآن لأبي عبيد، (باب القارئ يختم القرآن كله في ليلة أو في ركعة، ص: ١٨١).

[3] المعجم الكبير، (سن عثمان ووفاته رضي الله عنه، ١/ ٥٠، رقم: ١٢٨).

[4] حلية الأولياء، (عثمان بن عفان، ١/ ٥٧).

**روایت کے بارے میں ائمہ حدیث کے اُقوال:**

۱-حافظ ابن کثیرؒ اپنی ''تفسیر''[۱] میں لکھتے ہیں: "هذا أيضاً حسَنٌ".

۲-حافظ ہیثمیؒ ''مجمع الزاوائد''[۲] میں لکھتے ہیں: ''رواه الطبراني وإسناده حسَنٌ".

زیر بحث روایت کا مضمون عبدالرحمٰن بن عثمان تمیمی سے بھی" فضائل القرآن لِلقاسم بن سلام''[۳]، "مصنف عبدالرزاق''[۴] اور ''معرفة السنن والآثار للبيهقي''[۵] میں بھی مروی ہے:

"مصنف عبدالرزاق" کی یہ روایت ہے: ''عن ابن جريج قال: أخبرني يزيد بن خصيفة عن السائب بن يزيد أنّ رجلاً سال عبدالرحمن بن عثمان التميمي عن صلوة طلحة بن عُبيدالله قال: إن شئتَ أخبرتُك عن صلوة عثمان بن عفّان، قال نعم، [قال] قلت: "لأغلبنّ الليلة النفر على الحجر يريد المقام، قال: فلما قمتُ إذا رجل يزحمني مُتقنّعاً، قال: فنظرتُ فإذا هو عثمان، فتاخرتُ عنه فصلّى، فإذاهو يسجُد سجود القرآن، حتى إذا قلتُ: هذا هوأذان الفجر، أوتر بركعة لم يصلّ غيرها ثمّ انطَلقَ".

حافظ ابن کثیرؒ اپنی "تفسیر''[۶] میں عبدالرحمان بن عثمان تمیمی کی روایت نقل کرکے لکھتے ہیں:

"هذا إسنادُه صَحِيحٌ".

**قلت[الراقم]: فظر لی بما ذكرته آنفاً أنّ إسناده حسن كما قال الهيثمي.**

---

[۱] تفسيرابن كثير، (مقدمة، ۱/ ۸٤).

[۲] مجمع الزوائد، (كتاب المناقب، باب فيما كان أمره ووفاته رضي الله عنه، ۹/ ۱۱۱، رقم: ۱٤٥٥٤).

[۳] فضائل القرآن لأبي عبيد قاسم بن سلام، (باب القارئ يختم القرآن كله في ليلة أو في ركعة، ص: ۱۸۱).

[۴] مصنف عبدالرزاق، (۳/ ۲٤، رقم: ٤٦٥۳).

[۵] معرفة السنن والآثار للبيهقي، (كتاب الصلوة، ٤/ ٦۱، رقم: ٥٤٦٦).

[۶] تفسير ابن كثير، (مقدمة، ۱/ ۸۳).

## ۲ نجاست سے پاک دل تلاوت سے سیر نہیں ہوتا

قال الإمامُ البَيْهَقِيّ فِي "شُعَبُ الإيمان": "أَخْبَرَنَا أبوبَكْرُ بنُ الحارِثِ الأَصْبَهَانِي أنَا أبوُ مُحَمَدِ بنِ حَيان، ثنا محمد بن العباس بن أيوب، ثنا أبو عمرُبنُ أيوبُ الصَّرِيفِينِي، ثنا سفيان بن عُيينة، ثنا إسرائيل بن موسى قال: سمعتُ الحسن يقول: قال أمير المؤمنين عثمان بن عفّان رضي الله عنه: "لو أنّ قلوبَنا طهُرتْ ماشَبِعْنَا مِنْ كَلَام ربّنا. وإنّي لأَكْرَه أنْ يَاتِيَ عَلَيّ يومٌ لاأنظر في المصحف". وما مات عُثمان حتى خرَق مصحفه من كثرة ماكان يديم النظر فيها".[1]

ترجمہ: ''حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ امیرالمؤمنین عثمان بن عفانؓ فرماتے ہیں کہ اگر ہمارے قلوب نجاست سے پاک ہوجائیں تو تلاوت کلام پاک سے کبھی بھی سیری نہ ہو، مجھے یہ پسند نہیں کہ ایک دن بھی مجھ پر ایسا گزرے جس میں قرآن دیکھ کر میں نے تلاوت نہ کی ہو، اور عثمان ذوالنورینؓ کثرت سے قرآن دیکھ کر تلاوت کرتے تھے حتی کہ آپ کے فوت ہونے تک ایک قرآن پھٹ چکا تھا''۔

قلت[الراقم]: رجاله موثقون إلا أن فيه انقطاعاً بين الحسن البصري وعثمان بن عفان كما ذكر في "جامع التحصيل".

**چند دیگر مصادر:**

حافظ ابن عساکرؒ نے ''تاریخ''[2] میں امام ابوبکر بیہقیؒ کے طریق سے یہی روایت

---

[1] شعب الإيمان للبيهقي، (۳/۵۰۹، رقم: ۲۰۳۰).

[2] تاريخ ابن عساكر، (عثمان بن عفّان بن أبي العاص، ۳۹/۲۳۹).

تخریج کی ہے۔اسی طرح ''الزهد والرقائق لابن المبارك'' [1] ،اور ''حلية الأولياء'' [2] میں یہ روایت تخریج کی گئی ہے۔مؤخر الذکر دونوں کتابوں میں سفیان بن عُیَینَۃ اور عثمان ذوالنورین کے مابین اسرائیل اور الحسن کو ذکر نہیں کیا گیا۔

" الزهد والرقائق " میں روایت اس سند سے مروی ہے: " أخبركم أبوعمر بن حَيُّوِيَه :حدثنا يحيى قال:حدثنا الحُسَين ،قال :سمعتُ سفيان بن عُيَينة يقول :قال عثمان :" لوأنّ قلوبنا طهُرتْ لَمْ تَملَّ من ذكر الله تعالى ".

[1] الزهد والرقائق ، ( ۳۹۹،رقم:۱۱۳۳ ).
[2] حلية الأولياء ، (سفيان ابن عيينة ،۷/۲۷۲).

## ۴ حضرت عثمانؓ کا کثرت سے دیکھ کر قرآن پڑھنا

قال الإمام أبوحامد الغزالي في " إحياء علوم الدين " :" خرَق عثمان رضي الله عنه مصحفين لكثرة قرائة منهما"[1] .

ترجمہ:"حضرت عثمانؓ ذوالنورین کے پاس کثرت تلاوت کیوجہ سے دوکلام مجید پھٹے تھے"۔

قلت[الراقم]:لم أجد له إسناداً وقد سبق بإسناد:" وما مات عُثمان حتى خرَق مصحفه من كثرة ماكان يديم النظر فيها".

**چند دیگر مصادر:**

زیر بحث روایت شیخ أبوطالب مکیؒ نے" قُوت القلوب "[2] میں، علامہ اسماعیل حقی بن مصطفیٰ استانبولی حنفیؒ نے"تفسیر روح البیان "[3] میں بھی بلاسند نقل کی ہے۔

---

[1] اتحاف السادة المتقين بشرح إحياء علوم الدين ،(كتاب آداب تلاوة القرآن / الباب الثاني ،۵/ ۷۰).

[2] قُوت القلوب ،(۱/ ۱۱۳).

[3] تفسير روح البيان ،(۸/ ۶۸).

## ④ تین دن سے کم میں ختم قرآن کرنے والا تدبر سے قاصر رہتا ہے

قال الإمام الترمذي :حدثنا محمد بن غَيلان ،قال :حدثنا النَضرُبن شُمَيل ،قال :حدثنا شُعبة ،عن قتادة ،عن يزيد بن عبدالله بن الشِخّير،عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنه أن النبي ﷺ قال: "لم يفقهْ من قرأ القرآن في أقلّ من ثلاث" . هذاحديث حسَن صحيحٌ.[1]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضور اُقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہے کہ تین دن سے کم میں ختم کرنے والا تدبّر نہیں کرسکتا''۔(امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### مصادر اصلیۃ:

''سنن ترمذي '' میں مذکورہ روایت مختلف کتب حدیث میں مروی ہے، چند کے نام یہ ہیں: "سنن أبي داؤد ،سنن ابن ماجه ،سنن الدارمي ،مسند أحمد (۳طرق) ،الصحيح لابن حبان ،مسند أبي داؤد الطيالسي ،المصنف لابن أبي شيبة،شعب لإيمان للبيهقي ،مسندالبزار".

### روایت کے توابع:

### نَضر بن شُمیل المروزی کے متابع:

جیسا کہ ''سنن الترمذي '' کی زیر بحث روایت میں شُعبۃ سے نَضر بن شُمَیل روایت نقل کرنے والے ہیں اسی طرح ''سنن الدارمي '' [2] میں یزید بن زُریع اور ''مسندأحمد '' [3] میں محمد بن

[1] سنن الترمذي ،(۶۴/۵،رقم: ۲۹۴۹).
[2] سنن الدارمي ،(كتاب الصلوة ،باب في كم يختم القرآن ،۴۱۸/۱،رقم:۱۴۹۳).
[3] مسند أحمد،(مسند عبدالله بن عمروؓ،۶۶۵/۲،رقم:۶۸۴۱).

جعفراسی روایت کوشُعبہ سے نقل کرتے ہیں، یعنی یزید بن ربیع اور محمد بن جعفر نے شُعبہ بن الحجاج سے نقل روایت میں نضر بن شُمیل کی مُتابعت کی ہے۔

**شُعبہ کے متابع:**

" سنن الترمذي " کی روایت میں شُعبہ، قتادۃ بن دِعامۃ بن قتادۃ سے روایت نقل کرنے والے ہیں، اسی طرح همّام بن یحیی بن دینار نے بھی قتادۃ سے نقل روایت میں درج ذیل کتب میں شُعبہ متابعت کی ہے۔

"مسند أحمد" [1] میں بہزاور وکیع ابن الجرّاح کے طریق سے، "مسند بزّار" [2] میں یوسف بن موسی کے طریق سے، "المصنف لابن أبي شيبة" [3] میں بھی وکیع کے طریق سے، "مسند أبي داؤدالطيالسي" [4] میں امام ابوداؤد کے طریق سے "سنن أبي داؤد" [5] میں ابن المُثنّیٰ کے طریق سے، "شعب الإيمان للبيهقي" [6] میں أبوبکر بن فودک کے طریق سے۔

اسی طرح "سنن أبي داؤد" [7] میں محمد بن المِنہال کے طریق سے اور "الصحیح لابن حبّان" [8] میں ابویعلی کے طریق سے راوی سعید اسی روایت کوقتادۃ سے نقل کرنے والے ہیں۔

---

1. مسند أحمد، (مسند عبدالله بن عمروؓ، ۲/ ۶۵۳، رقم: ۶۷۷۵).
2. مسند البزار، (۶/ ۴۰۶، رقم: ۲۴۳۰).
3. المصنف لابن أبي شيبة، (كتاب الصلوة، في القرآن في كم يختم القرآن، ۵/ ۵۱۰، رقم: ۸۶۶۱).
4. مسند أبي داؤد الطيالسي، (أحاديث عبدالله بن عمروؓ، ۴/ ۳۳، رقم: ۲۳۸۹).
5. سنن أبي داؤد، (باب في كم يقرأ القرآن، ۲/ ۲۳۶، رقم: ۱۳۸۵).
6. شُعب الإيمان، (۳/ ۴۸۰، رقم: ۱۹۸۱).
7. سنن أبي داؤد، (باب تحزيب القرآن، ۲/ ۳۳۹، رقم: ۷۵۸).
8. الصحيح لابن حبان بترتيب ابن بلبان، (۳/ ۳۵، رقم: ۷۵۸).

**روایت پر کلام:**

حافظ ابن حجرؒ نے "فتح الباری" [1] میں رقم طراز ہیں:" وعند أبي داؤد والترمذي مُصَحَّحاً من طريق يزيد بن عبدالله بن الشِخِّير، عن عبدالله بن عمروؓ مرفوعاً. " لايفقه من قرأ القرآن في أقلّ من ثلاث ". وشاهده عند سعيد بن منصور باسنادٍ صحيح من وجه آخر عن ابن مسعودؓ: "إقرء والقرآن في سبع ولا تقرء وه في أقلّ من ثلاث ولأبي عبيد من طريق الطيب بن سلمان عن عمرة، عن عائشةؓ أنّ النبي ﷺ كان لايختم القرآن فى أقل من ثلاث ...... ".

**قلت[الراقم]: فظر لي بما نقلته آنفا أنّه حديث صحيح كما قال الترمذي.**

---

[1] فتح الباري ،فضائل القرآن ،(في كم يقرء القرآن ،۹۰/۹۷،رقم:٤٧٦٥).

# ⑤ حفظ قرآن کا نسخہ

قال الحافظ الترمذي : حدثنا أحمد بن الحسن ،قال :حدثناسليمان بن عبدالرحمن الدِمَشقي ،قال:حدثنا الوليد بن مسلم ،قال :حدثنا ابن جريح عن عطاء بن أبى رَباح وعِكرمة مولى ابن عباسؓ ،أنّه قال :بينما نحن عند رسول الله ﷺ إذجاء ه عليؓ بن أبي طالب فقال: بأبي أنت وأميّ ،تفلّت هذاالقرآن من صدري فماأجدني أقدرُعليه ،فقال له رسول الله ﷺ: "ياباالحَسَن !أفلا أعَلِّمُكَ كلمات ينفعُك الله بهِنَّ،وينفعُ بهنّ مَنْ علّمته ويُثبّتُ ماتعلّمتَ في صدرك ؟"، قال: أجلْ يارسول الله! فعلّمني ،قال: إذاكان ليلةُ الجُمُعَة،فإنْ استطعتَ أنْ تقومَ في ثلث الليل الآخر فإنّها ساعة مشهودة ،والدعاء فيهامستجاب ،وقدقال أخي يعقوب لبنيه :﴿سوف أستغفر لكم ربيّ﴾ [يوسف:۹۸] يقول :حتى تاتي ليلةُ الجُمُعة ،فإنْ لم تستطع فَقُم في وسطها فإنْ لم تستطِع فقُم في أوّلها ،فصَلِّ أربع ركعات تقرأ في الركعة الأولى بفاتحة الكتاب ،وسورة يسين ،وفي الركعة الثانية بِفاتحةالكتاب وحم الدخان ،وفي الركعة الثالثة بفاتحة الكتاب و الم تنزيل السجدة ،وفي الركعة الرابعة بفاتحة الكتاب وتبارك المفصّل ،فإذافرغتَ من التشهد فاحْمَدِالله ،وأحسِنْ الثناء على الله ،وصلّ عَلَيَّ وأحسِن ،وعلى سائرالنبيين ،واسْتغفرِ للمؤمنين والمؤمنات ولإخوانك الذين سبقوك بالإيمان ،ثمّ قُلْ في آخر ذلك:

ترجمہ: ”حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر

تھا کہ حضرت علیؓ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، قرآن پاک میرے سینے سے نکل جاتا ہے، جو یاد کرتا ہوں وہ محفوظ نہیں رہتا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے ایسے کلمات بتلاؤں کہ جو تجھے بھی نفع دے اور جس کو تو بتلا دے اس کے لئے بھی نافع ہو اور جو کچھ تو سیکھے وہ محفوظ رہے؟ حضرت علی ﷺ نے کہا جی ہاں یارسول اللہ! مجھے سکھا دیں! حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب جمعہ کی شب آئے تو اگر یہ ہوسکتا ہو کہ رات کے اخیر تہائی حصّہ میں اُٹھے تو یہ بہت اچھا ہے کہ یہ وقت ملائکہ کے نازل ہونے کا ہے اور دعا اس وقت میں خاص طور سے قبول ہوتی ہے، اسی وقت کے انتظار میں میرے بھائی حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا۔ ﴿سَوفَ اَستَغفِرُلَكُم رَبّي﴾ [یوسف:۹۸] ''عنقریب میں تمھارے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کرونگا'' (حتیٰ کہ جمعہ کی رات آگئی)، پھر اگر اس وقت میں جاگنا دشوار ہو تو آدھی رات کے وقت، اور یہ بھی نہ ہوسکے تو پھر شروع ہی رات میں کھڑا ہو اور چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ یٰسین شریف پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ دخان اور تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ الم سجدہ اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ مُلک پڑھے، اور جب التحیات سے فارغ ہوجائے تو اوّل حق تعالیٰ شانہ کی خوب حمد وثنا کر اس کے بعد مجھ پر درود اور سلام بھیج، اور اچھی طرح بھیج۔ اس کے بعد تمام انبیاء کرام علیھم السلام پر درود بھیج اور اچھی طرح بھیج، اس کے بعد تمام مؤمنین کے لئے اور اپنے ان تمام مسلمان بھائیوں کے لئے جو تجھ سے پہلے مرچکے ہیں، اِستغفار کر، اور اس کے بعد یہ دعا پڑھ:

''اللّهم ارحمني بترك المعاصي أبداً ما أبقيتني. وارحمني أن أتكلف

مـالا يـعنيني وارزُقني حُسنَ النظر فيمايُرضيك عني. اللّهم بديعَ السموت والأرض ،ذا الـجـلال والاكرام والعزة الّتي لاتُرامُ. أسئلك ياالله يارحمن بجلالك ونور وجهك أنْ تلْزِمَ قلبي حفظ كتابك كماعلّمتني وارزقني أنْ أقرء ه عـلـى الـنّـحـو الذي يُرضيك عني. اَللّهم بديع السموت والارض، ذاالـجـلال والاكـرام والـعـزة الّتى لاتُرامُ. أسئلك ياالله يارحمن بجلالك ونـور وجهك أنْ تُـنـوّر بـكتابكَ بَصَري وَأن تُطلَق به لساني وأن تُفرّج به عـن قـلبـي وأن تشـرحَ بـه صدري وأن تغسل به بدني فإنّه لايُعِيننِي على الحق غَيرُك ولايُؤتيه إلّا أنت ولاحول ولا قوّة إلا باالله العلي العظيم".

"يـا ابـاالـحَسـن فـافعلْ ذلك ثلاث جُمع ،أو خمساً،أو سبعاً تُجَب بإذن الله والـذي بـعثـنـي بالحقّ ماأخطأ مؤمناً قطّ". قال عبدالله بن عباس رضی اللہ عنہ :فوَاللّهِما لبـث عليّ إلّاخمساً، أوسبعاً حتى جاء عليٌّ رسولَ الله في مثل ذلك المجلس فقال: يارسول الله!إنّي كنتُ فيما خلا لا آخذ إلّاأربع آيات أونحوهنّ ،فإذا قـرأتُهـنّ على نَفْسِي، تَفَلّتْنَ وأناأتعلّم اليوم أربعين آية ونحوها فإذا قَرأتُها على نَـفْسِـي فـكأنّما كتاب الله بين عَينَيّ، ولقد كنتُ أسمع الحديث فإذا رددّتُه تفلّتَ وأنا اليوم أسمع الأحاديث فإذا تحدّثتُ بها لم أخرِم منها حرفاً ،فقال له رسـول الله ﷺ عند ذلك :"مؤمن وربّ الكعبة، ياأباالحَسَن! ".هذ حديثٌ حسنٌ غريبٌ، لانعرفه إلاّ من حديث الوليد بن مسلم.[1]

ترجمہ: اے الہ العلمین مجھ پررحم فرما کہ جب تک میں زندہ رہوں گناہوں سے بچتا رہوں ،اور مجھ پررحم فرما کہ میں بے کار چیزوں میں کلفت نہ اٹھاؤں،اوراپنی

[1] سنن الترمذي،(باب في دُعاء الحفظ ،۵/ ۵۳۲ ،رقم: ۳۵۷۰).

مرضیات میں خوش نظری مرحمت فرما۔اے اللہ! زمین اورآسمان کے بے نمونہ پیدا کرنے والے،اے عظمت اور بزرگی والے اوراس غلبہ یا عزت کے مالک جس کے حصول کاارادہ بھی ناممکن ہے۔اے اللہ!اے رحمٰن !میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ جس طرح تونے اپنا کلام پاک مجھے سکھادیا اسی طرح اس کی یاد بھی میرے دل سے چسپاں کردے،اور مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اس کوا سطرح پڑھوں جس سے تو راضی ہو جاوے۔اے اللہ! زمین اورآسمانوں کے بے نمونہ پیدا کرنیوالے!اے عظمت اور بزرگی والے!اوراس غلبہ یا عزت کے مالک جس کے حصول کاارادہ بھی ناممکن ہے،اے اللہ!اے رحمٰن !میں تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو میری نظر کواپنی کتاب کے نور سے منور کردے اور میری زبان کواس پر جاری کردے اوراس کی برکت سے میرے دل کی تنگی کو دور کردے اور میرے سینے کوکھول دے اوراس کی برکت سے میرے جسم کے گناہوں کا میل دھودے کہ حق پر تیرے سوا میرا کوئی مددگار نہیں اور تیرے سوا میری یہ آرزو کوئی پوری نہیں کرسکتا،اور گناہوں سے بچنا یا عبادت پر قدرت نہیں ہوسکتی،مگراللہ برتر و بزرگی والے کی مدد سے۔

پھر حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے علی! اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ کر،انشاءاللہ دعا ضرور قبول کی جائے گی۔قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے،کسی مومن سے بھی قبولیت دعا نہ چوکے گی۔ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ علیؓ کو پانچ یا سات ہی جمعہ گزرے ہونگے کہ وہ حضورﷺ کی مجلس میں حاضر ہوئے اورعرض کیا یارسول اللہ! پہلے میں تقریباً چار آیتیں پڑھتا تھا اور وہ بھی مجھے یاد نہ ہوتی تھیں،اوراب تقریباً چالیس آیتیں پڑھتا ہوں اورایسی ازبر ہوجاتی ہیں کہ گویا قرآن شریف میرے سامنے کھلا ہوا رکھا ہوا ہے ،اور پہلے میں حدیث

سنتا تھا اور جب اس کو دوبارہ کہتا تھا تو ذہن میں نہیں رہتی تھی، اور اب احادیث سنتا ہوں اور جب دوسروں سے نقل کرتا ہوں تو ایک لفظ بھی نہیں چھوٹتا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اے ابوالحسن! رب کعبہ کی قسم تم مومن ہو"۔

## روایت میں مذکور أحمد بن الحسن کے متابع:

امام حاکم نیسابوری ؒ نے "المستدرك "[1] میں یہی روایت تخریج کی ہے، جس میں عثمان بن سعید الدارمی اور محمد بن ابراهیم العبدی دونوں أبو أیوب سلیمان بن عبدالرحمٰن الدِمَشقی سے روایت نقل کرتے ھیں، یعنی "سنن الترمذي " میں مذکور أحمد بن الحسن کی متابعت کی ہے۔ اسی طرح حافظ خطیب ؒ نے "الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع "[2] یہ روایت تخریج کی ہے اور اس میں بھی عثمان بن سعید الدارمی نے "ترمذي" کے راوی أحمد بن الحسن کی متابعت کی ہے۔

## روایت پر ائمہ حدیث کا کلام:

(۱) حاکم نیسابوری ؒ "مستدرك "[3] میں تخریج روایت کے بعد لکھتے ہیں:" هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرّجاه ".

(۲) امام ترمذیؒ زیر بحث روایت تخریج کرنے کے بعد لکھتے ہیں:"حسن غريب لانعرفه إلاّ من حديث الوليد ".[4]

(۳) حافظ منذری ؒ "الترغيب والترهيب "[5] میں لکھتے ہیں:" طريق أسانيد هذا الحديث

---

[1] مستدرك حاكم ،(من صلوة التطوع ،۱/ ۱۱ ٤۰ ،رقم: ۱۱۹۰).

[2] الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع ،(دعاء حفظ القرآن وأصناف العلوم ،۱ ۰ ٤ ،رقم: ۱۸۰۳).

[3] مستدرك حاكم ،(من صلوة التطوع ،۱/ ۱۱ ٤۰ ،رقم: ۱۱۹۰).

[4] سنن الترمذي ،(باب في دُعاء الحفظ ،۵/ ۵۳۲ ،رقم: ۳۵۷۰).

[5] الترغيب والترهيب ،(كتاب قراءة القرآن ،الترغيب في قراءة القرآن في الصلوة وغيرها ......،۲/ ۲۳٦ ،رقم: ۲۲۲٦).

جيّده، ومتْنه غريب جداً واللّٰه اعلم .

(۴) حافظ ذھبی ؒ ”تلخيص المستدرك “[1] میں رقم طراز ہیں:” هذا حديث منكر شاذ أخاف أن يكون موضوعاً وقد حيّرني واللّٰه جودة سنده ......“. بلکہ حافظ ذھبی ؒ نے ”سِيَر أعلام النبلاء “[2] میں ترمذی ؒ کی مذکورہ روایت کے موضوع ہونے کی تصریح کی ہے، موصوف لکھتے ہیں:”قال الترمذي :حسنٌ غريب لانعرفه إلاّ من حديث الوليد“، قلتُ :هذا عندي موضوع والسلام ،ولعلّ الآفة دخلتْ على سليمان ابن بنت شرجيل فيه،فإنّه منكرالحديث ،وإن كان حافظاً......“. سلیمان بن عبدالرحمٰن کا مکمّل نام یہ ہے:سلیمان بن عبدالرحمٰن بن عیسی بن میمون اَبوایوب التمیمی المعروف بابن بنت شرجیل۔

(۵) حافظ ابن رجب ؒ ”شرح علل الترمذي “[3] میں رقم طراز ہیں:”ومنه قول أبي أحمد الحاكم ،في حديث عَلِيّ الطويل في الدعاء لحفظ القرآن ،أنّه يُشبه أحاديث القصّاص كذلك “.

(٦) حافظ ابن کثیر ؒ فرماتے ہیں:”......فإنّه في المتْن غرابة بل نكارة“.[4]

(٧) قاضی شوکانی ؒ کا کلام:”......وأنا في نفسي من تحسين هذا الحديث فضلاً عن تصحيحه فإنه منكر غير مطابق للكلام النبوي والتعليم المصطفوي،وقد أصاب ابن الجوزي بذكره في الموضوعات ،ولهذا ذكرته أنا كتابي الذي سميته ”الفوائد المجوعة في الأحاديث الموضوعة“.[5]

---

[1] أنظر هامش مستدرك حاكم،(من كتاب صلوة التطوع ،١/ ٤٦١،رقم: ١١٩٠).
[2] سِيرأعلام النبلاء (الوليد بن مسلم ،٩/ ٢١٩).
[3] شرح علل ترمذي،(٢/ ٨٦٩).
[4] تفسير ابن كثير،(١/ ١٣٨).
[5] تحفة الذاكرين،(ص: ٢١٧).

## روایت کے دیگر توابع اور چند اہم قابل تنقیح امور:

حافظ ابن الجوزیؒ نے "الموضوعات"[1] میں یہ روایت دو سندوں سے تخریج کی ہے:

**پہلی سند** یہ ہے: "أبوالقاسم الجريري عن أبي طالب العشاري عن أبي الحَسَن الدارقطني عن محمد بن الحَسَن بن محمد المقرئ، عن الفضل بن محمد العطار، عن هشام بن عمار عن الوليد بن مسلم، عن جريج، عن عطاء، عن ابن عباسؓ مرفوعاً".

## یہاں دو باتیں قابل تنقیح ہیں:

**پہلی بات** یہ ہے کہ امام دارقطنیؒ اس روایت کی سند کے بارے میں کہتے ہیں: "تفرد به هشام عن الوليد". واضح رہے کہ "الجامع لأخلاق الراوى وآداب السامع"، "سنن الترمذي" اور "مستدرك حاكم" ان تینوں کتابوں میں ھشام بن عمار کے علاوہ سلیمان بن عبدالرحمان الدمشقی اسی روایت کو ولید بن مسلم سے نقل کرنے والے ہیں، چنانچہ حافظ ابن حجرؒ امام دارقطنیؒ کے مذکورہ قول کا تعقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "أما قول الدارقطني تفرد به هشام، عن الوليد، فليس كذلك بل تابعه عليه سليمان بن عبدالرحمن الدِمَشْقي، ومن طريقه أخرجه الترمذي، وسليمان، وإن تكلم فيه فقد أخرج له البخاري قال الذهبي لولم يذكره العُقيلي في الضعفاء لماذكرتُه فإنّه ثقة مطلقاً ثم ساق له الذهبي هذا الحديث وقال عقبة حديث منكر جدا فلعلّ سليمان شبه له وأدخل عليه كما قال أبوحاتم لوأنّ رجلاً وضع له حديثاً لم يفهم انتهى".[2]

**دوسری اهم بات** یہ ہے کہ علامہ ابن الجوزیؒ نے "الموضوعات"[3] میں شیخ دارقطنیؒ أبوبکر محمد بن الحسن بن محمد بن زیاد القریشی المقرئ النقاش کو متہم قرار دیا ہے، چنانچہ تخریج روایت کے بعد رقم طراز

---

[1] الموضوعات، (۱۳۸/۲).

[2] تنزيه الشريعة، (كتاب الصلوة، الفصل الثاني، ۱۱۲/۲، رقم: ۹۱).

[3] الموضوعات، (۱۳۸/۲).

ہیں: ''ولا أتّهـم بـه إلاّ النقـاش شيخ الدار قطني ''. یہاں بھی یہی جواب دیا گیا ہے کہ ''ترمذي''، ''المستدرك'' اور ''الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع'' کی ذکر کردہ روایتوں میں یہی روایت ولید بن مسلم کے طریق سے تخریج کی گئی اور تینوں طرق میں راوی نقاش نہیں ہے، چنانچہ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں: '' هذا الكلام تهافت، والنقاش بریٴ من عهدته، فإنّ الترمذي أخرجه في جامعه من وجه آخر عن الوليد بن مسلم وحسّنه، وأخرجه أيضاً الحاكم وصحّحه على شرط الشيخين ''.[1]

## کتاب الموضوعات کی دوسری سند:

حافظ طبرانیؒ نے ''المعجم الكبير ''[2] میں یہی روایت اس سند سے نقل کی ہے: ''حدثنا الحُسَين بن اسحاق التُستَري، ثناهشام بن عمار، ثنامحمد بن إبراهيم القرشي، حدثني أبوصالح، عن عكرمة، عن ابن عباسؓ، قال: قال عليّ بن أبي طالب مرفوعاً ''. علامہ ابن الجوزیؒ نے ''الموضوعات '' میں ظفر بن أحمد الھمد انی کے طریق سے سلیمان بن أحمد الطبر انی کی مذکورہ سند سے یہی روایت تخریج کی ہے، جیسا کہ ''المعجم الكبير ''اور ''الموضوعات'' میں حُسین بن اسحاق التُستری، ھشام بن عمار سے روایت نقل کرنے والے ہیں۔

## حُسین بن اسحاق کے متابع:

''عمل اليوم والليلة ''[3] میں علامہ ابن السنیؒ نے یہی روایت تخریج کی ہے، جس میں عبداللہ بن محمد بن مسلم اور محمد بن خریم بن مروان اسی روایت کو ھشام بن عمار سے نقل کرنے والے ہیں، یعنی عبداللہ

---

[1] تنزيه الشريعة، (كتاب الصلوة، الفصل الثاني، ۲/۱۱۲، رقم: ۹۱).

[2] المعجم الكبير، (۵/۴۱۹، رقم: ۱۱۸۶۸). یہی حدیث اسی سند کے ساتھ (الدعاء للطبراني) میں بھی مذکور ہے :(باب الدعاء لحفظ القرآن وغيره، ص: ۱۴۲۰، رقم: ۱۳۳۳).

[3] عمل اليوم والليلة، (باب الدعاء لحفظ القرآن، ص: ۲۷۳، رقم: ۵۷۹).

بن محمد اور محمد بن خریم نے هشام بن عمار سے نقل روایت میں حُسین بن اسحاق کی متابعت کی ہے۔

## دوسری سند یعنی سندِ ابن عباس رضی اللہ عنہ پر ائمہ کا کلام:

"المعجم الكبير"، "عمل اليوم والليلة" اور "الموضوعات لإبن الجوزي" تینوں کی سندوں میں محمد بن ابراهیم القریشی اور أبوصالح ہیں، حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ "الموضوعات"[1] میں تخریج روایت کے بعد لکھتے ہیں:" هذا حديث لايصح ،ومحمدبن إبراهيم مجروح وأبوصالح لانعلمه إلاّ إسحاق بن نجيح وهومتروك ". "سير أعلام النبلاء"[2] میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:"وإنّما هذاالحديث يرويه هشام بن عمار عن محمد بن إبراهيم القرشي،عن أبي صالح عن عكرمة، عن ابن عباس ومحمد هذا ليس بثقة وشيخه لا يدري من هو".

## اہم فائدہ:

علامہ ابن الجوزی کی تصریح کے مطابق أبوصالح ،اسحاق بن نجیح کی کنیت ہے جوکہ ایک متروک راوی ہے، تتبع وتلاش کے بعد قرائن سے یہ بات معلوم هوتی ہے کہ أبوصالح باذام یاباذان،مولی امّ هانی کی کنیت ہے، کیونکہ مذکورہ سند میں مذکور أبوصالح ،عکرمۃ القرشی الہاشمی مولی ابن عباس سے روایت نقل کرتے ہیں،اور عکرمۃ سے نقل کرنے والوں میں أبوصالح ،مولی ام هانی ہے،اسی طرح باذام أو باذان کے ترجمہ میں بھی عکرمۃ مولی ابن عباس، باذام کے مروی عنہم میں مذکور ہے۔اس کے برخلاف أبوصالح اسحاق بن نجیح کے ترجمہ میں ہماری تلاش کی حدتک کہیں بھی یہ نہیں مل سکا کہ انہوں نے عکرمۃ سے روایت کی هو، ایسے ہی عکرمہ سے نقل کرنے والوں میں بھی اسحاق بن نجیح کا نام نہیں ہے۔دوسری بات یہ بھی ہے کہ أبوصالح ،اسحاق بن نجیح کوحافظ ذهبی رحمہ اللہ نے "تاريخ الإسلام"،"الطبقة العشرون" کے ایسے راویوں میں ذکرکیاہے،جن کا انتقال تیسری صدی کی پہلی دہائی میں هواہے، حالانکہ مذکورہ سند میں

---

[1] الموضوعات ،(۲/۱۳۸).

[2] سير أعلام النبلاء، (الوليد بن مسلم ،۹/۲۱۹).

وہ عکرمۃ مولی بن عباسؒ سے روایت نقل کررہاہے، بہرحال قرائن قویہ سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ أبوصالح باذام یاباذان مولی ام ہانیؓ ہے۔

**باذام کے متعلق ائمہ کرام کےأقوال ملاحظہ ہوں:**

قال أبوحاتم :"يكتب حديثه ولا يحتجّ به".[1]

قال يحيى بن سعيد القطّان :"لم أر أحداً من أصحابنا ترك أباصالح مولى أم هاني ،وماسمعتُ أحداً من الناس يقول فيه شيئاً ،ولم يتركه شعبة ،ولازائدة ولا عبدالله بن عثمان ".[2]

قال النسائي :"ليس بثقة ".[3]

پہلے گذر چکا ہے کہ علامہ ابن الجوزیؒ نے **ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن العلاء الدمشقی** نزیل عبادان کو"مجروح" لکھاہے۔**أبوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن العلاء الدمشقی کے بارے میں ائمہ کے أقوال ملاحظہ ہوں:**

قال عبدالرحمن بن ابي حاتم :"سمع منه أبي بمكّة".[4]

وقال ابن عدي :"منكرالحديث ،وعامة حديثه غير محفوظة".[5]

وقال الحافظ أبونعيم الأصبهاني :"محمد بن إبراهيم الشامي ،عن الوليد بن مسلم ،وشعيب بن إسحاق ،وبقية ،وسويد بن عبدالعزيز موضوعات ".[6]

---

[1] تهذيب الكمال ،(٣/٣ ،رقم:٦٢٥).
[2] تهذيب الكمال ،(٣/٣ ،رقم:٦٢٥).
[3] تهذيب الكمال ،(٣/٣ ،رقم:٦٢٥).
[4] الجرح والتعديل ،(٧/٢٥٥،رقم:١٢٦٠٥).
[5] تهذيب الكمال ،(١٦/٢٢،رقم:٦٥١٦).
[6] تهذيب الكمال ،(١٦/٢٢،رقم:٦٥١٦).

وقال الذهبي :"عنه ابن ماجه وأبويعلى وجماعة كذّبه الدار قطني ق".[1]

وقال ابن حجر :"منكر الحديث".[2]

قلت[الراقم]:ظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ الحديث اختلف فيه بين الوضع وغيره والراجح عندي والله أعلم أنّه مُنْكَرٌ كما ذكره الحافظ ابن كثير لكن لايبعد ألا بأس به في الترغيب والفضائل .

---

[1] الكاشف ،(٣/١٦،رقم:٤٧٦٨).

[2] التقريب ،(٤٦٦،رقم:٥٦٩٨).

# ⑥ چالیس یوم میں ختمِ قرآن کا حکم

قال الحافظ ابن الجوزي في كتابه " غريب الحديث " :" في الحديث: "مَنْ قرأ القرآن في أربعين ليلةً فقدعزّ ب". أي بعُد عهدُه بما ابتدأمنه ......".

ترجمہ: علامہ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث میں ہے: ''جس شخص نے چالیس راتوں قرآن ختم کیا تو اس نے بہت دیر کی''۔

قلت[الراقم]: لم أجده مسنداً لكن قدتاكد ختمه في أربعين يوماً كما يلي.

**مذکورہ روایت** " غريب الحديث لابن الجوزي "[1] کے علاوہ "غريب الحديث لابن قتيبة "[2] میں بھی مذکور ہے،لیکن تلاش کے باوجود اس کی سند مل سکی اور نہ ہی ائمۃ میں سے اس حدیث پر کسی کا کلام مل سکا، البتہ آپ ﷺ سے چالیس یوم میں ختمِ قرآن کا امر اور تاکید مختلف روایتوں میں مروی ہے۔

## چالیس یوم میں ختمِ قرآن کی تاکیدی روایات:

تسہیلاً ان روایات کو دو انواع پر تقسیم کرتے ہیں:

## پهلی نوع:

امام ترمذیؒ نے اپنی "سنن "[3] میں یہ روایت تخریج کی ہے:"حدثنا أبوبكر بن أبي النَّضْر البغدادي،قال: حدثناعليّ ابن الحسن ،هو ابن شقيق ،عن عبدالله بن المبارك،عن مَعمر عن سِماك بن الفَضل ،عن وهب بن مُنبِّه ،عن عبدالله بن عمرو أنّ النبيّ ﷺ قال له : "إقرأ القرآن في أربعين". هذا حديث حسن غريب ،وروى بعضهم عن مَعمَر ،عن سِماك بن الفضْل ،عن وهب بن منبّه أن النّبيّ ﷺ أمر عبدالله بن عمرو أنْ يقرأ القرآن في أربعين ".

---

[1] غريب الحديث لابن الجوزي، ( باب العين مع الزاء،٢/٩١ ).

[2] غريب الحديث لابن قتيبة ،(٣/٧٦٠).

[3] سنن الترمذي ،(٢٩٤٧).

## دوسری نوع:

اسی مضمون کی روایت امام عبدالرزاقؒ نے اپنی "مصنف"[1] میں بھی تخریج کی ہے، جسے امام نسائیؒ نے "فضائل القرآن"[2] میں اور امام أبوداوٗدؒ نے اپنی "سنن"[3] میں نوح بن حبیب کے واسطہ سے امام عبدالرزاقؒ سے تخریج کیا ہے، اس کے بعد امام بیہقیؒ نے "شعب الإیمان"[4] میں یہی روایت أبوعلی الروزباری عن أبی بکر بن داسہ کے واسطہ سے امام أبوداوٗدؒ سے تخریج کیا ہے۔ "مصنف عبدالرزاق" کی روایت یہ ہے: " أخبرنا معمر عن سِماك بن الفضْل عن وهب بن مُنَبِّه عن عبدالله بن عمروؓ أنّه سال رسولِ الله ﷺ في كم يقرأ القرآن؟ قال:" في أربعين". قال: فإنّي أطيق أكثر من ذلك. قال:" في شهر". قال :إنّي أطيق أكثر من ذلك. قال:" في خمس عشرة". ثمّ قال:" في عشر". ثمّ قال:" في سبع". لم ينزل من سبع".

---

[1] مصنف عبدالرزاق ،(كتاب فضائل القرآن ،٣/٣٥٦،رقم:٥٩٥٧).

[2] فضائل القرآن ،(في كم يقرأ القرآن ،١/ ١٢١ ،رقم:٩٣).

[3] سنن أبي داؤد ،(أبواب القراءات ،٥/٦٣،رقم:٢٩٤٧).

[4] شعب الإيمان ،(التاسع عشر ،٣/٤٧٧ ،رقم:١٩٧٦).

# ⑦ ''حال مرتحل'' افضل عمل ہے

ذكر في " الزّهد والرّقائق لابن المبارك ": "أخبركم أبو عُمر بن حَيوَيه قال :أخبرنا يحيى قال حدثنا الحُسين، قال أخبرنا عبدالله قال:أخبرنا ايضاً ،يعني إسماعيل بن رافع،عن رجل من الإسْكَنْدَرِيّة، قال :قيل :يارسول الله! أيّ العمل أفضل ؟قال : "الحَالّ المُرْتَحِل ".قال: قيل له :ماالحالّ المُرْتَحِل ؟قال :" الخَاتِم المُفتَتِحُ ".قال ابن صاعد:وقد رواه صالح المُرّيُّ ،عن زُرارة بن أوفى عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ،عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم بنحوه"[كذا في الأصل وفي المتون الأخرى بقتادة بين المُرِّي وزُرارة كما سيأتي].[1]

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب ارشاد فرمایا: ''حال مرتحل'' ۔لوگوں نے پوچھا کہ حال مُرتَحِل کیا چیز ہے؟حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ختم کرنے والا اور (ساتھ ہی) شروع کرنے والا''۔

## اہم وضاحت:

روایت لفظِ "الخاتِم المُفتتح "(ختم کرنے والا اور ساتھ ہی شروع کرنے والا) اور اس کے ہم معنی مضامین کے پیش نظر زیرِ بحث ہے،یعنی وہ روایات زیرِ تحقیق ہیں جن میں لفظِ "الخاتِم المُفتتح" کے ہم معنیٰ الفاظ ہوں،اور روایت کا ابتدائی حصّہ اس مقام پر ہمارا موضوع نہیں ہے،البتہ ابتدائی حصّے کی

[1] الزهد والرقائق،(باب ماجاء في ذم التنعم في الدنيا ،ص:٢٧٦،رقم:٨٠٠).

مختصر تحقیق ضمناً آئے گی۔[1]

## "الخاتِم المُفتتح" کے مضمون پر مشتمل روایات:

تسہیلاً ان روایات کو دو انواع پر تقسیم کرتے ہیں۔

### پہلی نوع:

علامہ سیوطیؒ نے "الإتقان في علوم القرآن"[2] میں اسی مضمون کی مرفوع روایت "دارمي" کے حوالہ سے ذکر کی ہے، روایت یہ ہے: "وأخرج الدارمي[3] بِسَنَد حسَن عن ابن عباس عن أبي بن كعب أنّ النبي ﷺ كان اذا قرأ ﴿قل أعوذ برَبّ الناس﴾ افتَتَح من الحمد ثم قرأ من البقرة الى ﴿أُولٓئك هم المفلحون﴾ ثم دعابدعاء الختمة ثم قام".

علامہ ابن الأثیرؒ "ألنهاية في غريب الحديث والأثر"[4] میں زیر بحث روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: "وكذلك قرّاء أهل مكّة إذا ختموا القرآن بالتلاوة، ابتدأوا، وقرأوا الفاتحة، وخمس آيات من أوّل سورة البقرة [إلى] ﴿وأُولٓئك هم المفلحون﴾ ثم

---

[1] حافظ ابن قیم الجوزیہؒ نے "الحال المرتحل" کی دوسری تفسیر کی ہے، اور اس کی تردید کی ہے کہ اس سے یہ مراد لیا جائے کہ "قرآن ختم کرنے والا اور ساتھ ہی شروع کرنے والا"، ملاحظہ فرمائیں:

"وفهم بعضهم من هذا أنّه اذا فرغ من ختم القرآن قرأ فاتحة الكتاب وثلاث آيات من سورة البقرة، لأنّه حل بالفراغ وارتحل بالشروع وهذا لم يفعله أحد من الصحابة ولا التابعين ولا استحبّه أحد من الأئمة، والمراد بالحديث الذي كلما حلّ من غزاة ارتحل في أخرى أو كلما حلّ من عمل ارتحل إلى غيره تكميلاً له كما كمّل الأول وأمّا هذا يفعله بعض القراء فليس مراد الحديث قطعاً وبالله التوفيق". (فتاوى في بيان فضل الأعمال، ٦/٣٤٤).

آئندہ عبارات سے حافظ ابن القیم کے دلائل کی تردید ثابت ہوتی ہے، واللہ اعلم۔

[2] الإتقان في علوم القرآن، (النوع الخامس والثلاثون، ١/١١٣).

[3] لم أجده في "السنن للدارمي".

[4] النهاية، (باب الحاء مع اللام، ٨٩٦).

يقطعون القراء ة".

## دوسری نوع:

امام مُقریٔ ابن الجزریؒ نے "النّشر في القراء ات العشر "[1] میں زیر بحث روایت کے مضمون جیسی احادیث تخریج کی ہے، ذیل میں اس کی دوسندیں نقل کی گئی ہیں:

### پہلی سند:

" أخبرنا أبوالحسن بن أحمد المُقرئ ،أنا أبوالحسن على بن القاسم بن ابراهيم المقرئ الخَيّاط ،أنا أبو حفْص عمربن إبراهيم بن أحمد المُقرئ الكتّاني :قال فلما ختمتُ ﴿والليل إذايغشى﴾ على ابن ذُؤابة قال لي :كَبِّر مع كلّ سورة حتى ختمتُ ﴿قل أعوذ برب الناس﴾ قال:وقال لي أيضا:اقرأ ﴿الحمدالله ربّ العلمين ﴾ من الرّاس ،فقرأتُ خمس آيات من البقرة إلى قوله :﴿وأُولَئك هم المفلحون ﴾في عددالكوفيّين، وقال :كذا قرأ ابنُ كثير على مجاهد ،وقرأمجاهد على ابن عباس وقرأ ابن عباس على أُبَيّ فلما ختم ابن عباس ،قال :إسْتفَتحْ بالحمد وخمس آيات من البقرة ،هكذا قال لي النبي ﷺ حين ختمتُ عليه".

### دوسری سند:

"أخبرنا الحَسَن بن أحمد المُقرئ ،أنا أحمدبن عبدالله الحافظ ثناعبدالله بن محمد بن جعفر وأبوسعيد عبدالرحمن بن محمد ابن حَسَكا ومحمد بن إبراهيم بن عَلِيّ قالوا:ثنا العباس بن أحمد بن محمد بن عيسى أبو حَبيب البِرْتي ،ثنا عبدالوهاب بن فُليح ،ثنا عبدالملك بن سَعوَةَ، عن خاله وهب بن زَمَعَة عن أبيه زَمَعَةَ بن صالح عن عبدالله بن

---

[1] النّشر في القراء ات العشر ،(باب التكبير ومايتعلق به،الفصل الرابع في أمور متعلق بختم القرآن ،٢/ ٤٤١).

كثير، عن دِرباس مولى ابن عباس، وعن مجاهد، قالا: عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، عن أبَيّ بن كعب رضي الله عنه، عن النبيّ ﷺ قال. وقرأ ابن عباس على أُبيّ، وقرأ أبيّ على رسول الله ﷺ وقال: إنّه كان إذا قرأ ﴿قل أعوذ بربّ الناس﴾ افتتح الحمد، ثم قرأ من البقرة، إلى ﴿وأُولٰئك هم المفلحون﴾ ثم دعا بدعاء الختمة، ثم قام".

## امام مُقریٔ ابن الجزریؒ سے منقول دوسری سند پر ائمہ کا کلام:

امام المقریٔ الجزریؒ نے اس کے بعد اپنی ذکر کردہ دوسری روایت کے کئی طرق تخریج کیے، اوران طرق میں زمعۃ سے آخر تک، یعنی: " زمعة بن صالح عن عبدالله بن كثير، عن درباس أومجاهد، عن ابن عباس عن أبيّ مرفوعا". قدر مشترک ہے۔

سندوں میں مذکور راوی، زَمْعَۃ بن صالح الجَنَدی کے بارے میں حافظ ذہبیؒ لکھتے ہیں: "ضعّفه أحمد، وقرنه م بآخر".[1] حافظ ابن حجرؒ رقم طراز ہیں: "ضعيف وحديثه عند مسلم مقرون".[2]

اسی طرح ایک راوی، دِرْباس بن دجاجۃ بھی ہے، جن کے متعلق حافظ ابوحاتمؒ نے "مجهول"[3] کہا ہے، لیکن اس جہالت کی تلافی مجاہدؒ سے ہوجاتی ہے، یعنی دِرباس اور مجاہد دونوں نے یہ روایت ابن عباسؓ سے نقل کی ہے۔

## روایت کے اصل کی مختصر تخریج:

جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ زیر بحث روایت " الخَاتِم المُفْتَتِح " کے پیش نظر، دراسہ کا موضوع ہے، البتہ روایت کی اُصل بہت سے روایتوں سے ثابت ہے، چنانچہ "سنن ترمذي"[4]، "

---

[1] الكاشف، (۱/۳۲۵، رقم: ۱۶۶۹).

[2] التقريب، (۲۱۷، رقم: ۲۰۳۵).

[3] الجرح والتعديل، (باب الذال، ۳/۴۱۲، رقم: ۴۳۰۷).

[4] سنن الترمذي، (أبواب القراءات، ۵/۶۳، رقم: ۲۹۴۸).

مستدرك حاكم "[1]،"المعجم الكبير"[2]،"شعب الإيمان"[3]،" حلية الأولياء"،[4]،"الأمثال للرامَهُرْمُزِي"[5]،ان تمام کتابوں میں اس مضمون کی روایت اس ایک طریق سے مروی ہے:"صالح المُرّي ،عن قتادة ،عن زُرارة بن أوفى عن ابن عباسؓ قال:قال رجل :يارسول الله! أيّ العمل أحبُّ الى الله؟ قال: "الحَالّ المرتحلُ"،قال :وما الحَالّ المُرتحل ؟قال: " الذي يضرب من أوّل القرآن إلى آخره كلّما حلّ ارْتحل". واللفظ للترمذي، فقال:"هذا حديث غريب لانعرفه من حديث ابن عباس إلاّ من هذاالوجه ،وإسناده ليس بالقويّ ".

اس کے بعد امام ترمذیؒ نے یہی روایت اسی سند سے تخریج کی جس میں زُرارة،ابن عباسؓ کے واسطہ کے بغیر روایت نقل کرتے ہیں، پھر لکھتے ہیں:" وهذا عندي أصحّ من حديث نَصْر بن عَلِيّ عن الهَيثَم بن الرّبيع ".

واضح رہے کہ اصلِ روایت کے عنوان سے ذکر کردہ تمام روایات میں" صالح بن بشیر المری"موجود ہے،جن کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ نے"ضعیف"[6] کہا ہے،اور حافظ ذہبیؒ لکھتے ہیں:

---

[1] جیسا کہ مستدرک حاکم میں ابن عباسؓ کے طریق سے مروی ہے:(كتاب فضائل القرآن ۱/۷۵۷،رقم:۲۰۸۸) اسی طرح ابوھریرۃؓ کے طریق سے بھی مروی ہے،(۱/۷۵۷،رقم:۲۰۹۰).حافظ ذہبیؒ طریق ابن عباسؓ کے بارے میں "تلخيص المستدرك" میں تعقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:"قلت:صالح متروك" اسی طرح سندِ ابوھریرۃؓ کے بارے میں رقم طراز ہیں:"لم يتكلم عليه الحاكم وهو موضوع على سند الصحيحين ومقدام[الراوي في السند] متكلم فيه والآفة منه".(۱/۷۵۷،رقم:۲۰۹۰).

[2] المعجم الكبير ،(أبونضرة عن ابن عباسؓ،۷/۱۰۷ ،رقم:۱۲۶۱۲).

[3] شعب الإيمان ،(فصل في إدمان تلاوة القرآن ،۳/۳۸۲ ،رقم:۱۹۴۵).

[4] حِلْية الأولياء ،(زُرارة بن أوفى ،۲/۲۶۰).

[5] الأمثال للرَامَهُرمُزي ،(ص:۱۸۹ ،رقم:۸۸).

[6] التقريب،(۱/۲۷۱،رقم:۲۸۴۵).

"الواعظ الزاهد...... ،ضعّفوه،وقال أبو داؤد لا يكتب حديثه". [1]

قلت [ الراقم]: فظر لي بما نقلته آنفا أنّ إسناده ضعيف وله توابع كما مرّ ويجوز في الفضائل .

[1] الكاشف،(١/ ٤٩٣،رقم: ٢٣٢٦).

# ⑧ قرآن عربوں کے لہجے میں پڑھو

قال الإمام الطبراني في "المُعجم الأوسط": "حدثنا محمد بن جَابَان، ثنا محمد بن مَهرَان الجمال، نابَقِيّةُ بن الوليد، عن حُصين بن مالك الفزاري قال: سمعتُ شيخنا وكان قديماً يكنى بأبي محمد، يحدّث عن حذيفة بن اليمانؓ قال: قال رسول اللهﷺ: "إقرءُوا القرآن بلُحُون العرب وأصواتِها، وإيّاكم ولُحُون أهل الكتابين، وأهل الفسق، فإنّه سيجيئُ بعدي قومٌ يُرَجّعون باالقرآن ترجيع الغِناء والرَهْبانيّة والنوح، لا يجاوزُ حناجزَهم، مفتونة قلوبُهم وقلوبُ من يُعجبُهم شأنُهم". [1]

ترجمہ: "حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف کو عرب کی آواز میں پڑھو، یہود ونصاریٰ اور فاسقوں کی آواز میں مت پڑھو، عنقریب ایک قوم آنے والی ہے، جو گانے، رہبانیت اور نوحہ کرنیوالوں کی طرح سے قرآن شریف کو بنا کر پڑیں گے، وہ تلاوت ذرا بھی ان کے لئے نافع نہیں ہوگی، خود بھی وہ لوگ فتنہ میں پڑیں گے اور جن کو وہ پڑھنا اچھا معلوم ہوگا انکو بھی فتنہ میں ڈالیں گے"۔

واضح رہے کہ امام طبرانیؒ نے جس سند سے اس روایت کی تخریج کی ہے، اس میں بقیہ بن ولید سے نقل کرنیوالے راوی، محمد بن مہران جمال ہیں۔

**زیر بحث روایت کے توابع یعنی محمد بن مهران کے متابع:**

امام بیہقیؒ نے "شعب الإيمان" [2] میں یہ روایت اپنی جس سند سے تخریج کی ہے، اس میں بقیہ بن ولید سے روایت نقل کرنے والے دو راوی ہیں: ولید بن عُتبہ دِمَشقی اور اسحاق بن ابراھیم، گویا ولید

---

[1] المعجم الأوسط، (١٨٣/٧، رقم: ٧٢٢٣).

[2] شعب الإيمان، (٢٠٨/٤، رقم: ٢٤٠٦).

اوراسحاق دونوں نے محمد بن مَہران جمال کی متابعت کی ہے،بقیۃ سے روایت نقل کرنے میں۔

محمد بن نصرؒ نے "مختصر قیام اللیل" [1] میں اس روایت کو اپنی سند سے تخریج کیا ہے،اس میں بھی اسحاق نے محمد بن مہران کی متابعت کی ہے،یعنی بقیّۃ سے اسحاق نے روایت نقل کی ہے۔حافظ ابن کثیرؒ نے بھی "تفسیر ابن کثیر" [2] میں یہی روایت،امام اَبوعبید قاسم بن سلامؒ کی سند سے نقل کی ہے،جس میں محمد بن مہران کا متابع،نعیم بن حماد ہے [3]،یعنی نعیم بن حماد اس روایت کو بقیّۃ سے نقل کرتے ہیں،اوراسی روایت کواسی سند کے ساتھ علامہ ابن کثیرؒ نے اپنی کتاب "فضائل القرآن" [4] میں اَبوعبید قاسم بن سلامؒ کی سند سے تخریج کیا ہے۔

حافظ ابن عدیؒ نے بھی "الکامل في الضُعفاء" [5] میں حافظ طبرانیؒ کی زیر بحث روایت کا تابع اپنی سند سے تخریج کیا ہے،جس میں سعید بن عمرو نے محمد بن مہران الجمال کی متابعت کی ہے،دوسرے لفظوں میں سعید بن عَمرو نے یہی روایت بقیّۃ سے نقل کی ہے۔[6]

**روایت اور رجال حدیث (یعنی بقیہ،حصین اورابو محمد) پرائمہ کا کلام:**

اب تک ذکر کردہ تمام سندیں بقیّۃ بن ولید پر مشترک ہوجاتی ہیں اور یہ بقیّۃ بن ولید تدلیسِ روایت میں مشہور ومعروف ہیں،جیسا کہ ائمہ کرام کے اَقوال سے واضح ہے جوعنقریب آنے والے ہیں،اس کے

---

[1] مختصر قیام اللیل ،(ص:۱۳۵).

[2] تفسیر ابن کثیر ،(مقدمة ،۱/۹۱).

[3] قاسم بن محمد نے اپنی کتاب "فضائل القرآن" میں یہ روایت تخریج کی ہے(ص:۱۶۵)،اسی طرح ابوعبداللہ محمد بن الوضاح بن بزیع مروانی (۲۶۸ھ) نے اپنی کتاب "البدع" میں یعقوب کے طریق سے یہ روایت تخریج کی ہے جس میں کعب نے مہران کی متابعت کی ہے(ص:۹۳)۔

[4] فضائل القرآن ،(باب من لم یتغنّ باالقرآن ،۱/۱۱٤).

[5] الکامل في الضعفاء ،(۲/۲۷۶-۲۷۳،رقم:۳۰۲).

[6] محمد بن الوضاح نے اپنی کتاب "البدع" میں کعب عن محمد بن مہران الجمال عن بقیۃ کے طریق کے مطابق اپنی سند سے اس روایت کوتخریج کیا ہے(ص:۹۳)،اسی طرح قاسم بن سلام نے اپنی کتاب "فضائل القرآن" میں اپنی سند سے اس روایت کوتخریج کیا ہے(ص:۱۶۵)۔ابن الاثیر نے جامع الاصول میں رَزِین کی نسبت سے اس روایت کوتخریج کیا ہے(۴/۱۴،رقم:۹۱۱)۔

باوجود شعبہؒ نے بقیۃ سے یہی روایت نقل کی ہے۔ واضح رہے کہ شعبہؒ تدلیس کے بارے میں بہت سخت نکیر فرماتے ہیں، اس کے باوجود مدلس راوی، بقیۃ سے روایت نقل کرنا دلیل ہے کہ شعبہ کے نزدیک بقیۃ کی یہ روایت قابل اعتبار ہے، چنانچہ حافظ ابن عدیؒ خاص اس روایت کی تخریج کے بعد لکھتے ہیں: "سمعتُ الحُسَین یقول: سمعتُ محمد بن عوف یقول: روی هذاالحدیث شعبةُ عن بقیّة".

طبرانیؒ کی مذکورہ روایت میں بقیۃ بن ولید کو ائمہ کرام نے متفرد قرار دیا گیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ سند میں موجود **أبـو مـحـمـد** کو مجہول کہا گیا ہے، چنانچہ امام بیہقیؒ نے تخریج روایت کے بعد لکھا ہے: "قال بقیّة: لیس له إلاّ حدیث واحد وهومن أهل إفْرِیقِیّة".[1] حافظ طبرانیؒ تخریج روایت کے بعد رقم طراز ہیں: "لایروی هذاالحدیث عن حذیفة إلاّ بهذ الإسناد، تفرد به بقیّة".[2] علامہ ہیثمیؒ "مجمع الزوائد"[3] میں "المعجم الأوسط" کی مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: "وفیه راو لم یسمّ وبقیة أیضا".

حافظ ابن الجوزیؒ نے "العِلَل المُتناهیة"[4] میں، اپنی سند سے ابن عدِی کے طریق کے مطابق یہی روایت تخریج کی ہے اور لکھا ہے: "هذا حدیث لایصحّ وأبو محمد مجهول وبقیة یروي عن حدیث الضُعفاء ویدلّسُهم".

حافظ زین الدین عبدالرؤف مُناویؒ نے "التیسِیر بشرح الجامع الصغیر"[5] میں اس روایت کو ذکر کر کے لکھتے ہیں: "وفیه مجهول والحدیث منکر".

طبرانیؒ کی اس روایت میں ایک راوی **حـصـیـن بـن مالك الفَزَارِی** ہے، جن کے بارے میں حافظ ذہبیؒ نے جرح کی ہے، اور حافظ ابن حجرؒ نے اس پر اعتماد کیا ہے، چنانچہ حافظ ذہبیؒ نے

---

[1] شعب الإیمان، (٢٠٨/٤، رقم: ٢٤٠٦).

[2] المعجم لأوسط، (١٨٣/٧، رقم: ٧٢٢٣).

[3] مجمع الزوائد، (٣٥١/٧، رقم: ١١٦٩٣).

[4] العلل المُتناهیة، (١١٨، رقم: ١٦٠).

[5] التیسِیر بشرح الجامع الصغیر، (حرف الهمزة، ٣٨٩/١).

"میزان الاعتدال"[1] میں "حُصین بن مالک الفزازی" کے ترجمہ میں لکھا ہے: "حصين بن مالك عن رجل عن حذيفة: "إقرءُ والقرآن بلُحُون العرَب وأصواتِها". تفرد عنه بقيّة، "ليس بمُعتمد والخبر منكر". حافظ ابن حجرؒ نے "لسان الميزان"[2] میں یہی تفصیل "حُصین بن مالک الفزاری" کے ترجمہ میں ذکر کی ہے۔

مشترک سند میں موجود حُصین بن مالک الفزازی اور أبومحمد کے بارے میں مختصر کلام آچکا ہے، اب بقیہ بن ولید کے بارے میں ائمہ رجال کا کلام ملاحظہ فرمائیں:

**أبو يُحْمد بقية بن الوليد بن صائد بن كعب الكلاعی** کے بارے میں ائمہ کے أقوال ملاحظہ ہوں:

حافظ عبدالرحمٰن بن أبی حاتم "الجرح والتعديل"[3] میں اپنی سند سے لکھتے ہیں: "سُئِل يحيى بن معين عن بقية بن الوليد، قال: إذا حدث عن الثقات مثل صفوان بن عمرو وغيره، فأمّا إذا حدث عن أولئك المجهولين فلا، وإذا كنى ولم يسمّ، فليس يساوي شيئاً". اسی طرح حافظ عبدالرحمٰن، عبداللہ بن أحمد بن حنبلؒ سے نقل کرتے ہیں: "سُئِل أبي عن بقيّة، وإسماعيل بن عياش، فقال: بقيّة أحبُ إليّ فإذا حدّث عن قوم ليسو بمعروفين فلا، يعني لاتقبلوه". اسی قسم کا تبصرہ عبدالرحمٰن، یحیی بن معینؒ سے بھی نقل کرتے ہیں، حافظ بن حجرؒ موصوف کے متعلق "التقريب"[4] میں لکھتے ہیں: "صدوق، كثير التدليس عن الضعفاء". حافظ ذهبیؒ "الكاشف"[5] میں رقم طراز ہیں: "وثقه الجمهور فيما سمعه من الثقات".

قلت [الراقم]: الخبر منكَر كما قال الذهبي لكن يرويه شعبةُ عن بقية كما مرّ فلا بأس بجوازه في الترغيب والترهيب.

---

[1] ميزان الاعتدال، (۲/۳۱۳، رقم: ۲۰۹۲).
[2] لسان الميزان، (۳/۲۱۹، رقم: ۲۶۳۱).
[3] الجرح والتعديل، (۲/۳۵۹، رقم: ۱۷۲۸).
[4] التقريب، (۱۲۶، رقم: ۷۳٤).
[5] الكاشف، (۱/۱۶۰، رقم: ۶۲۶).

# ⑨ تلاوت قرآن میں ممنوع لحون سے احتراز

قال محمد بن نَصْر في "مُختصر قيام اللّيل": حدّثنا إسحاق، أخبرنا بَقِيَّة، حدّثني حُصين بن مالك، قال: سمعتُ شيخنا يكنى أبا محمد وكان قديماً يحدث عن حُذيفة بن اليمان رضي اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: "إقْرءُ واالقرآن بِلُحون العرب وأصواتها ولاتَقْرءُ وا القرآن بلُحُون أهل العشق وأهل الكتابَين، فإنّه سيجيءُ مِنْ بعدي قومٌ يُرَجّعون بالقرآن ترجيع الغِناء والرّهْبانيّة والنَّوح، لايُجاوزُ إيمانُهم حَناجِرَهم، مفتُونة قُلُوبُهم وقُلُوبُ الذين يُعْجبُهم شأنُهم".[1]

ترجمہ: ''حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قرآن شریف کو عرب کی آواز میں پڑھو، عشق بازوں اور یہود ونصاری کی آواز میں مت پڑھو، میرے بعد عنقریب ایک قوم آنے والی ہے، جو گانے، رہبانیت اور نوحہ کرنے والوں کی طرح سے قرآن شریف کو بنا بنا کر پڑیں گے، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے بھی نہیں اُترے گا، ان کے دل بھی فتنہ میں پڑ جائیں گے اور جن قلوب کو ان کا پڑھنا اچھا معلوم ہوگا وہ بھی فتنہ کا شکار ہو جائیں گے''۔

قلت[الراقم]: دراسة التحقيق لفظ الحديث: " إيّاكم ولُحُون أهل العشق" ذكره الحكيم الترمذي في "النوادر" و الحافظ ابن الأثير في "جامع الأصول" معزوًّا إلى رزين ولم أجده مسنداً كذا، بل بلفظ: " لاتقرء وا القرآن بلُحُون أهل العشق ". كما يلي.

---

[1] مختصر قيام الليل، (باب الترجيع في القراءة، ١٣٥).

**اہم وضاحت:**

واضح رہے کہ اس روایت کی تفصیلی تخریج پہلے گذر چکی ہے، بعض مقامات میں متن حدیث ان الفاظ کو بھی شامل ہے: " إيّاكم ولُحُون أهل العشق ". (یعنی اس سے بچو کہ جس طرح عاشق غزلوں کی آواز بنا کر پڑھتا ہے)، ذیل میں ان الفاظ پر مشتمل روایت کی تحقیق کی گئی ہے۔

" إيّاكم ولُحُون أهل العشق ". کے الفاظ کے ساتھ یہ روایت "جامع الأصول لابن الأثير الجَزرِي "[1] اور "نوادر الأصول لأبي عبدالله محمد الحكيم الترمذي "[2] میں موجود ہے، واضح رہے کہ ابن الأثیر الجزریؒ نے "رَزِيــن " کے حوالہ سے یہ روایت ذکر کی ہے، البتہ مجھے یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ مسنداً نہیں ملی، اس سے ملتے جلتے الفاظ: ''ولاتَقْرَءُوا القرآن بلُحُون أهل العشق وأهل الكتابَين". " مختصر قيام الليل " کی مذکورہ روایت میں ہے، اور دیگر متون حدیث میں زیر بحث جزء، یعنی: " لاتقرء وا القرآن بلُحُون أهل العشق ". کے بجائے یہ الفاظ ہیں: ''إقرءُوا القرآن بلُحُون العرب وأصواتها، وإيّاكم ولُحُون أهل الكتابَين وأهل الفسق ......". جس کی تفصیلی تخریج پہلے گذر چکی ہے۔

---

[1] جامع الأصول، (۱۴/۳، رقم: ۹۱۱).

[2] نوادر الأصول، (الأصل الثالث والخمسون والمائتان ......ص: ۳۳٤).

# (۱۰) قرآن کو اچھی آواز سے مزین کرو

قال الإمام أبوداؤد :حدثنا عثمان بن أبي شَيْبَة ،حدثنا جرير ،عن الأعمش ،عن طلحة ،عن عبدالرحمن بن عَوسَجَة عن البَرَاء بن عازب رضي الله عنه قال :قال رسول الله ﷺ :" زَيِّنُوا القُرآن بأصْوَاتكم" .[1]

ترجمہ: ''حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اچھی آواز سے قرآن شریف کو مزیّن کرو''۔

امام ابوداود ؒ کی اس رّوایت کے بہت سے توابع اور شواہد ہیں۔

## توابع:

### عثمان بن أبی شیبۃ کا متابع:

''سنن أبي داؤد'' میں جریر سے نقل کرنے والا راوی عثمان بن أبی شیبۃ ہے اور ''سنن النسائي'' میں جریر سے علی بن حجر نے یہی روایت نقل کی ہے۔[2]

### أعمش کے متابع:

أبوداوَد کی روایت میں طلحۃ بن مصرف سے أعمش نے روایت نقل کی ہے، یہی روایت شُعبۃ نے بھی طلحۃ بن مصرف سے نقل کی ہے۔

شعبہ کی روایتوں میں، '' سنن النسائي ''[3]،''صحيح ابن خُزيمة''[4] اور ''سنن ابن

---

[1] سنن أبي داؤد ،(۲/ ۲۵۷،رقم:۱٤٦۳).

[2] سنن النسائي ،(۲/ ۱۸۰،رقم:۱۰۱٦).

[3] سنن النسائي ،(۲/ ۱۸۰،رقم:۱۰۱٦).

[4] صحيح بن خزيمة،(۲/ ۲٤،رقم:۱۵۵۱).

ماجہ"[1] میں، شعبہ سے نقل کرنے والا راوی یحیی ہے، اور "مُسند أبي داؤد الطيالسي "[2] میں، أبوداؤد الطیالسی خود شعبہ سے روایت نقل کرنے والے ہیں۔ اسی طرح "صحیح ابن خزیمة"[3] اور "سنن ابن ماجہ"[4] کی ایک دوسری روایت میں محمد بن جعفر نے شعبہ سے روایت نقل کی ہے۔

اسی طرح مَنصور نے بھی اُعمش کی مُتابعت کی ہے، یعنی منصور نے بھی طلحۃ بن مصرف سے روایت نقل کی ہے، یہ روایت "مسند أحمد"[5] "سنن الدارمي"[6] اور "صحيح ابن حبّان"[7] میں موجود ہے، اور تینوں میں منصور سے نقل کرنے والا راوی سفیان ہے۔

## جریر کا متابع:

ابوداؤد کی روایت میں اُعمش سے نقل کرنے والا راوی جریر ہے، یہی روایت حمید بن عبدالرحمٰن نے "مسند أحمد"[8] میں، اور "المُصَنَّف لابن أبي شَيبة"[9] میں حفص بن غیاث اور وکیع، تینوں نے اُعمش سے روایت نقل کرنیوالے میں جریر کی اتباع کی ہے۔

## طلحۃ بن مصرف کا متابع:

"سنن أبي داؤد" میں عبدالرحمٰن بن عَوسَجہ سے نقل کرنے والا راوی طلحۃ بن مصرف ہے، اسی

---

[1] سنن ابن ماجه، (۱/ ۴۲۶، رقم: ۱۳۴۲).
[2] مسند أبي داؤد الطيالسي، (۲/ ۱۰۳، رقم: ۷۷۴).
[3] صحيح ابن خزيمة، (۳/ ۲۴، رقم: ۱۵۵۱).
[4] سنن ابن ماجه، (۱/ ۴۲۶، رقم: ۱۳۴۲).
[5] مسند أحمد، (۷/ ۳۴۴، رقم: ۱۸۸۱).
[6] سنن الدارمي (التغني باالقرآن، ۲/ ۵۶۵، رقم: ۳۵۰۰).
[7] صحيح ابن حبّان بترتيب ابن بلبان، (۳/ ۲۵، رقم: ۷۴۹).
[8] مسند أحمد، (۷/ ۳۱۰، رقم: ۱۸۶۸۸).
[9] المصنف لابن أبي شيبة، (۱۵/ ۴۳۹، رقم: ۳۰۵۵۶).

طرح "مُسند أبي يعلى الموصلي "[1] میں یہی روایت طلحہ بن نافع نے عبدالرحمٰن بن عوسجہ سے نقل کی ہے، یعنی طلحہ بن نافع نے طلحہ بن مُصرف کی متابعت کی ہے۔

## عبدالرحمٰن بن عوسجہ کا متابع:

"سنن أبي داؤد" میں عبدالرحمٰن، براء بن عازب سے روایت نقل کرنے والا ہے اور "مُسند أبي يعلى الموصلي"[2] کی ایک روایت میں اُوس بن ضَمعَج، براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے یہی روایت نقل کرتے ہیں، یعنی نقل روایت میں اُوس، عبدالرحمٰن کا متابع ہے۔

## اُبوداؤد شریف کی روایت کے شواہد:

"سنن أبي داؤد" کی روایت میں نقل کرنے والا صحابی بَراء بن عازب رضی اللہ عنہ ہے اور "صحيح ابن حبّان "[3] میں اُبوہریرہ رضی اللہ عنہ اور "مسند بزار"[4] میں اُبوسلمہ عن اُبیہ مرفوعاً یہی روایت مذکور ہے۔

قلت [ الراقم ]: ظهر لي بما ذكرتهُ آنفاً أنّه حديث صحيح كما أخرجه الحافظ ابن حبّان والحافظ ابن خزيمة في صحيحيهما.

---

[1] مسند أبي يعلى الموصلي، (٣/ ٢٤٥، رقم: ١٦٨٦).

[2] مسند أبي يعلى الموصلي، (٣/ ٢٥٨، رقم: ١٧٠٦).

[3] صحيح ابن حبّان بترتيب ابن بلبان (٣/ ٢٧، رقم: ٧٤٩).

[4] مسند البزار، (٣/ ٢٤٣، رقم: ١٠٣٥).

## ⑪ اچھی آواز سے حُسنِ قرآن دوبالا ہوجاتا ہے

قال الحافظ الدارمي في "سُنَنه" :"حدثنا محمد بن بكر ثنا صَدَقَة بن أبي عمران، عن عَلْقَمَة بن مِرْثَد، عن زَاذَان أبي عمر ،عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال: سمعتُ رسول الله ﷺ يقول :"حَسِّنوا القرآن بأصواتكم فإنّ الصّوت الحسَن يَزِيدُ القرآن حُسْناً".[1]

ترجمہ:"براء بن عازبؓ نے حضورِ اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اپنی آواز سے قرآن شریف کو مزیّن کرو کیونکہ اچھی آواز سے قرآن شریف کا حُسن دوبالا ہوجاتا ہے"۔

### اہم وضاحت:

روایت لفظِ "فإنّ الصوت الحَسَن يزيد القرآن حُسْنا". (اچھی آواز سے قرآن شریف کا حُسن دوبالا ہوجاتا ہے) اور اس کے ہم معنی مضامین کے پیشِ نظر زیر بحث ہے، اور روایت کا ابتدائی حصّہ "حَسِّنوا القرآن بأصواتكم". اس مقام پر ہمارا موضوع نہیں ہے، البتہ اس ابتدائی حصّے کی تحقیق پہلے گذر چکی ہے۔

### روایت کے توابع:

" سنن الدارمي " کی مذکورہ روایت، نیز "شُعَب الإيمان للبيهقي "[2] اور "طبقات المُحدّثين بأصْبَهان لأبي الشيخ الأصبهاني "[3] میں محمد بن بکر بن عثمان البُرسانی، صدقۃ بن اُبی عمران الکوفی سے روایت نقل کرنے والے ہیں، اسی طرح "الفوائد لأبي القاسم تمام بن

---

[1] سنن الدارمي، (كتاب فضائل القرآن، باب التغنّي بالقرآن، ص: ٢١٩٤، رقم: ٣٥٤٤).

[2] شعب الإيمان ، (التاسع عشر، فصل في تحسين الصوت بالقراءة، ٤٦١/٣، رقم: ١٩٥٥).

[3] طبقات المحدثين بأصبهان ، (أبو يعقوب إسحاق بن إبراهيم بن إبراهيم ، ١١٠/٤، رقم: ١٠٩٦).

محمد "[1] اور "شُعَب الإيمان للبيهقي"[2] کی ایک دوسری سند میں سَلَمة بن سعید، "مستدرک حاکم "[3] میں أبومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن السمرقندی، یہ دونوں راوی، صدقة بن أبی عمران سے یہی روایت نقل کرتے ہیں، غرضیکہ سلَمة بن سعید اور أبومحمد عبداللہ نے صدقة سے روایت نقل کرنے میں زیر بحث سند میں مذکور محمد بن بکر کی متابعت کی ہے۔

## رجال سند الدارمي:

(۱) محمد بن بكر بن عثمان البُرساني:

قال الحافظ ابن حجر[4]: "صَدُوق قد يُخطئ".

وقال الحافظ الذهبي: "ثقة صاحب حديث".[5]

(۲) صَدَقة بن أبي عمران الكُوفي، قاضي الأهواز:

قال الحافظ ابن حجر: "صَدُوق".[6]

وقال الحافظ الذهبي: "لينٌ".[7]

(۳) عَلْقَمة بن مَرْثَد، الحَضْرَميّ، أبوالحارث الكوفي:

قال الحافظ الذهبي[8] والحافظ بن حجر "ثقة".[9]

---

[1] فوائد تمام، (رقم: ۱۰۷۱).

[2] شعب الإيمان، (التاسع عشر، فصل في تحسين الصوت بالقراءة، ۳/۴۶۱، رقم: ۱۹۵۵).

[3] مستدرك حاكم، (كتاب فضائل القرآن، ۱/۷۶۸، رقم: ۲۱۲۵).

[4] التقريب، (۴۷۰، رقم: ۵۷۶۰).

[5] الكاشف، (۳/۲۴، رقم: ۴۸۱۴).

[6] التقريب، (۲۷۵، رقم: ۲۹۱۶).

[7] الكاشف، (۲/۲۷، رقم: ۲۴۰۴).

[8] الكاشف، (۲/۲۷۷، رقم: ۳۹۲۸).

[9] التقريب، (۳۹۷، رقم: ۴۶۸۲).

(٤) زاذان أبو عمر الكِندي البَزّار:

قال الحافظ الذهبي[١] : "ثِقَة".

وقال الحافظ ابن حجر[٢] : " صَدُوق يُرسل وفيه شِيعِيَّة ".

روایت کے شواہد:

**پہلی نوع:**

"سنن دارمي" کی مذکورہ حدیث پر مشتمل مضمون حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے، جسے حافظ طبرانیؒ نے "المعجم الكبير"[٣] میں تخریج کیا ہے:"حدثنا يحيى بن أيوب العَلاف المِصْرِيّ،ثنا أبو صالح الحَرّاني،ثنا سَعيد بن زَرْبيّ،حدثني حَمّاد بن أبي سُليمان،عن إبراهيم،عن عَلقمة بن قيس،قال: كنتُ رجلاً قد أعطاني الله حُسن الصّوت بالقرآن،فكانَ ابنُ مسعودؓ يُرسل إليّ فأقْرَأ عليه القرآن فكنتُ إذا فرغتُ من قِراءتي،قال: زِدْنا مَنْ هذا، فِداك أبي وأمّي فإنّي سمعتُ رسول الله ﷺ،يقول: "حُسْن الصّوت زِينةُ القرآن".

حافظ ہیثمیؒ "مجمع الزوائد"[٤] میں "المعجم الكبير" کی مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:"رواه الطبراني،وفيه: سعيد بن أبي زَربيّ[٥]،وهو ضعيف".

---

[١] الكاشف،(١/٣١٦،رقم:١٦١٦).

[٢] التقريب،(٢١٣،رقم:١٩٧٢).

[٣] المعجم الكبير،(٥/٥٩،رقم:٩٨٨١).

[٤] مجمع الزوائد،(كتاب التفسير،باب القرءة بالصوت الحسن،٧/٣٥٦،رقم:١١٧٠٨).

[٥] واضح رہے کہ ہمارے پاس "مجمع الزوائد" کے موجودہ نسخہ (دار الفکر، تحقیق عبداللہ محمد الدرویش، ط:١٤٢٦ھ) میں سعید بن أبی زربی لکھا ہے، لیکن صحیح سعید بن زَرْبیّ ہے، جیسا کہ "المعجم الكبير" کی سند میں لکھا ہوا ہے، اور سعید بن زربی کی کنیت أبو عُبیدہ ہے نہ کہ أبو زربی، دیکھیے: تهذيب الكمال،(٧/١٨٩،رقم:٢٢٥١).

## دوسری نوع:

"سنن الدارمي" کے مضمون پر مشتمل ایک دوسرا شاہد حافظ طبرانیؒ نے "المعجم الأوسط"[1] میں نقل کیا ہے:" حدثنا محمد بن إبراهيم العسال، ثنا إسماعيل بن عمرو، ثنا محمد بن مروان عن ابن جُريج، عن عطاء، عن ابن عباسؓ، قال: قال رسول الله ﷺ: "لِكُلِّ شَيئٍ حِلْيَةٌ وحِلْيَةُ القرآن حُسْنُ الصوت". لم يرو هذا الحديث عن ابن جريج إلاّ محمد بن مروان".

حافظ ہیثمیؒ "مجمع الزوائد"[2] میں "المعجم الأوسط" کی روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:

"رواه الطبراني في الأوسط، وفيه: إسماعيل بن عمرو البَجَلي، وهو ضعيف".

قلت[الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفا أنّه حديث صحيح كما أخرجه الحاكم في "المستدرك على الصحيحين"، وله شواهد والله أعلم.

---

[1] المعجم الأوسط، (باب الميم، من إسمه محمد، ۷/۲۹۳، رقم: ۷۵۳۱).

[2] مجمع الزوائد، (كتاب التفسير، باب القرءة بالصوت الحسن، ۷/۳۵٤، رقم: ۱۱۷۰۵).

## ⑫ زاذان گوّیا کی توبہ

قال عبدالله بن أحمد بن محمد بن قُدامة المَقْدِسِيّ في كتاب "التوّابين": "تَوبةُ زاذان الكِنْدِي: وروي عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه أنّه مَرّ ذاتَ يوم في موضع من نواحي الكوفة، فإذا فِتْيان فُسّاق قد اجتمعوا يَشربون وفيهم مُغْن يقال له: زاذان، يضرب ويُغَنِّي وكان له صوت حَسَنٌ، فلمّا سمع ذلك عبدالله قال: ما أحسن هذا الصوت، لو كان بقراءة كتاب الله، وجعل الرداء على رأسه ومضى، فسمع زاذان قولَه، فقال: من كان هذا؟ قالوا: عبدالله بن مسعود صاحب رسول الله ﷺ، قال: وأيّ شيء قال؟ قالوا: قال: ما أحسن هذا الصوت، لو كان بقراءة كتاب الله، فقام وضرب بالعُود على الأرض، فكسره ثمّ أسرع، فأدركه، وجعل المنديل في عنق نفسه، وجعل يبكي بين يدي عبدالله بن مسعود، فاعْتَنَقه عبدالله بن مسعود، وجعل يبكي كلّ واحد منهما، ثم قال عبدالله: كيف لا أحِبّ من قد أحبّه الله عزّوجلّ، فتاب إلى الله عزوجل من ذنوبه ولازم عبدالله بن مسعود حتى تعلّم القرآن وأخذ حِظًّا من العلم حتى صار إماماً في العلم وروى عن عبدالله بن مسعودؓ وسلمانؓ وغيرهما".[1]

ترجمہ: "حافظ ابن قُدامہؒ لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ایک مرتبہ کوفہ کے نواح میں جارہے تھے کہ ایک جگہ فساق جمع ہوکر شراب پی رہے تھے، ان میں ایک گویّا جسکا نام زاذان تھا گا رہا تھا اور سارنگی بجا رہا تھا۔ حضرت ابن مسعودؓ نے جب

---

[1] التوّابين، (توبة زاذان الكندي، رقم: ٧٦).

اسکی آواز سُنی تو فرمایا کہ کیا ہی اچھی آواز تھی اگر قرآن شریف کی تلاوت میں ہوتی اوراپنے سر پر کپڑا ڈال کر گذرے ہوئے چلے گئے ،زاذان نے ان کو بولتے ہوئے سن لیا تھا،تولوگوں سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے؟لوگوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی، عبداللہ بن مسعودؓ ہیں، پھر پوچھا کہ یہ کیا کہ رہے تھے؟لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے کہا تھا کہ ''کیا ہی اچھی آواز تھی اگر قرآن شریف کی تلاوت میں ہوتی''۔

یہ سنتے ہی زاذان اٹھا اورسارنگی زمین پر مارکرتوڑدی پھرتیزی سے چل کر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس پہنچے اوررومال اپنی گردن میں ڈال کرعبداللہؓ بن مسعود کے سامنے رونے لگا ،عبداللہ بن مسعودؓ نے اسے گلے لگالیا اوردونوں ہی رونے لگیں، پھرعبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں کیسے اس شخص سے محبّت نہ کروں جس سے اللہ محبّت فرماتے ہیں۔زاذان اپنے گناہوں سے تائب ہوکرعبداللہؓ بن مسعود کے پیچھے لگ لئے ،حتی کہ قرآن پاک اور وافرعلم سیکھ لیا اورعلم میں امام بن گئے اورعبداللہ بن مسعودؓ،سلمانؓ وغیرہ سے احادیث روایت کرنے لگے''۔

ملاعلی قاریؒ نے ''مِرقاۃ المفاتیح ''[1] میں مذکورہ قصّہ شیخ عبدالقادر الجیلانیؒ کی کتاب ''الغُنیَۃ ''کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

---

[1] مِرقاۃ ،(کتاب فضائل القرآن ،باب آداب التلاوۃ ودروس القرآن ،الفصل الثاني ،٤/ ٦٩٩،رقم:٢١٩٩).

# ⑬ تلاوت میں خشیت الٰہی

قال الحافظ الدارمي :حدثنا جَعفر بن عَون أخبرنا مِسْعَر ،عن عبدالكريم، عن طاؤس قال:سُئِل النبي ﷺ :أيّ الناس أحسن صوتاً للقرآن وأحسن قراءةً ؟ قال:" من إذا سمعتَه يقرأ، رأيتَ أنّه يَخشَى اللّٰه ".قال طاؤس :وكان طَلْق كذلك.[1]

ترجمہ:''طاؤس ؒ کہتے ہیں کہ کسی نے حضور اَقدس ﷺ سے پوچھا کہ اچھی آواز سے پڑھنے والا کون شخص ہے؟ حضور نے ارشاد فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے کہ جب تو اس کو تلاوت کرتے دیکھے تو محسوس کرے کہ اس پر اللہ کا خوف ہے''۔ راوی طاؤس ؒ کہتے ہیں کہ طَلْق ایسے ہی تھے۔

سنن دارمی ؒ کی اس مرسل روایت کے بہت سے توابع اور شواہد ہیں۔

## پہلی نوع:

## مرسل توابع:

### عبدالکریم کے توابع:

حافظ دَارمی کی مذکورہ روایت میں طاؤس سے نقل کرنے والا راوی عبدالکریم ہے، حافظ ابن کثیر نے "تفسیر ابن کثیر "[2] میں اَبوعبید ؒ کی سند سے اس روایت کو نقل کیا ہے، جس میں ابن طاؤس اور حسن بن مسلم نے عبدالکریم کی متابعت کی ہے، یعنی یہی روایت طاؤس سے نقل کی ہے۔[3]

---

[1] سنن الدارمي ،(باب التغنّي بالقرآن ،۲/ ۵٦۳،رقم:۳٤۸۹).

[2] تفسیر ابن كثير ،(مقدمة،۱/ ۹۰).

[3] علامہ قاسم بن سلام ؒ نے اپنی کتاب " فضائل القرآن " میں یہ روایت نقل کی ہے(باب ما يستحب للقاري،ص:١٦٥).

## مِسْعَر کے متابع:

اسی طرح "سنن الدارمي" کی روایت میں عبدالکریم سے مِسعَر روایت نقل کرنے والے ہیں اور امام بیہقیؒ نے "شعب الإیمان" [1] میں اَبوعبداللہ الحافظ کے طریق سے اور امام عبدالرزاقؒ نے اپنی "مصنف" [2] میں ابن جُریج کے طریق سے یہی روایت تخریج کی ہے، جس میں ابن جریج نے اور جعفر بن عون نے یہی روایت عبدالکریم سے نقل کی ہے، باَلفاظ دیگر عبدالکریم سے نقل روایت میں ابن جریج اور جعفر دونوں نے مسعر کی متابعت کی ہے۔ [3]

## جعفر بن عون کے متابع:

اسی طرح "سنن الدارمي" [4] میں مِسْعَر سے روایت نقل کرنے والا راوی جعفر بن عون ہے اور ابن اَبی شیبہ نے اپنی "مصنّف" [5] میں یہی روایت وَکیع کے طریق سے تخریج کی ہے، جس میں مسعر سے نقل کرنے والا راوی وکیع ہے، بالفاظ دیگر مسعر سے نقل روایت میں وَکیع نے جَعفر بن عَون کی متابعت کی ہے۔ [6]

## دوسری نوع:

## مَوصُول توابع اور ان کے شَواہد:

## مَوصُول توابع:

"سنن الدارمي" کی مذکورہ روایت کی بہت سے موصول طُرق بھی ہیں۔

---

[1] شعب الإیمان، (۳/ ٤٦٥، رقم: ۱۹۵۸).

[2] مصنف عبدالرزاق، (۲/ ٤٨٨، رقم: ٤١٨٥).

[3] حافظ ابونعیم الأصبہانیؒ کی کتاب "أخبار أصبهان" میں سفیان نے مِسْعَر کی کتابعت کی ہے (انظر: ص: ۳۱۷).

[4] سنن الدارمي، (۱/ ٤٤٧، رقم: ۳۵۵۳).

[5] مصنف ابن أبي شيبة، (٦/ ٥٧، رقم: ٨٨٣٤).

[6] علامہ کلاباذیؒ نے "البحر الفوائد المُسمّی بمعاني الأخبار" (انظر: ص: ٥٩) میں اور علامہ آجریؒ نے "أخلاق حَمَلَة القرآن" (انظر: رقم: ٨٥) میں زہریؒ سے اس روایت کو مرسلاً نقل کیا ہے۔

امام بیہقیؒ نے "شعب الإیمان" [1] میں أبوعبداللہ الحافظ، اور حافظ أبونعیم أصبہانیؒ نے "حِلْیَة الأولیاء" [2] میں اسماعیل بن عمرو کے طریق سے اسی روایت کو ابن عباسؓ سے مرفوعاً تخریج کیا ہے، ان دونوں سندوں میں طاؤس، ابن عباسؓ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

"شعب الإیمان" اور "حلیة الأولیاء" کی ان دونوں روایتوں کے ایسے شواہد بھی ہیں، جن میں ابن عباسؓ کے علاوہ کسی دوسرے صحابی سے نقل کرنے والا راوی طاؤس ہی ہوتا ہے، چنانچہ حافظ أبو نعیم أصبہانیؒ ہی نے "أخبار الأصبھان" [3] میں احمد بن محمد بن یحیی القطان کے طریق سے اور حافظ عَبد ابن حُمیدؒ نے اپنی "مسند" [4] میں عُثمان بن عُمر کے طریق سے یہی روایت: "طاؤس عن ابن عمرؓ مرفوعاً". تخریج کی ہے، "مسند عبد بن حمید" اور "أخبار الأصبھان" کی ان دونوں روایتوں میں ابن عمرؓ سے نقل کرنیوالے راوی طاؤس ہیں، حافظ طبرانیؒ نے "المعجم الأوسط" [5] میں محمد بن أحمد بن کسا اور حافظ خطیب بغدادیؒ نے "تاریخ بغداد" [6] میں محمد بن محمد بن یحیی بن سلیمان کے طریق سے یہی روایت تخریج کی ہے، جس میں عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت نقل کرتے ہیں، یعنی عبداللہ بن دینار نے ابن عمرؓ سے نقل روایت میں طاؤس کی متابعت کی ہے۔ [7]

---

[1] شعب الإیمان، (۳/ ٤٦٥، رقم: ۱۹۵۸).

[2] حلیة الأولیاء، (۲/ ۷۷).

[3] أخبار الأصبھان، (ص: ۳۰۳).

[4] مسند عَبد بن حُمید، (۱/ ۲۵۵، رقم: ۸۰۲).

[5] المعجم الأوسط، (٦/ ۲۰۸، رقم: ٦۲۰۵).

[6] تاریخ بغداد، (٤/ ۳٤۱، رقم: ۱۵۲۳).

[7] حافظ أبویعلی قزوینیؒ نے اپنی کتاب "الإرشاد في معرفة علماء الحدیث" میں احمد بن محمد بن الحسین الحافظ کے طریق سے روایت تخریج کی ہے، جس میں حضرت ابن عمرؓ سے یحیی بن یعمر نے روایت نقل کی ہے، یعنی یحیی نے طاؤس کی متابعت کی ہے (انظر: ۹٦۹، رقم: ۲۵۰)، اس کے علاوہ علامہ ابن کثیرؒ نے "تفسیر ابن کثیر" میں بزارؒ کے حوالہ سے حدیث نقل کی ہے، جس میں عبداللہ بن دینار نے طاؤس کی متابعت کی ہے، ابن عمرؓ سے روایت نقل کرنے میں (انظر: مقدمة ابن کثیر، ۱/ ۱۳۸).

گزشتہ ذکر کردہ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن عمرؓ کی مرفوع متّصل روایتوں کے شواہد بھی موجود ہیں، چنانچہ "سنن ابن ماجه" [1] نے بشر بن معاذ ضریر کے طریق سے حضرت جابرؓ اور اَبو نعیم اَصبہانیؒ نے "أخبار الأصبهان" [2] میں اپنے والد کے طریق سے حضرت عائشہؓ سے یہی روایت مرفوعاً نقل کی ہے۔

قلت [ الراقم ]: فظهر لي بما ذكرته آنفاً أنّ الحديث مرسل صحيح وله (لسند الدارمي) توابع مرسلاً وموصولاً وشواهده موصولاً (أي لِطرق الموصولة) كما مرّ.

[1] سنن ابن ماجه، (١/ ٤٢٥، رقم: ١٣٣٩).

[2] أخبار الأصبهان، (ص: ٥٨).

## ⑭ رسول اللہ ﷺ کی تلاوت کی کیفیت

قال الحافظ الترمذي في "سُنَنه" [1]: "حدثنا قُتَيْبَة ،قال :حدثنا اللّيث ،عن عَبدالله بن عُبيد الله ابن أبي مُلَيْكة ،عن يعلى بن مَملَك أنه سأل أمّ سلمة زوج النبيّ ﷺ عن قراء ة النبيّ ﷺ وصلاته ،فقالت :مالكم وصلاتُه؟ كان يصلّي ثم ينام قدرَ ماصلّى ،ثمّ يُصلّي قدرَ مانام ،ثمّ ينام قدرماصلّى حتى يُصبح،ثمّ نعتتْ قراء ته فإذا هي تنعتُ قراء ةً مُفَسّرةً حرفاًحرفاً".

هذا حديث حسنٌ صحيح غريب لانعرفه إلّامن حديث لَيْث بن سعد عن ابن أبي مُلَيْكة عن يعلى بن مَملَك عن أمّ سلمةؓ.

وقد روى ابن جُريج هذا الحديث عن ابن أبي مُلَيْكة عن أمّ سلمةؓ أن النّبيّ ﷺ: كان يقطع قراء ته.[ أي دون ذكر يعلى بن مَملَك بين ابن أبي مُلَيْكة و أمّ سلمةؓ ]وحديث اللّيث أصح [فيه يعلى بن مَملَك بين ابن أبي مُلَيْكة و أمّ سلمةؓ ]".

ترجمہ:"یعلی بن مَملک فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ اُم سلمہؓ سے آپ ﷺ کی قراءت اور نماز کے متعلق دریافت کیا، آپ فرمانے لگیں: تم کہاں حضور جیسی نماز پڑھ سکتے ہو، آپ ﷺ نماز پڑھتے تھے پھر نماز کے بقدر آرام فرماتے، پھر آرام کے بقدر نماز پڑھتے، پھر نماز کے بقدر آرام فرماتے، پھر حضور ﷺ کی قراءت کی کیفیت بیان فرماتے ہوئے ایک ایک حرف الگ الگ ظاہر کرنے لگیں"۔

امام ترمذیؒ نے زیر بحث روایت میں "ليث بن سعد عن ابن أبي مليكة عن يعلى بن

[1] سنن الترمذي ،(أبواب فضائل القرآن ،باب ماجاء كيف كانت قراء ة النبيّ ﷺ ـ ٥/٤٣ ،رقم:٢٩٢٣).

مَمْلِك عن أُمّ سلمة ". کے طریق کو اَصح قرار دیا ہے، اسی طریق سے یہ روایت ان کتب میں بھی تخریج کی گئی ہے: "سنن أبي داؤد[1]، سنن النسائي[2] مسند أحمد[3]، مستدرك حاكم[4]، المعجم الكبير للطبراني[5]".

**زیر بحث روایت کے بارے میں ائمہ حدیث کے اُقوال:**

(۱) امام ترمذیؒ "سنن "[6] میں لکھتے ہیں: "وحديث اللّيث أصح ".

(۲) حاکم نیسابوریؒ "المستدرك "[7] میں تخریج روایت کے بعد لکھتے ہیں: "هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ولم يخرّجاه ".

حافظ ذھبیؒ نے "تلخيص المستدرك "[8] میں حاکم نیسابوریؒ کی موافقت کی ہے۔

قلت [الراقم]: فظهر لي بما ذكرته آنفاً أنّه حديث صحيح كما قال الإمام الترمذي وأبو عبد الله الحاكم وتابعه الحافظ الذهبي.

---

[1] سنن أبي داؤد، (كيف يستحب الترتيل في القراءة، ٢/ ٢٧٤، رقم: ١٤٦١).

[2] سنن النسائي، (تزيين القرآن بالصوت، ٢/ ١٨١، رقم: ١٠٢٢).

[3] مسند أحمد، (مسند أم سلمةؓ زوج النبيّ ﷺ، ٨/ ٦٠٢، رقم: ٢٧٠٩٩).

[4] مستدرك حاكم، (من كتاب صلوة التطوع، ١/ ٤٥٣، رقم: ١١٦٥).

[5] المعجم الكبير، (يعلى بن مَمْلِك عن أُم سلمةؓ، ١٠/ ٦٥، رقم: ١٩١٣٦).

[6] سنن الترمذي، (أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء كيف كانت قراءة النبيّ ﷺ، ٥/ ٤٣، رقم: ٢٩٢٣).

[7] المستدرك، (من كتاب صلوة التطوع، ١/ ٤٥٤، رقم: ١١٦٥).

[8] تلخيص المستدرك (من كتاب صلوة التطوع، ١/ ٤٥٤، رقم: ١١٦٥).

## ⑮ ترتیل وتدبر سے قرآن پڑھنے کی تاکید

قال الإمام أبو حامد الغزالي في "إحياء علوم الدين": وقال ابن عباس رضي الله عنه: "لأنْ أقرأ إذا زلزلت والقارعة أتدبّرهما أحبّ إليّ من أنْ أقرأ البقرة وآل عمران تهذيراً [كذا في الأصل]".[1]

ترجمہ: ''حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں ترتیل وتدبّر سے "إذا زُلزلتْ" اور "القارعة" پڑھوں، یہ بہتر ہے اس سے کہ بلاترتیل سورہ بقرۃ اور آل عمران پڑھوں''۔

قلت [الراقم]: لم أجده بهذا اللفظ عن ابن عباس رضي الله عنه وأخرجه الحافظ عبد الرزاق في "مصَنَّفه" بلفظ: "عن معمر عن أبي جَمْرَة الضُبَعِي قال قلتُ لابن عباسؓ: إني رجل في كلامي وقرأتي عُجْلَةٌ فقال ابن عباسؓ: "لأنْ أقرء البقرة فأرتّلها أحب إليّ من أنْ أهُذَّ القرآن كُلّه". وله توابع وشواهد.

حضرت ابن عباسؓ کی زیر بحث روایت انہیں الفاظ کے ساتھ متونِ حدیث میں نہیں مل سکی، البتہ حضرت ابن عباسؓ سے اس سے ملتے جلتے الفاظ کی روایت "مصنف عبدالرزاق"[2] میں تخریج کی گئی ہے روایت یہ ہے: "عن معمر عن أبي جَمْرَة الضُبَعِي قال: قلتُ لابن عباسؓ: إني رجل في كلامي وقرأتي عُجْلَةٌ فقال ابن عباسؓ: "لأنْ أقرء البقرة فأرتّلها أحب إليّ من أنْ أهُذَّ القرآن كُلّه".

**روایت کے توابع:**

"مصنف عبد الرزاق" کی مذکورہ روایت میں ابو جمرہ الضبعی سے معمر اس روایت کو نقل کرنے والے ہیں اسی طرح "الزهد والرقائق لابن المبارك"[3] میں معمر، ابو جمرۃ سے روایت نقل کرنے

[1] اتحاف السادة المتقين بشرح إحياء علوم الدين، (٥/ ٤٠، كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثاني).
[2] مصنف عبدالرزاق، (كتاب الصلوة، باب الترتيل في القرآن، ٢/ ٤٨٩، رقم: ٤١٨٧).
[3] الزهد والرقائق لابن المبارك، (ص: ٤٢٠، رقم: ١١٩٣).

والے ہیں، اَبوجمرۃ الضبعی سے نقل حدیث میں اَیوب نے "أخـلاق حَـمَـلَةُ الـقـرآن لـلآجُـرّي" [1] "فضائل القرآن للقاسم بن سلام" [2] اور "سُنن الكبرى للبيهقي" [3] میں اورحماد نے "فضائل القرآن لمحمد بن الضَريس" [4] میں اَبوجمرۃ الضبعی سے نقل روایت میں معمر کی متابعت کی ہے یعنی اَیوب اورحماد نے بھی اَبوجمرۃ الضبعی سے یہی روایت نقل کی ہے۔

## ''مصنّف عبدالرزاق'' میں موجود ابن عباسؓ کی زیر بحث روایت کے شاہد:

اسی مضمون پر مشتمل زید بن ثابتؓ کا قول "المصنف لابن أبي شيبة" [5] میں اس سند سے تخریج کیا گیا ہے: "حدثنا وكيع قال حدثنا شُعبة عن عَبْدِ رَبِّه بن سعيد الأنصاري عن السائب عن أبيه عن زيد بن ثابت قال :لأنْ أقرءَ القرآن في شهر أحبّ إليّ من أنْ أقرأه في خمس عشرة وأنْ أقرأه في خمس عشرة أحبّ اليّ من أنْ أقرأه في عشر ولأنْ أقرء في عشر أحبّ اليّ من أنْ أقرأه فى سبع أقف وأدْعُو".

## ابن عباسؓ کے قول کی مثل، محمد بن کعب القرظی تابعی کا قول:

"المصنف لابن أبي شيبة" [6] اور "تاريخ الإسلام للذهبي" [7]، میں محمد بن کعب القرظی [8]

---

[1] أخلاق حملة القرآن ،(باب في حسن الصوت بالقرآن ،١/ ٩٥،رقم: ٩٠).

[2] فضائل القرآن للقاسم بن سلام،(مايستحب لقارئ القرآن من الترتيل في قراء ته والرتيل والتدبر،١/ ٢٠٠ ،رقم: ١٨٠).

[3] سنن الكبرى للبيهقي ،(كتاب الصلوة ،باب مقدار مايستحب له أن يختم ،٢/ ٤٩،رقم: ٤٢٣١).

[4] فضائل القرآن لمحمد بن الضريس ،(باب ماقالوا في الماهر بالقرآن ،ص: ٤٠ ،رقم: ٣٢).

[5] المصنف لابن أبي شيبة،(في القرآن كم يختم،٨٦٧٣).

[6] المصنف لابن أبي شيبة ،(في قراءة القرآن ،رقم: ٨٨٢٤).

[7] تاريخ الإسلام ،(٣/ ٣٤٤،رقم: ١٤٥٠ ،الطبقة الحادية عشرة).

[8] قال الذهبي في "تاريخ الإسلام "بسنده عن قتيبة أنّه قال : "بلغني أنّ محمد بن كعب القرظي وُلد في حياة النبي". (٣/ ٣٤٣ رقم: ١٤٥٠ الطبقة الحادية عشر).

کا قول بھی ابن عباسؓ کے قول کے مشابہ ہے، "تاريخ الإسلام" کی سند یہ ہے: "ابن المبارك: ثنا عبدالله بن عبدالرحمن بن موهب، سمعتُ محمد بن كعب يقول: "لأنْ أقرأفي ليلتي حتى أصبح، إذا زلزلت، والقارعة، وأتَردّدُ وأتفكّرُ، أحبّ إليّ من أنْ أهُذُّ القرآن ليلتي هَذًّا، أو قال: أنْثُرُه نَثْرًا".

# ⑯ تلاوت میں رونا

قال الإمام مسلمُ بن الحَجَّاج : "حدثنا أبوبكر بن أبي شيبة وأبو كُرَيْب جميعاً عن حَفْص قال أبوبكر ،حدثنا حَفْص بن غِيَاث،عن الأعْمَش عن إبراهيم ،عن عُبَيْدة ،عن عبدالله رضي الله عنه، قال :قال لي رسول الله ﷺ :"اقْرَءْ عَلَيّ القرآن". قال: فقلتُ :يارسول الله! أقْرَأ عليك ،وعليك أُنْزِلَ ؟قال: "إنيّ أشْتَهي أنْ أسْمَعَه من غيري ".فقرأتُ النِّساءَ ،حتى إذا بلغتُ :﴿فكيف إذا جئنا من كلّ أمّة بشهيد وجئنابك على هولاء شهيدًا﴾ [النساء ،الآية ٤١] رفعتُ رأسي أو غَمَزني رجلٌ إلى جُنْبي فرفعتُ رَأسي فرأيتُ دُمُوعه تَسِيلُ .

(......)حدثنا هَنّاد بن السَرِيّ ومِنْجَاب بن الحارث التَمِيمِيّ ،جميعاً عن عَلِيُّ بن مُسهِر ،عن الأعمش، بهذاالإسناد وزاد هناد في روايته: قال لي رسول الله ﷺ، وهو على المنبر:"اقرأ عليّ".[1]

ترجمہ: "عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ ''مجھے قرآن شریف سنا''، میں نے عرض کیا، حضور ﷺ پر تو خود نازل ہی ہوا، (حضور ﷺ کو کیا سناؤں )ارشادفرمایا کہ'' میرا دل چاہتا ہے کہ کسی دوسرے سے سنوں''، تو میں نے سورۂ نساء پڑھنا شروع کردی، جب میں آیت﴿فكيف إذا جئنا من كل أمّة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيدًا ﴾ پر پہنچا تو میں نے سر اٹھایا، یا (راوی کو شک ہے )کسی شخص نے میرے پہلو پر چبویا، میں نے سر اٹھا کر

[1] الصحيح لمسلم ،(كتاب الصلوة ،باب فضل استماع القرآن ،١/ ٥٥١ ،رقم: ٨٠٠).

دیکھا تو حضور ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے"۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے، ارشاد فرمایا کہ "مجھے قرآن سنا......"۔

مسلم شریف کی مذکورہ روایت مختلف کتب میں مروی ہے، چند کے نام یہ ہیں:

"الصحيح للإمام البخاري [1]، سنن أبي داؤد [2]، سنن الترمذي [3]، مسند أحمد [4]، سنن الكبرى للبيهقي [5]".

---

[1] الصحيح للبخاري، (كتاب التفسير، ص: ۷۸۲، رقم: ٤٥٨٢).

[2] سنن أبي داؤد، (كتاب العلم، باب في القصص، ٢٤٧/٤، رقم: ٣٦٦٠).

[3] سنن الترمذي، (أبواب تفسير القرآن، ١١٩/٥، رقم: ٣٠٢٤، ٣٠٢٥).

[4] مسند أحمد، (مسند عبدالله ابن مسعودؓ، ١٩/٢، رقم: ٣٦٠٦).

[5] سنن الكبرى للبيهقي (باب البُكاء عند قراءة القرآن، ٢٣١/١٠، رقم: ٢٠٨٣٦).

## ⑰ مولی أبوحذیفہ، سالم رضی اللہ عنہما کی قراءت اور تحسین صوت

قال الإمام ابن ماجه في "سُنَنِه": "حدثنا العباس بن عثمان الدِمَشْقيّ، حدثنا الوليد بن مسلم، حدثنا حَنظلة بن أبي سُفيان أنّه سمع عبدالرحمن بن سابط الجُمَحِي يُحدّث عن عائشةؓ زوج النبی ﷺ قالتْ: أبطأتُ على عهد رسول الله ﷺ ليلةً بعدالعشاء، ثم جئتُ فقال: "أين كنتِ؟". قلتُ: كنتُ أستمع قراءة رجل من أصحابك لم أسمَعْ مثل قراءته وصوته من أحد، قالتْ: فقام وقُمتُ معه حتى استمع له، ثم التفتَ إليّ فقال: "هذا سالم، مولى أبي حُذَيفة، الحمدلله الذي جعل في أمّتي مثل هذا".[1]

ترجمہ: ''اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک رات عشاء کے بعد مجھے آنے میں تاخیر ہوگئی، جب میں آگئی تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم کہاں تھی؟ میں نے عرض کیا کہ میں آپ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص کی قراءت سن رہی تھی، اُن جیسی قراءت اور آواز میں نے کسی کی بھی نہیں سنی، آپؓ فرماتی ہے کہ آپ ﷺ کھڑے ہوکر چل پڑے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھی، حتی کہ آپ نے بھی اس قاری کی آواز سن لی، پھر آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ''یہ تو مولی أبوحذیفہ، سالم ہیں، تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں، جس نے میری امت میں ان جیسے لوگ پیدا کئے ہیں۔''

---

[1] سنن ابن ماجه، (كتاب إقامة الصلوٰة والسنة فيها، باب ما جاء في حسن الصوت بالقرآن ۱/ ۴۲۵، رقم: ۱۳۳۸).

## زیر بحث روایت کے توابع:

"سنن ابن ماجه" کی زیر بحث روایت میں عباس بن عثمان دِمَشقی، ولید بن مسلم سے اس روایت کو نقل کرنے والے ہیں، عباس بن عثمان کے علاوہ راویوں نے بھی یہی روایت ولید بن مسلم سے نقل کی ہے، جیسے: "مستدرك حاكم"[1]، "شعب الإيمان للبيهقي"[2] میں موسیٰ بن ھارون، "حلية الأولياء لأبي نعيم الأصبهاني"[3] میں صفوان بن صالح اور محمد بن مُصفی بن بھلول قرشی، "مختصر قيام الليل لمحمد بن نصر"[4] میں داؤد بن رشید ہاشمی۔

## روایت پر ائمہ کا کلام:

شیخ کنانیؒ (۸۴۰ھ) "زوائد ابن ماجه"[5] میں زیر بحث روایت نقل کر کے لکھتے ہیں "إسناد صحيح رجاله ثِقات". علامہ عراقیؒ "المُغني"[6] میں لکھتے ہیں: "رواه ابن ماجه من حديث عائشة ورجال إسناده ثقات". حاکم نیسابوریؒ "مستدرك"[7] میں لکھتے ہیں: "صحيح على شرط الشيخين ولم يخرّجاه". حافظ ذھبیؒ "التلخيص"[8] میں لکھتے ہیں: "على شرط

---

[1] مستدرك حاكم، (كتاب معرفة الصحابة، ذكر مناقب سالم مولى أبي حذيفة، ٣/٢٥١، رقم: ٥٠٠١).

[2] شعب الإيمان، (التاسع عشر من شعب الإيمان هوباب في تعظيم القرآن، فصل في تحسين الصوت بالقراءة والقرآن، ٣/٤٦٧، رقم: ١٩٦١).

[3] حلية الأولياء، (١/٣٧١).

[4] مختصر قيام الليل، (باب تحزين الصوت بالقرآن وتحسينه، ص: ١٣٨).

[5] زوائد ابن ماجه، (باب في حسن الصوت بالقرآن، ١/٢٤٠، رقم: ٤٧٤).

[6] انظر اتحاف السادة المتقين، (كتاب آداب تلاوة القرآن، ٥/٧٤).

[7] مستدرك حاكم، (كتاب معرفة الصحابة ذكر مناقب سالم مولى أبي حذيفة رضي الله عنه ٣/٢٥١، رقم: ٥٠٠١).

[8] انظر هوامش مستدرك حاكم، (كتاب معرفة الصحابة ذكرمناقب سالم مولى أبي حذيفة رضي الله عنه، ٣/٢٥١، رقم: ٥٠٠١).

البخاري ومسلم". علامہ ابن کثیرؒ اپنی "تفسیر"[1] میں ابن ماجہؒ کی روایت نقل کرکے رقم طراز ہیں: "إسناده جيّد".

**فائدہ:**

"سنن ابن ماجه" کی مذکورہ روایت میں ولید بن مسلم نے اس روایت کو حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے، جبکہ امام عبداللہ ابن مبارکؒ نے اپنی "کتاب الجهاد"[2] میں اس روایت کو حَنظَلة بن أبی سفیان، عن ابن سابط مرسلاً نقل کیا ہے۔

قلت [ الراقم ]:إنّ رجال الحديث ثقات كما قال الحافظ العراقي و الحافظ الكناني وجعله على شرط الشيخين في "المستدرك" ووافقه الحافظ الذهبي وقال الحافظ ابن كثير: إسناده جيد.

---

[1] تفسير ابن كثير ،(مقدمة ،١/ ٨٩).

[2] كتاب الجهاد،(ص: ١٢٤ ،رقم: ١٢٠).

## ⑱ أبوموسیٰ أشعری رضی اللہ عنہ کی تلاوت اور حسن صوت

قال الإمام أبوعبدالله محمد بن إسماعيل البخاري في "صحيحه"[1]

"حدثنا محمدبن خَلَف أبو بكر، حدثنا أبويحيى الحِمانيّ، حدثني بُريد بن عبدالله بن أبي بُردة، عن جَدّه أبي بُردةَ، عن أبي موسى رضي الله عنه أنّ النبيّ ﷺ قال له: "ياأباموسى! لقدأوتيْتَ مِزْماراً من مَزَامير آل داؤدَ".

ترجمہ: ''حضرت أبوموسیٰ أشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے ارشادفرمایا ''اے أبوموسیٰ! تو آل داؤد کی آوازوں میں سے آواز دیا گیا ہے''۔

''بخاری شریف'' کے علاوہ یہ روایت متعدد کتب میں مختلف سندوں کے ساتھ تخریج کی گئی ہیں، چند کے نام یہ ہیں:

"الصحيح لمسلم بن الحجّاج[2]، سنن النسائي[3]، سنن الترمذي[4]، سنن الدارمي[5]، مسندأحمد[6]، صحيح ابن حبان[7]، سنن الكبرىٰ للبيهقي[8]".

---

[1] الصحيح للبخاري، (كتاب فضائل القرآن، باب حسن الصوت باالقراءة للقرآن ٩٠٣، رقم: ٥٠٤٨).

[2] الصحيح لمسلم، (كتاب صلوة المسافرين وقصرها، باب استحباب تحسين الصوت، ١/٥٤٦، رقم: ٧٩٣).

[3] سنن النسائي، (تزيين القرآن بالصوت، ٢/١٨١، رقم: ١٠٩٣).

[4] سنن الترمذي، (المناقب ٥/٦٩٣، رقم: ٣٨٥٥).

[5] سنن الدارمي (باب التغني بالقرآن ٢/٥٦٣، رقم: ٣٤٩٢).

[6] مسندأحمد، (مسند أبي هريرة رضی اللہ عنہ، ٣/٣٣٢، رقم: ٨٦٣١).

[7] صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان، (١٦/١٦٩، رقم: ٧١٩٧).

[8] سنن الكبرىٰ للبيهقي (١٠/٢٣٠، رقم: ٢١٥٨٤).

# ⑲ ذکرِ خفی

وقال الإمام البَيهقي في " شُعَب الإيمان ":"أخبرنا أبوالحَسَن محمد بن القاسم ،حدثنا أبوإسحاق إبراهيم بن أحمد بن رجاء ،حدثنا أبوالحُسَين الغازي ،حدثنا محمدبن حميد ،حدثنا إبراهيم بن المختار ،حدثنا معاوية عن الزهري،عن عروة ،عن عائشةؓ ،أنّ النبيّ ﷺ قال: "الذِّكر الذي لايسمعُه الحَفَظَة يزيدُ على الذكر الذي يسمعُه الحَفَظَة سبعين ضِعْفاً".[1]

ترجمہ:''حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ جس ذکرکوفرشتے سنتے ہوں وہ ایسے ذکر سے ستر گنا بڑھ جاتا ہے، جسے فرشتے نہیں سن سکتے ہوں''۔

**دیگر مصادرِ أصلیہ:**

"شعب الإیمان " کی زیر بحث روایت مندرجہ ذیل مختلف کتب میں مختلف طرق سے تخریج کی گئی ہیں:

''مسند أبي يعلى الموصلي، المصنف لابن أبي شيبة، الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك لابن شاهين، الكامل لابن عَدي، الفوائد المُنْتَقَاة لعليّ بن عمر الحَرْبي(٣٨٦هـ)".

**روایت کے توابع:**

"شعب الإیمان " کی مذکورہ روایت میں اور "الترغيب في فضائل الأعمال وثواب

[1] شعب الإيمان ،(العاشر من شعب الإيمان ،وهو في باب محبة الله عزوجل ،فصل في إدامة ذكرالله عزوجل ،٢/ ٨٣،رقم:٥٥١).

ذلك لابـن شـاهيـن " [1] میں اُبورَوح معاویۃ بن یحیی صَدَفی سے ابراھیم بن مختار روایت نقل کرنے والے ہیں، اسی طرح "شُعب الإیمان " [2] ہی میں اُبوالحسین بن بشران کے طریق سے اور "الفوائد المُنتقاہ لعليّ بن عمر الحَرْبي " [3] میں اُحمد بن کعب کے طریق سے محمد بن حسن مُزَنی واسطی اور "مسند أبي یعلی " [4] میں اسحاق بن سلیمان رازی، اس روایت کو معاویہ بن یحیی سے نقل کرتے ہیں، یعنی محمد بن حسن مزنی اور اسحاق بن سلیمان رازی نے معاویہ بن یحیی سے نقل روایت میں ابراھیم بن مختار کی متابعت کی ہے۔

"مسند أبي یعلی " میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں: "کان رسول اللّٰہ ﷺ یفضل الصلوۃ التي یستاك لھا علی الصلوۃ التي لا یستاك سبعین ضِعْفاً، وکان رسول اللّٰہ ﷺ یفضل الذکر الخفيّ الذی لا یسمعه [الحفظة] سبعین ضِعْفاً ......".

اسی طرح حافظ ابن عدیؒ نے "الکامل في الضعفاء " [5] میں نعمان بن اُحمد واسطی کے طریق سے تخریج کی ہے، جس میں محمد بن اُسد نے معاویہ بن یحیی سے زیر بحث "شعب الإیمان " کی روایت کے مطابق حدیث نقل کی ہے، حدیث کے اُلفاظ یہ ہیں: "یفضل الذکر الخفي علی غیرہ من الذکر سبعین ضِعْفاً". حاصل یہ ہوا کہ محمد بن اُسد نے معاویہ بن یحیی سے نقل روایت میں "شعب الإیمان " کی زیر بحث روایت میں ابراھیم بن مختار کی متابعت کی ہے، البتہ یہ واضح رہے کہ حافظ ذھبی نے "میزان الاعتدال " [6] میں، معاویۃ بن یحیی کے ترجمہ کے تحت حافظ ابن عدیؒ کے طریق کے

---

[1] الترغیب في فضائل الأعمال وثواب ذلك، (باب مختصر في فضل ذکر اللّٰہ عزوجل، ۱/۱۹۲، رقم: ۱۷۰).

[2] شعب الإیمان، (العاشر من شعب الإیمان، وھو في باب محبة اللّٰہ عزوجل، فصل في إدامة ذکر اللّٰہ عزوجل، ۲/۸٤، رقم: ۵۵۲).

[3] الفوائد المُنتقاۃ، (۱/۱٤۱، رقم: ۱٤۰).

[4] مسند أبي یعلی، (تابع مسند عائشةؓ، ۸/۱۸۲، رقم: ٤۷۳۸).

[5] الکامل لابن عدي، (۸/۱٤۱، رقم: ۱۸۸۵).

[6] میزان الاعتدال، (٤/۱۳۸، رقم: ۸٦۳۵).

مطابق یہی روایت نقل کی ہے، جس میں معاویہ بن یحیی سے نقل کرنے والا راوی "محمد بن أسد" کے بجائے "محمد بن أحمد" ہے، واللہ أعلم۔

واضح رہے یہاں تک مذکورہ تمام سندوں معاویہ بن یحیی پر مشترک ہوجاتی ہیں۔

## روایت پر ائمہ کا کلام:

حافظ ھیثمیؒ "مجمع الزوائد"[1] میں "مسند أبي یعلی" کی اس روایت کو نقل کر کے لکھتے ہیں: "وفیه معاویة بن یحیی الصدفي وهوضعیف". اسی طرح امام بیہقیؒ "شعب الإیمان" میں أبوالحسن بن بشران کے طریق سے اس روایت کی تخریج کے بعد لکھتے ہیں: "انفرد به معاویة بن یحیی الصدفي وهوضعیف". واضح رہے کہ "شعب الإیمان" کی زیر بحث روایت جو أبوالحسن محمد بن قاسم کے طریق سے ہے اس میں بھی معاویہ بن یحیی موجود ہے۔

حافظ طاہر بن علی ہندی پٹنی (۹۸۶ھ) "تذکرة الموضوعات"[2] میں لکھتے ہیں: "یفضل الذکر الخفيّ الذي لایسمعه الحَفَظَة علی الذکر الذي یسمعه الحفظة سبعین درجةً سندُه ضعیف".

## معاویہ بن یحیی کے علاوہ طریق:

اب سے پہلے مذکورہ تمام سندوں معاویہ بن یحیی پر مشترک ہوجاتی ہیں، جس پر کلام گذر چکا، یہ روایت معاویہ کے علاوہ سند سے موقوفاً تخریج کی گئی ہیں، چنانچہ "المصنف لابن أبي شیبة"[3] میں اس سند سے یہ روایت منقول ہے: "حدثنا أبوداؤد، عن هشام، عن یحیی، عن رجل، عن

---

[1] مجمع الزوائد، (کتاب الأذکار، باب ماجاء في الذکر الخفيّ، ۱/۸۶ رقم: ۱۶۷۹۲).

[2] تذکرة الموضوعات، (ص: ۵۴).

[3] المُصنف لابن أبي شیبة، (کتاب الدعاء، في رفع الصوت بالدعاء، ۱۵/۳۲۹، رقم: ۳۰۲۸۰).

عائشةؓ قالت: "الذكر الخفي الذی لایکتبه الحفظة یضاعف علی ماسواه من الذکر سبعین ضِعْفاً".

واضح رہے کہ سند میں "رجل مبہم" ہے، اس لئے یہ سند بھی ضعیف ہے۔

قلت [ الراقم ]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ سنده ضعيف كما قال الإمام البيهقي وله توابع كما مرّ ويجوز في الفضائل.

## ⑳ دوران تلاوت خلط قرآن سے احتراز

وقال الطبراني في "المعجم الأوسط ": "حدثنا إبراهيم قال: حدثنا أبي قال: حدثنا عَنبَسة بن عبدالواحد، عن محمد بن يعقوب ،عن أبي النضر ،عن جابر بن عبدالله رضي اللهٰ عنه قال: "خرج علينا رسوٰل الله ﷺ ليلة في رمضان والناس يُصَلُّون، فقال :لايَجْهَرْ بعضكم على بعض فإنّ ذلك يؤذي المصَلي ". لم يرو هذاالحديث عن سالم أبي النضر إلّامحمد بن يعقوب".[1]

ترجمہ: ''حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات ماہ رمضان میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اورلوگ نماز میں مشغول تھے،آپ ﷺ فرمانے لگے: پُکارکراس طرح مت پڑھو کہ ایک کی آواز دوسرے کے ساتھ خلط ہوجائے ، کیونکہ پکارکر پڑھنا نماز پڑھنے والے کیلئے اذیت کاباعث ہے''۔

**مصادرِاَصلیہ :**

"المعجم الأوسط " کی مذکورہ حدیث کامضمون درج ذیل کتب میں مختلف طرق سے مروی ہے:

"سنن أبي داؤد ،سنن الكبرى للنسائي،صحيح ابن خزيمة ،الموطأ لمالك رواية يحيى الليثي ،مسندأحمد (۷طرق)،شعب الإيمان للبيهقي (٤ طرق)،مسندالحارث ،خلق أفعال العباد للبخاري،مسندأبي يعلى الموصلي ،فضائل القرآن لأبي عُبيد قاسم بن سلام (۲ طرق)،الكامل في الضعفاء لابن عدي،تاريخ بغداد للخطيب".

[1] المعجم الأوسط ،(باب من إسمه إبراهيم، ۲۷/۳،رقم: ۲۳٦۲).

## روایت کے توابع:

"المعجم الأوسط" کی ذکر کردہ روایت میں، ابراھیم بن محمد بن بکّار، اپنے والد محمد بن بکّار بن ریّان سے اس روایت کو نقل کر رہے ہیں، اسی طرح "الکامل في الضّعفاء"[1] میں حافظ ابن عدیؒ اور "مسند الحارث"[2] میں امام حارث بن محمد بن أبي أسامہ تمیمی خود اس روایت محمد بن بکّار سے نقل کرتے ہیں، "مسند الحارث" کی سند کے مطابق، حافظ خطیبؒ نے "تاریخ بغداد"[3] میں محمد بن أحمد بن یوسف صَیّاد کے طریق سے یہی روایت تخریج کی ہے، حاصل یہ ھوا کہ "الکامل في الضعفاء" میں حافظ ابن عدیؒ اور "مسند الحارث" میں امام حارث دونوں نے محمد بن بکار بن ریّان سے نقل روایت میں ابراھیم بن محمد بن بکار کی متابعت کی ہے، یہ بھی واضح رہے کہ "مسند الحارث" اور "الکامل" میں روایت نقل کرنے والے صحابي جابر بن عبداللہؓ ہیں۔

## روایت کے شواہد:

"المعجم الأوسط" کی مذکورہ مرکزی روایت میں "لا یجھر بعضکم علی بعض فإنّ ذلك یؤذی المصلي". کا مضمون بہت سے شواہد سے مؤیّد ہے، یعنی جابر بن عبداللہؓ کے علاوہ دوسرے صحابي بھی اسی مضمون کی یہ روایت نقل کرتے ہیں، جن میں بیاضیؓ، عبداللہ بن عمرؓ، علی المرتضیؓ، ابوسعید خدریؓ، ابوھریرۃؓ، عائشہ صدیقہؓ کی روایتیں درج ذیل ہیں۔

## بیاضیؓ کی روایتوں سے تائید:

حافظ أبوعُبید قاسم بن سلامؒ نے اپنی کتاب "فضائل القرآن"[4] میں اس سند سے روایت

---

[1] الکامل في الضعفاء، (محمد بن یعقوب، ۳۶۱/۷، رقم: ۱٦٥١).

[2] انظر بغیة الباحث، (کتاب الصلوة، باب النھي عن الجھر بالقرآن مخافة أنْ یغلط غیره، ۳٤٠/۱، رقم: ۲۳۱).

[3] تاریخ بغداد، (ذکر من اسمه عنبسة، ۲۲٠/۱٤، رقم: ٦٦٧٧).

[4] فضائل القرآن، (باب القارئ یجھر علی أصحابه بالقرآن فیؤذیھم بذلك، ۲۲۲/۱، رقم: ۲٠٠).

تخریج کی گئی ہے:"إسحاق بن عیسی ،عن مالك بن أنس [1] ،عن یحیی بن سعید ،عن محمد بن إبراهیم عن أبي حازم تَمّار عن البیاضيؓ مرفوعاً". حدیث کے الفاظ یہ ہیں:"وإنّ المصلّي یُناجي ربّه فلْینظر بما یُناجیه ،ولا یجْهر بعضکم علی بعض بالقرآن ".

## ابوعبید کی سند میں موجود اسحاق بن عیسی کے توابع:

"فضائل القرآن لأبي عُبید " کی روایت میں،اسحاق بن عیسی، مالک بن اُنس سے روایت نقل کرتے ہیں۔"مسند أحمد" [2] میں عبدالرحمٰن بن مهدی کے طریق سے خود عبدالرحمٰن،"سنن الکبری للنسائي " [3] میں محمد بن سلمہ کے طریق سے،ابن قاسم،"شعب الإیمان للبیهقي " [4] میں اُبوزکریا بن اُبی اسحاق کے طریق سے یحیی بن بُکیر ،ان تینوں راویوں نے "فضائل القرآن لأبي عُبید" جیسے اُلفاظ کے مطابق روایت تخریج کی ہے،اور تینوں یعنی عبدالرحمٰن،ابن قاسم، یحیی بن بکیر نے امام مالک سے نقل روایت میں اسحاق بن عیسی کی متابعت کی ہے۔ [5]

---

[1] "موطأمالك روایة یحیی اللیثي" میں امام مالک نے، یحیی بن سعید کے مذکورہ طریق سے تخریج کی ہے۔(کتاب الصلوة ،باب العمل في القراءة ،۱/۱۳۱ ،رقم:۲۱۳).

[2] مسندأحمد ،(حدیث البیاضي ،۶/۴۶۲ ،رقم:۱۹۲۳۱).

[3] السنن الکبری ،(کتاب فضائل القرآن ،ذکر قول النبي ﷺ "لا یجهر بعضکم علی بعض،۷/۲۸۸ ،رقم:۸۰۳۷).

[4] شعب الإیمان ،(التاسع عشر من شعب الإیمان هوباب في تعلیم القرآن ،فصل في ترك التعمق في القرآن ،۴/۲۱۲ ،رقم:۲۴۱۰).

[5] اسی طرح "فضائل القرآن لأبي عبید"(باب القاري یجهر علی أصحابه بالقرآي فیوذیهم بذالك،ص:۱۶۸) کی ذکرکردہ سند میں محمد بن إبراہیم سے یحیی بن سعید روایت نقل کرتے ہیں،" شعب الإیمان للبیهقي " میں محمد بن موسی بن فضل کے طریق سے یہ روایت تخریج کی گئی ہے،جس میں اِبن کثیر نے محمد بن اِبراہیم سے روایت نقل کی ہے،یعنی اِبن کثیر نے محمد بن اِبراہیم سے نقل روایت میں یحیی بن سعید کی متابعت کی ہے (التاسع عشر من شعب الإیمان هو باب في تعلیم القرآن فصل في ترك التعمق في القرآن ۴/۲۱۱، رقم: ۲۴۱۱).

## بیاضیؓ کی روایت پر ائمہ کا کلام:

حافظ ھیثمیؒ "مجمع الزوائد" [۱] میں بیاضیؓ کی روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: "رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح".

حافظ شمش الدین سخاویؒ "المقاصد الحسنة" [۲] میں حدیث: "ماأنصف القاري المصلي". کی تحقیق میں لکھتے ہیں: "قال شيخنا[أي: الحافظ ابن حجر] :لاأعرفه ولكن يغني عنه قوله ﷺ :"لايجْهر بعضكم على بعض بالقرآن". وهو صحيح ،من حديث البياضيّ في الموطأ وأبي داؤد وغيرهما".

## عبداللہ بن عمرؓ کی مرویات سے تائید:

"مسند أحمد" [۳] میں اس سند سے روایت تخریج کی گئی ہے: "إبراهيم بن خالد عن رَباح عن مَعمر عن صَدَقة مكّي عن ابن عمرؓ". حدیث کے الفاظ یہ ہے: "أما إنّ أحدكم إذا قام في الصلوة فإنّه يناجي ربّه فلْيعلم أحدكم مايناجي ربه ،ولايجْهر بعضكم على بعض بالقراء ة في الصلوة".

## روایت ابن عمرؓ کے دیگر مصادر:

بالکل اسی مضمون کی روایت (بطریق ابن عمرؓ) "مسند أحمد" میں عتاب [۴] اورعبیدہ عن محمد بن عبدالرحمٰن بن أبي ليلى [۵] کے طریق سے، اور "صحيح بن خُزيمة" [۶] میں أحمد بن نصر کے طریق

---

[۱] مجمع الزوائد ،(كتاب الصلوة ،باب الجهر بالقرآن ،وكيف يقرء،۲/۵۴۳،رقم:۳۵۹۷).

[۲] المقاصد الحسنة (حرف الميم،رقم:۹۳۷).

[۳] مسندأحمد (مسند عبداللهؓ بن عمرؓ بن الخطاب ،۲/۳۰۵،رقم:۳۵۹۸).

[۴] مسند عبدالله بن عمرؓ ( ۲/ ۳۸۷ رقم:۵۳۴۹).

[۵] مسند أحمد (رقم:۶۱۲۷).

[۶] صحيح ابن خزيمة ،(كتاب الصيام ،جماع أبواب الاعتكاف ،۳/ ۳۵۰،رقم:۲۲۳۷).

سے تخریج کی گئی ہے، اس کے علاوہ "خلق أفعال العباد"[1] میں اُبو یعلی محمد بن صلت سے ابن عمرؓ سے جو روایت تخریج کی گئی ہے، اس میں صرف یہ اُلفاظ ہیں: "لا یجهر بعضكم على بعض بالقرائة".

## حضرت علی المرتضیٰؓ کی مرویات سے تائید:

"مسند أبي يعلى الموصلي"[2] میں، "وَهب بن بقية واسطي عن خالد عن مطرّف عن أبي إسحاق عن حارث عن عليؓ". کی سند سے منقول ہے: "نهى رسول الله ﷺ أنْ يرفع الرجل صوته بالقرآن قبل العَتَمَة وبعدها ،يُغَلّط أصحابه والقوم يُصَلّون".

## روایت علی المرتضیٰؓ کے دیگر مصادر:

اسی مضمون کی روایت حضرت علیؓ سے درج ذیل کتب میں تخریج کی گئی ہے: "شعب الإيمان للبيهقي"[3] میں اُبو علی رَوذباری کے طریق سے، "مسند أحمد" میں عفان[4] یزید بن ھارون[5]، خالد بن عبداللہ[6] اور خلف کے طرق سے، "فضائل القرآن لأبي عُبيد"[7] میں مالک بن اسماعیل کے طریق سے۔

## ابو سعید خذریؓ کی مرویات سے تائید:

امام اُبوداوُدؒ، اُبو سعید خُذریؓ کی روایت اپنی "ســـنن"[8] میں اس سند سے تخریج کرتے

[1] خلق أفعال العباد،(ص:۱۰۷).
[2] مسند أبي يعلى المَوصلي ،(مسند عليّ بن أبي طالبؓ،۱/۳۸٤،رقم:٤۹۷).
[3] شعب الإيمان ،(باب في تعليم القرآن ،فصل في ترك التعمق في القرآن ٤/۲۱۲،رقم:۲٤۱۲).
[4] مسندأحمد،(مسندعليّ بن أبي طالبؓ ،۱/۳۰۹،رقم:۸۱۷).
[5] مسندأحمد ،(مسندعليّ ابن أبي طالبؓ ،۱/۲۹۲،رقم:۷٥۲).
[6] مسندأحمد،(مسندعليّابن أبي طالبؓ ،۱/۲۷۰،رقم:٦٦۳).
[7] فضائل القرآن لأبي عُبيد ،(باب القارئ يجهر على أصحابه بالقرآن فيؤذيهم بذلك،ص:۱٦۸).
[8] سنن أبي داؤد ،(باب رفع الصوت بالقراءة في صلوة الليل ،۲/۲۰۹،رقم:۱۳۲٦).

ہیں:"حسن بن علي عن عبدالرزاق عن إسماعيل بن أميه عن أبي سلمة عن أبي سعيد الخدريؓ". روایت کے الفاظ یہ ہیں:"ألا إنّ كُلّكم مُناج ربَّه ،فلايؤذين بعضكم بعضاً،ولا يرفع بعضكم على بعض في القراء ة أوقال، في الصلوة".

حضرت أبوسعید خدریؓ ہی سے بعینہ "سنن أبي داؤد" کے الفاظ کیساتھ "شعب الإيمان للبيهقي"[1] میں أبوعلی روذباری کے طریق سے یہ روایت تخریج کی گئی ہے۔

## حضرت أبوهریرةؓ اور حضرت عائشہؓ کی روایت سے تائید:

امام طبرانیؒ "المعجم الأوسط"[2] میں أبوهریرةؓ اور عائشہؓ کی روایت اس سند سے تخریج کرتے ہیں:"عبيدالله بن محمد عمري ،عن إسماعيل بن أبي أويس ،عن أبيه عن محمد بن عمروعن أبي سلمة عن أبي هريرةؓ وعائشةؓ. روایت کے الفاظ یہ ہیں:"إنّ المُصلّي يُناجي ربّه فلْينظر بمايُناجيه ،فلايجهر بعضكم على بعض بالقرآن".

قلت.[ الراقم ]:ظهر لى بما ذكرته آنفاً أنّ الحديث صحيح كما قال الحافظ ابن حجر.

---

[1] شعب الإيمان ،(باب في تعليم القرآن ،فصل في ترك التعمق في القرآن ،٢١٢/٤،رقم:٢٤١٢).

[2] المعجم الأوسط،(من اسمه عُبيدالله ،٤١/٥،رقم:٤٦٢٠).

## ⑳ قرآن کے مقابلہ میں کسی چیز کو افضل جاننا اس کی تحقیر ہے

قال البيهقي: "أخبرنا أبو عبدالله الحافظ: حدثنا أبوالعباس محمد بن يعقوب، حدثنا العباس بن محمد الدُّورِي، حدثنا محمد بن عبيد، حدثنا مُحرز أبو رجاء الشامي، عن إسماعيل بن عبيدالله، قال: قال عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما: "من قرأ القرآن فكأنّما استدرجتُ النبوّة بين جَنْبَيْه إلاّ أنّه لايُوحى إليه ومن أعطي القرآن فظنّ أنّ أحداً أعطي أفضل ممّا أعطي فقد حقّر ماعظّم الله، وعظّم ماحقّر الله، وليس ينبغي لحامل القرآن أنْ يَحِدَّ فيمن يَحِدُّ ولا يجهَل فيمن يجهَل، ولكن ليعْفُ وليصفحْ لحقّ القرآن". هكذا جاء موقوفاً".[1]

ترجمہ: "عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے جس نے کلام اللہ شریف پڑھا اس نے علوم نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا، گو اس کی طرف وحی نہیں بھیجی جاتی، جس شخص کو قرآن سے نوازا گیا ہو، پھر کسی دوسرے شخص کو جو کوئی اور چیز عطا کیا گیا ہو اپنے سے افضل سمجھے، تو اس نے اس چیز کو حقیر جانا جس کو اللہ نے عظمت بخشی ہے اور اس چیز کو بڑا جانا ہے جس کی اللہ نے تحقیر کی ہے۔ حامل قرآن کے لئے مناسب نہیں کہ غصّہ والوں کے ساتھ غصّہ کرے یا جاہوں کے ساتھ جہالت کرے، بلکہ اسے تو قرآن کے حق کی وجہ سے معاف کر دینا چاہے اور درگزر سے کام لینا چاہے"۔

"شعب الإيمان للبيهقي" کی مذکورہ روایت میں، دارسۃ وتحقیق کا موضوع، حدیث کا یہ ٹکڑا ہے: "من أعطي القرآن فظنّ أن أُحداً أعطي أفضل مما أعطي فقد حقّر ماعظّم الله

---

[1] شعب الإيمان، (فصل في التكثر بالقرآن، ۴/۱۷۷: ۲۳۵۲).

،وعظّم ماحقّر الله ".

## روایت کے موقوف ومرفوع توابع:

### امام بیہقیؒ کی روایت میں موجود مُحرز أبورجاء الشامی کا تابع یعنی اسماعیل بن رافع بن عویمر:

جیسا کہ "شعب الإیمان" کی سند میں مذکور راوی مُحرز أبورجاء الشامی ویقال الجزری مولی ہشام بن عبدالملک[کذا في تاریخ دمشق،صدوق یدلس کما في التقریب ]،اسماعیل بن عبیداللہ بن ابی المہاجر[ثقة کما في التقریب ]عن عبداللہ بن عمروؓ کے طریق سے موقوفاً نقل کررہے ہیں،ایسے ہی (مُحرز أبورجاء الشامی کے علاوہ)اسماعیل بن رافع بن عَویمر اسی روایت کو اسماعیل بن عبیداللہ عن عبداللہ بن عمروؓ کے طریق سے موقوفاً اور مرفوعاً،دونوں طرح نقل کرتے ہیں،چنانچہ "کتاب الزهد والرقائق لابن المبارك "[1] میں یہ روایت موقوفاً تخریج کی گئی ہے،اور "تاریخ بغداد للخطیب "[2] میں عتیقی کے طریق سے ،"فضائل القرآن وتلاوته لأبي الفضل الرازي "[3] میں محمد بن قاسم اور أحمد بن الحسن (والدأبی الفضل الرازی)،اور "مختصر قیام الیل لمحمد بن نصر"[4] اسحاق کے طریق سے یہ روایت مرفوعاً بھی مروی ہے۔

### حافظ ہیثمیؒ کا کلام (بطریق اسماعیل بن رافع):

حافظ ہیثمیؒ "مجمع الزوائد "[5] میں عبداللہ بن عمروؓ سے اسی مضمون پر مشتمل مرفوع روایت ذکر کر کے لکھتے ہیں:" رواه الطبراني وفیه إسماعیل بن رافع وهو متروك ".

---

[1] کتاب الزهد والرقائق ،(باب ماجاء في ذمّ التنعم في الدنیا،ص:۲۷۵ ،رقم:۷۹۹).

[2] تاریخ بغداد ،(۱۱/ ۴۲،رقم: ۴۹۵۰).

[3] فضائل القرآن وتلاوته ،(باب في أنّ القرآن غنیٌ لافقربعده ،۱/ ۱٦).

[4] مختصر قیام اللیل ،(باب ثواب القراءة باللیل ،ص:۱۷۵).

[5] مجمع الزوائد ،(کتاب التفسیر ،باب فضل القرآن ،۷/ ۳۳۰،رقم:۱۱٦۳۲).

**اہم تنبیہ:**

واضح رہے کہ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ کا یہ کلام مذکورہ روایت کی سابقہ ان تمام سندوں سے متعلق ہے، جن میں اسماعیل بن رافع موجود ہے، اور امام بیہقی رحمہ اللہ کی زیر بحث سند میں اسماعیل بن رافع نہیں ہے، بلکہ مُحرز أبورجاء الشامی ہے، جسے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے "صدوق یدلس" کہا ہے۔[کما في التقريب]

**آمد برسرِ مطلب:**

**اسماعیل بن رافع بن عُویمر المدنی کے بارے میں ائمہ جرح والتعدیل کے اُقوال ملاحظہ ہوں:**

قال يحيى بن معين [1]:" ضعيف ،وفي موضع :ليس بشئ ".

وقال عبدالرحمن [2]:" الضعيف القاص ،وفي موضع :وهو منكرالحديث".

وقال أحمد بن حنبل [3]:" ضعيف الحديث".

وقال النسائي [4]:" متروك الحديث ،وفي موضع :ضعيف ،وفي موضع :ليس بثقة".

وقال ابن عدي [5]:" ولإسماعيل بن رافع أحاديث غيرما ذكرتُه وأحاديثه كلّها ممّا فيه نظرٌ إلاّأنّه يُكتب أحاديثه في جُملة الضعفاء".

**مرکزی روایتِ "شعب الایمان" کا شاہد:**

امام بیہقی رحمہ اللہ نے "شعب الإيمان" [6] میں اسی مضمون کی روایت تخریج کی ہے:" أخبرنا أبوبكر

---

[1] الجرح والتعديل،(۲/ ۱۱۰،رقم: ۵٦٦).

[2] الجرح والتعديل،(۲/ ۱۱۰،رقم: ۵٦٦).

[3] الكامل ،(۱/ ٤۵۲،رقم:۱۱۹).

[4] تهذيب الكمال ،(۲/ ۱٦٦،رقم:٤۳٦).

[5] الكامل ،(۱/ ٤۵٤،رقم:۱۱۹).

[6] شعب الإيمان ،(التاسع عشر من شعب الإيمان ،هوباب في تعظيم القرآن ،فصل في التكثر بالقرآن ،٤/ ۱۷۸،رقم:۲۳۵۵).

محمد بن إبراهيم الفارسي ،أنا أبو إسحاق الأصبهاني ثنا أبو أحمد بن فارس ثنا محمد بن إسماعيل البخاري ،حدثني أحمد بن الحارث حدثتْنا ساكنةُ بنت جعدالغنويّة، قالتْ :سمعتُ رجاء الغنويّ يقول: وكانت أصيب يده يوم الجمل قال النبي ﷺ :"من أعطاه الله كتابه لوظنّ أنّ أحداً أوتي أفضل مماأوتي فقد غَمَطَ[أي:استهان] أعظم النِّعَمِ".

## مذکورہ شاہد کے دیگر مظان:

یہ روایت حافظ ابن ابی حاتمؒ نے "الجرح والتعديل "[1] میں بلاسند اور امام بخاریؒ نے "التاريخ الكبير "[2] میں اپنی سند سے ذکر کی ہے۔

## شاہدِ مذکور میں موجود رجاء الغنوی کی صحابیت پر ائمہ کا کلام:

واضح رہے کہ رجاء الغنوی کی صحابیت مختلف فیہ ہے: حافظ أبوعمر ابن عبدالبرؒ "الاستيعاب في معرفة الأصحاب "[3] میں رجاء الغنوی کی مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:"روث عنه سلامة بنت الجعد لايصحّ حديثه ،ولاتصحّ له صحبةٌ". حافظ ابن الأثیر "أسدالغابة "[4] میں لکھتے ہیں: "له صحبةٌ". حافظ ابن حجرؒ "لسان الميزان "[5] میں أحمد بن حارث الغسّانی کے ترجمہ میں عقیلیؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں:" ولايعرف لرجاء الغنوي رواية ولاصحّةُ صحبةٍ".

امام عبدالرؤف مناویؒ "فيض القدير "[6] میں رجاء الغنوی کی مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: "قال الغزالي :رجاء مختلف في صحبته وقد ورد من حديث عبدالله بن عمر وجابر

---

[1] الجرح والتعديل ،(باب الراء ،٣/٤٥٢،رقم:٤٥٥٧).

[2] تاريخ الكبير ،(باب الراء ،٣/٢٦٥،رقم:٣٩٥٢).

[3] الاستيعاب في معرفة الأصحاب ،(٢:٢٢٧،رقم:٧٨٤).

[4] أسدُ الغابة (باب الراء ،رجاء الغنوي ،٢/٢٦٠).

[5] لسان الميزان،(١/٤٢٤،رقم: ٤٣٤).

[6] فيض القدير ،(٦/٧٥ ، رقم :٨٤٨١).

وللبراء نحوه وكلّها ضعيفة وورده في الإصابة وجاء هذا في الصحابة في القسم الأوّل ".

امام زین الدین عبدالرؤف المناویؒ "التيسيير بشرح الجامع الصغير"[1] میں رجاء الغنوی کی مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: "تخ هب عن رجاء الغنوي مرسلاً وإسناده ضعيف".

## شاہدِ مذکور میں موجود راوی احمد بن الحارث الغسّانی کے بارے میں ائمہ کرام کے اقوال:

"شعب الإيمان" کی روایت میں موجود ساکنہ بنت الجعد سے نقل کرنے والے راوی احمد بن الحارث الغسّانی (ویعرف بالغنوی) کے متعلق ائمہ کے اقوال ملاحظہ ہوں:

قال أبوحاتم[2]: "متروك الحديث".

وقال البخاري[3]: "سمع ساكنة بنت الجعد ،ففيه بعضُ النظر".

وقال العُقَيلي[4]: "له مناكير لايتابع عليها".

وقال الدَولابي[5]: "فيه نظر".

**قلت [ الراقم ]:فظهر بما ذكرته آنفاً وما راجعت به من أحوال الرواة أنّ سنده جيّد وله شاهد.**

---

[1] التيسير بشرح الجامع الصغير ،(٧٧٧/٢،حرف الميم ).

[2] الجرح والتعديل ،(٨/١،رقم:٣٢).

[3] التاريخ الكبير ،(٤/٢،رقم:١٤٨٢ ).

[4] لسان الميزان ،(٤٢٣/١،رقم:٤٣٤).

[5] لسان الميزان ،(٤٢٣/١،رقم:٤٣٤).

# (۲۲) کثرتِ تلاوت، بقاءِ حفظ کا ذریعہ

قال الإمام مسلم بن الحَجّاج في "صحيحه": حدثنا زُهيربن حرْب ومحمد بن المُثنّى وعبيد الله بن سعيد، قالوا: حدثنا يحيى (وهوالقطّان) ح وحدثنا أبوبكر بن أبي شيْبة حدثنا أبوخالد الأحمر ،ح وحدثنا ابن نُمَير ،حدثنا أبي ،كلّهم عن عبيدالله ح وحدثنا ابن أبي عمر ،حدثنا عبدالرزّاق أخبرنا مَعْمَر عن أيوب ح وحدثنا قُتَيبة بن سعيد حدثنايعقوب (يعني ابن عبدالرحمن )ح وحدثنا محمدبن إسحاق المُسَيّبِي حدثنا أنس (يعنى ابن عِياض ) جميعاً عن موسى بن عُقبة ،كلّ هولاء عن نافع ،عن ابن عمرؓ ،عن النبي ﷺ ،بمعنى حديث مالك وزاد في حديث موسى بن عقبة: "وإذا قام صاحب القرآن فقرأه بالليل والنهار ذكره وإذا لم يَقُمْ به نَسِيَه". (۱)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ایک مرفوع روایت مروی ہے، جس کے آخر میں ہے کہ ''اگر صاحبِ قرآن شب و روز کلام اللہ شریف کی تلاوت کرتا رہے تو قرآن یاد رہے گا، اور اگر ایسا نہ کرے تو قرآن بھول جائے گا''۔

## دیگر مصادر:

جیسا کہ "الصحيح لمسلم" کی زیرِ بحث روایت مختلف سندوں سے موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمرؓ مرفوعاً. کے طریق سے مروی ہے، اسی طرح "مسلم " کے علاوہ متون

(۱) الصحيح لمسلم ،(كتاب الصلوة المسافر وقصرها،باب فضائل القرآن ومايتعلق به،۱/ ۵۴۴،رقم: ۷۸۹).

حدیث میں مختلف سندوں سے موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمرؓ مرفوعا. کے طریق سے اسی مضمون کی روایت ہے۔

چنانچہ "فضائل القرآن للفريابي "[1] میں قتیبۃ کے طریق سے،"شعب الإيمان للبيهقي"[2] میں أبوعبداللہ الحافظ کے طریق سے ،"سنن الكبرى للنسائي "[3] میں قتیبۃ کے طریق سے یعقوب بن عبدالرحمٰن، اسی طرح "مختصر قيام الليل لمحمد بن نصر"[4] میں یونس بن عبد الأعلی اور "مسند أبي عوانه إسْفَرايِيْنِي "[5] میں بھی یونس بن عبدالاعلی کے طریق سے، أنس بن عیاض، "أمثال الحديث لرامَهُرمُزي "[6] میں أحمد بن حماد بن سفیان کوفی کے طریق سے فُضیل بن سلیمان یہ تینوں راوی اسی مضمون کی روایت موسی بن عقبہ سے نقل کرتے ہیں۔

---

[1] فضائل القرآن للفريابي ،(باب ماجاء في تعاهد القرآن عن النبي ﷺ ص:۲۳۳،رقم:۱۵۷).

[2] شعب الإيمان ،(التاسع عشر هو باب في تعظيم القرآن فصل فی إدمان تلاوة القرآن۲/۳۳۳ رقم :۱۹۶۳).

[3] سنن الكبرى ،(كتاب فضائل القرآن نِسيان القرآن ۵/۲۰ رقم :۸۰۴۲).

[4] مختصر قيام الليل ،(باب ثوابہ القرائةباليل ،ص:۱۷۷).

[5] مسند أبي عوانة ،(مبتدأ.فضائل القرآن باب ذكر الجهر الموجب لاستذكار القرآن ودراسته، ۲/۳۵۷، رقم:۳۸۱۹) .

[6] أمثال الحديث ،(۲:۱۳۵،رقم:۵۰).

## ۴۳ قرآن میں اپنی رائے سے کہنے کی ممانعت

قال الحافظ الترمذي في "سُنَنِه"[1]: حدثنا عبد بن حُمَيد ،قال حدثنا حَبّان بن هِلال ،قال :حدثنا سُهيل بن عبدالله ،وهو ابن أبي حزم أخو حزم القُطَعِيّ،قال :حدثنا أبوعمران الجَوْنيّ ،عن جُندُب بن عبدالله رضي الله عنه،قال :قال رسول الله ﷺ :" من قال في القرآن برأيه فأصاب فقد أخطأ ".

هذاحديث غريب ،وقد تكلّم بعض أهل الحديث في سهيل بن أبي حزم......".

ترجمہ: "جُندب بن عبداللہ البجلی حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ "جو شخص قرآن پاک میں اپنی رائے سے کچھ کہے اگر وہ صحیح بھی ہو تب بھی اس شخص نے خطا کی"۔

### روایت کے توابع:

امام ترمذیؒ کی مذکورہ روایت میں سہیل بن عبداللہ سے نقل کرنے والے راوی حبّان بن ہلال ہے، سہیل بن عبداللہ [ويقال مهران] سے مذکورہ روایت نقل کرنے میں دوسرے راویوں نے بھی حبان بن ہلال کی مُتابعت کی ہے، مثلاً: "سنن أبي داؤد "[2] میں اور "سنن الكبرى للنسائي "[3] میں یعقوب ابن اسحاق المقری الحضرمی، "المعجم الكبير للطبراني "[4] میں سُریج بن نعمان، "الكامل

---

[1] سنن الترمذي ،(أبواب تفسير القرآن ،باب ماجاء في الذي يفسر القرآن برأيه ،٦٥/٥،رقم:٢٩٥٢).

[2] سنن أبي داؤد ،(٢٤١/٤ ،رقم:٣٦٤٤، كتاب العلم ،باب الكلام في كتاب الله بغير علم).

[3] سنن الكبرى للنسائي، (كتاب فضائل القرآن ،باب من قال في القرآن بغير علم ،٢٨٦/٧، رقم:٨٠٣٢).

[4] المعجم الكبير ،(١٦٣/٢ ،رقم:١٦٧٢).

لابن عدي "[1]، "مسند أبي يعلى الموصلي"[2] اور "شعب الإيمان للبيهقي"[3] میں بشر بن الولید الکندی۔

**روایت کا شاہد:**

امام ترمذیؒ نے اپنی "سنن"[4] میں اسی مضمون کی ایک دوسری روایت بھی تخریج کی ہے:"حدثنا محمود بن غيلان حدثنابِشْر بن السَرِيّ،حدثنا سُفيان ،عن عبدالأعلى، عن سعيد بن جُبَير، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال:قال رسول الله ﷺ :"من قال في القرآن بغير علم فلْيتبوأ مقعده من النار". هذا حديث حسن صحيح".

**زیر بحث روایت (یعنی امام ترمذی سے منقول پہلی سند) میں مذکور سھیل بن أبي حزم أخو حزم القُطَعي البصری کے بارے میں ائمہ جرح والتعدیل کے أقوال:**

قال البخاري[5] : "ليس بالقوي عندهم".

وقال أحمد بن حنبل[6] : "روى عن ثابت أحاديث منكَرة".

وقال يحيى بن معين[7] : "صالح".

وقال أبوحاتم[8] : "ليس بالقوي ،يُكتب حديثه ،ولا يُحْتَجّ به ،وحزم أخوه أتقن منه".

---

[1] الكامل لابن عدي ،(سهيل بن مهران ،٥٢٧/٤ رقم :٨٦٧).

[2] مسند أبي يعلى ،(٥٧/٢،رقم:١٥١٧ ،مسند جندب بن عبدالله البجلي ).

[3] شعب الإيمان ،(التاسع عشر ،فصل في ترك التفسير بالظن ،٥٤٠/٣،رقم:٢٠٨١ ).

[4] سنن الترمذي ،(أبواب تفسير القرآن ،باب ماجاء في الذي يفسر القرآن برأيه ،٦٥/٥،٢٩٥٠).

[5] التاريخ الكبير ،(١٠٥/٤ ،رقم :٥٠٢٣ ،باب السين ).

[6] الجرح والتعديل ،(٢٣٠/٤ ،رقم:٦١٨٣،باب السين).

[7] الجرح والتعديل ،(٢٣١/٤ ،رقم:٦١٨٣،باب السين).

[8] الجرح والتعديل ،(٢٣١/٤ ،رقم:٦١٨٣،باب السين).

وقال الذهبي[1]: "قال أبو حاتم وجماعة :ليس بالقوي ".

وقال الحافظ ابن حجر[2]: "ضعيف ".

وقال أبو أحمد ابن عدي[3]:"ومقدار مايروي من الحديث إفرادات ينفرد بها عن من يرويه عنه".

قلت [ الراقم]:فظهر بما نقلته آنفاً أنّ إسناده ضعيف وله شاهد قويفالحاصل أنّه يجوز في الفضائل .

---

[1] الكاشف ،(١/ ٤٠٩،رقم:٤٢٢).

[2] التقريب ،(٢٥٩،رقم:٢٦٧٢).

[3] الكامل في الضعفاء ،(سهيل بن مهران ،٤/ ٥٢٧،رقم:٨٦٧).

# ۴۴ قرآن میں اوّلین وآخرین کا علم

قال الحافظ ابن أبي شَيْبَة في "مصنّفه"[1]: "حدثنا وكيع، عن سفيان، عن أبي إسحاق، عن مُرَّة، عن عبدالله قال: "من أراد العلم فلْيقرأ القرآن، فإنّ فيه علم الأولين والآخرين".

ترجمہ: "عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ قرآن پڑھے، کیونکہ اس میں اوّلین وآخرین کا علم ہے"۔

رجاله رجال الصحيح.

## روایت کے توابع:

"المصنف لابن أبي شيبة" کی مذکورہ روایت اور اس طرح "الزهد والرقائق لابن المبارك"[2] میں أبواسحاق سے سفیان روایت نقل کرنے والے ہیں، البتہ "المعجم الكبير للطبراني"[3] میں أحمد اور "اتحاف الخِيَرَة المَهرَة"[4] میں شُعبة، "شعب الإيمان للبيهقي"[5] میں خدیج بن معاویہ، "المعجم الكبير" کی ایک اور روایت میں زُہیر[6] اور اسرائیل[7] اسی روایت کو أبواسحاق سے نقل کرنے والے ہیں، یعنی شعبہ، خدیج بن معاویہ، زُہیر اور اسرائیل ان چاروں نے

[1] المصنف لابن أبي شيبة، (١٥/ ٤٦٦، رقم: ٣٠٦٤١، كتاب فضائل القرآن، في التمسك بالقرآن).

[2] الزهد والرقائق، (ص: ٢٨٠، رقم: ٨١٤).

[3] المعجم الكبير، (٤/ ٤٨٤، رقم: ٨٥٨٥، مسند عبدالله بن مسعودؓ).

[4] اتحاف الخيرة المهرة، (١/ ٢٣٧، رقم: ٣٧٧، كتاب العلم، باب اتباع كتاب الله عزوجل وسنة سيدنا محمد ﷺ في كل شيئ ......).

[5] شعب الإيمان، (الثامن عشر، فصل في تعلم القرآن، ٣/ ٣٤٧، رقم: ١٨٠٨).

[6] المعجم الكبير، (٤/ ٤٨٤، رقم: ٨٥٨٤ مسند عبدالله بن مسعودؓ).

[7] المعجم الكبير، (٤/ ٤٨٤، رقم: ٨٥٨٤ مسند عبدالله بن مسعودؓ).

ابواسحاق سے روایت نقل کرنے میں سفیان کی متابعت کی ہے۔

"المعجم الکبیر"[1] کی روایت بطریق زُھیر اس سند سے مروی ہے:"حدثنا محمد بن النضر الأزديّ،حدثنا معاوية بن عمرو،حدثنا زُهَير عن أبي إسحاق،عن مُرّة قال: قال عبدا للّهؓ:"من أراد علماً فلْيُثوِّر القرآن ،فإنّه خير الأوّلين وخير الآخرين".

## حافظ ہیثمیؒ کا روایت پر کلام بطرق طبرانیؒ:

حافظ ہیثمیؒ "مجمع الزوائد"[2] میں "المعجم الکبیر" کی روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:" رواه الطبراني بأسانيد ورجال أحدها رجال الصحيح".

---

[1] المعجم الکبیر ،(٤/ ٤٨٤،رقم: ٨٥٨٤ مسند عبداللّٰہ بن مسعودؓ).

[2] مجمع الزوائد ،(٧/ ٣٤٢،رقم: ١١٦٦٧، كتاب التفسير ).

# ۲۵ علم وہبی

قال الإمام البخاري في "جامعه ": "حدثنا صدقة بن الفضل ،أخبرنا ابن عُيَيْنَة ،حدثنا مطرف قال: سمعت الشعبي ،قال :سمعتُ أبا جُحَيفة قال:سألتُ علياً رضي الله عنه هل عندكم شي ماليس في القرآن؟ وقال مرّة: ماليس عندالناس ؟فقال :" والذى فَلَقَ الحَبّة وبرأالنسمة، ماعندنا إلاّ مافي القرآن إلاّ فَهْماً يعطى رجل في كتابه ومافي الصحيفة". قلتُ :وما في الصحيفة؟ قال: "العقل وفكاك الأسير وأن لايقتل مسلم بكافر ".[1]

ترجمہ: ''اَبوجُحیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس کچھ ایسے خاص علوم ہیں، جوقرآن میں نہ ہوں (شعبی کہتے ہیں) اورایک مرتبہ یوں کہا کہ جوعام لوگوں کے علاوہ آپ کے ساتھ مخصوص ہیں، انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے دانہ کو پھاڑا اورجان پیدا کی، اس فہم کے علاوہ کچھ نہیں ہے جس کو اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے کلام پاک کے سمجھنے کیلئے کسی کوعطا فرمادیں اورجوکچھ صحیفہ میں ہے، میں نے عرض کیا کہ صحیفہ میں کیا ہے؟ تو آپؓ نے فرمایا کہ دیت، قیدی کوچھڑانے کے احکام اوریہ کہ کافر کے بدلہ مسلمان کوقتل نہیں کیا جائے گا''۔

**روایت کے دیگر مصادر:**

"الصحيح للبخاري" کی مذکورہ روایت، جس میں اَبوجحیفہ، حضرت علیؓ سے سوال کرنے والے ہیں، یہ روایت ان کتب میں بھی مروی ہے: ''سنن النسائي [2]،مسند أحمد [3]،مسند أبي

[1] الصحيح للبخاري ،(باب العاقلة،۹/۱۱).

[2] سنن النسائي ،(۸/۲۳،رقم:٤٧٤٤،سقوط القود من المسلم للكافر).

[3] مسندأحمد ،(۱/۲۵۰،رقم: ۵۹۹،مسند عليؓ بن أبي طالب).

داؤد الطيالسي".[1]

یہی روایت "سنن أبي داود"[2] " مسند أبي يعلى"[3]، "سنن النسائي"[4] (رواية أخرى)، "مسند أحمد"[5] (رواية أخرى) میں قیس بن عباد سے بھی مروی ہے۔

---

[1] مسند أبي داؤد الطيالسي (١/ ٩٠، رقم: ٩٢).
[2] سنن أبي داؤد، (٥/ ١٤٩، رقم: ٤٥١٩، باب إيقاد المسلم بكافر).
[3] مسند أبي يعلى، (١/ ٢٧٣، رقم: ٦٢٤، مسند عليؓ بن أبي طالب).
[4] سنن النسائي، (٨/ ١٩، رقم: ٤٧٣٤، القود بين الأحرار والمماليك في النفس).
[5] مسند أحمد، (١/ ٣٥١، رقم: ٩٩٣، مسند عليؓ بن أبي طالب).

# تلاوت قرآن کے فضائل

# ① کتاب اللہ کی بدولت ترقی درجات

قال الامام مسلم بن الحَجّاج:"وحدثني زُهَيربن حرب ، حدثنا يعقوب بن إبراهيم ،حدثني أبي عن ابن شِهَاب ،عن عامر بن واثلة،أنّ نافع بن عبدالحارث لقي عمر بعُسْفَانَ ، وكان عمر يستعمله على مكّة، فقال :من استعملتَ على أهل الوادي ؟ فقال :ابن أبزى .قال :ومن ابن أبزى ؟قال مولى من موالينا. قال :فاستخلفتَ عليهم مولى ؟قال :إنّه قارئ لكتاب الله عزوجل ، وإنّه عالم باالفرائض [۱] ،قال عمر رضي الله عنه :أماإنّ نبيكم ﷺ قدقال: " إنّ الله يرفع بهذالكتاب أقواماً ويضع به آخرين ". [۲]

ترجمہ:''عامر بن واثلہؓ کہتے ہیں کہ نافع بن عبدالحارث کی حضرت عمرؓ سے عُسفان میں ملاقات ہوئی۔نافع بن عبدالحارث کوحضرت عمر ؓ نے مکّہ کا حاکم بنارکھا تھا،حضرت عمرؓ نے دریافت فرمایا کہ جنگلات کا ناظم کس کومقرر کررکھا ہے؟انہوں نے عرض کیا ابن ابزی کو،حضرت عمر ؓ نے پوچھا کہ ابن ابزی کون شخص ہے؟انہوں نے عرض کیا ہماراایک غلام ہے،حضرت عمرؓ نے اعتراضاً فرمایا کہ غلام کوامیر کیوں بنادیا؟انہوں نے کہا کتاب اللہ کاپڑھنے والا ہےاورعلم فرائض کا عالم ہے،حضرت عمرؓ کہنے لگے، تمہارے نبیﷺ کاارشاد ہے کہ'' حق تعالی شانہ اس کلام کی بدولت بہت سے لوگوں کورفع درجات فرماتے ہیں اور بہت سوں کوپست کرتے ہیں''۔

---

[۱] الفرائض.المواريث وعلم تعرف به قسمتها،وهي أيضا : الأنصبة المقدرة في كتاب الله.

[۲] الصحيح لمسلم ،(باب فضل من يقوم بالقرآن وبعمله ،۱/ ۵۵۹ رقم: ۸۱۷).

## روایت کے دیگر مصادر:

"مسلم شریف " کی مذکورہ روایت متعدد متونِ حدیث میں مختلف طرق سے تخریج کی گئی ہے۔زیر بحث روایت،اوراسی طرح "سنن ابن ماجه "[1] میں ابن شہاب زھری سے حدیث نقل کرنے والے راوی ابراھیم بن سعد بن ابراھیم بن عبدالرحمٰن بن عوف القرشی الزھری ہے،ابراھیم کے علاوہ بہت سے رُواۃ اس حدیث کو ابن شہاب زھری سے نقل کرتے ہیں،چنانچہ " سنن الكبرى للبيهقي "[2] " شعب الإيمان للبيهقي "[3] " مسند الشاميين"[4] اور "سنن الدارمي "[5] میں شعب بن ابی حمزہ ،"مسند أحمد "[6] میں معمر "مشكل الآثار للطحاوي"[7] میں أبوداؤد اورأبوعامر ،" فضائل القرآن للقاسم بن سلام "[8] میں معاویہ بن یحیی صدفی ،یہ تمام راوی ابن شہاب زھری سے "مسلم " کی روایت کے مطابق حدیث کرنے والے ہیں۔

---

[1] سنن ابن ماجه ،(باب فضل من تعلم القرآن وعلمه ،۱/۷۹، رقم :۲۱۸).

[2] سنن الكبرى للبيهقي ،(باب إمامة الموالي ،۳/۸۹، رقم: ٤٩٠٤).

[3] شعب الإيمان للبيهقي،(فصل في تنوير موضع القرآن ٢٢٢/٤، رقم :٢٤٢٨).

[4] مسند الشاميين،(٤/١٦٠، رقم: ٢٩٩٩).

[5] سنن الدارمي (ومن كتاب فضائل القرآن ،باب ﴿إنّ الله يرفع بهذاالكتاب أقواما﴾ ، ٥٣٦/٢ رقم :٣٣٦٥).

[6] مسند أحمد ،(مسند عمر بن الخطاب ،١٤٨/١ رقم: ٢٣٢).

[7] مشكل الآثار للطحاوي ، (باب بيان مشكل ماروي عن النبي ﷺ، ٤٤٦/٥، رقم: ٢١٩٩).

[8] فضائل القرآن ،(باب إعظام أهل القرآن......،ص:٩٣).

# ۴ تلاوت میں ہر حرف پر نیکی

قال الإمام البيهقي في "شعب الإيمان": "أخبرنا أبوالحسن محمدبن الحسين بن داؤو العَلَويّ، أخبرنا أبوبكر محمد بن أحمد بن دَالَوَيْه الدقّاق، حدثنا أحمد بن حفْص بن عبدالله، حدثني أبي، حدثني إبراهيم بن طَهْمَان، عن موسى بن عُبَيدة، عن محمد بن كعب القُرَظِيّ، عن عوف بن مالك الأشْجَعِيّ أنه قال: قال رسول الله ﷺ: "من قرأ حرفاً من القرآن كتب الله له حسنة. لاأقول: بسم، ولكن باء وسين وميم، ولاأقول: ﴿الم﴾ [البقرة:١]، ولكن الألف واللام والميم". وهذا إن صحّ إسناده، فإنّماأراد حسنةً مضاعفةً".[1]

ترجمہ: "عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے اس کو اللہ تعالی ایک نیکی عطاء فرماتے ہیں، میں یہ نہیں کہتا بسم اللہ ایک حرف ہے، بلکہ ب س م یعنی علیحدہ علیحدہ حروف مراد ہیں، اور میں یہ نہیں کہتا کہ (الم) ایک حرف ہے بلکہ الف لام میم، یعنی علیحدہ علیحدہ حروف مراد ہیں"۔

**رجالہ:**

(۱) أبوالحسَن محمد بن الحُسين بن داوٗد العَلَوِيّ اور أبوبكر محمد بن أحمد بن دَالَوَيْه الدَّقّاق کے بارے میں ائمہ جرح وتعدیل کے اُقوال مجھے نہیں مل سکے۔

(۲) أحمد بن حفْص بن عبدالله بن راشد السُّلَمِيّ النَيْسَابوريّ:

قال الحافظ ابن حجر: "صَدُوق".[2]

---

[1] شعب الإيمان (فصل في إدمان تلاوة القرآن، ۳/ ۳۷۰، رقم: ۱۸۳۰).

[2] التقريب، (۷۸، رقم: ۲۷).

**(٣) حفص بن عبدالله بن راشد السُلَمِيّ ،أبوعمروالنيسابوري قاضيها:**

قال الحافظ ابن حجر :"صَدُوق".[١]

**(٤)إبراهيم بن طَهْمَان الخُرَاسانِيّ ،أبوسعيد:**

قال الحافظ ابن حجر :"ثقة ،يُغرِب ويكلم فيه للارجاء".[٢]

**(٥) موسى بن عُبَيده ابن نَشِيط الرَّبَذِيّ:**

قال الحافظ الذهبي :"ضعّفوه"[٣] ،وقال الحافظ ابن حجر: "ضعيف لاسيّماً في عبدالله بن دينار ،وكان عابداً".[٤]

**(٦) محمد بن كعب القرظي أبوحمزة:**

قال الحافظ الذهبي:"قال ابن سعد: كان محمد بن كعب ثقة ،عالماً ،كثيرالحديث ،ورعاً ،من حلفاء الأوس".[٥]

امام بیہقیؒ کے علاوہ محمد بن نصر اور سجزیؒ نے عوف بن مالکؓ سے یہی روایت تخریج کی ہے ،كذا ذكره الحافظ السيوطي في" الدرالمنثور".[٦]

**روایت کے شواہد:**

زیربحث روایت کے بہت سے شواہد ہیں،علامہ سیوطیؒ " الدرالمنثور "[٧] میں لکھتے ہیں:

---

[١] التقريب ، (١٧٢ ،رقم :١٤٠٨).

[٢] التقريب ،(٩٠ ،رقم ١٨٩).

[٣] الكاشف ،(١٨٦/٣ ،رقم :٥٨١٠).

[٤] التقريب ،(٥٥٢ ،رقم :٦٩٨٩).

[٥] تاريخ الإسلام (الطبقة الحادية عشرة ،٣٤٣/٣ رقم :١٤٥٠).

[٦] الدرالمنثور (سورة البقرة الآية :١ ،٥٣/١).

[٧] الدرالمنثور (سورة البقرة الآية :١ ،٥٣/١).

"وأخرج البخاري في تاريخه والترمذي وصحّحه وابن الضريس ومحمد بن نصر وابن الأنباري في المصاحف والحاكم وصحّحه وابن مَرْدُوَيْه وأبوذر الهروي فی فضائله والبيهقي في شعب الإيمان عن ابن مسعودؓ قال :قال رسول الله ﷺ : " من قرء حرفاً من كتاب الله فله به حسنة،والحسنةُ بعشر أمثالها، لاتقول (الم) حرف ،ولكن ألف حرف ،ولام حرف،وميم حرف ".

قلت [ الراقم]:فظهر بما نقلته آنفاً أنّ إسناده ضعيف وله شاهد قويفالحاصل أنّه يجوز في الفضائل .

# ③ تلاوت قرآن سے گھر میں برکات

قال الحافظ الدَيْلَمِيّ في "مسند الفردوس" عن أبي نعيم - معلّقاً - عن عمروبن أبي قيس، عن [عبدالرحمن بن عبدالله بن ]عبد رَبّه أبي سفيان، عن عمر بن نَبْهان، عن الحسَن، عن أنس رضی اللہ عنہ وأبي هريرة رضی اللہ عنہ قالا :قال رسول الله ﷺ :" نَوِّرُوابيوتكم ما استطعتم ،فإنّ البيت الذي يُقرأ فيه القرآن ،يتّسعُ على أهله ،ويكثُر خيرُه ،وتحضره الملائكةُ، وتهجره الشياطينُ ،وإنّ البيت الذي لايُقرأُ فيه القرآنُ ،يَضِيْقُ على أهله و يَقِلُّ خيرُه،وتهجُره الملائكةُ،وتحضرُه الشياطينُ ".[1]

ترجمہ:''حضرت اُنس رضی اللہ عنہ اور حضرت اَبوھریرۃ رضی اللہ عنہ حضورِ اَقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جتنا ہوسکے اپنے گھروں کو نورانی بناؤ! کیونکہ جس گھر میں کلام مجید پڑھا جاتا ہے ،وہ گھر والوں پر کشادہ ہوجاتا ہے،اس میں خیر و برکت بڑھتی ہے،اور ملائکہ اس گھر میں نازل ہوتے ہیں،اور شیاطین اس گھر سے نکل جاتے ہیں اور جس گھر میں تلاوت نہیں ہوتی وہ گھر والوں پر تنگ ہوجاتا ہے،اور اس گھر کی خیر و بھلائی کم ہوجاتی ہے اور ملائکہ اس گھر سے چلے جاتے ہیں''۔

**رجالہ:**

**"مسندُ الفِردوس " کی زیرِ بحث روایت میں مذکور "عَمرو بن أبي قيس الرازي الأزْرَق" کے بارے میں ائمہ کے اقوال یہ ہیں:**

ذكره إبن حِبّان في "الثقات ".[2]

---

[1] انظر السلسلة الضعيفة، (١٠ / ٢٢٩ رقم :٤٦٩٥).

[2] كتاب الثقات،(٧ / ٢٢٠).

قال أبوداؤد : "في حديث خطأ،وفي موضع،"لاباس به". [1]

وقال الذهبي : " وثّق وله أوهام ". [2]

وقال ابن حجر : " صَدُوق له أوهام ". [3]

اسی سند میں مذکور "عُمر بن نَبْهان العَبدي ،ويقال :الغُبَري،البَصْرِي" کے بارے میں ائمہ نقد وجرح کے اَقوال ملاحظہ ہوں:

قال يحيى بن معين : " ليس بشيء ". [4]

وقال أبوحاتم :" ضعيف الحديث ". [5]

وقال البخاري: " لايُتابع في حديثه". [6]

وقال ابن حبان: " يَروي المناكير عن المشاهير كثيراً فاستحقّ الترك ". [7]

وقال ابن حجر : " ضعيف ". [8]

وقال الذهبي : " ضعّفوه " . [9]

**روایت کے شواہد:**

حافظ ابونعیم اصبہانیؒ نے "معرفة الصحابة "اور امام بیہقیؒ نے "شعب الإيمان " [10] میں

[1] تهذيب الكمال،( ١٤/ ٣٢٠ ،رقم ٥٠٢١).

[2] الكاشف،(٢/ ٣٤٠ ،رقم ١٧٦٩).

[3] التقريب ،(٤٢٦ ،رقم ٥١٠١).

[4] الجرح والتعديل ، (٦/ ١٧٤ ،رقم:١٠٠٠٦).

[5] الجرح والتعديل ،(٦/ ١٧٤،رقم:١٠٠٠٦).

[6] تاريخ الإسلام ،(٦/ ٥٢ ،رقم:٨٢٤٤).

[7] تهذيب الكمال، (١٤/ ١٦٠،رقم: ٤٨٩٧).

[8] التقريب ،(٤١٧،رقم :٤٩٧٧).

[9] الكاشف ،(٢/ ٣٢٢،رقم:٣١٧٩).

[10] شعب الإيمان ،(التاسع عشر من شعب الإيمان ، فصل في إدمان تلاوة القرآن،٣/ ٣٧٠،رقم :١٨٢٩). =

زیر بحث روایت کے مضمون پر مشتمل روایت نقل کی ہے: "معرفة الصحابة"[1] کی روایت اس سند سے مروی ہے:" حدثنا عبيدالله بن المنذر العاقولي، ثنا أبوطلحةبن محمد بن عبدالكريم، ثنا يزيدبن عَمَروالغنوي، ثنا نائل بن نجيع، ثنا قطبة الكناسي، عن الحسن بن العمارة، عن طلحة، عن عبدالرحمن بن سابط، عن أبيه عن النبي ﷺ قال: " إنّ البيت الذي يذكر الله فيه لَيُنِيْرُ لأهل الأرض كمايُنِيْرُ[كذا فيه]النُّجوم لأهل الأرض ".

حافظ ابن حجرؒ "الإصابة في تميیز الصحابة "(٥٢/٣) میں نقل روایت (روایت ابی نعیمؒ) کے بعد فرماتے ہیں:"إسناده ضعيف".

قلت [ الراقم ]:فظهر بما ذكرته آنفاً أنّ إسناده ضعيف وله شواهد ويجوز في الفضائل.

---

= واضح رہے کہ " شعب الایمان "کی روایت حضرت عائشہؓ سے مروی ہے، بخلاف "معرفة الصحابة " کے، جس میں سابط بجحیؒ حضور اقدس ﷺ سے روایت نقل کرنے والے ہیں۔

وفي سند "شعب الإيمان" ابن لهيعة.

[1] معرفة الصحابة، (١٤٤٠/٣، رقم:٣٦٥٢).

قال الحافظ ابن حجر في"الإصابة في تمييز الصحابة "(٥٢/٣):"إسناده ضعيف".

فيه الحسن بن عمارة كما ترى، قال عنه ابن حجر في"التقريب"(رقم:١٢٦٤):"متروك".

كذا في سنده :عن طلحة، عن عبدالرحمن بن سابط عن أبيه مرفوعاً، تابعه(طلحة) ليث بن أبي سليم مرسلاً في "مصنف عبد الرزاق"(رقم:١٩٩٠٣)، قال عنه ابن حجر في "التقريب"(٥٦٨٥):"صدوق قد اختلط جداً ولم تيميز حديثه فترك". وقال الذهبي في "الكاشف"(رقم:٤٦٠٢): "فيه ضعف يسير من سوء حفظه كان ذا صلاة وصيام وعلم كثير وبعضهم احتج به".

# ④ تلاوت کے بغیر گھر کی ویرانی

قال الحافظ ابن أبي شيبة في "مصنّفه": "حدثنا أبومعاوية، عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي الأحوص، عن عبدالله رضي الله عنه قال: "البيت الذي لايُقرأ فيه القرآن كمثل البيت الخَرِب الذي لا عامرَ له".[1]

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں قرآن شریف نہیں پڑھا جاتا وہ اس ویران گھر کی طرح ہے، جس کا کوئی آباد کرنے والا نہ ہو"۔

## روایت کے توابع (مرفوع وموقوف):

"المصنف لابن أبي شيبة" کی زیر بحث موقوف روایت میں اُبوصالح، ابوالأحوص عوف بن مالک بن نضلۃ الجُشَمیؒ سے نقل کرنے والے ہیں، اسی طرح "سنن الدارمي"[2] میں ابراهیم الهَجَرِی، "حِلية الأولياء لأبي نُعيم"[3] میں عمرو بن عبداللہ اُبواسحاق السَبِیعِی، "مستدرك حاكم"[4] میں عاصم بن اُبی النَجود، اسی روایت کو اُبوالأحوص سے موقوفاً نقل کرنے والے ہیں، یعنی ابراهیم الهجری، اُبواسحاق السبیعی اور عاصم نے اُبوالأحوص سے نقل روایت میں اُبوصالح کی متابعت کی ہے۔

## روایت کے مضمون پر مشتمل مرسل روایت:

اسی مضمون کی روایت حسن بصریؒ نے مرسلاً نقل کی ہے، جسے حافظ حارث بن اُبی اُسامہؒ نے اپنی

---

[1] المصنف لابن أبي شيبة، (كتاب فضائل القرآن، في البيت الذى يقرأ فيه القرآن، ١٥/٤٦٧ رقم: ٣٠٦٤٥).

[2] سنن الدارمي، (كتاب فضائل القرآن، باب التغي بالقرآن، ص: ٢٠٨٣، رقم: ٣٣٥٠).

[3] حلية الأولياء، (عبدالله بن مسعودؓ، ١/١٣٠).

[4] مستدرك حاكم، (كتاب فضائل القرآن، ذكر فضائل سوروآي متفرقة، ١/ ٧٥٥ رقم: ٢٠٨٠).

"مسند" میں اور علامہ محمد بن الضریس ؒ نے " فضائل القرآن " [1] میں تخریج کیا ہے۔علامہ بوصیری ؒ نے " اتحاف الخِیَرۃ المَھَرۃ " [2] میں حارث بن أبی أسامۃ کی روایت کو اس سند سے نقل کیا ہے:

"حدثنا أحمد بن إسحاق ،عن حماد بن سلمة ،عن يونس،عن الحسَن :أنّ رسول اللہ ﷺ قال: "أفضل القرآن سورة البقرة ..........وإنّ لصفر البيوت من الخير البيت الذي لايقرأ فيه القرآن ......".

## روایت کے مضمون پر مشتمل مرفوع روایت:

"المصنف لابن أبي شيبة " کی زیر بحث روایت میں أبوصالح ،عوف بن مالک أبوالأحوص سے موقوفاً نقل کرنے والے ہیں، البتہ "سنن الكبرى للنسائي " [3] ،"تفسير ابن كثير" [4] ،"شعب الإيمان " [5] میں أبواسحاق السبیعی " شرح السنة للبغوي " [6] میں ابراھیم الھجری اور "مستدرك حاكم " [7] میں عاصم بن أبی النجود، یہ تینوں راوی ،عوف بن مالک أبوالأحوص سے یہی روایت مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

"سنن الكبرى للنسائي " کی روایت اس سند سے مروی ہے:"أخبرنا محمد بن نصر ،قال حدثنا أيوب وهو ابن سليمان بن بلال قال: حدثني أبوبكر،عن سليمان ،عن محمدبن عجلان ،عن أبي إسحاق ،عن أبي الأحوص ،عن عبدالله بن مسعودؓ قال :قال رسول الله ﷺ :لاألفيَنَّ

---

[1] فضائل القرآن لمحمد بن الضريس،(باب في فضل سورة البقرة ،ص:٨٥،رقم :١٧١).
[2] اتحاف الخيرة المهرة ،(كتاب التفسير،باب فيمن يقرأ القرآن، ٢٤٩/٨ رقم:٨٠٠٠).
[3] سنن الكبرى للنسائي ،(٣٥٣/٩،رقم :١٠٧٣٣).
[4] تفسير ابن كثير ،( سورة البقرة،٢٣٨/١).
[5] شعب الإيمان ،(التاسع عشر ،ذكر سورة البقرة وآل عمران ،٤٧/٤ رقم:٢١٦٢).
[6] شرح السنة للبغوي،(باب فضل سورة البقرة وآل عمران،٤٥٨/٤ رقم:١١٩٤).
[7] مستدرك حاكم ،(كتاب فضائل القرآن ،ذكر فضائل سور وآي متفرقة، ٧٥٥/١ رقم:٢٠٨٠).

أحدَكم ......وإن أصفر البيوت الجَوْف الصِفْرُ من كتاب الله عزوجل ".

**روایت پرکلام:**

حاکم نیسابوریؒ "مستدرك حاكم" میں[1]، "المصنف لابن أبي شيبة" کے مضمون پر مشتمل موقوف، مرفوع دونوں روایتیں [عن عاصم بن أبي النجود عن أبي الأحوص عن ابن مسعودؓ] نقل کر کے لکھتے ہیں: "هذاحديث صحيح الإسناد 'ولم يخرّجاه".

**قلت [ الراقم ] :فظهر لي بما ذكرته أنّه موقوف على عبد الله بن مسعودؓ صحيح ، ويروى عنه مرفوعاً صحيحاً كما قال الحاكم.**

---

[1] مستدرك حاكم ،(كتاب فضائل القرآن ،ذكرفضائل سوروآي متفرقة،١/ ٧٥٥ رقم : ٢٠٨٠).

# ⑤ مختلف حالتوں میں قرآن پڑھنے کے فضائل

قال الشيخ أبو حامد الغزالي في "إحياء علوم الدين"(٥/ ٢٦): "قال علي رضي الله عنه من قرأ القرآن وهو قائم في الصلاة كان له بكل حرف مائة حسنة ،ومن قرأه وهو جالس في الصلاة فله بكل حرف خمسون حسنة ،ومن قرأه في غير الصلاة وهو على وضوء فخمس وعشرون حسنة ،ومن قرأه على غير وضوء فعشر حسنات".

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس نے کھڑے ہو کر کلام پاک پڑھا اس کو ہر حرف پر سو نیکیاں ملیں گی، اور جس نے نماز میں بیٹھ کر پڑھا اس کے لئے پچاس نیکیاں، اور جس نے بغیر نماز کے وضوء کے ساتھ پڑھا اس کے لئے پچیس نیکیاں، اور جس نے بلا وضوء پڑھا اس کے لئے دس نیکیاں، اور جو شخص پڑھے نہیں بلکہ پڑھنے والے کی طرف کان لگا کر سنے، اس کے لئے بھی ہر حرف کے بدلے ایک نیکی۔

لم أجده عن علي رضي الله عنه بل أخرجه الديلمي عن أنس رضي الله عنه كذا، ولم أظفر على سنده ،وأخرج أبو القاسم تمام بن محمد الرازي في "الفوائد" ما في معناه عن براء بن عازبؓ،فيه من لم أجد فيهم أقوال الجرح والتعديل، وأخرج ابن عدي ما في معناه في "الكامل" عن ابن عباس رضي الله عنه، فيه من يتهم.

### اہم وضاحت:

شیخ الحدیث، عارف باللہ حضرت أقدس مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ نے "فضائل أعمال" میں یہ روایت اسی طرح بحوالہ "إحیاء" نقل فرمائی ہے، أحقر کو "إحیاء" میں اس مکمل حدیث

کے ساتھ حدیث کا آخری ٹکڑا: ''اور جو شخص پڑھے نہیں بلکہ پڑھنے والے کی طرف کان لگا کر سنے، اس کے لئے بھی ہر حرف کے بدلے ایک نیکی'' نہیں مل سکا، البتہ "شرح إحیاء"(٢٦/٥) میں یہ آخری ٹکڑا مستقل طور پر بحوالہ "حلیة عن ابن عباس" [مجھے ''حلیہ'' میں یہ روایت نہیں مل سکی] اور "دیلمي عن أنس" موجود ہے۔

## روایتِ إحیاء کی تخریج:

واضح رہے کہ یہ مکمّل روایت (ماسوائے روایت کے آخری حصّے کے یعنی: ''اور جو شخص پڑھے نہیں......) "کنز العُمّال"(٥٤٢/١) میں بحوالہ "دیلمي عن أنس" موجود ہے۔ "مسند الدیلمي" اُحقر کوتا حال میسّر نہیں ہو سکی ہے۔

## روایتِ إحیاء کے معنی پر مشتمل روایتِ ابن عباس:

امام بیہقی نے "شعب الإیمان" [1] میں اُبوسعد المالینی کے واسطہ سے حافظ ابن عدی سے اس مضمون پر مشتمل ایک روایت تخریج کی ہے، جسے حافظ ابن عدی نے "الکامل" [2] میں اس سند سے ذکر کیا ہے: "ثنا ابن أبي عصمة ،ومحمد بن عبدالحمید الفرغاني ،ومحمد بن علي بن إسماعیل قالوا: ثنا علي بن حرب ،ثنا حفْص بن عُمربن حکیم ودلّني علیه إسماعیل بن أبان ،ثنا عَمرو بن قیس الملائي ،عن عطاء عن ابن عباس رضی الله عنه ،قال : قال النبي ﷺ :" من استمع حرفاًمن کتاب الله أو قرأه نظراً کتب [الله] له حسنةً ومُحیتْ عنه سیئةٌ ورفعتْ له درجةٌ ومن قرأ حرفاً من کتاب الله ظاهراً کتب له عشر حسنات ومحیتْ عنه عشر سیئات ورفع له عشر درجات،ومن قرأحرفاًمن کتاب الله في صلاة قاعداً کتب له خمسون حسنة ومحیتْ عنه خمسون سیئة ورفع له خمسون درجة ،ومن قرأ حرفاً من

[1] شعب الإیمان ،(التاسع عشر من شعب الإیمان ،فصل في استحباب التکبیر عند الختم ٤٣٢/٣ رقم :١٩١٨).
[2] الکامل في الضعفاء، (حفْص بن عُمر الحکیم ،٢٨٣/٣ رقم :٥٠٩).

كتـاب الله في صلاة قائماً كتب له مائة حسنة ومحيت عنه مائة سيئة ورفع له مائة درجة ، ومن [قرأ] ختمة كتب له عندالله دعوة مستجابة معجلة أو مؤخرة...... ".

### "الکامل" کی سند پر کلام:

حافظ ابن عدیؒ سند میں مذکور حفص بن عُمر الحكيم الملقب بالكَفْر کے بارے میں لکھتے ہیں: "حدث عن عمرو بن قيس الملائي عن عطاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ أحاديث بواطيل ". امام ابو حاتمؒ[1] نے موصوف کو " ضعيف الحديث " اور ابوزرعہؒ نے " منْكر الحديث "[2] لکھا ہے، حافظ ذہبیؒ لکھتے ہیں:[3] "وهو منْكر الحديث لم يخرّجوا له...... وقال ابن حبّان :لايحلّ الإحتجاج به ".

### رویتِ اِحیاء کے معنی پر مشتمل روایتِ براء بن عازبؓ:

حافظ أبو القاسم تمام بن محمد الرازیؒ نے " الفوائد "[4] میں اسی مضمون کی روایت براء بن عازبؓ سے مرفوعاً تخریج کی ہے، سند حدیث یہ ہے:

"أخبرنا أبوالحسين إبراهيم بن أحمد بن الحسَن ،حدثنا أحمد بن بِشْر،حدثنا محمد بن يحيى ،حدثناأبوداؤد ،ثنا شعبة ،ثناطلحة عن عبدالرحمن بن عَوْسجة،عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال سمعتُ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم:

"زيّنوا القرآن بأصواتكم ورَتّلوه ...... ومن قرأ القرآن قائماً ،فله بكلّ حرف مائة حسنة،ومن قرأه في الصلوة قاعداً،فله بكلّ حرف خمسون حسنة،ومن قرأ في غيرصلوة

---

[1] الجرح و التعديل ،(باب الحاء ،۳/۱۹۲ ،رقم: ۳۰۶٦).

[2] الجرح والتعديل ،(باب الحاء ، ۳/۱۹۲ ، رقم :۳۰۶٦).

[3] تاريخ الإسلام ،(الطبقة الحادية والعشرون ،۵/۳۸۲ ،رقم:۵۳۰۹).

[4] الفوائد،(رقم:۳۰۱).

فلـه بكلّ حرف عشر حسنات ،ومن استمع إليها فَلَهُ بكلّ حرف حسنة ،ومن قرأ القرآن فأعْرَبَه ،فله لكلّ حرف أربعون حسنة ......".

## سند ابوالقاسم تمام کے راویوں کے اَحوال:

سند میں مذکور عبدالرحمٰن بن عوسجۃ، طلحۃ بن مُصرف، شعبۃ، اَبوداوٗد الطیالسی کے متعلق توثیق اوراعتبار کے اَقوال کتب جرح وتعدیل میں معروف ہیں، البتہ محمد بن یحیی التمیمی، اَبوعبداللہ اَحمد بن بشر بن حبیب الصوری اور شیخ تمام الرازی یعنی اَبوالحسین ابراھیم بن اَحمد بن الحسن ان تینوں راویوں کے متعلق جرح وتعدیل کے اَقوال تلاش بسیار کے باوجود مجھے نہیں مل سکے، واللہ اعلم۔

## سماعتِ قرآن پر مشتمل روایت:

امام اَحمد بن حنبلؒ نے اپنی "مسند"[1] میں صرف سماعتِ قرآن پر مشتمل روایت تخریج کی ہے:

"حدثنا أبو سعيد مولى بني هاشم،حدثنا عباد بن مَيسَرَة ،عن الحسن البصري ،عن أبي هريرةؓ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:من استمع إلى آية من كتاب الله كتب له حسنة مضاعفة ومن تلاها كانت له نوراً يوم القيامة".

حافظ ھیثمیؒ "مسند أحمد" کی اس روایت کے بارے "مجمع"[2] میں لکھتے ہیں:

"رواه أحمد فيه وعباد بن ميسرة ضعّفه أحمد وغيره وضعّفه ابن معين في رواية وضعّفه في أخرى ووثّقه ابن حبّان".

---

[1] مسند أحمد ،(١٤/ ١٩١، رقم:٨٤٩٤).

[2] مجمع الزوائد ،(٧/ ٣٣٨،رقم: ١١٦٥٠)

## ⑥ سوآیات دیکھ کر پڑھنے کا ثواب

قال الإمام أبو حامد الغزالي في "إحياء علوم الدين": "قال عَمَروبن ميمون :من نشر مصحفاً حين يصلي الصبح فقرأ منه مائة آية رفع الله عزوجل له مثل عمل جميع أهل الدنيا ".[1]

ترجمہ: ''عمرو بن میمونؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر قرآن مجید کھولے اور بقدر سو آیات کے پڑھ لے، تمام دنیا کے بقدر اس کو ثواب لکھا جاتا ہے''۔

لم أجد قول عمرو بن ميمون مرفوعاً ولا موقوفاً ولا مرسلاً،لكن قوله يحتوي بأمرين:الأمر الأول:قرائة القرآن من المصحف.الأمر الثاني:القرائة إلى مائة آية.فيهما أحاديث كما يلي.

**عمرو بن میمونؒ کا اجمالی تعارف:**

عمرو بن میمونؒ کا اجمالی تعارف حافظ مرتضی زَبیدیؒ نے "اتحاف السادة المتقين "[2] میں ان الفاظ سے کیا ہے:

" قاضي بلخ :روى عن الضحاك وغيره ،وعنه ابنه عبدالله قاضي نيسابور،ويحيى بن يحيى ،وداؤد بن عَمْرو ،وآخرون ،وثّقوه ،وروى له الترمذي ومات سنة إحدى وسبعين ومائة ".

**اہم فائدہ:**

عمرو بن میمون سے منقول مذکورہ مضمون ،کسی مرفوع یا موقوف یا مرسل روایت میں نہیں مل

---

[1] إحياء علوم الدين مع شرحه ،(۱۸/۵ كتاب آداب تلاوة القرآن ،باب الأول ).

[2] اتحاف مع إحياء ،( ۱۸/۵ ،كتاب آداب تلاوة القرآن ،باب الأول ).

سکا، البتہ مذکورہ عبارت دومضامین پر مشتمل ہے: ایک: قرآن دیکھ کر پڑھنا، دوسرا: سوآیتوں کے بقدر قرآن سے پڑھنا، یہ دونوں مضامین احادیث میں مروی ہیں۔

## (۱) قرآن دیکھ کر پڑھنے کی فضیلت:

ذیل میں اس مضمون پر مشتمل دو روایات لکھی جائیں گی:

(١) قال الطبراني في " المعجم الكبير "[1]: " حدثنا إبراهيم بن دُحَيم الدِمَشْقي ،حدثنا أبي ،ح وحدثنا عبدان بن أحمد،حدثنا دُحَيم الدِمَشْقي ،ثنا مروان بن معاوية،ثنا أبوسعيد بن عون المكي ،عن عثمان بن عبدالله بن أوس الثَقَفِي ،عن جدّه ،قال :قال رسول الله ﷺ :"قراء ة الرجل القرآن في غير المصحف ألف درجة وقرائة في المصحف يُضاعف على ذلك ألفي درجة ".

" المعجم الكبير " کی مذکورہ روایت حافظ ابن عدیؒ نے "الكامل في الضعفاء "[2] اور امام بیہقیؒ نے "شعب الإيمان "[3] میں اَبوسعید المالینی کے واسطہ سے، حافظ ابن عدیؒ سے تخریج کی ہے، دُحیم الدمشقی پر تمام سندیں مل جاتی ہیں۔

## طبرانیؒ کی روایت پر حافظ ہیثمیؒ کا کلام:

حافظ ہیثمیؒ " المعجم الكبير " کی روایت " مجمع الزوائد "[4] میں نقل کر کے لکھتے ہیں:

"رواه الطبراني ،وفيه أبوسعيد بن عون ،وثّقه بن معين في رواية ،وضعّفه في أخرى ،وبقية رجاله ثقات ".

---

[1] المعجم الكبير ،(أوس بن حذيفة الثقفي ، ١٦٩/١ ، رقم : ٦٠٠).

[2] الكامل في الضعفاء ،(أبوسعيد بن عوذ، ٢٠٤/٩، رقم: ٢٢٠٣).

[3] شعب الإيمان، (التاسع عشر من شعب الإيمان ،فصل في استحباب التكبير عند الختم، ٤٣٢/٣، رقم:١٩١٨).

[4] مجمع الزوائد ،(كتاب التفسير ،باب القراء ة في المصحف ٣٤٣/٧، رقم:١١٦٦٨).

(۲) قـال أبوعبيد قاسم بن سلام في "فضائل القرآن" [۱]:" حـدثنا نعيم بن حماد ،عـن بـقية بـن وليـد ،عـن مـعاوية بـن يـحيـى ،عـن سـليمان بن مسلم ،عن عبدالله بن عبـدالرحمن ،عن بعض أصحاب رسول الله ﷺ قال :قال رسول الله ﷺ :"فضل قراء ة القرآن نظراً على من يقرؤه ظاهراً كفَضْل الفريضة على النافلة ".

## أبوعبيدہ قاسم بن سلامؒ کی روایت پر حافظ ابن حجرؒ کا کلام:

حافظ ابن حجرؒ "فتـح البـاري " میں أبوعبیدہ قاسم بن سلام کی مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:
"إسناده ضعيف". [۲]

## (۲) ایک سو آیتیں پڑھنے کی فضیلت:

امام دارمیؒ نے اپنی "سنن " [۳] میں حسن بصریؒ سے مرسلاً نقل کیا ہے:

" حـدثنا أبو النعمان ،حدثنا وُهَيب ،عن يونس ،عن الحسَن أنّ النبي ﷺ قال: " مـن قرأ في ليلة مائة آية لم يُحاجّه القرآن تلك الليلة ،ومن قرأ في ليلة ماء تي آية كتب له قـنـوت ليـلة، ومـن قرأ في ليلة خمسمائة آية إلى الألف أصبح وله قِنْطار في الآخرة،قالوا وما القِنْطار ؟قال :اثناعشر ألفاً ".

## مذکورہ مرسل روایتِ حسن بصری کے دیگر موقوف ومرفوع طرق:

"سـنن الدارمي" کی مذکورہ روایت "الـمـعجم الكبير " [۴] اور " الـمصنف لابن أبي

---

[۱] فضائل القرآن ،(باب فضل قراء ة القرآن نظراً ......، ص:١٠٤).
[۲] فتح الباري ،( فضائل القرآن ،القراء ة عن ظهر القلب، ٧٨/٩).
[۳] سنن الدارمي،(٥٥٧/٢ ،رقم:٣٤٥٩).
[۴] المعجم الكبير،(٤٩٠/٤ ،رقم :٨٦٤).

شيبة "[1] میں عبداللہ بن مسعودؓ سے موقوفا، اور "شعب الإيمان للبيهقي "[2] و " الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك "[3] میں عبداللہ بن عباسؓ سے مرفوعا تخریج کی گئی ہے، اسی طرح " المصنف لابن أبي شيبة "[4] میں اسی مضمون کی روایت أبوالدرداءؓ سے اور "المعجم الكبير "[5] میں أبوأمامةؓ سے مرفوعا ہی تخریج کی گئی ہے۔

---

[1] المصنف لابن أبي شيبة،(كتاب فضائل القرآن ،من قرأ مائة آية أوأكثر ،١٥/٤٩١،رقم :٣٠٧٠٥).

[2] شعب الإيمان ،(فصل في مقدار ماتستحب فيه القراءة، ٣/٤٩٦،رقم :٢٠٠٨).

[3] الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذالك ،(رقم :١٩٩).

[4] المصنف لابن أبي شيبة،(كتاب فضائل القرآن ،من قرأ منه آية أو أكثر ١٥/٤٩١ رقم :٣٠٧٠٥).

[5] المعجم الكبير ،( القاسم بن عبدالرحمن بن يزيد مولى معاوية عن أبي معاوية ،٣٠١/٤ ،رقم:٧٦٤٩).

## ⑦ ناظرہ تلاوت قرآن بقائے نگاہ کا ذریعہ ہے

قال الحافظ البيهقي في "شعب الإيمان" :" أخبرنا أبوعبد الله الحافظ ،أخبرنا أبو الطَيّب محمد بن عبدالله الشَّعِيري ،حدثنا أبوالخطيب عبدالله بن محمد القاضي ،حدثنا محمدبن حميد ،قال: رمِدتُ فشكوتُ ذلك إلى جرير ،فقال:أدِم النظر في المصحف ،فإنّي رمِدتُ فشكوتُ ذلك إلى المغيرة،فقال لي:أدِم النظرفي المصحف ،فإنّي رمِدتُ فشكوتُ ذلك إلى إبراهيم ،فقال لي:أدِم النظر في المصحف ،فإنّي رمِدتُ فشكوتُ ذلك إلى علقمة،فقال لي:أدِم النظر في المصحف فإنّي رمِدتُ فشكوتُ ذلك إلى عبدالله بن مسعودؓ فقال لي:أدِم النظر في المصحف ،فإنّي رمِدتُ فشكوتُ ذلك إلى رسول الله ﷺ فقال لي:"أدِم النظر في المصحف ،فإنيّ رمدِتُ فشكوتُ ذلك إلى جبريل عليه السلام فقال لي:أدِم النظر في المصحف ".

ورواه أيضا أبوعمرومحمد بن أحمد بن حمْدان ،عن محمدبن داؤد المَخْضُوب أبي بكر عن محمد بن حميد الرازي ،هكذاكماأخبرناه شيخنا في التاريخ .

ورواه أبو بِشْر المُصْعَبِيّ ،عن محمد بن حَمْك أبي الحسَن القصير ،عن محمدبن حميد مُسَلسلاً ،وزاد فيه شكاية جِبْريل إلى ربّه عزوجل وقال :في إسناده عن جرير عن منصور بدل مغيرة وأبو بشر المُصْعَبِيّ متروك وهذا

حديث منكر ،ولعلّ البلاء فيه من محمد بن حميد الرازي "والله أعلم .[1]

ترجمہ: ''محمد بن حمید الرازی فرماتے ہیں کہ میری آنکھیں دکھنے لگیں ،تو میں نے جریر کے سامنے اپنی تکلیف کا اظہار کیا، جریر نے کہا کہ قرآن شریف دیکھ کر پڑھا کرو، کیونکہ جب میری آنکھیں دکھنے لگیں تو میں نے مغیرہ کے سامنے اپنی تکلیف بیان کی ،مغیرہ نے کہا کہ قرآن شریف دیکھ کر پڑھو، کیونکہ جب میری آنکھیں دکھنے لگیں تو میں نے ابراھیم کو اپنی تکلیف بیان کی ،ابراھیم نے کہا کہ قرآن شریف دیکھ کر پڑھو، کیونکہ جب میری آنکھیں دکھنے لگیں تو میں نے علقمہ کے سامنے اپنے تکلیف بیان کی ،علقمہ نے کہا کہ قرآن شریف دیکھ کر پڑھو، کیونکہ جب میری آنکھیں دکھنے لگیں تو میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اپنی تکلیف بیان کی ،عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ قرآن شریف دیکھ کر پڑھو، کیونکہ جب میری آنکھیں دکھنے لگیں تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی تکلیف بیان کی ،آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ'' قرآن شریف دیکھ کر پڑھو ،کیونکہ میری آنکھیں دکھنے لگیں تو میں نے جبریل کے سامنے اپنی تکلیف بیان کی ،جبریل نے کہا کہ قرآن شریف دیکھ کر پڑھئے''۔

اُبو بشر المصعی کی روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ جبریلؑ نے اللہ کی بارگاہ میں آنکھیں دکھنے کی شکایت کی۔

## رجالہ:

### سندِ امام بیہقیؒ میں مذکور محمد بن حمید بن حیان الرازی کے بارے میں ائمہ رجال کے اُقوال:

قال يحيى بن معين :" ثقة ليس به بأس رازي كَيِّس ".[2]

---

[1] شعب الإيمان ،(تعظيم القرآن ،فصل في قراءة القرآن من المصحف ،۵۱۶/۳، رقم :۲۰۴۷).

[2] الجرح والتعديل ،(باب محمد ،۳۱۱/۷،رقم:۱۲۸۱۸).

وقال أبوزُرعة : "من فاته ابن حُميد يحتاج أن ينزل في عشرة آلاف حديث".[1]

وقال أحمد بن حنبل :"لايزال بالري علمٌ مادام محمد بن حُميد حيّاً".[2]

وقال البخاري : "فيه نظر".[3]

وقال ابن خزيمة : "لوعرفه أحمد بن حنبل لَماأثنى عليه".[4]

وقال صالح جزرة: "مارأيت أحداً أحذق بالكذب من الشاذكوني وابن حُميد".[5]

وقال النسائي :"ليس بثقة".[6]

وقال أبوأحمد ابن عدي :"وتكثر أحاديث ابن حُميد التي أنكرتُ عليه إن ذكرناها ،على أنّ أحمد ابن حنبل قد أثنى عليه خيراً لصَلابته في السنة".[7]

وقال الذهبي : "هو من بحور العلم لكنّه غير معتمد يأتي بمناكيرَ كثيرة".[8]

وقال ابن حجر :"حافظ ضعيف وكان ابن معين حسّن الرأي فيه".[9]

## زیرِ بحث روایتِ بیہقیؒ کے بارے میں ائمہ کے اقوال:

(ا)حافظ شوکانیؒ " الفوائد المجموعة "[10] میں رقم طراز ہیں:"في إسناده من لا يحتجّ به".

---

[1] تذكرة الحفاظ ،(الطبقة الثامنة ، ٢/ ٥٨، رقم: ٥٠٦).

[2] تذكرة الحفاظ ،(الطبقة الثامنة ،٢/ ٥٨،رقم: ٥٠٦).

[3] الكامل في الضعفاء ،(محمد بن حميد ،٧/ ٥٢٩،رقم :١٧٥٩).

[4] تذكرة الحفاظ ،( الطبقة الثامنة ، ٢/ ٥٨،رقم: ٥٠٦).

[5] تذكرة الحفاظ ،(الطبقة الثامنة،٢/ ٥٨،رقم:٥٠٦).

[6] تذكرة الحفاظ،(الطبقة الثامنة،٢/ ٥٨،رقم:٥٠٦).

[7] الكامل فى الضعفاء ،(محمدبن حميد ،٧/ ٥٣٠،رقم :١٧٥٩).

[8] تذكرة الحفاظ ،(الطبقة الثامنة ،٢/ ٥٨،رقم:٥٠٦).

[9] التقريب ،(٤٧٥ ، رقم :٥٨٣٤).

[10] الفوائد المجموعة ،( باب فضائل القرآن ،٣١٠،رقم :٣٦).

(۲) علامہ طاہر بن علی پٹنیؒ "تذکرة الموضوعات "[1] میں لکھتے ہیں: "هو مسلسل منكر".

(۳) علامہ طاہر بن عراقؒ " تنزيه الشريعة "[2] میں لکھتے ہیں: "وهذا قد أخرجه البيهقي و اقتصر على وصفه بالنكارة، ومحمد بن حُميد مختلف فيه ، لكن لوائحُ الوضع ظاهرة على الحديث ، فأين كان في العهد النبوي مصحف حتى يُؤمر ويأمُر بإدامة النظر فيه والله اعلم".

(۴) امام بیہقیؒ بذاتِ خود " شعب الإيمان "[3] کی زیر بحث روایت تخریج کر کے لکھتے ہیں: "وهذا حديث منكر ، ولعلّ البلاء فيه محمد بن حُميد الرازي والله أعلم".

(۵) الشیخ ابو الفیض محمد یاسین فادانی مکیؒ ،" العُجالة في الأحاديث المُسَلسَلة "[4] میں رقم طراز ہیں: " قال ابن الطيب :أورده أهل المسلسلات كابن صخروأبي القاسم النوراني ، غيرهماوصرّح السخاوي بأنّه باطل متناً وتسلسلاً وقال غيره إنّه ضعيف على قاعدة المسلسلات ".

## امام بیہقیؒ کی ہم معنی ایک دوسری مختصر روایتِ ابن شاہین:

اسی مضمون کی ایک مختصر روایت حافظ ابن شاہینؒ نے "الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذالك"[5] میں اس سند سے تخریج کی ہے: "حدثنا أحمد بن عبد الله بن نصر بن بجير القاضي ، ثنا محمد بن عوف ، ثنا حيوة ، عن ابن حمير ، عن مسلمة بن علي ، عن ابن جريج ، عن ابن أبي مليكة ، عن ابن عباس قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من أدام النظر في المصحف متع ببصره ما بقي في الدنيا".

---

[1] تذكرة الموضوعات ، (باب فضل القرآن والنظر فيه ...... ۷۸).

[2] تنزيه الشريعة، ( كتاب فضائل القرآن ، الفصل الثالث، ۱ / ۳۰۸، رقم : ۸۱).

[3] شعب الإيمان ، ( تعظيم القرآن ، فصل في قراءة القرآن من المصحف ، ۳/ ۵۱۶، رقم: ۲۰۴۷).

[4] العُجالة في الأحاديث المسلسلة، (المسلسل بالنطر في المصحف، ۹۳).

[5] الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذالك ، (رقم: ۱۹٤)

**حافظ ابن شاہین کی روایت پر کلام:**

علامہ ابو الفضل محمد بن طاہر المقدسیؒ "أطـراف الغـرائـب والأفـراد"[1] میں اس روایت کو نقل کر کے لکھتے ہیں: "تفرد به مسلمة بن علي عن ابن جريج عنه".

**حافظ ابن شاہین کی روایت میں موجود مسلمۃ بن علی کے بارے میں کلام:**

مسـلـمة بـن عـلـي الـخشـنـي الـدمشـقـي کے بارے میں حافظ ذہبیؒ نے "الـكاشف" (رقم: ٥٤٤٢) میں "تر كوه". اور حافظ ابن حجرؒ نے "التـقريب" (رقم: ٦٦٦٢) میں "متروك" کہا ہے۔

اس لئے یہ روایت اس سند سے بھی "شدید ضعیف" کہلائی گی۔

قـلـت [الـراقـم]: فظهر لي بما ذكرته أنّ الحديث منكر جدًّا كما قال البيهقي حتى لا يجوز في "الترغيب والفضائل" أيضا.

---

[1] أطراف الغرائب والأفراد، (رقم: ٢٤٣٢)

## ⑧ دوواعظ

قال العلّامة عبدالحق الاشبيلي المعروف بابن الخراط في " العاقبة في ذكر الموت ": "ويروى عنه عليه الصلوة والسلام أنّه قال :"تركتُ فيكم • واعظين ناطقاً وصامتاً فالناطق القرآن والصامتُ الموتُ ".
وهذ ه الأحاديث رويتهامن طريق أبي بكر البزّار والقاضي أبي الحسن بن صخر وأبي علي الغساني وغير هم".[1]

ترجمہ:'' حضور أقدس ﷺ سے مروی ہے کہ دوواعظ چھوڑتا ہوں،ایک بولنے والا دوسرا خاموش،بولنے والاقرآن شریف ہےاورخاموش،موت کی یاد''۔

قلت[الراقم]:لم أجده مسنداً.

مذکورہ روایت "تفسير روح البيان[2] لإسماعيل الإستانبولي"، "بستان الواعظين"[3] ،"رياض السامعين لابن الجوزي "اور" طبقات الشافعية الكبرى لعبدالوهاب السُبكي "[4] میں بھی بلاسند مذکور ہے۔

البتہ العلامۃ عبدالحق الاشبیلی کی مذکورہ تصریح کے مطابق یہ روایت أبوبکرالبزار،قاضی أبوالحسن بن صخر اورأبوعلی الغسانی وغیرھم کے طریق سے مروی ہے واللہ اعلم۔

---

[1] العاقبة في ذكر الموت ،(ص:٣٩).
[2] تفسير روح البيان ،(سورة آل عمران، ٢/ ٣٩).
[3] بستان الواعظين ورياض السامعين ،(مجلس في قوله تعالى:﴿كل نفس ذائقة الموت﴾ص: ١٤٧.
[4] طبقات الشافعية الكبرى ،(الطبقة الخامسة ،رسالة الامام حجة الإسلام ،٣/ ٤٦٠).

## ⑨ تلاوت قرآن سے گھر کا جگمگانہ

قال أبونُعيم الأصبهاني في "معرفة الصحابة": "حدثنا عبيدالله بن المنذر العـاقـولـي ،حـدثـنـا أبـوطلحة بن محمد بن عبدالكريم ،حدثنايزيد بن عـمـروالغنوي ،حدثنا نائل بن نجيح ،حدثنا قطبة الكناسي ،عن الحسَن بـن عـمـارـة ،عن طلحة،عن عبدالرحمن بن سابط ،عن أبيه ،عن النبي ﷺ قال:"إنّ البيت الذي يذكر الله فيه ليُنير لأهل السماء كما يُنير النُّجوم لأهل الأرض ".[1]

ترجمہ:"سابط جمحیؓ حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس گھر میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے وہ گھر آسمان والوں کے لئے ایسے چمکتا ہے جیسا کہ زمین والوں کے لیے آسمان کے ستارے"۔

### روایتِ حافظ ابی نعیمؒ پر حافظ ابن حجرؒ کا کلام:

حافظ ابن حجرؒ "الإصابة في تمييز الصحابة "(۳/ ۵۲) میں نقل روایت کے بعد فرماتے ہیں:"إسناده ضعيف".

### روایتِ حافظ ابی نعیمؒ کے شواہد:

ذیل میں روایت کے ترتیب وار تین شاہد نقل کیے جائیں گے:

(پہلا شاہد) "مـعـرفة الـصـحـابة " کی مذکورہ روایت پر مشتمل مضمون دیگر حدیثوں میں بھی آیا ہے، چنانچہ علامہ بیہقیؒ "شعب الإيمان "[2] میں لکھتے ہیں:أخبـرنا أبوالحُسين محمد بن القاسم

---

[1] معرفة الصحابة ،(۳/ ۱٤٤۰،رقم:۳٦٥۲).

[2] شعب الإيمان ،(۳/ ۳۷۰،۱۸۲۹).

الفارسي ،ثنا أبوبكر بن قريش ،حدثناالحَسن بن سفيان ثنا قتيبة بن سعيد ثنا ابن لَهِيعة، عن أبي الأسود ،عن عروة ،عن عائشة رضي الله عنها قالتْ:قال رسول الله ﷺ:" البيت الذي يقرأ فيه القرآن يتراء ى لأهل السماء كماتتراء ى النُّجوم لأهل الأرض".

واضح رہے سند میں "ابن لهيعة" متکلّم فیہ راوی ہے۔

(دوسرا شاہد) اسی طرح "شعب الإيمان "[1] ہی کی روایت ہے:"أخبرنا أبوطاهر الفقيه ،أخبرني أبوالطيب محمد بن محمد بن المبارك الحناط،أخبرناجعفر بن أحمد الشاماتي ،حدثنا سعدبن إسماعيل ،حدثنا كثير ،عن أنسؓ قال :قال رسول الله ﷺ :" نوّروا منازلكم بالصلوة وقرآة القرآن".

## دوسرے شاہد پر حافظ عبدالرؤف المناوی کا کلام:

حافظ عبدالرؤف المناویؒ "فيض القدير " میں "شعب الإيمان" کی یہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:"وكثير هذا قال ابن حبان هو ابن عبدالله يروي عن أنسؓ ويضع عليه ،وقال أبو حاتم :لايروى عن أنس حديثا له أُصل ، وقال أبو زرعة واهي الحديث".[2]

## دوسرے شاہد پر حافظ عبدالرؤف المناوی کے کلام کا تعاقب:

حافظ عبدالرؤف مناویؒ نے کثیر کے متعلق ابن حبانؒ کا جو قول نقل کیا ہے ،اس میں قابل لحاظ بات یہ ہے کہ ابن حبانؒ ،کثیر بن عبداللہ الأبلی اور کثیر بن سُلیم الضَّبيّ کو ایک ہی قرار دیتے ہیں،اس کو حافظ ذھبیؒ نے " ميزان الاعتدال "[3] میں رد کیا ہے،چنانچہ حافظ ذھبیؒ کثیر بن سلیم الضبی کے ترجمے میں لکھتے ہیں:"وقد وهم ابن حبان ،فقال هو كثير بن عبدالله من أهل الأُبُلّة وليس كذلك" . اسی طرح یہ

---

[1] شعب الإيمان ،(۳/ ٤٠٣،رقم:١٨٧٥).

[2] فيض القدير ،(٦/ ٢٩٠،رقم:٩٢٩١).

[3] ميزان الاعتدال ،(٥/ ٤٩٠،رقم:٦٩٤٦).

بھی واضح رہے کہ شیخ عبدالرؤف مناویؒ نے أبوحاتمؒ کا قول نقل کیا ہے وہ کثیر بن سلیم کے متعلق ہے نہ کہ کثیر بن عبداللہ کے متعلق [1]، بہرحال دونوں کے متعلق ائمہ کرام کے أقوال مختصر لکھے جاتے ہیں:

**(۱) كثير بن سليم الضبي:**

قال النسائي :"متروك" .[2]

قال أبوزرعه :"واه".[3]

قال أبوحاتم :"ضعيف الحديث ،منكرالحديث ،لايروي عن أنس حديثا له أصل من رواية غير" .[4]

قال ابن عدي :"ضعيف ".[5]

قال البخاري :"كثير أبوهشام أراه ابن سُليم ،عن أنسؓ:منكرالحديث".[6]

قال الذهبي :"ضعفوه".[7]

**(۲) كثير بن عبدالله الأُبُلِّي البَصْري:**

قال أبوحاتم :"منكرالحديث ،ضعيف الحديث جداً،شبه المتروك".[8]

وقال البخاري:"منكرالحديث".[9]

---

[1] انظر الجرح والتعديل ،(۲۰٦/۷،رقم: ۱۲۳۹۰).

[2] ميزان الاعتدال ،(٤۹۰/٥،رقم: ٦۹٤٦).

[3] ميزان الاعتدال،(٤۹۰/٥،رقم:٦۹٤٦).

[4] الجرح والتعديل ،(۲۰٦/۷،رقم: ۱۲۳۹۰).

[5] ميزان الاعتدال ،(٤۹۰/٥،رقم:٦۹٤٦).

[6] ميزان الاعتدال ،(٤۹۰/٥ ،رقم: ٦۹٤٦).

[7] الكاشف ،(٤/۳،رقم: ٤۷۰۰).

[8] الجرح والتعديل ،(۲۰۸/۷،رقم: ۱۲٤۰۱).

[9] ميزان الاعتدال ،(٤۹۲/٥،رقم:٦۹٤۷).

وقال الدار قطني :"ضعيف". [۱]

وقال النسائي :"متروك الحديث". [۲]

وقال الذهبي :"ومأأرى روايته باالمنكرة جداً". [۳]

**(تیسرا شاہد) حافظ دیلمیؒ نے** "مسند الفردوس" [۴] **میں اسی مضمون کی ایک روایت تخریج کی ہے:** "عن أبي نعيم ــ معلقاً ــ عن عمرو بن أبي قيس ،عن [عبدالرحمن بن عبدالله بن] عبد ربّه أبي سفيان، عن عُمر بن نَبْهَان، عن الحَسن ،عن أنسؓ وأبي هريرةؓ قالا :قال رسول الله ﷺ : "نوّرو ابيوتكم مااستطعتم ،فإنّ البيت الذي يقرأ فيه القرآن ،يتّسع على أهله ،ويكثر خيره،وتحضره الملائكة،تهجره الشياطين ،وإنّ البيت الذي لايقرأ فيه القرآن ،يَضِيق على أهله ،ويقِلّ خيره ،تهجره الملائكة،وتحضره الشياطين".

"مسند فردوس" **کی مذکورہ روایت میں عمرو بن أبی قیس الرازی الأزرق اور عمر بن نبہان کے بارے میں ائمہ کے اقوال ملاحظہ ہوں:**

ذكره ابن حبان في "الثقات". [۵]

قال أبوداؤد:"في حديثه خطأ،وفي موضع لابأس به". [۶]

وقال الذهبي: "وثق وله أوهام". [۷]

---

[۱] ميزان الاعتدال،(۴۹۲/۵،رقم:۶۹۴۷).

[۲] ميزان الاعتدال،(۴۹۲/۵،رقم:۶۹۴۷).

[۳] ميزان الاعتدال،(۴۹۲/۵،رقم:۶۹۴۷).

[۴] السلسلة الضعيفة ،(۲۲۹/۱۰،رقم:۴۶۹۵).

[۵] كتاب الثقات (۲۲۰/۷).

[۶] تهذيب الكمال ،(۳۲۰/۱۴،رقم: ۵۰۲۱).

[۷] الكاشف ،(۳۴۰/۲،رقم:۱۷۶۹).

وقال ابن حجر:" صدوق له أوهام".[1]

**"عمربن نَبْهَان العبدي، ويقال: الغُبَري، البَصْرِي"**

قا ل يحي بن معين:" ليس بشئ".[2]

وقال أبوحاتم:" ضعيف الحديث".[3]

وقال البخاري:" لايتابع في حديثه".[4]

وقال ابن حبان :"يروي المناكير عن المشاهير كثيراً فاستحقّ الترك".[5]

وقال ابن حجر :"ضعيف".[6]

وقال الذهبي :"صعفوه".[7]

**(چوتھا شاہد)** حافظ ذہبیؒ "سیر أعلام النبلاء "(۲۹/۸) میں لکھتے ہیں:"وبه ،قال قتيتة :حدثنا ابن لهيعة ،عن أبي الأسود عن عروة عن عائشةؓ عن النبي صلى الله عليه وسلم:اجعلوا من صلاتكم في بيوتكم ،ولا تجعلوها عليكم قبوراً ،كما اتخذت اليهود والنصارى في بيوتهم قبوراً،وإنّ البيت الذي لَيتلى فيه القرآن ،فيتراء ى لأهل السماء كما تتراء ى النجوم لأهل الأرض.هذا حديث نظيف الإسناد ،حسن المتن".

**قلت [ الراقم ]:فظهر بما نقلته آنفاً أنّ إسناده ضعيف كما قال ابن حجر وله سواهد بعضها جيد ويجوز في الفضائل.**

[1] التقريب ،(۴۲۶،رقم: ۵۱۰۱).
[2] الجرح والتعديل ،(۱۷۴/۶،رقم: ۱۰۰۰۶).
[3] الجرح والتعديل ،(۱۷۴/۶،رقم:۱۰۰۰۶).
[4] تاريخ الإسلام ،(۵۲/۶،رقم: ۸۲۴۴).
[5] تهذيب الكمال،(۱۶۰/۱۴،رقم: ۴۸۹۷).
[6] التقريب،(۴۱۷،رقم: ۴۹۷۷).
[7] الكاشف (۳۲۲/۲،رقم :۴۱۷۹).

# ⑩ صحف قدیمہ کے مضامین

قال الحافظ ابن حبان :"أخبرنا الحسَن بن سفيان الشيباني والحُسين بن عبدالله القطان بالرقة،وابن قتيبة،واللفظ للحسَن،قالوا: حدثنا إبراهيم بن هشام بن يحيى بن يحيى الغسّاني ،قال :حدثنا أبي عن جدّي،عن أبي إدريس الخولاني عن أبي ذرؓ قال: دخلتُ المسجد،فإذا رسول الله ﷺ جالس وحده،...... قلتُ يارسول الله!كم كتاباً أنزله الله ؟قال صلى الله عليه وسلم: مائةُ كتاب ،وأربعةُ كتب ،أنزل على شِيْث خمسون صحيفة ،وأنزل على أخنُوخَ [ أي إدريس ] ثلثون صحيفة ،وأنزل على إبراهيم عشرُ صحائف ،وأنزل على موسى قبل التوراة عشرُصحائف،وأنزل التوراة والإنجيل والزبور والقرآن.

قال :قلتُ يارسول لله! ماكانت صحيفة إبراهيم ؟قال:كانت أمثالاً كلّها :أيهاالملك المسلط المبتلى المغرور !إنيّ لم أبْعَثْك لتَجمع الدنيا بعضها على بعض ،ولكني بعَثْتُك لترُدّ عني دعوة المظلوم ،فإنيّ لاأردّها ،ولوكانت من كافر ،وعلى العاقل مالم يكن مغلوباً على عقله أن تكون له ساعاتٌ :ساعةٌ يناجي فيها ربّه ،وساعةٌ يحاسب فيها نفسه ،وساعةٌ يتفكر فيها في صنع الله،وساعةٌ يخلو فيها لحاجته من المطْعم والمشْرب، وعلى العاقل أن لايكون ظاعناً إلاّ لثلاث:تزودٍ لمَعَاد،أو مرَمّة لمَعاش ،اولذّة في غير محرّم،وعلى العاقل أن يكون بصيراً بزمانه ،مُقبلاً على شأنه ،حافظاً للسانه ،ومن حسب كلامه من عمله، قلّ كلامُه إلافيما يَعنيه .

قلتُ: یارسول الله !فماکانت صحف موسی ؟قال: کانت عِبَراً کلها: عجبتُ لمن أیقن بالموت ،ثم هویفرح، وعجبتُ لمن أیقن بالنار ثم هو یضحك ،وعجبتُ لمن أیقن بالقدر ثم هوینصب ،عجبتُ لمن رأی الدنیاوتقلبها بأهلها،ثم اطمأنّ إلیها،وعجبتُ لمن أیقن بالحساب غداً ثم لا یعمل.

قلتُ :یارسول الله! أوصِني ،قال :أوصیك بتقوی الله،فإنّه رأس الأمر کله،قلتُ: یارسول الله!زدني ،قال: علیك بتلاوة القرآن ،وذکرالله فإنّه نورٌ لك في الأرض وذُخْرٌ لك في السماء،قلتُ :یارسول الله !زِدْني ،قال: إیّاك وکثرةَ الضحك ،فإنّه یُمیتُ القلب ،ویذهب بنور الوجه ،قلتُ: یارسول الله!زِدْني ،قال :علیك بالصمت إلاّمن خیر ،فإنّه مَطرَدَة للشیطان عنك ،وعونٌ لك علی أمر دینك ،قلتُ: یارسول الله! ،زدني ،قال: علیك بالجهاد فإنّه رهبانیّةُ أمتي.

قلتُ:یارسول الله!زدني .قال :أحِبّ المساکین وجالسهم ،قلتُ:یارسول الله! زدني ،قال :أنظر إلی من تحتك ،ولاتنظرْإلی من فوقك،فإنّه أجدرُ أنْ لا تزدري نعمة الله عندك،قلتُ: یارسول الله!،زدني:قال قُلْ الحق، وإنْ کا ن مُرّاً،قلت: یارسول الله! زدني،قال: لِیَرُدّك عن الناس ماتعرف من نفسك ولاتجد علیهم فیماتاتي،وکفی بك عیباً أن تعرف من الناس ماتجهل من نفسك أو تجد علیهم فیما تاتي،ثم ضرب بیده علی صدري فقال :یا اباذر! لاعقلَ کا لتدبیر ،ولاورعَ کالکفّ ولا حسب کحُسن الخُلق.[1]

---

(۱) صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان ،(۷٦/۲،رقم:۳٦۱).

ترجمہ:......حضرت ابوذر غِفاریؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے کل کتابیں کس قدر نازل فرمائی ہیں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سو۱۰۰ صحائف اور چار کتابیں۔ پچاس صحیفے حضرت شیث علیہ السلام پر،اور تیس صحیفے حضرت اُخنوخ [ادریس] علیہ السلام پر اور دس صحیفے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور دس صحیفے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات سے پہلے اور ان کے علاوہ چار کتابیں توراۃ،انجیل،زبور،اور قرآن شریف نازل فرمائی۔

میں نے پوچھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا چیز تھی۔ارشاد فرمایا کہ وہ سب ضربُ المثلیں تھیں (مثلاً:) او متسلّط و مغرور بادشاہ میں نے تجھ کو اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ پیسہ پر پیسہ جمع کرتا رہے۔میں نے تجھے اس لئے بھیجا تھا کہ مجھ تک مظلوم کی فریاد نہ پہنچنے دے (تو پہلے ہی اس کا انتظام کردے) اس لئے کہ میں مظلوم کی فریاد کو رد نہیں کرتا اگر چہ فریادی کافر ہی کیوں نہ ہو۔(نیز ان صحیفوں میں یہ بھی تھا کہ) عاقل کے لئے ضروری ہے جب تک کہ مغلوبُ العقل نہ ہو جائے کہ اپنے تمام اوقات کو تین حصوں پر منقسم کرے۔ایک حصّہ میں اپنے رب کی عبادت کرے اور ایک حصّہ میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے (اور سوچے کہ کتنے کام اچھے کئے اور کتنے کام برے کئے) اور ایک حصّہ کو کسبِ حلال ،کھانے پینے ،میں خرچ کرے۔عاقل کے لئے ضروری ہے کہ تین چیزوں کے علاوہ سفر نہ کرے،آخرت کے لئے توشہ مقصود ہو یا کچھ فکر معاش ہو یا تفریح بشرطیکہ مباح ہو۔عاقل پر یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے اوقات کی نگہبانی کرے،اپنے حالات کی درستگی کے فکر میں رہے۔اپنی زبان کی فضول گوئی اور بے نفع گفتگو سے حفاظت کرے۔جو شخص اپنے کلام کا محاسبہ کرتا رہے گا اس کی زبان بے فائدہ کلام میں کم چلے گی۔

میں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں کی چیز تھی۔ ارشاد فرمایا کہ سب کی سب عبرت کی باتیں تھیں (مثلا) میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر کہ جس کو موت کا یقین ہو پھر کسی بات پر خوش ہو (اس لئے کہ جب کسی شخص کو مثلا یہ یقین ہو جاوے کہ مجھے پھانسی کا حکم ہو چکا، عنقریب سولی پر چڑھنا ہے پھر وہ کسی چیز سے خوش نہیں ہوسکتا) میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر کہ اس کو موت کا یقین ہے پھر وہ ہنستا ہے۔ میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر جو دنیا کے حوادث، تغیّرات، انقلابات ہر وقت دیکھتا ہے پھر دنیا پر اطمینان کر لیتا ہے۔ میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر جس کو عنقریب حساب کا یقین ہے پھر نیک اعمال نہیں کرتا۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! مجھے کچھ وصیّت فرمائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں تجھے تقویٰ کی وصیّت کرتا ہوں کہ یہ تمام امور کی بنیاد اور جڑ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ کچھ اور بھی اضافہ فرما دیجئے۔ ارشاد ہوا کہ تلاوتِ قرآن اور ذکر اللہ کا اہتمام کر کہ یہ دنیا میں نور ہے اور آسمان میں ذخیرہ ہے۔ میں نے اور اضافہ چاہا تو ارشاد ہوا کہ زیادہ ہنسی سے احتراز کر، کہ اس دل مرجاتا ہے، چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے (یعنی ظاہر و باطن دونوں کو نقصان پہچانی والی چیز ہے)، میں نے اور اضافہ چاہا تو ارشاد ہوا کہ خیر کے علاوہ چپ رہا کر، یہ چیز شیطان کو دفع کرتی ہے اور دینی کاموں میں مددگار ثابت ہوتی ہے، میں نے اور اضافہ کی درخواست کی تو ارشاد ہوا کہ جہاد کا اہتمام کر کہ میری امت کے لئے یہی رہبانیت ہے (راہب پہلی امتوں کے وہ لوگ کہلاتے تھے کہ جو دنیا کے سب تعلّقات منقطع کر کے اللہ والے بن جاویں)۔

میں نے اور اضافہ چاہا تو ارشاد فرمایا کہ فقرء اور مساکین کے ساتھ میل جول رکھ، ان کو دوست بنا، انکے پاس بیٹھا کر۔ میں نے اور اضافہ چاہا تو ارشاد ہوا کہ اپنے سے کم درجہ

والے پر نگاہ رکھا کر (تاکہ شکر کی عادت ہو) اپنے سے اوپر کے درجہ والوں کو مت دیکھ ،مبادا اللہ کی نعمتوں کی جو تجھ پر ہیں تحقیر کرنے لگے۔ میں نے اور اضافہ چاہا تو ارشاد ہوا کہ حق بات کہو اگر چہ کڑوی ہو۔ میں نے اور اضافہ چاہا تو ارشاد ہوا کہ تجھے اپنے عیوب لوگوں پر حرف گیری سے روک دیں اور اُن کے عیوب پر اطلاع کی کوشش مت کر، تو ان میں خود مبتلا ہے۔ تجھے عیب لگانے کی لئے کافی ہے کہ تو لوگوں میں ایسے عیب پہچانے جو جو تجھ میں خود موجود ہیں اور تو ان سے بے خبر ہے اور ایسی باتیں اُن میں پکڑے جن کو تو خود کرتا ہے۔

پھر حضور ﷺ نے اپنا دستِ شفقت میرے سینے پر مار کر ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر! تدبیر کے برابر کوئی عقل مندی نہیں، اور ناجائز امور سے بچنے کے برابر تقویٰ نہیں، اور خوش خلقی سے بڑھ کر کوئی شرافت نہیں۔

منكر كما قال الذهبي،له أجزاء تروى في أحاديث أخرى كما يلي.

**روایت کے توابع:**

**حافظ ابن حبان ؒ کی سند میں موجود ابراهیم بن هشام سے نقل کرنے والے راوی:**

" صحیح ابن حبان " کی مذکورہ روایت میں ابراهیم بن هشام بن یحیی الغسانی سے تین راوی ،حسن بن سفیان الشیبانی ،ابن قتیبۃ اور حسین بن عبداللہ القطان نقل کرنے والے ہیں ،اسی طرح " حلیة الأولیاء لأبي نعیم الأصبهاني "[1] میں أحمد بن أنس بن مالک و " التمهید لابن عبدالبر "[2] میں محمد بن حسین الفریابی "أربعین حدیثا للآجرّي "[3] میں أبوبکر جعفر بن محمد الفریابی یہ تینوں راوی اسی

[1] حلية الأولياء ،(أبوذر الغفاري ،١/ ١٦٩).

[2] التمهيد لابن عبدالبر (٩/ ١٩٩).

[3] أربعين حديثا ،(١/ ٤٥ ،رقم: ٤٤).

اسی طرح "مسند الشهاب" میں أبوبکر جعفر بن محمد الفریابی ،اسی روایت کو ابراهیم بن هشام بن یحیی الغسانی سے نقل کرنے والے ہیں۔ انظر مسند الشهاب ،(١/ ٣٧٨ ،رقم: ٦٥١).

روایت کوابراھیم بن ھشام بن یحیی الغسانی سے نقل کرنے والے ہیں۔

## سابقہ تمام سندوں (سندِ حافظ ابن حبان وغیرہ) میں موجود راوی ابراھیم بن ھشام کے بارے میں ائمہ کے اقوال:

"صحیح ابن حبان" سمیت گزشتہ تمام سندوں میں مذکور، ابراھیم بن ھشام بن یحیی بن قیس الغسانی کو حافظ ابن حبانؒ نے "کتاب الثقات"[1] میں ذکر کیا ہے، حافظ ذھبیؒ، ابراھیم بن ھشام کے متعلق "میزان الاعتدال"[2] میں رقم طراز ہیں: "......وھو صاحب حدیث أبي ذرؓ الطویل انفرد به عن أبیه عن جدّه .قال الطبراني :لم یرو ھذا عن یحیی إلا ولده ،وھم ثقات....... قال أبوحاتم:فأظنّه لم یطلب العلم ،وھو کذاب "...... وقال ابن الجوزي:قال أبوزرعة: کذاب".

## سابقہ حدیثِ ابن حبان کا ایک اور طریق (روایتِ حاکم):

"صحیح ابن حبان" کی زیرِ بحث روایت کے مضمون پر مشتمل حدیث حاکم نیسابوریؒ نے "مستدرك"[3] میں "صحیح ابن حبان" کی سند کے علاوہ اپنی اس سند سے تخریج کی ہے: "حدثناه أبوالحسن بن الفضل بن ادریس السامري ببغداد ،حدثنا الحسَن بن عرفة بن یزید العبدي ،حدثني یحی بن سعید السعدي البصري،حدثنا عبد الملك بن جریج ،عن عبید الله بن عمیر اللیثي ،عن أبي ذر رضي الله عنه قال: دخلتُ علی رسول اللهﷺ وھوفي المسجد ............".

## روایتِ حاکم پر کلام:

حافظ ذھبیؒ "التلخیص"[4] میں "مستدرك" کی مذکورہ حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

---

[1] کتاب الثقات،(٨/٧٩).

[2] میزان الاعتدال ،(١/٢٠١ ،رقم:٣٧٧).

[3] مستدرك ،(کتاب تواریخ المتقدمین من الأنبیاء والمرسلین،٢/٦٥٢ ،رقم: ٤١٦٦).

[4] التلخیص علی ھامش مستدرك حاکم، (کتاب تواریخ المستقدمین من الأنبیاء والمرسلین ،٢/٦٥٢،رقم:٤١٦٦).

"السعدي ليس بثقة".

امام بیہقیؒ "السنن الكبرى"[1] میں حاکم نیسابوریؒ سے ان کی "مستدرك" کے سند کے مطابق اس روایت کو تخریج کر کے لکھتے ہیں: "تفرد به يحى بن سعيد السعيدي".

اسی طرح حافظ ابن عدیؒ "الكامل"[2] میں "مستدرك" کی سند کے مطابق اس روایت کو اس طریق سے تخریج کرتے ہیں: "حدثنا محمد بن أحمد بن الحسين الأهوازي، حدثنا إبراهيم بن حرب بن عمر، ثنا يحى ابن سعيد الكوفي السدي، حدثنا ابن جريج عن عطاء، عن عبيد بنْ عمير، عن أبي ذرؓ، دخلتُ على رسول الله، وهو في المسجد جالس وحده ......".

حافظ ابن عدیؒ روایت ذکر کر کے رقم طراز ہیں: "هذا حديث منكر من هذا الطريق [عن ابن جريج عن عطاء، عن عبيد بن عمير، عن أبي ذرؓ، وهذا الحديث ليس له من الطرق] إلاّ من رواية أبي إدريس الخولاني والقاسم بن محمد عن أبي ذرؓ، والثالث حديث ابن جريج، وهذا أنكر الروايات".

## روایتِ حاکم وغیرہ (بیہقیؒ اور ابن عدیؒ) میں موجود راوی یحی بن سعید القرشی کے بارے میں ائمہ کا کلام:

"مستدرك حاكم"، "السنن الكبرى للبيهقي" اور "الكامل لابن عدي" ان تمام کتابوں میں مذکور روایتوں میں ایک راوی یحی بن سعید القرشی العَبشمی السعدی ہے، جن کے بارے میں حافظ ذہبیؒ "تاريخ الإسلام"[3] میں رقم طراز ہیں: "روى عن ابن جريج عن عطاء، عن

---

[1] السنن الكبرى، (كتاب السير، باب مبتدأ الخلق، ٩/٤، رقم: ١٨١٦٦).

[2] الكامل، (يحى بن سعيد السعدي، ٩/١٠٦، رقم: ٢١٤٢).

[3] تاريخ الإسلام، (الطبقة الثانية وعشرون، ٥/٦٥٦، رقم: ٦٠٤١).

عبيد بن عمير ،عن أبي ذرؓ، فذكر الحديث الطويل المنكر الذي يروي أيضاً أبي ادريس الخولاني ،عن أبي ذرؓ......قال العُقَيلي:لايتابع على حديثه ،وقال ابن حبان :لايجوز الإحتجاج به اذا انفرد ،وقال ابن عدي :يعرف بهذا الحديث ،وهو حديث منكر من هذاالطريق".

## "صحيح ابن حبان" کی زیر بحث روایت کے مختلف اجزاء پر مشتمل روایت:

یہ طویل حدیث بہت سے ایسے مضامین کوشامل ہے، جو جزوی طور پر متون حدیث میں تخریج کیے گئے ہیں، چنانچہ حدیث کے ابتدائی حصّہ میں:

**استعاذہ من الشیطان، کنوز الجنۃ، صوم، صلوۃ، تعداد انبیاء کے مضمون پر مشتمل حدیث** "مسند البزّار"[1] میں "محمد بن معمر عن يعلى بن عبيد،وأبي داؤد عن المسْعودي عن أبي عمرو أو عمر عن عبيد بن الخشخاش عن أبي ذرؓ". کے طریق سے اور "مسند أحمد"[2] میں "وكيع عن أبي عمر ،عن الدِمشقي، عن عبيد بن :خشخاش، عن أبي ذرؓ". کے طریق سے تخریج کی گئی ہے،اسی طرح "أبو المغيرة عن معان رفاعة عن علي بن يزيد عن القاسم عن أبي أُمامةؓ". کے طریق سے انہی مضامین پر مشتمل حدیث "المعجم الكبير"[3] اور "مسند أحمد"[4] میں تخریج کی گئی ہے۔

**"أوصيك بتقوى الله" سے آخر حدیث تک کے مضامین پر مشتمل حدیث،** طبرانیؒ نے "المعجم الكبير"[5] میں "أحمد بن أنس بن مالك ،عن إبراهيم بن هشام بن يحيى

---

[1] مسند البزار ،(عبيد بن الخشخاش عن أبي ذرؓ،٩/٤٢٦،رقم: ٤٠٣٤).
[2] مسندأحمد ،(مسند أبي ذر غفاريؓ،٧/٢٢١،رقم:٢١٨٧٩).
[3] المعجم االكبير ،(٨/٢٥٨،رقم: ٧٨٧١).
[4] مسند أحمد ،( أبوالمغيرة عن معان ،٧/ ٤٢٧،رقم:٢٢٦٤٤).
[5] المعجم الكبير ،(٢/١٥٧ ،رقم:١٦٥١).

الغساني [قد مرّ ذكره ] عن أبيه عن جده عن أبي إدريس الخولاني عن أبي ذرؓ ." کے طریق سے تخریج کی ہے۔

**"لا عقل كالتدبير، ولا ورع كالكف، ولا حسب كحسن الخلق":**

**حافظ ابن ماجہؒ** نے "سنن ابن ماجه"(رقم:٤٢١٨) میں "عبد الله بن محمد بن رمح ،عن عبد الله بن وهب ،عن الماضي ،عن القاسم بن محمد ،عن أبي إدريس الخولاني ،عن أبي ذرؓ. کے طریق سے، یہ روایت تخریج کی ہے،اس روایت کے بارے میں علامہ بوصیریؒ "مصباح الزجاجة "(رقم:١٥١٣) میں لکھتے ہیں: "هذا إسناد ضعيف لضعف الماضي بن محمد الغافقي المصري......".

# ⑪ سکینہ کی تفسیر

قال الحاكم في "مستدركه": "أخبرنا أبوبكر الشافعي، ثنا إسحاق بن الحسَن، ثنا أبو حذيفة، ثنا سفيان، عن سلمة بن كهيل، عن أبي الأحوص، عن عليّ رضي الله عنه ﴿هوالذى أنزل السكينة في قلوب المؤمنين﴾ [الفتح: ٤] قال: "السكينة لها وجهٌ كوجه الإنسان ثم هي بعد ريح هَفّافة". هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه".[1]

ترجمہ: ''حضرت علیؓ ﴿هوالذى أنزل السكينة في قلوب المؤمنين﴾ [الفتح: ٤] کے متعلق فرماتے ہیں کہ سکینہ کا چہرہ انسان کے چہرہ انسان کے چہرہ جیسا ہوتا ہے، اس کے بعد شفاف، تیز رفتار ہوا کی مانند بن جاتی ہے''۔

## روایت کے توابع:

## حاکم کی سند میں مذکور سفیان ثوری کے توابع:

''مستدرك حاكم'' کی مذکورہ روایت اوراسی طرح ''دلائل النبوة للبيهقي''[2] ''تف
عبدالرزاق الصنعاني''[3] میں سفیان ثوری، سلمۃ بن کُھَیل سے روایت نقل کرنے و
ہیں۔ ''تفسير ابن أبي حاتم''[4] میں مِسْعَر اور ''تفسير طبري''[5] میں محمد بن جُحَادہ

[1] مستدرك حاكم، (كتاب التفسير، تفسير سورة الفتح، ٢/٤٩٩، رقم: ٣٧١٤).
[2] دلائل النبوة، (٤/١٦٧).
[3] تفسير عبدالرزاق الصنعاني، (١/١٠١).
[4] تفسير ابن أبي حاتم، (قوله أن ياتيكم التابوت، ٢/٤٦٨، رقم: ٢٤٧٤).
[5] تفسير الطبري، (سورة البقرة، الآية ٢٤٨، ٢/٦٢٤).

روایت سلمۃ بن کھیل سے نقل کی ہے، بالفاظ دیگر مِسْعَر اور محمد بن جُحادہ نے سلمۃ بن کُھَیل سے روایت نقل کرنے میں سفیان الثوری کی متابعت کی ہے۔

**روایت کے بارے میں ائمہ حدیث کا کلام:**

(۱) حاکم نیسابوریؒ "مستدرك" میں نقل روایت کے بعد لکھتے ہیں: "هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرّجاه"۔[1]

(۲) حافظ ذہبیؒ نے بھی حاکم کی موافقت کی ہے۔[2]

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ الحديث صحيح كما قال الحاكم ووافقه الذهبي.

---

[1] مستدرك حاكم، (كتاب التفسير، تفسير سورة الفتح، ۲/۴۹۹، رقم: ۳۷۱۴).

[2] مستدرك حاكم، ( كتاب التفسير، تفسير سورة الفتح، ۲/۴۹۹، رقم: ۳۷۱۴).

# ⑫ وقت تلاوت فرشتوں کا نزول

قال الإمام محمد بن إسماعيل البخاري :"وقال الليث حدثني يزيد بن الهاد ،عن محمد بن إبراهيم ،عن أُسَيد بن حُضَير قال :بينما هو يقرأ من الليل سورة البقرة وفرسه مربوط عنده،إذ جالتْ الفرسُ فسكت ،فقرأ فجالتْ الفرس فسكتَ وسكنتْ الفرس ،ثم قرأ فجالتْ الفرس،فانصرف وكان ابنه يحيى قريباًمنها فأشْفَق أن تُصيبه، فلما اجْتَرّه رفع رأسه إلى السماء حتى مايراها،فلماأصبح حدث النبي ﷺ ،فقال له: "إقرأ ياابن حُضَير!،اقرأ يا ابن حضير!" قال :فاشفقتُ يارسول الله! أنْ تطأ يحيى وكان منها قريباً ،فرفعتُ رأسي فانصرفتُ إليه ،فرفعتُ رأسي إلى السماء فإذا مثل الظُلَّة، فيها أمثالُ المصابيح ،فخرجتُ حتى لا أراها، قال:"وتدري ماذاك ؟" قال :لا :،قال:"تلك الملائكة دنتْ لصوتك ،ولو قرأتَ لأصبحتْ ينظر الناس إليها ،لاتتوارى منهم". قال ابن الهاد:وحدثني هذ الحديث عبدالله بن خباب، عن أبي سعيد الخدري، عن أُسيد بن حضير".[1]

ترجمہ: ''اُسید بن حُضَیر ؓ سے مروی ہے کہ ایک رات وہ سورہ بقرہ کی تلاوت کررہے تھے، پاس ہی ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا، اچانک گھوڑے نے چکر لگانا شروع کردیا تو وہ خاموش ہوگئے،گھوڑا بھی رک گیا ،پھر پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا پھر گھومنے لگا، یہ خاموش ہوگئے تو گھوڑا بھی رک گیا، پھر جو پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا پھر چکر لگانے لگا۔ حضرت اسید بن خضیر ؓ نے سلام پھیر دیا، کیونکہ گھوڑے کے پاس ہی ان کا بیٹا یحیی

[1] الصحيح للبخاري،(كتاب فضائل القرآن ،باب نزول الملائكة عند قرائة القرآن ،۸۹۹،رقم: ۵۰۱۸).

تھا، انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں گھوڑا یحیی کو کچل نہ دے، صبح ہوئی تو سارا قصہ حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ ابن حضیر! تم پڑھتے ہی رہتے، ابن حضیر تم پڑھتے ہی رہتے! اسید بن حضیر نے عرض کیا یارسول اللہ! یحیی گھوڑے کے قریب ہی تھا، مجھے یہ اندیشہ ہونے لگا تھا کہ کہیں گھوڑا اسے کچل نہ دے ، چنانچہ میں نے سر اوپر اٹھایا پھر سلام پھیر کر یحیی کے پاس گیا، اب آسمان کی طرف جو سر اٹھا کر دیکھا تو بادل کی مانند کوئی چیز دکھائی دی، جس میں چراغ جیسی چیزیں بھی تھیں، پھر میں باہر کو نکلا حتی کہ یہ بادل نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمھیں معلوم ہے کہ یہ کیا تھا؟ انھوں نے عرض کیا کہ نہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ فرشتے تھے، تمھاری قراءت سننے قریب آگئے تھے، اگر تم پڑھتے رہتے، تو لوگ بھی فرشتوں کو دیکھ لیتے، فرشتے ان سے اوجھل نہ ہوتے''۔

**روایت کے دیگر مصادر:**

بخاری شریف کی مذکورہ روایت درج ذیل کتب میں بھی ہے: "الصحیح لمسلم"، [1] "مسند أحمد"، [2] "صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان"، [3] "مستدرك حاكم"، [4] "شعب الإيمان للبيهقي"، [5] "حلية الأولياء"، [6] " المعجم الكبير" [7]۔

---

[1] الصحیح لمسلم، (كتاب صلوة المسافرين وقصرها، باب نزول السكينة لقراءة القرآن، ۱/۵٤۷، رقم: ۷۹۵).

[2] مسند أحمد، (مسند براء بن عازب رضی اللہ عنہ، ٦/۳۳٦، رقم: ۱۸۷۹۲).

[3] صحيح ابن حبان بترتيب إبن بلبان، (كتاب الرقائق، باب قراءة القرآن، ۳/۵۸، رقم: ۷۷۹).

[4] مستدرك حاكم، (كتاب فضائل القرآن، ۱/۵۵۳).

[5] شعب الإيمان، (٤/۲۲۱، رقم: ۲٤۲٦).

[6] حلية الأولياء، (۹/۲۳۷).

[7] المعجم الكبير، (۱/۲۰۸، رقم: ۵۷۰).

# ⑭ تلاوت کے وقت سکینہ کا نزول

قال الإمام البخاري في "صحيحه": "حدثني محمد بن بشار،حدثنا غُندر ،حدثناشعبة ،عن أبي إسحاق سمعتُ البراء بن عازب رضي الله عنه:قرأ رجل الكهف وفي الدار الدابة، فجعلتْ تنفر فسلّم فإذا ضبابة أوسحابة غشيتْ، فذكره للنبي ﷺ قال :"إقرأ فلان! فإنّها السكينة نزلتْ للقرآن أو تنزّلتْ للقرآن". [1]

ترجمہ:''براء بن عازب ؓ فرماتے ہیں کہ ایک صحابیؓ نماز میں سورہ کہف پڑھ رہے تھے اورگھر میں ایک چوپایہ بھی تھا جو بدکنے لگا ،صحابی ؓ نے سلام پھیرا تو دفعتا نظر آیا کہ دُھند یا بادل ان پر چھایا ہوا ہے،ان صحابی ؓ نے حضور اُقدس ﷺ سے یہ سارا قصّہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ اے فلاں!تم قرآن پڑھتے رہتے ،کیونکہ یہ سکینہ تھا جس کا نزول قرآن شریف کی وجہ سے تھا''۔

**روایت کے دیگر مصادر:**

''بخاری شریف'' کے علاوہ ان کتب میں بھی یہ روایت مذکور ہے:

" الصحيح لمسلم"[2] ،"مسند أحمد"[3] ،"مسندأبي يعلى".[4]

حافظ ابن حجرؒ نے''فتح الباري ''[5] اورحافظ ابن کثیرؒ نے اپنی''تفسیر''[6] میں یہ تصریح کی ہے کہ یہ صحابی اُسید بن حضیر ؓ تھے۔

---

[1] الصحيح للبخاري ،(رقم:٥٠١٩).

[2] الصحيح لمسلم ،(كتاب صلاة المسافرين وقصرها ،باب نزول السكينة لقرآة القرآن ،٥٤٧/١،رقم:٧٩٥).

[3] مسند أحمد ،(البراء بن عازبؓ،٣٠٤/٦،رقم: ١٨٦٦٦).

[4] مسند أبي يعلى ،(مسندالبراء بن عازبؓ،١٦٢/٢،رقم:١٧١٦).

[5] فتح الباري ،(الحديث السادس والثلاثون ،٦٢٢/٦).

[6] تفسيرابن كثير،(سورة الكهف آلاية ١).

## ⑭ کلام پاک سے لاپرواہی پر باری تعالیٰ کا شکوہ

قال حُجّة الإسلام أبوحامد الغزالي :"وقد وَرَدَ في التوراة :ياعبدي! أما تستحي مني. ياتيك كتاب من بعض أخوانك وأنت في الطريق تمشي فتعدل عن الطريق وتقعد لأجله وتقرأه وتتدبّره حرفاًحرفاً حتى لا يفوتك شئٌ منه ،وهذاكتابي أنزلناه إليك أنظُرْ! كم فصلتُ لك فيه من القول ،وكم كررتُ عليك فيه لتتأمّل طوله وعرضه،ثم أنتَ معرض عنه،أفكنتُ أهْونُ عليك من بعض إخوانك ؟

ياعبدي! يقعد إليك بعضُ إخوانك فتُقبِل عليه بكل وجهك وتُصغِي إلى حديثه بكلّ قلبك ،فإن تكلم متكلّم أو شغلك شاغل عن حديثه أومأتَ إليه أن كف ،وهاأناذا مُقبِل عليك ومحدث لك وأنتَ معرض بقلبك عني أفجعلتَني أهون عندك من بعض إخوانك". [1]

قلت[الراقم]:هو من الإسرائيليات كما ترى و لم أجده مسنداً.

ترجمہ: ''امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہے کہ حق سبحانہ وتقدس ارشاد فرماتے ہیں اے میرے بندے! تجھے مجھ سے شرم نہیں۔ تیرے پاس راستے میں کسی دوست کا خط آجاتا ہے، الگ بیٹھ کر غور سے پڑھتا ہے۔ ایک ایک لفظ پر غور کرتا ہے کہ کہیں کچھ چھوٹ نہ جائے اور میں نے بھی اپنی کتاب تم پر نازل کی ہے دیکھو تو سہی! میں نے تمھارے لئے اس میں کتنی کھول کھول کر بات کی ہے، بعض اہم امور بار بار تکرار سے ذکر کیے ہیں تاکہ تو اس پر غور کرے ،اور تو بے پرواہی سے اڑا

---

[1] اتحاف السادة المتقين ،(كتاب آداب تلاوة القرآن ،الباب الاول ،٥/ ٢٤).

دیتا ہے، کیا میں تیرے نزدیک تیرے دوستوں سے بھی ذلیل ہوں۔

اے میرے بندے! تیرے بعض دوست تیرے پاس بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں، تو ہمہ تن ادھر متوجہ ہوتا ہے، کان لگاتا ہے، غور کرتا ہے کوئی بیچ میں تجھ سے بات کرنے لگے، تو اشارے سے اس کو روکتا ہے، منع کرتا ہے، میں تیری طرف متوجہ ہو کر تجھ سے اپنے کلام کے ذریعے باتیں کرتا ہوں اور تو ذرا بھی دل سے توجہ نہیں دیتا، کیا میں تیرے نزدیک تیرے دوستوں سے بھی ذلیل ہوں''۔

## روایت کے دیگر مظان:

امام غزالیؒ سے منقول تورات کی یہ روایت ان کتب میں بھی ذکر کی گئی ہے: ''التبصرة لابن الجوزي"[1]، "قُوت القلوب لأبي طالب المكّي"[2]، "تفسير حقي"[3].

---

[1] التبصرة لابن الجوزي، (۱/ ۳۸۰).

[2] قوت القلوب، (۱/ ۱۰۹).

[3] تفسير حقي، (۱۲/ ٤٦٣).

# ⑮ ختم قرآن پر فرشتوں کی رحمت کی دعا

قال الإمام أبو نعيم الأصبهاني في "حلية الاولياء": " حدثنا عبدالله بن محمد، ثنا محمدبن شعيب التاجر، ثنا محمدبن عاصم الرازي ،ثنا هشام بن عبيدالله عن محمد ،يعنى ابن جابر ،عن ليث ،عن طلحة بن مصرّف ،عن مصعب بن سعد ،عن سعدؓ قال: قال رسول الله ﷺ :"من ختم القرآن أوّل النهار صلتْ عليه الملائكة حتى يُمسي، ومن ختمه آخر النهار صلتْ عليه الملائكة حتى يُصبح ".

غريب من حديث طلحة تفرد به هشام عن محمد".[1]

ترجمہ: "حضرت سعد بن اَبی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص دن کے شروع میں ختم قرآن کرلے تو شام تک فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اگر دن کے ختم پر قرآن مکمّل کرلے تو صبح تک فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں"۔

إسناده ضعيف ،ورواه الدارمي موقوفاً على سعدؓ فقال:"هذا حسن عن سعد" انتهى،و قد روي في معناه عن جماعة من التابعين فالحاصل أنّه يجوز في الفضائل.

**روایت کا تابع:**

**حافظ ابونعیم کی سند میں موجود محمد بن جابر کا تابع:**

"حلية الأولياء" کی زیر بحث روایت حضرت سعد بن اَبی وقاصؓ سے مرفوعاً مروی

[1] حلية الأولياء،(طلحة بن مصرّف،٥/٢٦).

ہے،"سنن الدارمي "[1] میں اسی مضمون کی روایت سعد بن أبي وقاص ؓ سے مرقوفاً مروی ہے، جس میں عنبسۃ نے لیث سے روایت نقل کرنے میں زیر بحث روایت میں مذکور محمد بن جابر کی متابعت کی ہے "سنن الدارمي" کی روایت یہ ہے: "حدثنا محمدبن حميد[2]، ثنا هارون ،عن عَنْبَسة، عن ليْث ،عن طلحة بن مصرف ،عن مصعب بن سعد ،عن سعد ؓ قال: إذا وافق ختمُ القرآن اوّل الليل صلتْ عليه الملائكة حتى يُصبح،وإن وافق ختمُه آخر الليل صلتْ عليه الملائكة حتى يُمسي" ،قال أبومحمد [الدارمی]:"هذا حسن عن سعد".

رجالہ:

"حلية الأولياء" اور "سنن الدارمي" دونوں کی سند میں مذکور مُصعب بن سعد بن أبي وقاص اور طلحة بن مصرّف بن عمرو بن کعب الیامی، ان دونوں کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ نے "التقريب"[3] میں اور علامہ ذھبی نے "الكاشف"[4] میں توثیق کے کلمات نقل کیے ہیں۔

"حلية" اور "سنن الدارمي" دونوں کی روایت میں مذکور لیث بن أبي سلیم بن زُنیم کے بارے میں ائمہ جرح والتعدیل کے أقوال ملاحظہ ہوں:

قال أحمد بن حنبل :" سليم مضطرب الحديث ،ولكن حدث عنه الناس".[5]

وقال أبوزرعة:" ليث لايشغل به،هومضطرب الحديث".[6]

---

[1] سنن الدارمي،(كتاب فضائل القرآن ،باب في ختم القرآن ،٥٦١/٢،رقم:٣٤٨٣).

[2] فيه محمد بن حميد بن حيان الرازي(المتوفى ٢٤٧هـ)،قال عنه الذهبي:"الحافظ ،وثّقه جماعة والأولى تركه".(الكاشف،رقم:٤٧١٠)،وقال ابن حجر:"حافظ ضعيف ،وكان ابن معين حسن الرأي فيه".(التقريب،٥٨٣٤).

[3] التقريب ،طلحة (رقم:٣٠٣٤)،مصعب (رقم:٦٦٨٨).

[4] الكاشف ،طلحة (٤٥/٢،رقم:٢٥٠٠)،مصعب (١٤٧/٣،رقم:٥٥٥٥).

[5] الجرح والتعديل ،(٢٤٣/٧،رقم:١٢٥٥٨).

[6] الجرح والتعديل ،(٢٤٣/٧،رقم:١٢٥٥٨).

وقال يحی بن معين :"ليس حديثه بذاك ضعيف" .[1]

وقال أبوحاتم :" ليث بن أبی سليم أحبّ إلي من يزيد بن أبي زياد، كان أبرأ ساحة يكتب حديثه".[2]

وقال أبو أحمدبن عدي:" له أحاديث صالحة غير ماذكرتُ،وقد روٰی عنه شعبةُ والثوري،وغيرهما من ثقات الناس ،ومع الضعف الذی فيه يُكتب حديثه".[3]

وقال الذهبي :" فيه ضعف يسيرٌ من سوء حفظه كان ذا صلوٰة وصيام وعلم كثير وبعضهم احتج به".[4]

وقال ابن حجر :" صَدوق اختلط جداً،ولم يتميز حديثه فترك".[5]

## زیر بحث مضمون تابعین کرام سے بھی مروی ہے:

"حلية الأولياء" کی زیر بحث روایت کے مضمون پر مشتمل اَقوال متعدد تابعین کرام سے مروی ہیں:

(۱) ابراھیم بن یزید نخعیؒ سے "سنن الدارمی "[6] میں "إبراهيم بن موسى ،عن جرير ،عن أعمش، عن ابراهيم ". کے طریق سے منقول ہے:"إذا اقرأ الرجل القرآن نهاراً صلتْ عليه الملائكة حتی يُمسي ،وإنْ قرأه ليلاً صلتْ عليه الملائكة حتی يُصبح ".قال سليمان [أعمش]: "فرأيتُ أصحابنا يُعجبهم أن يختموه أوّل النهار أوّل الليل".

ابراہیم بن یزید نخعیؒ کی مذکورہ روایت" فضائل القرآن للقاسم بن سلام"[7] ،" فضائل

---

[1] الجرح والتعديل ،(٢٤٣/٧،رقم:١٢٥٥٨).
[2] الجرح والتعديل ،(٢٤٣/٧،رقم:١٢٥٥٨).
[3] الكامل ،(٢٣٨/٧،رقم:١٦١٧).
[4] الكاشف،(١٤/٣،رقم:٤٧٥٧).
[5] التقريب،(٤٦٤،رقم:٥٦٨٥).
[6] سنن الدارمي،(كتاب فضائل القرآن،باب في ختم القرآن ،١٠/ ٤٣٤،رقم:٣٥٤١).
[7] فضائل القرآن للقاسم بن سلام،(باب فضل ختم القرآن ،ص:١٠٩).

القرآن لمحمد بن الضریس "[1] اور "حلیة الأولیاء لأبي نعیم"[2] میں مختلف سندوں سے تخریج کی گئی ہے۔

(۲) ابراھیم بن یزید نخعی ؒ کے علاوہ تابعین سے بھی یہ روایت مروی ہے، چنانچہ امام نووی ؒ "کتاب الأذکار "[3] میں لکھتے ہیں: "وروی ابن أبي داؤد ،عن عمرو بن مرة التابعي الجلیل رضي اللّٰہ عنه،قال :"کانویحبون أن یختم القرآن من أوّل اللیل أو من أوّل النهار".وعن طلحة بن مصرف التابعي الجلیل الإمام قال:"من ختم القرآن أیّة ساعة کانت من النهار صلت علیه الملائکة حتی یمسي ،وأیّة ساعة کانت من اللیل صلت علیه الملائکة حتی یصبح" .وعن مجاهد نحوه".

(۳) "سنن الدارمي" [4] میں محمد بن سعید کے طریق سے تابعی طلحہ بن مصرف اورعبدالرحمٰن بن اسوددونوں سے اسی مضمون کے اُقوال مروی ہے۔

"شعب الإیمان للبیهقي "[5] میں اُبوالحسین بن بشران کے طریق سے،اُسود سے منقول ہے: "من قرأ القرآن فختمه نهاراً غفر له ذلك الیوم ،ومن ختمه لیلاً غفر له تلك اللیلة ".

---

[1] فضائل القرآن لمحمدبن الضریس ،(باب الرجل إذا ختم القرآن مایصنع،ص:٥٢،رقم: ٨٠).

[2] حلیة الأولیاء،(إبراهیم بن یزید النخعي ،٣/٢٢٧).

[3] کتاب الاذکار،(١/١٠٣،رقم:٣٠٤).

[4] سنن الدارمي ،(کتاب فضائل القرآن ،باب في ختم القرآن ،٢/٥٦٠،رقم:٣٤٨٠).

[5] شعب الإیمان،(٣/٤٢٣،رقم:١٩١١)

# ⑯ تلاوت کی مختلف مقداروں پر اجر وثواب

قال الإمام الدارمي: "حدثنا أبوالنعمان، حدثنا وُهَيب، عن يونس، عن الحَسَن أنّ النبي ﷺ قال: "من قرأ في ليلة مائة آية لم يُحاجه القرآن تلك الليلة، ومن قرأ في ليلة مائتي آية كتب له قنوت ليلة، ومن قرأ في ليلة خمسمائة آية إلى الألف أصبح وله قنطارٌ في الآخرة"، قالوا: وما القنطار ؟قال: " اثنا عشر ألفا".[1]

ترجمہ: "حسن بصری ؒ نے حضور ﷺ سے مرسلاً نقل کیا ہے کہ جو شخص سو آیتیں رات کو پڑھے کلام اللہ شریف کے مطالبے سے بچ جائے گا جو دو سو پڑھ لے تو اس کو رات بھر کی عبادت کا ثواب ملے گا، اور جو پانچسو سے ہزار تک پڑھ لے اس کے لئے آخرت میں ایک قنطار ہے، صحابہؓ نے پوچھا کہ قنطار کیا ہوتا ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بارہ ہزار کے برابر (درہم مراد ہوں یا دینار)"۔

"سنن الدارمي" کی زیر بحث مرسل روایت کی دیگر ہم معنی مرسل، موقوف اور مرفوع روایات بھی ہیں۔

## زیر بحث مرسل روایت کے توابع:

### وهیب بن خالد بن عجلان الباهلی کا متابع:

مذکورہ روایت کی سند میں مذکور یونس بن عبید بن دینار عبدی بصری سے نقل کرنے والے راوی وہیب بن خالد بن عجلان باہلی ہیں، یونس سے وہیب کے علاوہ بھی اس روایت کو یونس عن الحسن کے

---

[1] سنن الدارمي، (۲/ ۵۵۷ رقم: ۳۴۵۹).

طریق سے مرسلاً نقل کرتے ہیں، چنانچہ "مسند الحارث"[1] میں حماد بن سلمہ، یونس عن الحسنؒ سے اس روایت کو مرسل نقل کرتے ہیں، یعنی حماد نے یونس سے نقل روایت میں وہیب کی متابعت کی ہے۔

**یونس بن عبید بن دینار کا متابع:**

اسی طرح "دارمي" کی روایت میں یونس بن عبید، حسن بصریؒ سے روایت نقل کرتے ہیں، یونس بن عبید کے علاوہ، حزم بن اَبی حزم "سنن سعید بن منصور"[2] میں اسی روایت کو حسن بصریؒ سے مرسلاً نقل کرنے والے ہیں، یعنی حزم بن اَبی حزم نے حسن بصریؒ سے نقل روایت میں یونس بن عبید کی متابعت کی ہے۔

**روایت کے شواہد:**

مذکورہ مرسل روایت کے موقوف ومرفوع شواہد ذیل میں لکھے جائیں گے۔

**مذکورہ مرسل روایت کے مضمون پر مشتمل موقوف روایتیں:**

"المعجم الکبیر"[3] میں بشر بن موسیٰ، اور "المصنّف لابن أبي شیبة"[4] میں فضل بن دُکین کے طریق سے عبداللہؓ بن مسعود سے اسی مضمون کی موقوف روایت تخریج کی گئی ہے، "المصنف لابن أبي شیبة" میں مذکور روایت یہ ہے: "من قرأ في لیلة خمسین آیة لم یکتب من الغافلین، ومن قرأ مئة آیة کتب من القانتین، ومن قرأمئة آیة کتب له قنطار، ومن قرأ سبع مئة آیة فُتح له"۔ "المصنف لابن أبي شیبة"[5] کی ایک دوسری روایت بھی ہے، جو غندر کے

[1] انظر بغیة الباحث، (کتاب التفسیر، باب فضل القرآن، ۲/ ۷۳۸، رقم: ۷۳۲).
[2] سنن سعید بن منصور، (۱/۱۹۳، رقم: ٤٦).
[3] المعجم الکبیر، (٤/ ٤٩٠، رقم: ٨٦٤٠).
[4] المصنف لابن أبي شیبة، (کتاب فضائل القرآن، من قرأ مئة آیة أو کثر، ۱۵/ ۳۹۱، رقم: ۳۰۷۰۵).
[5] المصنف لابن أبي شیبة، (کتاب فضائل القرآن، من قرأ مئة آیة أو أکثر، ۱۵/، رقم: ۳۰۷۰٦).

طریق سے تخریج کی گئی، جس میں حضرت معاذؓ سے اسی مضمون کی موقوف روایت منقول ہے۔

## مضمون پر مشتمل مرفوع روایتیں:

زیر بحث مرسل روایت کے مضمون پر مشتمل مرفوع روایتیں بھی ہیں:

(۱) ابن عباسؓ کی مرفوع روایت ''شعب الإیمان'' [۱] میں أبونصر بن قتادۃ کے طریق سے اور ''الترغیب في فضائل الأعمال وثواب ذلك لابن شاهین'' [۲] أحمد بن محمد بن یزید زعفران کے طریق سے تخریج کی گئی ہے، ''شعب الإیمان'' میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ''من قرأ لیلةً مائة آیة لم یکتب من الغافلین، ومن قرأ مائتي آیة کتب من العابدین، ومن قرأ ثلاثمائة آیة کتب من القانتین، ومن قرأ أربعمائة آیة أصبح له قنطارٌ من الأجر، والقنطار مائة وعشرون قیراطاً، والقیراط مثل أحد''.

(۲) ''شعب الإیمان'' [۳] ہی میں زیر بحث ''سنن الدارمي'' کے مضمون پر مشتمل، أنس بن مالکؓ کی مرفوع روایت علی بن أحمد بن عبدان کے طریق سے تخریج کی گئی ہے، حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ''من قرأ أربعین آیة في لیلة لم یکتب من الغافلین، ومن قرأ مائة آیة کتب من القانتین، ومن قرأ مائتي آیة لم یحاجه القرآن یوم القیامة، ومن قرأ خمسمائة آیة کتب له قنطارٌ من الأجر''.

(۳) اسی طرح أبوالدرداءؓ کی مرفوع روایت ''المصنف لابن أبي شیبة'' [۴] میں زید بن

---

[۱] شعب الإیمان، (فصل في مقداره ماتستحب فیه القراءة، ۳/۴۹۶، رقم: ۲۰۰۸).

[۲] الترغیب في فضائل الأعمال وثواب ذلك، (باب مختصر من کتابي الموسوم بفضائل القرآن، ۱/۲۲۳، رقم: ۱۹۹).

[۳] شعب الإیمان، (فصل في مقداره ماتستحب فیه القراءة، ۳/۴۹۷، رقم: ۲۰۱۰).

[۴] المصنف لابن أبي شیبة، (کتاب فضائل القرآن، من قرأ مئة آیة أو أکثر، ۱۵/۴۹۱، رقم: ۳۰۷۰۵).

حباب کے طریق سے اور أبوأمامۃؓ کی مرفوع رویت" المعجم الکبیر للطبراني "[1] میں علی بن سعید رازی کے طریق سے تخریج کی گئی ہے،" المعجم الکبیر" میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں: "من قرأعشر آيات في ليلة لم يكتب من الغافلين، ومن قرأمائة آية كتب له قنوت ليلة، ومن قرأ مائتي آية كتب له من القانتين ،ومن قرأ أربع مائة آية كتب من العابدين ،ومن قرأ خمس مائة آية كتب من الحافظين ،ومن قرأستّ مائة آية كتب من الخاشعين .ومن قرأثمان مائة آية كتب له من المُخبتين،ومن قرأالف آية أصبح له قنطارٌ،والقنطار ألف ومئتاأوقية،الأوقِيّةُ خيرٌ مما بين السماء والارض ،أوقال :مماطلعتْ عليه الشمس،ومن قرأ ألفي آية كان من الموجِبين".

قلت [ الراقم ]:فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ الحديث مرسل صحيح وله شواهد.

---

[1] المعجم الكبير ،(القاسم بن عبدالرحمن بن الشامي مولى معاوية عن أبي أمامة ،٤/ ١٠٣،رقم:٧٦٤٩).

# ⑰ تلاوت میں دشمن سے حفاظت

قال الإمام البزّار في "مسنده": "حدثنا الحَسَن بن محمد بن عباد البغدادي قال: نامحمد بن يزيد بن سنان قال: نايزيد بن سنان يعني أباه قال: نازيد بن أبي أنيسة، عن أبي إسحاق، عن عاصم بن ضمرة، عن عليّ رضي الله عنه، عن رسول الله ﷺ أنّه قال: بعث الله يحيى بن زكريا إلى بني إسرائيل بخمس كلمات...... وإنّ الله يامركم أن تقرؤوالكتاب، ومثل ذلك كمثل قوم في حصنهم صار إليهم عدوّهم، وقدأعدوا في كل ناحية من نواحي الحصن قوماً فليس يأتيهم عدوّهم من ناحية من إلّا وبين أيديهم من يدرؤهم عن الحصن فذلك مثل من يقرأ القرآن لايزال في أحصن حصن أو في حصن حصين".

قال أبوبكر: ولم أر في كتابي الخامسة، وهذا الحديث لانعلمه يروى عن عليّ رضى الله عنه عن النبيّ ﷺ، إلّا من هذ الوجه بهذا الاسناد"[1]

ترجمہ: "حضرت علی کرّم اللہ وجہہ سے ایک طویل روایت میں مروی ہے کہ حضرت یحیی علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا کہ حق تعالیٰ شانہ تم کو اپنے کلام کے پڑھنے کا حکم فرماتا ہے اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی قوم اپنے قلعہ میں محفوظ ہو، جن کی طرف کوئی دشمن متوجہ ہو کر قلعہ کی ہر جانب سے ان پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہو جس جانب سے بھی وہ حملہ کرنا چاہے اسی جانب سے ایک محافظ سامنے آکر ان کو قلعہ سے دھکیل دیتا ہے۔ یہی مثال اس شخص کی ہے جو قرآن شریف پڑھتا ہے، وہ شخص مسلسل محفوظ

[1] البحر الزخّار، (۲/ ۲۷۵، رقم: ٦۹٥).

ترین قلعہ یا (راوی کوشک ہے) محفوظ قلعہ میں رہتا ہے۔

**روایت پر کلام:**

حافظ ہیثمیؒ نے "مجمع الزاوائد"[1] میں "مسند البزار" کی مذکورروایت نقل کر کے لکھا ہے: "رواہ البزار ورجاله موثقون إلاّشيخ البزار الحسن بن محمد بن عباد فإنّي لم أعرفه".

شیخ بزار حسن بن محمد کا ترجمہ "تاريخ بغداد" (رقم: ٣٩٠٨) میں بلا جرح وتعدیل موجود ہے۔

**دیگر راویوں کے حالات ملاحظہ ہوں:**

**(١) أبو إسحاق عمروبن عبدالله بن عبيد السبيعي :**

قال الحافظ ابن حجر: "ثقة، مُكْثِر عابد، من الثالثة، اختلط بأخَرَة".[2]

**(٢) زيد بن أبي أنيسة، أبوأسامة الرهاوي، شيخ الجزيرة:**

قال الذهبي: "حافظ إمام ثقة".[3]

**(٣) يزيد بن سنان بن يزيد التميمي، أبوفروة الرُّهاوي:**

قال الحافظ ابن حجر: "ضعيف"[4]، وقال الذهبي: "ضعّفه أحمد"[5].

**(٤) محمد بن يزيد بن سنان الجزَري، أبوعبدالله بن أبي فروة الرُّهاوي:**

قال الحافظ ابن حجر: "ليس بالقوي"[6]، وقال أبو حاتم: "ليس بالمتين، هوأشد غفلة من أبيه، مع أنّه كان رجلاً صالحاً، لم يكن من أحلاس الحديث، صَدوق، وكان

---

[1] مجمع الزوائد، (كتاب الإيمان، ١/ ١٩٩، رقم: ١٢٤).

[2] التقريب، (٤٢٣، رقم: ٥٠٦٥).

[3] الكاشف، (١/ ٣٣٦، رقم: ١٧٤٠).

[4] التقريب، (٦٠٢، رقم: ٧٧٢٧).

[5] الكاشف، (٢٧٩، رقم: ٦٤٢١).

[6] التقريب، (٥١٣، رقم: ٦٣٩٩).

يرجع إلى ستر وصلاح،وكان العقيلي يرضاه".[1]

**روایتِ بزار کا شاہد:**

"سنن الترمذي "[2] میں یہ روایت حضرت حارث الأشعری ؓ سے منقول ہے، تخریج روایت کے بعد آپ لکھتے ہیں:"هذا حديث حسن صحيح غريب".

واضح رہے کہ "سنن الترمذي "میں "مسند بزار" میں موجود: "وإنّ الله يامركم أن تقرؤوالكتاب......". کی جگہ یہ الفاظ ہیں:"وآمركم أن تذكروا الله ......".

**قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ إسناده ضعيف ،ومتنه صحيح كما أخرجه الترمذي من غير هذا الوجه فقال:"هذا حديث حسن صحيح غريب".**

[1] الجرح والتعديل ،(١٤٨/٨،رقم:١٣٨٨١).
[2] سنن الترمذي ،(رقم:٢٨٦٣)

# حافظ قرآن کے فضائل

# (۱) قران کی مشغولی پر شکر گزار بندوں سے افضل ثواب

قال أبوجعفر محمّد بن عمربن موسى العُقَيلي في 'الضعفاء" تحت ترجمة "أبي الحَسَن محمدبن الحَسَن بن أبي يزيدالهمداني الكوفي: "ومن حديثه ماحدّثناه بشربن موسى، حدّثنا حُسَين بن عبدالأول، حدّثنامحمدبن أبي يزيدالهمداني، حدثناعمرو بن قيس، عن عطية، عن أبي سعيدؓ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يقول الله تبارك وتعالى: "من شغله قراءةُ القرآن عن دُعائي وسألني، أعطيته أفضل ثواب الشاكرين". ولايتابع عليه انتهى".[1]

ترجمہ: ''حضرت أبوسعید خدری رضی اللہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ حق تعالی شانہ کا فرمان ہے کہ جس شخص کوقرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے دعائیں مانگنےاورسوال کرنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اس کوشکر گزار بندوں کے ثواب سے افضل ثواب عطا کروں گا''۔

## رایت کے دیگر مصادر:

"ضعفاء العقيلي" کی مذکورہ روایت أبوسعید خدریؓ سے مرفوعانقل کی گئی ہے۔

ابن الأنباریؒ نے "كتاب الوقف" میں،اورأبوعمرودانیؒ نے "طبقات القراء" میں أبوسعید خدریؓ ہی سے مذکورہ الفاظ کے مطابق روایت تخریج کی ہے،چنانچہ علامہ سیوطیؒ "جمع الجوامع"[2] میں رقمطراز ہیں:

---

[1] ضعفاء العُقيلي، (باب الميم، محمدبن الحَسَن أبي يزيد الهمداني، ٤/٤٨، رقم: ١٦٠٠).

[2] جمع الجوامع، (حرف الياء، ١١٥٦٢).

"یقول اللّٰه: من شغله قراءة القرآن علی دعائي ومسألتي،أعطیته أفضل ثواب الشاکرین".ابن الأنباري في"الوقف"[انظره مسنداً في "الآلي المصنوعة"(۲/۲۸۸)]، وأبوعمروالداني في"طبقات القراء" عن أبي سعید".[۱]

## روایت کے توابع:

## حافظ عقیلیؒ کی سند میں موجود حسین بن عبدالأول کے توابع:

"ضعفاء العقیلي" کی زیر بحث روایت میں محمد بن حسن بن أبی یزید همدانی سے روایت نقل کرنے والا راوی حسین بن عبدالأول ہے،محمد بن حسن بن أبی یزید الهمدانی سے حسین بن عبدالأول کے علاوہ اورراوی بھی اسی مضمون کی روایت نقل کرتے ہیں۔

چنانچہ "مختصرقیام اللیل لمحمدبن نصرالمروزي"[۲]،اور"سنن الترمذي"[۳]میں شهاب بن عباد عبدی،"شعب الإیمان للبیهقي"[۴]،اور"کتاب الدعاء للطبراني"[۵]میں،حسن بن حماد وراق،اور"سنن الدارمي"[۶]میں اسماعیل بن ابراهیم ترجمانی،ان تینوں راویوں نے زیر بحث روایت میں مذکور راوی محمد بن حسن بن أبی یزید همدانی سے نقلِ روایت میں حسین بن عبدالأول کی متابعت کی ہیں،اوران تمام طرق میں زیر بحث روایت میں مذکور"أعطیته أفضل ثواب الشاکرین". کی جگہ"أعطیته أفضل ماأعطي السائلین". کے اَلفاظ ہیں،اورامام ترمذیؒ تخریج روایت کے بعد

---

[۱] کنزالعمال ،(۱/۵٤۵،رقم:۲٤٤۰) میں بھی "جمع الجوامع "کے مطابق تفصیل ہے۔

[۲] مختصر قیام اللیل ،(ثواب القراءة باللیل ،۱/۲٦٤،رقم:۲۰۹).

[۳] سنن الترمذي ،(۵/٤۵،رقم:۲۹۲٦).

[۴] شعب الإیمان ،(العاشر من شعب الإیمان ،هوباب في محبة اللّٰه عزوجل ،فصل في إدامة ذکر اللّٰه عزوجل ،۳/۳۹۳،رقم:۱۸٦۰).

[۵] کتاب الدعاء ،(باب ماجاء في فضل ذکراللّٰه عزوجل ،ص:۱٦۲۸،رقم:۱۸۵۱).

[۶] سنن الدارمي ،(ومن کتاب فضائل القرآن ،باب فضل کلام اللّٰه علی سائرالکلام :۲/۵۳۳،رقم:۳۳۵٦).

لکھتے ہیں:"هذا حديث حسن غريب".

## حافظ عقیلیؒ وغیرہ کی سند میں موجود راوی محمد بن حسن بن أبي یزید ہمدانی کے بارے میں کلام:

واضح رہے کہ اب تک " ضعفاء العقيلي " اوراس کی تائید میں جتنے بھی طرق ذکر کیے گئے ہیں ،ان سب میں راوی محمد بن حسن بن أبي یزید ہمدانی موجود ہیں،جن کے بارے میں ائمۃ جرح والتعدیل کے اقوال ملاحظہ ہوں۔

قال ابن حبان[1] :" ضعيف" .

قال الإمام أحمد بن حنبل[2] : "ضعيف". وفي رواية"ماأراه يسوي شيئا" .

وقال أبوأحمد بن عدي[3] :"ومع ضعفه يكتب حديثه" .

قال أبوحاتم محمد بن إدريس[4]: "ليس بالقوي".

وقال يحيى بن معين[5] : "ليس بثقة، كان يكذب" .

قال الإمام دارقطني[6] :"لا شيء" .

قال الإمام النسائي[7] :"متروك" .

وقال الحافظ ابن حجر[8] :"ضعيف" .

---

[1] تهذيب الكمال ،(١٦/ ٢١٠،رقم: ٥٧٤٠).

[2] تهذيب الكمال ،(١٦/ ٢١٠،رقم: ٥٧٤٠).

[3] الكامل في الضعفاء (٧/ ٣٧٢،رقم: ١٦٥٦).

[4] الجرح والتعديل ،(٧/ ٣٠٣،رقم: ١٢٧٩١).

[5] الجرح والتعديل ،(٧/ ٣٠٣،رقم: ١٢٧٩١).

[6] تهذيب الكمال ،(١٦/ ٢١٠،رقم: ٥٧٤٠).

[7] الكامل في الضعفاء ،(٧/ ٣٧٢،رقم: ١٦٥٦).

[8] التقريب ،(٤٧٤،رقم: ٥٨٢٠).

قال الحافظ الذہبي [1]: "ضعّفه جماعةٌ، وقال س: "متروك".

## زیرِ بحث روایتِ حافظ عقیلیؒ پر ائمۂ حدیث کا کلام:

حافظ ذہبیؒ "میـزان الاعتـدال" [2] میں محمد بن حسن بن أبی یزید ہمدانی کے ترجمہ میں عقیلی کی زیرِ بحث روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: "حسّنه الترمذي، ولم يحسّن".

حافظ عقیلیؒ زیرِ بحث روایت کی تخریج کے بعد لکھتے ہیں: "ولا يتابع عليه" [3].

حافظ ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں: "سـألت أبي عن حديث، رواه محمد بن الحَسَن بن أبـي يـزيـد الهمداني، عن عمروبن القيس الخدريؓ، عن النبي ﷺ قال: قال الله عزّوجلّ، مـن شغله قراء ة القرآن عن دعائي ومسألتي، أعطيته أفضل ثواب السائلين، قال أبي: هذا حديث منكر، محمد بن الحسن ليس بالقوي" [4].

## زیرِ بحث روایتِ حافظ عقیلیؒ کے شواہد:

"ضـعـفـاء العقيلي" کی زیرِ بحث روایت میں مذکور أبوسعید خدریؓ کے علاوہ بھی اس مضمون کی حدیث نقل کرنے والے صحابہ ہیں، جن میں حضرت عمر فاروقؓ جابر بن عبداللہؓ اور حذیفہؓ کے طرق درج ذیل ہیں۔

## حضرت عمر فاروقؓ کے طرق سے تائید:

"التـرغيـب فـي فـضـائل الأعمال وثواب ذلك لابن شاهين" [5]، "شـعب الإيمان

---

[1] الكاشف، (۳/ ۳٤، رقم: ٤٨٦٨).

[2] ميزان الاعتدال، (۳/ ٥١٥).

[3] ضعفاء العُقيلي، (باب الميم، محمد بن أبي يزيد الهمداني، ٤/ ٤٨، رقم: ١٦٠٠).

[4] علل الحديث لابن أبي حاتم، (علل أخبار روايت في الفرائض، ٢/ ٨٢، رقم: ١٧٣٨).

[5] الترغيب في فضائل لأعمال، (باب مختصر من فضل الذكر الله عزوجل، ١/ ١٧٦، رقم: ١٥٤).

للبیهقي"[1]، "کتاب الدعاء للطبراني"[2]، "خلق أفعال العباد للبخاري"[3]، "التاریخ الکبیر للبخاري"[4]، "معرفة الصحابة لأبي نعیم"[5]، ان تمام کتابوں میں حضرت عمرؓ سے یہی روایت نقل کی گئی ہے، البتہ زیر بحث روایت میں مذکور "أعطیته أفضل ثواب الشاکرین". کی جگہ "أعطیته أفضل ما أعطي السائلین". کے الفاظ ہیں۔

## مذکورہ طریقِ عمر فاروقؓ پر حافظ ابن حجرؒ کا کلام:

علامہ جلال الدین سیوطیؒ "الآلي المصنوعة"[6] میں حضرت عمر فاروقؓ کی مذکور روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: "قال الحافظ ابن حجر في "أمالیه": "هذا حدیث حسن...".

## حضرت جابر بن عبداللہؓ کے طرق سے تائید:

"شعب الإیمان للبیهقي"[7] اور "مسند الشهاب القضاعي"[8] میں یہ روایت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے، جس میں حسبِ سابق "أعطیتُه أفضل ما أعطي السائلین". کے الفاظ ہیں۔

---

[1] شعب الإیمان، (العاشر من شعب الإیمان وهو في محبة الله عزوجل، فصل في إدامة ذکر الله عزوجل، ۹۳/۲، رقم: ۵۶۷).

[2] کتاب الدعاء، (باب ماجاء في فضل ذکر الله عزوجل، ۱۴/۵، رقم: ۱۷۳۸).

[3] خلق أفعال العباد، (قراءة الفاتحة خلف الإمام، ۲۵۵/۱، رقم: ۵۴۳).

[4] التاریخ الکبیر، (ترجمة، بکیر بن عتیق، ۱۱۵/۲، رقم: ۱۸۷۹).

[5] معرفة الصحابة، (۵۶/۱، رقم: ۲۱۶).

[6] اللآلي المصنوعة، (۲۸۸/۲).

[7] شعب الإیمان، (العاشر من شعب الإیمان وهو في محبة الله عزوجل، فصل في إدامة ذکر الله عزوجل، ۹۵/۲، رقم: ۵۶۸).

[8] مسند الشهاب القُضاعي، (۳۴۱/۱، رقم: ۵۸۴).

### حضرت حذیفۃ ؓ کے طریق سے تائید:

ابونعیم اصبہانیؒ نے "حلية الأولياء"[1] میں حضرت حذیفۃ ؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے: "من شغله ذكري عن مسألتي، أعطيته قبل أن يسألني".

### عمر بن مرۃ کے مرسل روایت سے تائید:

"المصنف لابن أبي شيبة"[2] میں یہ روایت عمرو بن مرۃ سے مرسلاً اس سند سے تخریج کی گئی ہے: "ابن نُمير، عن موسى بن أسلم، عن عمروبن مرة رفعه قال: من شغله ذكري عن مسألتي، أعطيته فوق ما أعطي السائلين، يعني الرب تبارك وتعالى".

قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ إسناده ضعيف ،وله شواهد ،بعضها حسن كما قال ابن حجر ، فالمتن حسن.

[1] حلية الأولياء ،(ترجمه سفيان بن عُيينه،۳۱۳/۷).
[2] مصنف لابن أبي شيبة ،(الدعاء بلا نية وعمل،رقم:۲۹۸۸۳).

# ② حاملین قرآن کا عرش کے سائے میں رہنا

قال الحافظ الديلمي: عن جعفر بن محمد بن الحُسَين، حدثنا حَسَن بن الحُسَين، حدثنا صالح بن (أبي) الأسود، عن مخارق بن عبدالرحمن، عن جعفر بن محمد، عن أبيه، عن عليٍّ، عن النبيﷺ أنه قال: "أدِّبو أولادكم على ثلاث خصال: على حبِّ نبيكم، وحبِّ أهل بيته، وعلى قراءة القرآن، فإنّ حَمَلَة القرآن في ظل الله يوم لاظل إلاّ ظلّه مع أنبيائه وأصفيائه".[1]

ترجمہ: ''حضرت علیؓ آپﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اپنی اولاد کو تین خوبیوں کی تربیت دو: اپنی نبی کی محبّت، اہل بیت کی محبّت، اور تلاوت قرآن، کیونکہ حاملین قرآن یعنی حفاظ ایسے دن اللہ کے سائے کے نیچے انبیاء اور برگزیدہ لوگوں کے ساتھ ہوں گے جس دن اللہ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہی ہوگا''۔

## "مسند الفردوس" کی سند میں مذکور رواۃ پر ائمہ رجال کا کلام:

(١) مخارق بن عبدالرحمن:

لم أجده.

(٢)صالح بن أبي الأسود:

قال أبوأحمد بن عدي[2]: "أحاديثه ليست بالمستفيضة".

وقال الذهبي[3]: "واهٍ".

---

[1] انظر السلسلة الضعيفة، (١٨١/٥، رقم: ٢١٦٢).

[2] الكامل، (١٠٤/٥، رقم: ٩١٥).

[3] لسان الميزان، (٢٨٠/٤، رقم: ٣٨٤٧).

(۳) حسن بن الحُسَين العرني الكوفي:

قال أبوحاتم[۱]:"لم يكن بصدوق عندهم، كان من رؤساء الشيعة".وقال أبوأحمد بن عدي[۲]:"روى أحاديث مناكير... ولايشبه حديثه حديث الثقات".

(٤) جعفربن محمد:

لم أظفر في "تعيينه".

ثم وجدت في "فيض القدير للمناوي"بأنه جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن عليؓ.قال عنه ابن حجر في "التقريب":"صدوق فقيه إمام".[۳]

(٥)وأبوه أبو جعفر الباقر :

قال عنه ابن حجر في "التقريب":"ثقة فاضل".[۴]

## روایتِ دیلمیؒ کا ایک دوسرا مصدر:

علامہ سیوطیؒ نے "مسندالفردوس" کی زیر بحث روایت "تمهيدالفرش في الخصال الموجبة لظلّ العرش"[۵] میں ابن النجارؒ کے حوالے سے نقل کی ہے،جس کی سند حافظ دیلمیؒ کی سند کے مطابق ہے،امام سیوطیؒ لکھتے ہیں:

"وقال ابن النجارفي تاريخ بغداد: أنبأنا أبوالقاسم الأزجي،قال: كتب إليّ أبوالرجاء أحمد بن محمد الكسائي أن أبانصرعبدالكريم بن محمد بن أحمدبن هارون الشيرازي أخبره: حدثناأبومعشرعبدالله بن إبراهيم الواعظ الهمداني، ثناأبوبكرأحمدبن

[۱] الجرح والتعديل،(۳/۸،رقم:۲۳۱۳).

[۲] الكامل،(۳/۱۸۱،رقم:٤٦٦).

[۳] فيض القدير، (رقم :۷۹۸).

[۴] تقريب التهذيب ،(رقم:٦١٥١).

[۵] تمهيد الفرش في الخصال الموجبة لظلّ العرش ،(ذكر الخصال التي وقعت لي ،۱/۹).

علي بن لال الفقيه،قال: ثناعلي بن محمدبن عامرالنهاوندي، ثنا علي بن العباس بن الوليد المقانعي بـ(الكوفة)، ثناجعفربن محمد بن الحسين الزهري، ثناحسن بن الحسين، ثنا صالح بن الأسود،عن مخارق بن عبدالرحمن، عن جعفربن محمد،عن أبيه، عن عليّ بن أبي طالبؓ قال: قال رسول الله ﷺ: "أدّبوأولادكم على ثلاث خصال: حبِّ نبيكم، وحبِّ أهل بيته، وعلى قراءة القرآن، فإنّ حملة القرآن في ظل الله يوم لاظلّ إلاّ ظلّه مع أنبيائه وأصفيائه . هذا حديث غريب".[1]

**روایت حافظ ابن نجار کا شاہد:**

علامہ سیوطیؒ "تمهيد الفرش"[2] میں گذشتہ ابن النجارؒ کی روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:

"وقدوجدت له شاهدا جيدا: أخبرني أبوالعباس الجمالي،أتنا سارة بنت شيخ الإسلام تقي الدين السبكي، أناأبوالعباس الجزري،أنامحمدبن عبدالهادي، أناالسلفي إجازة، أناأبوسعيد الأسدي، أناأبوعلي بن شاذان[3]، ثنا أبوالفوارس شجاع بن جعفر بن أحمد بن خالد الأنصاري الصوفي، ثناعباس بن محمد الدوري، ثناأبونعيم الفضل بن دُكين، ثنا أبوعامرالأسلمي، عن سهل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبى هريرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ:"سبعةٌ يظلّهم الله تحت عرشه يوم لاظلَّ إلاّ ظلّه: إمامٌ مقسطٌ، ورجل لقيته امرأة ذات جمال ومنصب، فعرضت نفسها عليه،فقال: إنّي أخاف الله ربّ العالمين، ورجلٌ تعلّم القرآن في صغره، فهويتلوه في كبره، ورجل تصدّق بصدقة بيمينه،

---

[1] علامہ بوصیریؒ نے "اتّحاف الخيرة المهرة" میں "مسندالفردوس" کے حوالہ سے یہی روایت بلاسند ذکر کی ہے :(كتاب القيامة وأهوالها،باب فيمن ظلّ الله ......، ١٠/ ٣٨٦،رقم: ١٠١٠١).

[2] تمهيدالفرش في الخصال الموجبة لظلّ العرش ،(ذكر الخصال التي وقعت لي ،١/ ٩).

[3] أبوعلي بن شاذان البغدادي البزّار (٣٣٩هـ) کی مذکورہ سند سے یہ روایت ان کی کتاب "مشيحة الصغرى" میں تخریج کی گئی ہے(رقم: ٣٢)۔

فأخفاها عن شماله، ورجلٌ قلبه معلّق بالمساجد، ورجلٌ لقي رجلاً فقال له: إنّي أحبّك في الله، ورجلٌ ذكرالله بين يديه ففاضتْ عيناه خشية من الله. هذا حديث غريب في غالب ألفاظه" انتہی.

**حافظ ابن نجار کے مذکورہ شاہد میں موجود راوی ابوعلی بن شاذان کا تابع:**

"تمهيد الفرش" کی مذکورہ سند میں ابوعلی بن شاذان، ابوالفوارس شجاع بن جعفر سے اس روایت کو نقل کرتے ہیں، جبکہ امام بیہقیؒ نے بھی "شعب الإيمان"[1] میں مذکورہ سند کے ساتھ اس کی تخریج کی ہے، بالفاظِ دیگر ابوعبداللہ الحافظ نے ابوالفوارس شجاع بن جعفر الانصاری سے نقلِ روایت میں ابوعلی بن شاذان کی متابعت کی ہے۔

قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّه منكر وله شاهد جيد ـ كما قاله السيوطي ـ في الجزء الثاني من الحديث.

[1] شعب الإيمان، (الحادي عشر من شعب الإيمان وهوباب في الخوف من الله تعالىٰ، ۲/ ۲۳۱، رقم: ۷۷۳).

# ③ بہترین ہم نشین کی مثال

قال الإمام أبوداؤد سليمان بن الأشعث :" حدثنامسلم بن إبراهيم، حدثنا أبان، عن قتادة،عن أنس رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله ﷺ: " مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الأُتْرُجَّة...... حتى قال: ومثل جليس الصالح كمثل صاحب المِسْك، إن لم يصبك منه شيءٌ أصابك من ريحه، ومثل جليس السّوء كمثل الكِيْرِ، إن لم يصبك من سواده ، أصابك من دخانه". [1]

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث کے آخر میں ہے، بہتر ہم نشین کی مثال مشک والے آدمی کی سی ہے، اگر تجھے مشک نہ مل سکا تو اس کی خوشبو تو کہیں گئی نہیں، اور بدتر ہم نشین کی مثال آگ کی بھٹی والے کی طرح سی ہے، کہ اگر سیاہی نہ پہنچے تب بھی دھواں تو کہیں گیا ہی نہیں''۔

## روایت کے مصادر:

"سنن أبي داؤد" کی مذکورروایت مختلف متونِ حدیث میں تخریج کی گئی ہے، چند کے نام یہ ہیں:
''الصحيح للبخاري [2]، الصحيح لمسلم [3]، مسند أحمد [4]، شعب الإيمان [5]

[1] سنن أبي داؤد ،(كتاب الأدب ،باب من يومر أن يجالس،٥/٢٨٦ ،رقم:٤٧٩٦).

[2] الصحيح للبخاري ،(كتاب البيوع ،باب في العطّاروبيع المسك ،٣٣٨،رقم:٢١٠١).

[3] الصحيح لمسلم،(كتاب البر والصلة والآداب ،باب استحباب مجالسة الصالحين ومجانبة قرناء السوء،٢٠٢٦،رقم:٢٦٢٨).

[4] مسندأحمد،(مسندأبي يعلى الموصلي ،٦/٦١٩،رقم:١٩٨٥٤).

[5] شعب الإيمان ،(الحادي والستون من شعب الإيمان وهوباب في مقاربة أهل الدين ومودادهم...... ،١٢/٤٣،رقم:٨٩٨٩).

سنن الکبری للبیہقي [1]، مسندأبي یعلی الموصلي" [2].

[1] سنن الکبری ،(کتاب البیوع ،۶/۲۶،رقم:۱۱۴۵۶).
[2] مسند أبي یعلی،(۱۳/۲۹۳،رقم:۷۳۰۷).

## ④ قرآن کا پڑھنے والے کے لیے قیامت کے دن سفارش کرنا

قال الترمذي: " حدثنا نصْربن عليّ الجَهْضَمِيُّ، قال: حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث، قال: أخبرنا شعبة، عن عاصم، عن أبي صالح، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: "يجيء القرآن يوم القيامة فيقول: ياربِّ حَلِّه، فيُلْبس تاج الكرامة، ثم يقول: يارَبّ! زِدْه، فيُلبس حُلَّة الكرامة، ثم يقول: ياربّ !ارْضَ عنه، فيرضى عنه، فيقال له: اقرأ، وَارقَ، ويزاد بكل آية حسنة". هذا حديث حسن".[1]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرۃ ؓ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قرآن شریف بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو کر عرض کرے گا کہ اس کو جوڑا مرحمت فرمائیں، تو حق تعالیٰ شانہ کرامت کا تاج مرحمت فرمادیں گے، پھر وہ زیادتی کی درخواست کرے گا کہ یااللہ! آپ اس شخص سے راضی ہوجائیں، تو حق سبحانہ وتقدس اس سے رضا کا اظہار فرمادیں گے''۔

**روایت پر کلام:**

امام ترمذیؒ نے اپنی "سنن" میں یہ روایت بطریق عبدالصمد بن عبدالوارث، عن شعبۃ، عن عاصم مرفوعاً نقل کرکے تصریح کی ہے: "هذا حديث حسن".

امام حاکمؒ نے "مستدرک"[2] میں اور امام بیہقیؒ نے "شعب الإيمان"[3] میں یہ روایت

---

[1] سنن الترمذي، (٣٦/٥، رقم: ٢٩١٥).

[2] مستدرك حاكم، (٧٣٨/١، رقم: ٢٠٢٩/ ١٠).

[3] شعب الإيمان، (٢٤٦/٢، رقم: ١٩٩٦).

بطریق عبدالصمد، عن شعبۃ ہی نقل کی ہے جبکہ امام حاکمؒ نے اس روایت کے بارے میں فرمایا ہیں:

"هذا حديث صحيح الإسناد، ولم يخرّجاه".

حافظ ذہبیؒ نے بھی "تلخیص"[1] میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

## روایتِ ترمذیؒ وغیرہ میں موجود راوی عبدالصمد کے بارے میں ائمہ کے اقوال:

ان تینوں روایتوں (ترمذیؒ، حاکمؒ اور بیہقیؒ) میں شعبہ سے عبدالصمد ناقل ہے، جن کے متعلق اقوال ملاحظہ ہوں:

قال الحافظ عنه في "التقريب"[2]: "صدوق ثبت في شعبة".

وقال الذهبي في "الكاشف"[3]: "حجة".

## زیر بحث روایت کے دیگر توابع:

## ترمذی کی سند میں موجود عبدالصمد کے دو توابع:

## پہلا تابع سَلم بن قتیبۃ (مرفوع):

حافظ ابونعیم الاصبہانیؒ نے اسی مضمون کی مرفوع روایت "حلية الأولياء"[4] میں سَلم بن قتیبۃ، عن شعبۃ کے طریق سے نقل کی ہے، بالفاظِ دیگر سَلم نے نقلِ روایت میں ترمذیؒ کی روایت میں مذکور عبدالصمد کی متابعت کی ہے، سلم بن قتیبۃ کے متعلق حافظ ابن حجرؒ نے "التقريب"[5] میں "صدوق" اور حافظ ذہبیؒ نے "الكاشف"[6] میں "ثقة، يَهِمُ". کے الفاظ سے فنی معیار قائم کیا ہے۔

---

[1] التلخيص، (انظر هامش مستدرك حاكم، ۱/۷۳۸، رقم: ۲۰۲۹/۱۰)

[2] التقريب، (۳۵٦، رقم: ٤۰۸۰).

[3] الكاشف (۲/۱۹٦، رقم: ۳٤۲۱).

[4] حلية الأولياء، (۷/۲۰٦).

[5] التقريب، (۲٤٦، رقم: ۲٤۷۱).

[6] الكاشف (۱/۳۸۱، رقم: ۲۰۳۵).

## دوسرا تابع محمد بن جعفر (موقوف):

امام ترمذیؒ نے مذکور مرفوع روایت ذکر کرنے کے بعد یہی روایت بطریق: "محمد بن بشار، عن محمد بن جعفر، عن شعبة، عن عاصم بن بَهْدَلَة، عن أبي صالح، عن أبي هريرةؓ موقوفاً". نقل کی ہے، اور کہا ہے: " هذا أصح عندنا من حديث عبدالصمد عن شعبة".

## ترمذی وغیرہ کی سندوں میں موجودہ مشترک راوی شعبہ بن الحجاج پر کلام:

اب تک ذکر کی گئی تمام سندوں میں ایک راوی شعبہ بن الحجاج بن الوَرْد العَتَکِی ہے، جن کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ "التقریب"[1] میں لکھتے ہیں:

" ثقة، حافظ، مُتْقِن، كان الثوري يقول: هو أمير المؤمنين في الحديث". اور حافظ ذہبیؒ نے "الکاشف "[2] میں لکھا ہے: " ثبت حجّة، ويخطىء في الأسماء قليلاً".

## شعبہ کا تابع (موقوف):

اسی مضمون کی ایک موقوف روایت "المصنف لابن أبي شيبة"[3] میں زائدة، عن عاصم مذکور ہے، یعنی عاصم سے روایت نقل کرنے میں، زائدۃ نے شعبہ کی متابعت کی ہے۔

## تابع شعبہ یعنی زائدۃ بن قدامۃ کے بارے میں ائمہ کا کلام:

زائدۃ بن قدامۃ الثقفی ابوالصلت الکوفی کے متعلق حافظ ابن حجرؒ "التقریب"[4] میں فرماتے ہیں: "ثقة، ثبت، صاحب سنة". اور حافظ ذہبیؒ "الکاشف"[5] میں فرماتے ہیں:

---

[1] التقريب ،(٢٦٦،رقم: ٢٧٩٠).

[2] الكاشف ،(رقم:١١/٢ ،رقم:٥٢/٢٢٩٧).

[3] المصنف لابن أبي شيبة ،(٥٧٦/١٥،رقم:٣٠٦٧٠).

[4] التقريب ،(٢١٣،رقم:١٩٨٢).

[5] الكاشف،(٣١٧،رقم:١٦٢١).

"ثقة حجّة، صاحب سنة".

**اہم تنبیہ:**

واضح رہے کہ "سنن الترمذي"(بطریق محمد بن جعفر) اور"المصنف لابن أبي شيبة" (بطریقِ زائدۃ بن قدامۃ) کی یہ دونوں مؤخر الذکر موقوف روایتیں مرفوع کے حکم میں ہیں، جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ "نُزهة النظَرفي توضيح نُخبَة الفِكَر"[1] میں لکھتے ہیں:

"ومثال المرفوع من القول حكماً لا تصريحاً: مايقول الصحابي — الذي لم يأخذ عن الإسرائيليات — مالامجال للاجتهاد فيه، ولا له تعلق ببيان لغة، أو شرح غريب، كاالإخبار عن الأمور الماضية من بدء الخلق، وأخبار الأنبياء، أو الآتية كاالملاحم، والفتن، وأحوال يوم القيامة، وكذا الإخبار عما يحصل بفعله ثواب مخصوص، أوعقاب مخصوص".

**روایتِ ترمذی کا مرسل شاہد:**

امام ترمذیؒ کی روایت کے لیے ایک شاہد حافظ ابن حجرؒ کی "المطالب العالية"[2] اورعلامہ بوصیریؒ کی "إتحاف الخيرة المهرة"[3] میں مذکور ہے، جس کے سند یہ ہے:" حارث، عن أحمد بن إسحاق، عن حماد بن سلمة، عن محمد بن عمرو، عن سعيد بن أبي سعيدؓ مرفوعا".

**مرسل شاہد پر حافظ ابن حجرؒ کا کلام:**

اس روایت کوذکرکر کے حافظ صاحبؒ فرماتے ہیں:"مرسل صحيح".

قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّه حديث حسن كما قال الترمذي.

---

[1] نزهة النظر ،(ص:۱۰٤).

[2] المطالب العالية،(۱۳۵/۸ ،رقم:۳۵۱۵).

[3] إتحاف الخيرة المهرة،(۲٤۲/۸، قم:۷۹۸۲).

## ⑤ تلاوتِ قرآن، رفعِ درجات کا سبب ہے

قال الإمام أحمد بن حنبل في "مسنده": حدثنا معاوية بن هشام، حدثنا شَيْبَان، عن فِرَاس، عن عطيّة، عن أبي سعيدؓ قال: قال نبي الله ﷺ: "يقال لصاحب القرآن يوم القيامة إذادخل الجنة: "اقرأ، وَاصْعَد، فيقرأ ويَصْعَدُ بكل آية درجةً، حتى يقرأ آخرَ شيء معه". [1]

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ صاحب قرآن کو روزِ قیامت جنّت میں داخل ہونے کے بعد کہا جائے گا کہ قرآن شریف پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا، چنانچہ وہ قرآن شریف پڑھتا جائے گا اور ہر آیت کے بدلے ایک درجہ ترقی کرے گا حتی کہ وہ اپنے پاس موجود قرآن کے ختم تک پڑھ لے گا''۔

**اہم فائدہ:**

"مسندأحمد" کی مذکورہ روایت، آخری الفاظ "حتی یقرأ آخر شيء معه". کی وجہ سے زیرِ بحث ہے، اوران الفاظ میں اس امر کی تائید ہوتی ہے کہ حدیث میں ذکر کی گئی فضیلت حافظِ قرآن ہی کے لیے ہے، البتہ بعض روایتوں میں یہ آخری حصّہ مذکور نہیں ہے، جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔

**مسند احمد کی سند میں موجود راوی معاویہ بن ہشام کے توابع:**

مذکورروایت "حتی یقرأ آخر شيء معه". کے ساتھ "مسندأحمد" کے علاوہ اور کتب میں متعدد سندوں سے مروی ہے، چنانچہ "مسندأحمد" کی مذکورروایت میں شیبان بن عبدالرحمٰن تمیمی

---

[1] مسند أحمد، (مسندأبي سعيد الخُدريؓ، ١٠٤/٤، رقم: ١١٣٨٠).

سے نقل کرنے والا راوی معاویہ بن ہشام القصار ہے، جبکہ "سنن ابن ماجه" [1] میں ابوبکر کے طریق سے، اور "مسند أبي يعلى" [2] میں زُہیر کے طریق سے یہی روایت عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان بن عبدالرحمٰن تمیمی سے نقل کرتے ہیں۔

اسی طرح "مسانيد فِرَاس المُكتِب لأبي نعيم الأصبهاني" [3] میں بیان بن احمد برتی کے طریق سے، طلق بن غنّام بن طلق بن معاویہ نخعی اس روایت کو شیبان سے نقل کرتے ہیں، دوسرے لفظوں میں عبیداللہ بن موسیٰ اور طلق بن غنام نے شیبان سے روایت نقل کرنے میں "مسند أحمد" میں مذکور راوی معاویہ بن ہشام کی متابعت کی ہے۔

## مسند احمد وغیرہ تمام سندوں موجود راوی عطیّہ بن سعد پر ائمہ کا کلام:

قال عنه ابن حجر في "التقريب" (رقم: ٤٦١٦): "صدوق يخطئ كثيراً وكان شيعياً مدلّساً". وقال الذهبي في "الكاشف" (رقم: ٣٨٢٠): "ضعّفوه".

## روایتِ مسند احمد کا شاہد:

یہاں تک صرف ان روایات کا ذکر تھا جس میں: "حتى يقرأ آخر شيء معه". کے الفاظ موجود تھے، واضح رہے کہ ان الفاظ کے بغیر یہ روایت کئی کتب میں منقول ہے، چنانچہ علامہ عراقیؒ "المغني عن حمل الأسفار" (١/ ١١٩، رقم: ٤٥٨) میں اس روایت کی تخریج کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "أبو داؤد والترمذي والنسائي من حديث عبد الله بن عمرؓ، وقال الترمذي: حسن صحيح".

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ إسناده ضيف، ومتنه صحيح كما أخرجه الترمذي في "سننه" وصحّحه.

---

[1] سنن ابن ماجه، (كتاب الأدب، باب ثواب القرآن، ٢/ ١١٤٢، رقم: ٣٧٨٠).

[2] مسند أبي يعلى، (مسند أبى سعيد الخدريؓ، ١/ ٥٦٠، رقم: ١٣٣٣).

[3] مسانيد فِراس المُكتِب، (١١٧، رقم: ٤٠).

## ⑥ اہلِ قرآن جنّت کے اعلیٰ درجوں پر فائز ہوں گے

وقال البيهقي في "شعب الإيمان": "أخبرنا أبوعبدالله الحافظ، أنا أبوالحُسَين محمد بن أحمد الخَيَّاط بـ(بغداد) –من أصل كتابه– ،ثنا أبوعبدالله محمد بن روح، ثنا الحَكَم بن موسى، ثنا شعيب بن إسحاق، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشةؓ قالت: قال رسول الله ﷺ: " عددُ درج الجنة عددُ آي القرآن، فمن دخل الجنة من أهل القرآن فليس فوقه درجة".

قال الحاكم: هذا إسناد صحيح، ولم يكتب هذا المتن إلا بهذا الإسناد، وهو من الشواذ" .[1]

حضرت عائشہؓ آپ ﷺ سے نقل فرماتی ہیں: ''جنّت کے درجات، قرآنی آیات کے بقدر ہیں، چنانچہ حاملینِ قرآن میں جو شخص جنّت میں داخل ہوگا اس سے بڑھ کر کسی کا مرتبہ نہیں ہوگا''۔

### روایتِ ''شعب الایمان'' میں موجود محمد بن روح پر ائمہ کا کلام:

"شعب الإيمان" کی زیرِ بحث روایت میں مذکور أبوعبداللہ محمد بن روح بن عمران قتیری، کندی، مصری کے بارے میں ائمۂ کرام کے اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

قال ابن أبي حاتم[2]: "كتب عنه أبي في الرحلة الثانية، وروى عنه، وكان

---

[1] شعب الإيمان ،(التاسع عشر من شعب الإيمان هو باب في تعظيم القرآن ،فصل في إدمان تلاوة القرآن ٣٨٠/٣،رقم:١٨٤٣).

[2] الجرح والتعديل ،(٣٤٠/٧،رقم:١٢٩٤).

صدوقاً، سئل أبي عنه فقال:" صدوق".

وقال الذهبي[1]:منكر الحديث قاله ابن يونس......".

حافظ ابن حجرؒ نے "لسان المیزان"[2] میں حافظ ذہبیؒ کی عبارت نقل کرکے لکھتے ہیں:

"وقال الدارقطني في "غرائب مالك":" محمد بن روح القتيري، وشيخه يونس بن هارون الراوي عن مالك، ضعيفان".

## روایت پر حاکمؒ کلام:

امام بیہقیؒ مذکورہ روایت نقل کرکے لکھتے ہیں:"قال الحاكم: هذا إسناد صحيح، ولم يكتب هذا المتن إلاّ بهذا الإسناد، وهو من الشواذ".

## زیرِ بحث روایتِ حافظ بیہقیؒ کے مرفوع وموقوف شواہد:

"شعب الإيمان للبيهقي" کی مذکور روایت کے شواہد بھی ہیں، جن میں حضرت ابن عباسؓ بھی اسی مضمون کی مرفوع روایت نقل کرتے ہیں۔

## (پہلا شاہد) ابن عباسؓ کی مرفوع روایت:

علامہ سیوطیؒ اپنی کتاب "الحاوي للفتاوی"[3] میں علامہ بیہقیؒ کی مذکور روایت نقل کرکے لکھتے ہیں:

"وروى الديلمي في "مسندالفردوس" من طريق الفيض بن وثيق، عن فرات بن سليمان، عن ميمون بن مهران، عن عبدالله بن عباسؓ قال: قال رسول اللهﷺ:" درج

---

[1] المغني في الضعفاء ،(رقم:٥٥٠١).

[2] لسان الميزان ،(١٣٣/٧،رقم:٦٧٨٠).

[3] الحاوي للفتاوى ،(٩٥/٢).

الـجنة على قدر آي القرآن، بكل آية درجة، فتلك ستة آلاف آية ومئتا آية وست عشرة آية، بين كل درجتين مقدار مابين السماء والأرض" .

## پہلے شاہد، روایتِ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے دیگر مصادر:

حافظ ابن شاہین رحمہ اللہ (۳۸۵ھ) نے بھی اپنی کتاب " الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك"[1] میں حافظ دیلمی رحمہ اللہ کے ذکر کردہ طریق کے مطابق روایت تخریج کی ہے، جس میں یہ اضافہ بھی ہے:

"قال: فينتهي القاري به إلى أعلى عليين، لها سبعون ألف ركن، كل ركن ياقوته تضيء مسيرة أيام وليالي، ويصب عليه حلة الكرامة، فلولا أنه ينظر إليها برحمة الله، لأذهب تلألؤها ببصره" .

حافظ قرطبی رحمہ اللہ اپنی کتاب " التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة"[2] میں لکھتے ہیں:

"ذكر أبوحفص عمر بن عبدالمجيد القرشي الميانشي في كتاب"الاختبار في الملح من الأخبار والآثار" عن ابن عباس رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال: "درج الجنة على عدد آي القرآن......" .

یہ روایت "ابن شاهين" کی روایت کے مطابق اضافے پر مشتمل ہے۔

## پہلے شاہد، روایتِ ابن عباس رضی اللہ عنہ میں موجود راوی فیض بن وثیق پر ائمہ کا کلام:

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں ایک راوی، فیض بن وثیق بن یوسف ثقفی بصری بھی ہیں، فیض بن وثیق کے بارے میں ائمہ کرام کے اقوال درجِ ذیل ہیں:

قال ابن أبي حاتم[3]: " روى عنه أبي، وأبو زرعة" .

---

[1] الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك ،(باب مختصر من كتابي الموسوم بفضائل القرآن ،رقم:٢٠٦).
[2] كتاب التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة ،(باب ما جاء في درج الجنة،ص:٩٦١).
[3] الجرح والتعديل ،(١١٨/٧، رقم:١٢٠٤٥)

ذكره ابن حبان في "الثقات"[1] .

قال الذهبي[2] :"قال ابن معين: كذاب خبيث، قلت: قد روى عنه أبوزرعة، وأبوحاتم، وهو مقارب الحال إن شاء الله" .

حافظ ابن حجرؒ "لسان الميزان"[3] میں حافظ ذہبیؒ کی عبارت نقل کر کے لکھتے ہیں:

"وقد ذكره ابن أبي حاتم، ولم يجرحه، وأخرج له الحاكم في "المستدرك" مُحْتَجاً به، وذكره ابن حبان في "الثقات" .

"شعب الإيمان للبيهقي" کی زیر بحث روایت کے موقوف شواہد بھی ہیں۔

## (دوسرا شاہد) حضرت عائشہؓ کی موقوف روایت:

امام ابن ابی شیبہؒ اپنی "مصنف"[4] میں لکھتے ہیں:

"حدثنامحمد بن عبدالرحمن،عن معفس[5] بن عمران، عن أم الدارداءؓ قالت: دخلتُ على عائشةؓ، فقلت: مافَضْلُ القرآن على من لم يقرأه ممن دخل الجنة؟ فقالتْ عائشةؓ: "إنّ عدد درج الجنة على عدد آي القرآن، فليس أحد ممن دخل الجنة، أفضل ممن قرأ القرآن" .

## دوسرے موقوف شاہد کے دیگر مصادر:

ابوعبید قاسم بن سلامؒ بھی اپنی کتاب "فضائل القرآن"[6] میں مروان بن معاویہ الفزاری

---

[1] كتاب الثقات لابن حبان ،(٩/ ١٢).
[2] ميزان الاعتدال،(٥/ ٤٤٤،رقم:٦٧٩٣).
[3] لسان الميزان ،(٦/ ٣٦٤،رقم: ٦١٠٠).
[4] المصنف لابن أبي شيبة ،(كتاب فضائل القرآن ،في فضل من قرأ القرآن ،١٥/ ٤٤٤،رقم:٣٠٥٧٢).
[5] "المصنف " کے بعض نسخوں میں یہاں لفظ (مِقعَس) یا(مِعقَس ) ہے،درست وہی ہے جواوپر سند میں لکھا ہے:انظر "التاريخ الكبير "٨(٢١٦٨)،و"الجرح والتعديل "٨(١٩٨١)و"الثقات لابن حبان" ٧: ٥٢٥.
[6] فضائل القرآن ،(باب فضل اتباع القرآن ومافي العمل به من الثواب ومافي تضييعه من العقاب ،ص:٨٦).

کے طریق سے "المصنف لابن أبي شيبة" کی سند کے مطابق، حضرت عائشہؓ کی یہی موقوف روایت تخریج کی ہے۔

حضرت ام الدرداء (صغری) سے حضرت عائشہؓ کے ذکر کیے بغیر، اسی مضمون کی موقوف روایت مروی ہے، چنانچہ قاسم بن سلامؒ "فضائل القرآن"[1] میں لکھتے ہیں:

"حدثنا حجاج، عن عمران بن يحيى، قال: سمعتُ معفس بن عمران بن حطان، يقول: سأل أم الدرداء عن ذلك، ثم ذكر مثل حديث مروان، إلا أنّه لم يذكر عائشةؓ".

اسی طرح علامہ سیوطیؒ "الدر المنثور"[2] میں لکھتے ہیں:

"أخرج ابن الضريس، عن أمّ الدرداء قالت: إنّ درج الجنّة على عدد آي القرآن ......".

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ إسناده ضعيف، فيه من تكلم فيه، وروى موقوفاً على عائشةؓ، وله شاهد من المرفوع فالحاصل أنّه يجوز في الفضائل.

---

[1] فضائل القرآن، (باب فضل اتباع القرآن ومافي العمل به من الثواب ومافي تضييعه من العقاب، (۱/ ۵۴)، رقم: ۴۸).

[2] الدر المنثور، (۱۵/ ۳۰۵).

## ⑦ حافظ کے والدین کا تاج پوشاک سے اعزاز

قال الحاكم: "أخبرنا بكر بن محمد الصيرفي بِـ(مرو)، ثنا عبدالصمد بن الفضل البلخي، ثن مكي بن إبراهيم، ثنا بشير بن مهاجر، عن عبدالله بن بريدة الأسلمي ، عن أبيهؓ قال: قال رسول الله ﷺ: " من قرأ القرآن، وتعلّمه وعمل به، ألبس يوم القيامة تاجاً من نورٍ ضوءه مثل ضوء الشمس، ويكسى والداه حلّتان لايقوم بهما الدنيا، فيقولان: بما كسينا؟ فيقال: بأخذ ولدكما القرآن". [1]

ترجمہ: ''حاکمؒ نے حضرت بریدہؓ سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اس پر عمل کرے، اس کو ایک تاج پہنایا جائے گا جو نور سے بنا ہوا ہوگا، اور اس کے والدین کو ایسے دو جوڑے پہنائے جاویں گے کہ تمام دنیا اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی، وہ عرض کریں گے کہ یااللہ! یہ جوڑے کس صلہ میں ہیں؟ تو ارشاد ہوگا کہ تمھارے بچے کے قرآن شریف پڑھنے کے عوض ہیں''۔

حافظ ابوعبداللہ حاکم نیسابوریؒ نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد تصریح کی ہے:
"هذاحديث صحيح على شرط مسلم، ولم يخرّجاه". حافظ ذہبیؒ نے بھی "تلخیص" [2] میں اسے "صحيح على شرط مسلم" قرار دیا ہے۔

### حافظ حاکمؒ کی روایت میں موجود مکّی بن ابراہیم کا تابع:

"مستدرك" کی مذکورہ سند میں بشیر بن مہاجر سے نقل کرنے والا راوی مکّی بن ابراہیم ہے،

---

[1] مستدرك حاكم، (١/ ٧٥٧، رقم: ٢٠٨٦).
[2] تلخيص، (المصدر السابق).

"مسند أحمد"[1] اور "سنن الدارمي"[2] میں یہی روایت فضل بن دکین نے بشیر بن مہاجر سے نقل کی ہے، بالفاظ دیگر ابو نعیم نے بشیر بن مہاجر سے روایت نقل کرنے میں مکّی بن ابراہیم کی متابعت کی ہے۔

## حاکمؒ کی روایت کے دیگر شواہد بھی ہیں:

(پہلا شاہد) امام ابو داؤدؒ نے اپنی "سنن"[3] میں بطریق احمد بن عمرو بن السرح، عن ابن وہب، عن یحیی بن أیوب، عن زبان بن فائد، عن سہل بن معاذ، عن أبیہ، مرفوعا، یہی روایت نقل کی ہے۔

"سنن أبي داؤد" کی روایت میں زبان بن فائد سے نقل کرنے والا راوی یحیی بن ایوب ہیں اور "مسند أحمد"[4] میں یہی روایت ابن لہیعۃ نے زبان بن فائد سے نقل کی ہے، بالفاظ دیگر ابن لہیعہ نے زبان بن فائد سے روایت نقل کرنے میں یحیی بن ایوب کی متابعت کی ہے۔

اسی طرح "أبو داؤد" کی روایت میں ابن وہب سے نقل کرنے والا راوی احمد بن عمرو السرح ہیں، اور "مستدرك حاكم"[5] ہی کی ایک روایت میں ابو الطاہر اور سعید دونوں نے احمد بن عمرو کی متابعت کی ہے، یعنی یہی روایت ابن وہب سے نقل کی ہے۔

## پہلے شاہد میں موجود زبان بن فائد کے بارے میں ائمہ کے اقوال:

حافظ ابن حجرؒ نے "التقریب"[6] میں زبان بن فائد کے بارے میں لکھا ہیں:

"ضعيف الحديث مع صلاحه وعبادته".

---

[1] مسند أحمد، (٦/٦١٨، رقم: ٢٣٣٣٨).
[2] سنن الدارمي، (٢/٥٤٣، رقم: ٣٣٩١).
[3] سنن أبي داؤد، (رقم: ١٤٤٨).
[4] مسند أحمد، (٥/٣٧٨، رقم: ١٥٧٣٠).
[5] مستدرك حاكم، (١/٧٥٦، رقم: ٢٠٨٥).
[6] التقريب، (٢١٣، رقم: ١٩٨٥).

اور حافظ ذہبیؒ نے "الکاشف"[1] میں فرمایا ہیں: "فاضل خیر، ضعیف".

**(دوسرا شاہد)** حافظ ابن حجرؒ نے "المطالب العالية"[2] میں اسحاق، عن سوید بن عبدالعزیز، عن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن جابر، عن اسماعیل بن عبیداللہ، عن عبدالرحمٰن بن غنم، عن معاذ بن جبل مرفوعا اسی مضمون کی روایت نقل کی ہے۔

"المطالب العالية" کی اس روایت کے راوی اسحاق کی متابعت، طبرانیؒ کی "المعجم الكبير"[3] میں محمد بن ہاشم نے کی ہے، یعنی سوید بن عبدالعزیز سے یہی روایت محمد بن ہاشم نے بھی نقل کی ہے۔

**دوسرے شاہد بطریقِ طبرانیؒ پر حافظ ہیثمیؒ کا کلام:**

حافظ ہیثمیؒ نے "مجمع الزوائد"[4] میں طبرانیؒ کی روایت نقل کرنے کے بعد لکھا ہیں:

"فيه سويد بن عبدالعزيز، وهو متروك، وأثنى عليه هشيم خيرا، وبقية رجاله ثقات".

**دوسرے شاہد میں موجود سوید بن عبدالعزیز پر محدثین کا کلام:**

سوید بن عبدالعزیز کے متعلق حافظ ابن حجرؒ نے "التقريب"[5] میں "ضعیف" کہا ہے، اور حافظ ذہبیؒ نے "الکاشف"[6] میں "قال خ: في حديثه نظرٌ لا يحتمل". نقل کیا ہے۔

قلت[ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً وما راجعت به من أحوال رجاله أنّه صحيح كما قال الحاكم ووافقه الذهبي.

---

[1] الكاشف، (۱/ ۳۱۷).
[2] المطالب العالية، (۸/ ۱۲۸، رقم: ۳۵۰۵).
[3] المعجم الكبير، (۸/ ۴۱۰، رقم: ۱۶۵۶۰).
[4] مجمع الزوائد، (۷/ ۲۳۴، رقم: ۱۱۶۳۷).
[5] التقريب، (۲۶۰، رقم: ۲۹۹۲).
[6] الكاشف، (۱/ ۴۱۱، رقم: ۲۲۱۶).

# ⑧ حفظ وناظرہ کے فضائل

قال الطبراني في الأوسط :"حدثنا أحمدبن محمد بن نافع قال:ناعبيدالله بن عبدالله المنكدري قال:ناابن أبي فديك ،عن عمر بن أبي سهل ،عن الحَسَن ،عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ قال:قال رسول الله ﷺ :"من علّم ابنه القرآن نظراً غفرالله له ماتقدم من ذنبه وماتأخر، ومن علّمه إيّاه ظاهراً بعثه الله يوم القيامة على صورة القمر ليلة البدر ،ويقال لابنه :إقرأ فكلّما قرأ آية رفع الله عزوجل بها للأب درجة حتى ينتهي إلى آخر مامعه من القرآن".لم يرو هذالحديث عن الحسن إلاّ عمربن سهل ،تفرد به ابن أبي فديك ".[1]

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن شریف سکھلاوے اس کے سب اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور جو شخص حفظ کرائے اس کو قیامت میں چودھویں رات کے چاند کے مشابہ اٹھایا جائے گا، اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا کہ پڑھنا شروع کر، جب بیٹا ایک آیت پڑھے گا باپ کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا حتی کہ اسی طرح تمام قرآن شریف پورا ہو''۔

**روایت پر کلام:**

حافظ طبرانی رحمہ اللہ حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں:

"لم يرو هذالحديث عن الحَسَن إلاّ عمربن سهل ،تفرد به ابن أبي فديك ".

---

[1] رواه الطبراني في الأوسط (٢/٢٦٤،رقم:١٩٣٥).وكذا في "جمع الفوائد "(٣/٨٩،رقم:٦٧٧٤).

حافظ ھیثمیؒ ،طبرانیؒ کی مذکورہ روایت کے بعد ذکر کرتے ہیں:"وفیه من لم أعرفه ".[1]

## رجالہ:

سند طبرانیؒ میں حسن بصریؒ سے قبل کل چار راوی ہیں:

(۱) أحمد بن محمد بن نافع الطحان المصري:

کتب متقدمین ومتاخرین میں تلاش بسیار کے باوجود موصوف کا ترجمہ نہیں مل سکا،البتہ حافظ طبرانیؒ کی جس سند میں شیخ الطبرانی احمد بن محمد بن نافع کا ذکر آتا ہے،تو علامہ ھیثمیؒ "مجمع الزوائد "میں ان مقامات پر "لم أعرفه "کا صیغہ استعمال کرتے ہیں۔

جیسے،حدیث:" إذا أراداللّٰه بعبد خيراً استعمله...... ". کے بعد علامہ ھیثمیؒ سند پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:" رواه الطبراني في الأوسط عن شيخه أحمد بن محمد بن نافع ،ولم أعرفه ،وبقية رجاله رجال الصحيح ".[2] اسی طرح حدیث دجّال:"مامن نبيّ إلاّ قدحذر أمته...... ". کے بعد لکھتے ہیں:"رواه الطبراني ورجاله ثقات إلاّأنّ أحمد بن محمد بن نافع الطحان،لم أعرفه".[3]

## ایک اہم اصول:

حاصل کلام یہ ہوا کہ اگر چہ اُحمد بن محمد بن نافع کے متعلق فنی تجریح وتوثیق کی صراحت نہیں ہے،لیکن حافظ طبرانیؒ کا "أوسط "اور "کبیر "میں ان سے معتد بہ روایات، بلا جرح نقل کرنا ہی ان کے معتبر ہونے کی علامت ہے۔اس موضوع سے متعلق علامہ اُبومحمد عبدالرحمٰن نے اپنے والد امام اُبوحاتم محمد بن ادریس الرازی سے پوچھا کہ "اگر کوئی ثقہ راوی کسی غیر ثقہ راوی سے روایت کرے تو کیا اس سے

[1] مجمع الزوائد ،(۳٤٤/۷،رقم:۱۱٦۷۱).
[2] مجمع الزوائد ،(٤۳٦/۷،رقم:۱۱۹۳٤).
[3] مجمع الزوائد،(٦٧١/۷،رقم:۱۲٥٥۲).

غیر ثقہ کو تقویت مل جاتی ہے؟ تو جواب میں والد نے کہا کہ ،"إذا كان معروفاً بالضعف لم تقوّه روايته عنه، وإذا كان مجهولاً نفعه رواية الثقة عنه".[1]

## ایک وہم کا ازالہ:

یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ شیخ الطبرانی أحمد بن محمد بن نافع الطحان المصری ہیں، جیسا کہ "مجمع الزوائد" کی گزشتہ روایت میں "طحان" کی تصریح موجود ہے اور طبرانیؒ میں موصوف کی روایات بھی أحمد بن محمد بن نافع کے ساتھ "طحان" اور مصری کی تصریح ملتی ہے۔

یہ مختصر تمہید ایک ممکنہ وہم کے ازالہ کیلئے تھی، جس کی تفصیل یہ ھیکہ حافظ ذھبیؒ نے "میزان الاعتدال" میں أحمد بن محمد بن نافع کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ :"لاأدري من ذا .ذكره ابن الجوزي مرةً وقال :إتّهموه ، كذاقال ،لم يزد".[2]

اسی طرح "الكشف الحثيث"[3] اور "تنزيه الشريعة"[4] میں بھی مذکور ہے، یہاں احتیاط رہے کہ یہ أحمد بن محمد بن نافع، شیخ الطبرانیؒ نہیں ہے، بلکہ کوئی اور راوی ہے، جس کی دلیل یہ ہے کہ حافظ ابن حجرؒ نے "لسان الميزان"[5] میں گزشتہ حافظ ذھبیؒ کا قول نقل کیا اور پھر کہا کہ علامہ ابن الجوزیؒ سے پہلے أبوسعید النقّاش نے ایک روایت میں أحمد بن محمد بن نافع کو وضّاع کہا ہے، پھر سند ذکر کی جس میں أحمد بن محمد بن نافع الصوفی ببغداد کو ذکر کیا جو کہ زیر بحث راوی یعنی احمد بن محمد بن نافع الطحان المصری کے علاوہ دوسرا راوی ہے۔

---

[1] الجرح والتعديل ،(مقدمة ۱/ ۳۲۱).
[2] لسان الميزان ،(۱/ ٦٣٤،رقم: ۷۸۰).
[3] الكشف الحثيث ،(ص: ٦۰).
[4] تنزيه الشريعة ،(۱/ ۳٤).
[5] لسان الميزان ،(۱/ ٦٣٤،رقم: ۷۸۰).

آمد برسرِ مطلب:

(۲) عبيدالله بن عبدالله بن المنكدر:

موصوف کوأبوحاتم محمد بن ادریس تمیمی نے "مديني ثقة". کہا ہے۔[1]

(۳) أبواسماعيل ،محمدبن إسماعيل بن أبي فديك:

ابن أبي حاتمؒ نے اپنی سند سے یحیی بن معینؒ سے نقل کیا ہے :"ابن أبي فديك ثقة "[2] نیز حافظ ابن حجرؒ نے "التقريب"[3] میں اور حافظ ذھبیؒ نے "الكاشف "[4] میں 'صدوق "کہا ہے۔

(٤)أبوحفص عُمربن سَهل بن مروان المازنيي البصري ،سكن مكة :

حافظ ابن حجرؒ نے عمر بن سہل کے بارے میں "تقريب"[5] میں لکھا ہے:"صدوق يُخطئ من التاسعة".حافظ ذھبیؒ نے "الكاشف"[6] میں "وثق ". کہا ہے حافظ ابن حبانؒ نے موصوف کو "ثقات"[7] میں ذکر کیا ہے اور "ربما خالف ". کہا ہے۔

قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ رجا له قد وثّقوا إلا شيخ الطبراني لم أعرفه وكذا قال الهيثمي فيه من لم يعرفه.

---

[1] الجرح والتعديل ،(٥/ ٣٨٦،رقم:٨٨٦٨).

[2] الجرح والتعديل ٧/ ٢٥٧،رقم:١٢٦١٥).

[3] التقريب ،(٤٦٨،رقم:٥٧٣٦).

[4] الكاشف ،(٣/ ٢١،رقم:٤٧٩٤).

[5] التقريب ،(٤١٣،رقم:٤٩١٤).

[6] الكاشف (٢/ ٣١٣،رقم:٤١٢٩).

[7] كتاب الثقات (٨/ ٤٤٠).

# ⑨ قرآن یا صاحب قرآن کی آگ سے حفاظت

وقال الإمام أحمد بن حنبل فی "مسنده": "حدثنا حجاج ،حدثنا ابن لَهِيعة ،عن مِشرح بن هَاعان المعافري ،عن عقبة بن عامر رضي الله عنه ،قال: سمعتُ النبيّ ﷺ يقول: "لوكان القرآن فی إهاب مامسَّتْه النارُ".[1]

ترجمہ: "عُقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کوفرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اگر قرآن کو کسی چمڑے میں رکھ دیا جائے (پھر وہ آگ میں ڈال دیا جائے تو) اس کو چُھوئے گی بھی نہیں"۔

"مسند أحمد" کی مذکورہ روایات ذیل میں درج مختلف کُتب میں مختلف سندوں سے تخریج کی گئی ہے۔

**مصادرِ اُصلیہ:**

"شعب الإيمان للبيهقي،الأسماء والصفات للبيهقي،المعجم الكبير للطبراني ،شرح السنّة للبغوي ،الكامل في الضعفاء لابن عدي،فضائل القرآن للفَريابي (۳۰۱ھ) مسند الرَوياني".

**روایت پر کلام:**

حافظ ہیثمیؒ "مجمع الزوائد"[2] میں فرماتے ہیں: "رواه أحمد وأبو يعلى والطبراني وفيه

---

[1] مسند أحمد ،(مسند عُقبه بن عامر ،۹۱٦/۵،رقم:۱۷۵۵٦).

[2] مجمع الزوائد ،(رقم:۱۱٦۲۷).

قال عبد الله بن أحمد في "العلل ومعرفة الرجال"(رقم:۱۷۸٤):حدثني أبي ،قال حدثنا خالد بن خداش ،قال قال لي ابن وهب ورآني لا أكتب حديث بن لهيعة :إني لست كغيري في بن لهيعة فأكتبها ،وقال لي: حديثه عن عقبة بن عامر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال:لو كان القرآن في إهاب ما مسته النار.ما رفعه لنا بن لهيعة قطّ أوّل عمره.

ابن لهيعة وفيه خلاف......".

## روایت کے توابع:

### ''مسند احمد'' کی روایت میں موجود حجاج کے توابع:

"مسند أحمد" کی زیر بحث روایت میں عبداللہ ابن لَھیعۃ سے نقل کرنے والا راوی حجاج ہے۔حَجّاج کے علاوہ دوسرے متعدد راوی عبداللہ ابن لھیعۃ سے اسی روایت کو نقل کرتے ہیں ،چنانچہ،"شعب الإيمان للبيهقي" [1] میں یحیی بن عبداللہ ابن بُکَیر ،"شرح السُنّة للبَغوي" [2] میں اسحاق بن عیسی ،"الأسماء والصفات للبيهقي" [3] میں أبوعبدالرحمٰن مُقری،"فضائل القرآن للفريابي" [4] میں قُتَیبہ بن سعیداور "مسند روياني" [5] میں موسی بن داوٗد،"سنن الدارمي" [6] میں عبداللہ بن یزید، یہ تمام راوی اسی روایت کوابن لھیعہ سے نقل کرتے ہیں،یعنی ابن بکیر،اسحاق بن عیسی ،أبوعبدالرحمٰن مقری،قُتیبۃ ،موسی بن داوٗد،عبداللہ بن یزیدان چھ راویوں نے ابن لھیعہ سے نقل روایت میں حجاج کی متابعت کی ہے۔

### روایت''مسند احمد'' کا شاہد:

"مسند أحمد" کی مذکورہ روایت کا شاہد بھی ہے جس میں سھل بن سعدانصاری خزرجی

---

[1] شعب الإيمان للبيهقي ،(فصل في تنوير موضع القرآن ،وهذا لأنها مواضع تشهدها الملائكة،٤/ ٢٣١ ،رقم:٢٤٤٣).

[2] شرح السنة ،(٤/ ٤٣٧،رقم: ١١٨٠).

[3] الأسماء والصفات ،(باب الفرق بين التلاوة والمتلو،٢/ ١٥،رقم:٥٨٢).

[4] فضائل القرآن للفريابي ،(باب في فضل القرآن وقرائته ،١/ ١٠٩،رقم:١).

[5] مسند الروياني ،(مشرح بن هاعان عن عقبة،١/ ١٧٢،رقم:٢١٦).

[6] سنن الدارمي ،(رقم:٣٣٥٣).

ؓ مرفوعا اسی روایت کوذکر کرتے ہیں، چنانچہ حافظ طبرانیؒ نے "المعجم الکبیر "[1] میں اس سند کے ساتھ روایت تخریج کی ہے:"حُسين بن إسحاق تُستَري عن عبدالوهاب بن الضحاك ،عن ابن أبي حازم،عن أبيه ،عن سهل بن سعدؓ،قال:قال رسول الله ﷺ:"لوكان القرآن في إهاب مامسّته النار".

## مذکورہ شاہد پرکلام:

حافظ ہیثمیؒ "مجمع الزوائد "[2] میں "المعجم الكبير "کی روایت نقل کرکے لکھتے ہیں:

"رواه الطبراني وفيه عبدالوهاب بن الضحاك وهوضعيف".

قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّه ضعيف كما أشار إليه الهيثمي و ثبت كونه مُعَلّلا من قول ابن وهب كما مرّ،وله شواهد لم تخلُ عن المتهم فالحاصل أنّه يجوز في الفضائل.

---

[1] المعجم الكبير ،(١٧٢/٦،رقم:٤٩٠١).

[2] مجمع الزوائد ،(٣٢٩/٧،رقم:١١٦٢٩).

قال الذهبي في عبدالوهاب بن الضحاك الحمصي(الكاشف،رقم:٣٥١٦):قال أبو داؤد: "يضع الحديث".

وله شاهد آخر:

أخرجه الطبراني في "المعجم الكبير "(رقم:٤٩٨)بسند:أحمد بن رشدين المصري ،ثنا خالد بن سلام الصدفي ،ثنا الفضل بن المختار عن عبد الله بن موهب ،عن عصمة بن مالك الخطميؓ،قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:"لو جمع القرآن في إهاب ما أحرقته النار".

قال الهيثمي في "مجمع الزوائد"(رقم:١١٦٢٨) بعد ذكره:"رواه الطبراني وفيه الفضل بن المختار وهو ضعيف".وقال الذهبي عن الفضل بن المختار في "المغني في الضعفاء"(رقم:٤٩٤٢):"مجهول قال أبو حاتم:ويحدث بالأباطيل".

# ⑩ حفظ قرآن، آگ کے عذاب سے نجات کا سبب ہے

قال الحافظ البغوي في "شرح السنة"[1]: "......عن أبي أمامةؓ قال:"
احفظوا القرآن فإن الله لا يعذب بالنار قلبا وعى القرآن".

حضرت ابواُمامہؓ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کو حفظ کیا کرو، اس لئے کہ حق تعالیٰ شانہ اس قلب کو عذاب نہیں فرماتے، جس میں کلام پاک محفوظ ہو۔

قلت [الراقم]: لم أجده موقوفاً بلفظ كذا، لكن في "فوائد تمام" عن أبي أمامةؓ مرفوعاً بلفظ: "اقرءوا القرآن، فإن الله عز وجلّ لا يعذب قلبا وعى القرآن". وفيه من تركوه كما يلي. و في "المصنف لابن أبي شيبة" عن أبي أمامةؓ موقوفاً بلفظ: "إقرءُوا القرآن، لا تغرَّنكم هذه المصاحف المُعَلّقة، فإنّ الله لا يعذب قلباً وعى القرآن". فالحديث صحيح موقوفاً كما قال ابن حجر ولفظه قد مرّ معزوّا إلى "المصنف".

**اہم فائدہ:**

یہ روایت موقوفا خاص انہی الفاظ سے مجھے نہیں مل سکی، البتہ "فوائد تمام" (رقم: ١٦٩٠) میں مرفوعا روایت ان الفاظ سے ہے: اقرءوا القرآن، فإن الله عز وجلّ لا يعذب قلبا وعى القرآن". اسی طرح "المصنف لابن أبي شيبة" (رقم: ٣٥٨٧٧) موقوفا ان الفاظ سے ہے: "إقرءُوا القرآن، لا تغرَّنكم هذه المصاحف المُعَلّقة، فإنّ الله لا يعذب قلباً وعى القرآن".

ذیل میں "المصنف لابن أبي شيبة" کے الفاظ پر مشتمل روایت کی حیثیت سے تحقیق کی جائی گی:

وقال الحافظ الدارمي: "حدثنا عبدالله بن صالح، حدثني مُعاوية بن صالح،

---

[1] شرح السنة، (٤/٤٣٧).

عن سُليم بن عامر، عن أبي أمامة الباهليؓ قال :"إقرءُ وا القرآن ولا يغرَّنكم هذه المصاحف المُعَلّقة،فإنّ الله لايعذب قلباً وعًاءً للقرآن ".[1]

ترجمہ:''حضرت اُبواُمامہؓ فرماتے ہیں کہ قرآن پڑھو!اوران مُعلّق صحیفوں سے ہرگز دھوکہ میں مت پڑو! کیونکہ حق تعالیٰ شانہ اس قلب کوعذاب نہیں فرماتے،جوکلام پاک کومحفوظ رکھنے والا ہو''۔

**مصادرِاُصلیہ:**

"سنن دارمي " کی یہ روایت مختلف کتب میں مختلف سندوں سے تخریج کی گئی ہے:

''سنن الدارمي (۲طریق)،المصنف لابن أبي شيبة (۲طریق )،الإبانة الكبرى لابن بَطَة ،خَلق أفعال العباد للإمام البخاري،فضائل القرآن لأبي عُبيد ،الفوائد لأبي قاسم تمام بن محمد(مرفوعاً) ،تاريخ دمشق لابن عساكر"(مرفوعاً).

**روایت کے توابع:**

"سنن الدارمي " کی زیر بحث روایت میں اوراسی طرح"خلق أفعال العباد للبخاري "[2] میں سُلَیم بن عامرخَبائرِیؒ سے معاویہ بن صالح حضرَمیؒ نے موقوفاروایت نقل کی ہے۔معاویہ بن صالح کے علاوہ راوی بھی سُلَیم بن عامرخبائری سے موقوفا یہی روایت نقل کرتے ہیں۔

**مُتابع مُعاویہ بن صالح حضرَمیؒ مرفوعا:**

"تاريخ دِمَشق لابن عساكر "[3] اور "الفوائد لأبي قاسم تمام بن محمد الرازي "[4] میں

[1] سنن الدارمي ،(من كتاب فضائل القرآن ،باب فضل من قرأ القرآن ،۲/ ۵۲٤،رقم:۳۳۱۹).

[2] خلق أفعال العِباد ،(ص:۷۳).

[3] تاريخ دِمَشق ،(نشبة بن حندج بن الحُسَين بن عبدالله ،۷/ ٦۲).

[4] الفوائد ،(رقم:۱٦۹۰).

،حَرِیز بن عثمان، اسی روایت کو سُلیم بن عامر سے نقل کرتے ہیں، یعنی حَرِیز بن عثمان نے سُلیم بن عامر سے نقل روایت میں معاویہ بن صالح کی متابعت کی ہے، واضح رہے کہ "تاریخ دِمشق" اور "فوائد تمام" کی یہ دونوں سندیں مرفوع ہیں۔[1]

اسی طرح "سنن الدارمي" کی مذکورہ روایت میں أبو أمامۃ صُدَی بن عَجلان الباہِلی سے سُلیم بن عامر کے علاوہ بھی اس روایت کو نقل کرنے والے راوی ہیں۔

## مُتابِع سلیم بن عامر خبائری موقوفا:

"سنن الدارمي"[2] ہی میں حَکم بن نافع کے طریق سے، شُرحبیل بن مُسلم خولانی، "الإبانة الكبرى لابن بطّة"[3] میں أبوبکر بن زیاد نیسابوری کے طریق سے اور "المصنف لابن أبي شيبة"[4] میں یزید بن ھارون کے طریق سے سلیمان بن شُرَحبیل اسی روایت کو أبو أمامۃ باھلی سے نقل کرتے ہیں، یعنی أبو أمامۃ باھلی سے نقل روایت میں، شُرحبیل بن مسلم خولانی اور سلیمان بن شرحبیل نے موقوفا، سلیم بن عامر کی متابعت کی ہے۔

"المصنف لابن أبي شيبة"[5] کی ایک دوسری روایت جو شبابہ بن سوّار کے طریق سے

---

[1] وفي سنديهما(ابن عساكر و أبو القاسم تمام)مسلمة بن علي بن خلَف الخُشَني البَلاطي يروي عن حريز، قال عن مسلمة الذهبي في "الكاشف"(رقم:٥٤٤٢):"تركوه".وفي "سنن الدارمي" (٢/٥٢٤،رقم:٣٣١٩)سند آخر تابعه(مسلمةَ) الحكمُ بن نافع البَهراني في روايته عن حَريز بن عثمان الرَحَبي موقوفاً وكلاهما(الحكم و حريز) قد وثّقا في "التقريب لابن حجر" (الحكم، رقم: ١٤٦٤، وحَريز،رقم:١١٨٤).

[2] سنن الدارمي ،(من كتاب فضائل القرآن ،باب فضل من قرأ القرآن ،٢/٥٢٤،رقم:٣٣١٩).

[3] الإبانة الكبرى ،(باب بيان كفر طائفة من الجهمية زعموا أنّ القرآن ليس في صدور الرجال، ٥/٢٦٣،رقم:١٧٢).

[4] المصنف لابن أبي شيبة ،(كتاب فضائل القرآن ،في الوصية بالقرآن وقراءته ،١٥/٤٩٠،رقم:٣٠٧٢).

[5] المصنف لابن أبي شيبة (كتاب الزهد ،كلام أبي أمامة ،رقم:٣٥٨٧٧).

موقوفا مروی ہے، اس میں قاسم أبوعبدالرحمٰن أبوأمامہ باھلی سے روایت نقل کرتے ہیں، یعنی قاسم نے أبو أمامہ باھلی سے نقل روایت میں سلیم بن عامر کی مُتابعت کی ہے۔

**روایتِ دارمی پر کلام (سندِ ابن ابی داؤد سے):**

حافظ ابن حجر عسقلانی "فتح الباري "[1] میں لکھتے ہیں: "وأخرج ابن أبي داؤد بإسناده صحيح عن أبي أمامة: "إقرء وا القرآن ولا تغرّنكم هذه المصاحف المعلّقة ،فإنّ الله لايعذب قلباً وعى القرآن ".

---

[1] فتح الباري ،(فضائل القرآن ،القراءة عن ظهر القلب ،۹/ ۷۹).

# ⑪ روزِ آخرت، حافظِ قرآن سے قرآن کا مکالمہ

قال الحافظ ابن ماجه :"حدثنا عليّ بن محمد ،حدثنا وكيع عن بشير بن مهاجر، عن ابن بريدة ،عن أبيهؓ قال :قال رسول الله ﷺ :"يجيءُ القرآن يوم القيامة كالرجل الشَّاحب ،فيقول :أنا الذى أسهرت ليلك وأظمأتُ نهارك ".[1]

ترجمہ: "بُریدہؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ روزِ قیامت قرآن جوان مرد کی شکل میں آئے گا اور کہے گا کہ میں ہی ہوں جس نے تجھے راتوں کو جگایا اور دن پیاسا رکھا"۔

**مصادرِ أصلیہ:**

"سنن ابن ماجه" کی مذکورہ روایت کا مضمون مختلف کتبِ حدیث میں مختلف سندوں سے تخریج کی گئی ہے، چند کے نام یہ ہیں:

"سنن الدارمي ،مسندأحمد ،المصنف لابن أبي شيبة،شرح السنة للبغويّ،فضائل القرآن للقاسم بن سلام ،أخلاق حملة القرآن للآجُريّ".

**روایت کے توابع:**

**حافظ ابن ماجہ کی سند میں موجود وکیع بن الجراح کے توابع:**

"سنن ابن ماجه" کی زیرِ بحث روایت میں وکیع بن الجراح اس روایت کو بشیر بن مہاجر الغَنَوِیّ الکوفی سے نقل کرنے والے ہیں، وکیع کے علاوہ أبونعیم فضل بن دُکین درج ذیل کتب میں اسی مضمون کی روایت بشیر بن مہاجر سے نقل کرنے والے ہیں:"سنن الدارمي "[2]، "مسندأحمد "[3]،

[1] سنن ابن ماجه ،(كتاب الأدب ،باب ثواب القرآن ،۲/۱۲۴۲ ،رقم:۳۷۸۱).

[2] سنن الدارمي ،(كتاب فضائل القرآن ،باب في فضل سورة البقرة وآل عمران ،۲/۵۴۳،رقم:۳۳۹۱).

[3] مسندأحمد ،(مسندبريدة الأسلمي ،۷/۶۱۸،رقم:۲۳۳۸).

"فضائل القرآن للقاسم بن سلام".[1]

نیز"شرح السنة للبغوي"[2]"المصنف لابن أبي شيبة"[3]اور"أخلاق حملة القرآن للآجُرّي[4]میں أبوأحمد الزُبیری نے اسی روایت کو بشیر بن مہاجر سے تخریج کرتے ہیں۔بألفاظ دیگران تمام سندوں میں أبوأحمد الزبیری اور أبونعیم فضل بن دُکین نے بشیر بن مہاجر سے نقل روایت میں وکیع کی متابعت کی ہے۔

## روایتِ ابن ماجہ پر محدثین کا کلام (ابن ماجہ وغیرہ کی سند سے):

حافظ کنانیؒ"زوائد ابن ماجه"[5]زیر بحث روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:"هذا إسناد رجاله ثقات".

علامہ بوصیریؒ"إتحاف الخِيرة المَهَرَة"[6]میں" المصنف لابن أبي شيبه" کی روایت (جو زیر بحث روایت کے مضمون پر مشتمل ہے) نقل کر کے لکھتے ہیں:"هذا إسناد حسَن".

حافظ ھیثمیؒ"مجمع الزوائد"[7]میں اسی مضمون پر مشتمل روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:"قلتُ: روى ابن ماجه منه طرفاً، رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح".

حافظ بغویؒ تخریج روایت کے بعد فرماتے ہیں:"هذا حديث حسن غريب".[8]

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ هذا إسناد رجاله ثقات كما قاله الكناني وله توابع كما مرّ.

---

[1] فضائل القرآن، (باب فضل إتّباع القرآن ومافي العمل به من الثواب، ٨٥).

[2] شرح السنة، (باب فضل سورة البقرة وآل عمران، ٤/٣٥٣، رقم: ١١٩٠).

[3] المصنف لابن أبي شيبة، (كتاب فضائل القرآن، ١٥/٣٧٤، رقم: ٣٠٦٦٨).

[4] أخلاق حملة القرآن، (باب ذكر أخلاق أهل القرآن، ١/٣٠ رقم: ٢٤).

[5] زوائد ابن ماجه، (٤٨٧، رقم: ١٢٥٥).

[6] إتحاف الخيرة المهرة، (كتاب التفسير، باب فضل القرآن، ٨/٢٤١، رقم: ٧٩٨٠).

[7] مجمع الزوائد، (كتاب التفسير، في فضل القرآن ومن قرأه، ٧/٣٣١، رقم: ١١٦٣٣).

[8] شرح السنة، (باب فضل سورة البقرة وآل عمران، ٤/٣٥٣، رقم: ١١٩٠).

# ⑫ قرآن کی حامل قرآن کیلئے حمایت وسفارش

قال الامام البزّار في "مسنده" :"حدثنا سلمة بن شبيب قال :أخبرنا بسطام بن خالد الحراني قال :أخبرنا نصربن عبدالله أبوالفتح ،عن ثور بن يزيد، عن خالد بن معدان، عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال:قال رسول الله ﷺ :"من صلى منكم من للّيل فليجهربقراء ته ......وإذا مات وكان أهله في جِهازه يجِئ القرآن في صورةٍ حسنةٍ جميلةٍ واقف عند رأسه حتى يُدْرج في أكفانه، فيكون القرآن على صدره دون الكفن، فإذا وُضع في قبره وسوّى عليه وتفرّق عنه أصحابه، أتاه منكرٌ ونكيرٌ فيُجلسانه في قبره ،يجِئ القرآن حتى يكون بينه وبينهما ،فيقولان له :إليك حتى نسأله. فيقول :لا و رَبّ الكعبة! إنّه لَصَاحِبي وخَلِيلي، ولستُ أخْذُله على حالٍ، فإنْ كُنْتُمَا أمِرْتُمَا بِشَئ فامْضِيا لِماأمِرْتُما ودَعَاني مكاني، فإنّي لستُ أفارقُه حتى أدْخِلَه الجنة إنْ شاء الله.

ثم ينظر القرآن إلى صاحبه ،فيقول له :اسكن، فإنّك ستجدني من الجيران جارَصِدْقٍ، ومن الأخِلاّء خليلَ صِدْقٍ، ومن الأصحاب صاحبَ صِدْقٍ فيقول له :مَنْ انت ؟فيقول :أنا القرآن الذي كنتَ تَجهَرُبي وتُخْفِيني وكنتَ تحبّني فأناحَبِيْبُك ،فمن أحْبَبْتُه أحَبّه الله، ليس عليك بعدمَسْئَلَةِ منكرونكير من غمّ ولاهمّ ولاحزن، فيسأله منكرونكير ويصعدان ويبقى هو والقرآن فيقول :لأفْرُشَنَّك فراشاً ليّناً ولأدَثِّرَنَّك دِثَاراً حسناً جميلاً ،جزاءً لك بماأسْهَرْتَ ليلك وانْصَبْتَ نهارك......".[1]

---

[1] مسند البزّار ،(٧/ ٩٧،رقم: ٢٦٥٥).

ترجمہ: ’’حضرت معاذ بن جبلؓ ایک طویل حدیث میں حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب آدمی مرتا ہے تو اس کے گھر کے لوگ تجہیز و تکفین میں مشغول ہوتے ہیں اور اس کے سرہانے نہایت حسین و جمیل صورت میں قرآن آتا ہے، جب کفن دیا جاتا ہے تو وہ شخص کفن اور سینہ کے درمیان ہوتا ہے، جب لوگ دفن کرنے کے بعد لوگ لوٹتے ہیں اور منکر نکیر آ کر قبر میں اس کو بٹھا دیتے ہیں تو قرآن آ کر ان کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، منکر نکیر قرآن سے کہتے ہیں کہ تم بیچ سے ہٹ جاؤ، تا کہ ہم سوال کر سکیں۔ مگر یہ کہتا ہے کہ نہیں رب کعبہ کی قسم! یہ میرا ساتھی ہے، میرا دوست ہے، میں کسی حال میں اس کو تنہا نہیں چھوڑ سکتا، تم سوالات کے اگر مامور ہو، تو اپنا کام کرو، میں اس کے جنّت میں داخلہ تک اس سے جُدا نہیں ہو سکتا، ان شاء اللہ۔

اس کے بعد وہ اپنے ساتھی کی طرف متوجہ ہو کر کہتا ہے کہ آپ اطمینان سے رہیں، مجھے آپ سچا پڑوسی، سچّا دوست اور سچّا ساتھی پائیں گے۔ یہ شخص پوچھے گا کہ آپ کون ہیں؟ تو وہ جواب دے گا کہ میں ہی وہ قرآن ہوں، جس کو کبھی تو بلند پڑھتا تھا اور کبھی آہستہ، اور میں آپ سے محبّت کرتا ہوں، آپ کا حبیب ہوں، جس سے میں محبّت کروں اللہ بھی اس سے محبّت فرماتے ہیں۔ منکر نکیر کے سوالات کے بعد کوئی غم و فکر کی بات نہیں، چنانچہ منکر نکیر اس سے سوالات کر کے واپس اوپر چلے جاتے ہیں، اور وہ اور قرآن رہ جاتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ میں ضرور آپ کیلئے ایک نرم بستر بچھاؤں گا اور حسین و جمیل چادر اوڑھاؤں گا یہ سارا اعزاز اس بدلے میں ہے کہ میں نے رات کو آپ کو بیدار کر رکھا اور دن بھر (روزہ کی) مشقّت میں رکھا‘‘۔

**روایتِ حافظ بزار پر کلام:**

امام ابوبکر بزارؒ تخریج روایت کے بعد لکھتے ہیں: ”وهذا الحديث لا نعلمه يروى عن النبي

صلى الله عليه وسلم بهذا اللفظ إلا من هذا الوجه ولم يسمع خالد بن معدان عن معاذؓ وإنما ذكرناه لأنا لا نحفظه عن النبي صلى الله عليه وسلم إلا من هذا الوجه فلهذا ذكرناه".

حافظ ھیثمیؒ نے "مجمع الزوائد"[1] "مسند بزّار" کی مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:

"رواه البزّار وقال خالد بن معدان لم يسمع من معاذؓ ،ومعناه أنّه يجيءُ ثواب القرآن كماقال: إنّ اللّقمة تجِيءُ يوم القيامة مثل أحد وإنّما يجيء ثوابها ،قلتُ :وفيه من لم أجد في ترجمة".

حافظ عراقیؒ "المغني عن حمل الأسفار"[2] میں لکھتے ہیں:"رواه بنحوه بزيادة فيه أبو بكر البزّار ونصر المقدسي في المواعظ وأبو شجاع من حديث معاذ بن جبل وهو حديث مُنْكَر منقطع".

حافظ ابن حجرؒ "نتائج الأفكار"[3] میں لکھتے ہیں:" قلت:وفيه مع انقطاعه نصر بن عبد الله ما عرفته ،وبقية رجاله ثقات.ووجدت له شاهدا من حديث عبادة بن الصامتؓ أخرجه محمد بن نصر المروزي في كتاب "قيام الليل"لكنه موقوف على عبادة".

## زیرِ بحث روایتِ حافظ بزار کا شاہد:

"مسند بزّار" کی زیرِ بحث روایت مُعاذ بن جَبلؓ کے علاوہ عبادۃ بن الصامتؓ سے مرفوعاً وموقوفاً دونوں طریق سے مروی ہے،سہولت کے پیشِ نظر ہم اس شاہد مرفوعاً وموقوفاً کو دوسندوں پر تقسیم کر دیتے ہیں:

(۱) سندِ کدیمی،جس میں طفاوی بھی ہے۔

(۲) سندِ طفاوی،جس میں کدیمی نہیں ہے۔

---

[1] مجمع الزوائد ،(كتاب الصلوة ،باب في صلوة الليل ،٢٤٢/٨ ،رقم:٧٩٨٣).

[2] المغني عن حمل الأسفار ،(٢٢٨/١ ،رقم:٨٨٧).

[3] نتائج الأفكار ، (٢١/٢).

### (۱) سندِ کدیمی، جس میں طفاوی بھی ہے:

حافظ سُیوطیؒ "اللآلي المصنوعة " [1] میں اَبوبکر محمد بن القاسم الانباری کی سند سے عبادۃ بن الصامتؓ سے موقوفاً روایت نقل کی ہے، اَبوبکر محمد بن القاسم الانباری کی سند یہ ہے: "محمد بن يونس الكُديمي عن يونس بن عُبَيدالله العميري ،عن داؤد بن راشد الطُّفاوي أبوبحر الكرماني، عن مسلم بن شدّاد، عن عُبيد بن عُمير بن قتادة، عن عبادةبن الصامتؓ قال: إذا قام أحدكم ......".

### سندِ کدیمی کے دیگر مصادر:

علامہ الآجُریؒ نے "أخلاق حملة القرآن " [2] میں موقوفا اور علامہ ابن الجوزیؒ نے "الموضوعات " [3] میں مرفوعا، ابن الانباری کے طریق کے مطابق اپنی سندوں سے یہی روایت تخریج کی ہے۔

### مذکورہ سندِ کدیمی (جس میں طفاوی بھی ہے) پر کلام:

علامہ ابن الجوزیؒ "الموضوعات " میں مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: "هذا حديث لايصحّ عن رسول الله ﷺ والمُتَّهم به داؤد .قال يحيى بن معين :داؤد الطُّفاوي الذي روى عنه حديث القرآن ليس بشئ وقال العُقَيلي :حديث داؤد باطل لاأصل له ،ثم فيه الكُديميّ،وكان وضّاعاً للحديث ".

### محمد بن یونس بن موسی بن سلیمان الکُدیمی کے بارے میں ائمہ جرح والتعدیل کے اقوال ملاحظہ ہوں:

قال أحمد بن حنبل [4]: "حسن المعرفة ماوجد عليه إلاّلِصُحْبَتِه للشاذكوني".

---

[1] اللآلي المصنوعة ،(۱/۲۱۹).

[2] أخلاق حملة القرآن ،(ملحق بهذا الكتاب،۱/۱۰۶،رقم:۹٤).

[3] الموضوعات ،(باب ثواب تالي القرآن،۱/۲۵۲).

[4] ميزان الاعتدال ،(٦/۳۷۸،رقم:۸۳۵۹).

قال ابن حبّان[1] :"لعلّه قدوضع أكثر من ألف حديث".

قال الدارقطني[2] : "يضع الحديث وماأحسن فيه القول إلاّ من لم يخبر حاله".

قال أبوعُبيد الآجرّي[3]:" رأيتُ أبا داؤد يطلق في الكُدَيمِي الكذب ،وكذا كذّبه موسى بن هارون والقاسم المطرز ،وأما إسماعيل الخُطَبي فقال بِجَهل :كان ثقة مارأيتُ خلقاً أكثر من مجلسه ".

قال الذهبي[4] : "أحدُ المتروكين ".

قال ابن حجر[5] :"ضعيف ".

قال ابن عَدِيّ[6] : اتُّهم بالوضع وبَسرقته".

## (۲) سند طفاوی، جس میں کدیمی نہیں ہے:

علامہ عُقیلیؒ نے بھی "الضُعفاء الكبير "[7] میں "مسند بزّار" کے مضمون کے مطابق عبادۃ بن الصامت کی موقوف روایت تخریج کی ہے، جس میں محمد بن یونس الکدیمی نہیں ہے، سند یہ ہے :"محمد بن إسماعيل الصالح عن المقري ح إبراهيم بن محمد ،عن عمرو بن مرزوق ،عن داؤد ابن بحر الطفاوي ،عن مُسلم بن أبي مُسلم ،عن مورق العُجلي ،عن عبيد بن عمير اللّيثي عن عبادة بن الصامتؓ يقول :من صلى منكم ......".

---

[1] ميزان الاعتدال ،(٦/ ٣٧٨،رقم: ٨٣٥٩).
[2] ميزان الاعتدال ،(٦/ ٣٧٨،رقم: ٨٣٥٩).
[3] ميزان الاعتدال ،(٦/ ٣٧٨،رقم: ٨٣٥٩).
[4] ميزان الاعتدال ،(٦/ ٣٧٨،رقم: ٨٣٥٩).
[5] التقريب ،(٥١٥،رقم: ٦٤١٩).
[6] الكامل ،(٧/ ٥٥٣،رقم: ١٧٨٠).
[7] الضعفاء الكبير ،(باب الدال ،داؤد الطفاوي ،٢/ ٣٩،رقم: ٤٦٦).

## سندِ طفاوی کے دیگر مصادر:

اسی طرح محمد بن الضریسؒ نے "فضائل القرآن "[1] میں اور ابن أبی الدنیاؒ نے "التہجد وقیام اللّیل "[2] میں عُقیلیؒ کے طریق کے مطابق اپنی سندوں سے اسی روایت کو عبادۃ الصامتؓ سے موقوفاً نقل کیا ہے، علامہ بوصیریؒ نے "إتحاف الخِیرۃ المهرۃ "[3] میں حارث بن أبی اُسامہؒ کی سند سے (جو عقیلی کے طریق کے مطابق ہے) موقوفاً روایت نقل کی ہے۔

## (۲) سند طفاوی (جس میں کدیمی نہیں ہے) پر کلام:

واضح رہے کہ "مسند بزّار " کی زیر بحث روایت کے علاوہ اب تک ذکر کی گئی گزشتہ تمام سندوں میں ایک راوی "داؤد بن راشد الطُّفاوي ،أبوبحر الكرماني ثم البصري " ہے، موصوف کے بارے میں حافظ عقیلیؒ "الضعفاء الكبير "[4] میں لکھتے ہیں: "حديث باطل لاأصل له. حدثنا محمد بن أحمد بن حماد قال: حدثنا معاوية بن صالح قال: سمعتُ يحيى بن معين يقول: داؤد الطفاوي الذي روى عنه المقرئ حديث القرآن ليس بشئ ".

اسی طرح علامہ شوکانیؒ "الفوائدالمجموعة"[5] میں نقل روایت کے بعد لکھتے ہیں: "وفيه نكارة شديدة وألفاظ يعرف من نظرهاأنّها موضوعة".

علامہ ابن العراقؒ "تنزيه الشريعة"[6] میں عبادۃ بن الصامتؓ کی روایت نقل کر کے اس پر

---

[1] فضائل القرآن ،(باب فيما يقال لصاحب القرآن: إقرأ وارقه ،ص:٦٥،رقم:١١٥).

[2] التهجد وقيام الليل ،(ص:١٣٥،رقم:٣١).

[3] اتحاف الخيرة المهرة،(كتاب التفسير ،باب في فضل القرآن ،٢٤٢/٨،رقم:٧٩٨٣).
واضح رہے کہ "اتحاف الخيرة المهرة " اور "التهجد وقيام الليل" میں راوی مسلم بن مسلم کے بجائے مسلم بن أبی مسلم لکھا ہے۔

[4] الضعفاء الكبير ،(باب الدال ،داؤد الطفاوي ،٣٩/٢).

[5] الفوائد المجموعة ،(٣٠٥/١).

[6] تنزيه الشريعة ،(كتاب فضائل القرآن ،الفصل الثاني ،٢٩٩/١،رقم:١٨).

تعقبات ذکر کرتے ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کُدیمی کے علاوہ داوٗد بن راشد الطفاوی اس روایت کونقل کرنے والے ہیں۔ داوٗد طفاوی سے اصحاب السنن نے روایتیں تخریج کی ہے، نیز "مسند بزّار" کی زیر بحث روایت بھی اس حدیث کیلئے شاہد ہے۔

"تنزيه الشريعة" کی عبارت یہ ہے: أبوبكر الأنباري في كتاب الوقف والابتداء ،من حديث عبادة بن الصامت ولايصحّ ،فيه الكُديمي وداؤد بن راشد الطُفاوي ،(تعقب )بأنّ الكُديمي برئ منه فقد أخرجه الحارث في مسنده ،وابن أبي الدنيا في التهجد ،وابن الضريس في فضائل القرآن ، وابن نصر في كتاب الصلوة، كلّهم من حديث داؤد من غير طريق الكُدَيمي .(قلت) وداؤد ،أخرج له أبو داؤد والنسائى ،ووثقه ابن حبان وأدخله الحافظ بن حجر فى التقريب في طبقة من لم يثبت فيه مايترك حديثه لأجله والله أعلم ،وله شاهد من حديث معاذ بن جبلؓ وفيه انقطاع .قال البزّار خالد لم يسمع من معاذؓ".

## داوٗد بن راشد الطّفاوی کے بارے میں حافظ ذہبیؒ وحافظ ابن حجرؒ کا کلام:

داوٗد بن راشد الطّفاوی کے متعلق حافظ ابن حجرؒ نے "التقريب"[1] میں "ليّن الحديث" اورحافظ ذھبیؒ نے "الكاشف"[2] میں "وقدوثق" لکھا ہے۔

واضح رہے کہ حافظ ذھبیؒ نے "تلخيص كتاب الموضوعات"[3] میں داوٗد بن راشد الطفاوی کی سند کے ساتھ بھی روایت کومن گھڑت کہتے ہوئے، داوٗد بن راشد الطفاوی کو"هالك"کہا ہے۔

قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أن الحديث منكر منقطع كما قاله العراقي وفيه رجل لم يعرف كما قاله ابن حجر وله شاهد تكلم فيه.

---

[1] التقريب ،(١٩٨،رقم:١٧٨٣).

[2] الكاشف ،(١/٢٨٨،رقم:١٤٤٩).

[3] تلخيص كتاب الموضوعات،(ص:٦٦.رقم:١٥٢).

# ⑭ حافظ قرآن علومِ نبوّت کا حامل ہے

وقال الإمام الحافظ أبوعبدالله محمدبن عبدالله في "مستدركه": "أخبرنا أبوجعفر محمد بن محمدبن عبدالله البغدادي، ثنا يحيى بن عثمان بن صالح السَهْمِي، ثناعمرو بن الربيع بن طارق، ثنايحيى بن أيوب ،ثنا خالد بن أبي زياد ،ثنا ثعلبة بن يزيد عن عبدالله بن عمروبن العاص رضي الله عنه ،أنّ رسول الله ﷺ قال: "من قرأ القرآن فقداستدرج النبوّة بين جَنْبَيه ،غير أنّه لايوحى إليه لاينبغي لصاحب القرآن أن يجد مع من جد[كذا في الأصل وفي بعض الكتب أن يحد مع من حد] ولايجهل مع جهل[كذا في الأصل وفي بعض الكتب ولا يجهل مع من يجهل] وفي جوفه كلام الله تعالىٰ".
هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرّجاه.[1]

ترجمہ:"عبداللہ بن عمروؓ نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص نے کلام اللہ شریف پڑھا اس نے علوم نبوّت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا، گو اس کیطرف وحی نہیں بھیجی جاتی۔ حامل قرآن کے لئے مناسب نہیں کہ غُصہ والوں کے ساتھ غصّہ کرے یا جاہلوں کے ساتھ جہالت کرے، حالانکہ اس کے پیٹ میں اللہ کا کلام ہے"۔

"مستدرك حاكم" کی مذکورہ روایت امام بیہقیؒ نے بھی "شعب الإيمان"[2] میں حاکم نیسابوریؒ سے "مستدرك" کے طریق مذکور کے مطابق تخریج کی ہے۔

---

[1] مستدرك حاكم ،(كتاب في فضائل القرآن ،أخبارفي فضائل القرآن جملة،۱/۷۳۸،رقم:۲۰۲۸).

[2] شعب الإيمان ،(التاسع عشرمن شعب الإيمان هوباب في تعظيم القرآن ،فصل في التكثر بالقرآن والفرح به ،۴/۱۷۷ ،رقم:۲۳۵۳).
حاکم نیسابوریؒ کے بعد دو مختلف سندوں سے یہ روایت "شعب الإيمان" میں مروی ہے: ایک سند میں حاکم کے شیخ اَبوجعفر ہے،(۴/۱۷۷،رقم:۲۳۵۳) دوسری سند میں حاکمؒ کے شیخ اَبوالعباس محمد بن یعقوب ہیں،(۴/۱۷۷،رقم:۲۳۵۲)۔

## روایت پر ائمہ کا کلام:

حاکم نیسابوریؒ نے تخریج حدیث کے بعد لکھتے ہیں :"هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرّجاه". حافظ ذھبیؒ نے بھی "التلخيص "[1] میں حاکمؒ کی مذکورہ روایت کے بارے میں "صحيح "لکھا ہے۔

## روایت کے دیگر موقوف طرق:

حافظ عبداللہ ابن مبارکؒ نے "كتاب الزهد والرقائق "[2] میں یہی روایت عبداللہ بن عمر و بن العاصؓ سے موقوفا تخریج کی ہے، چنانچہ عبداللہ ابن مبارکؒ لکھتے ہیں:"أخبرنا إسماعيل بن رافع ،عن إسمعيل بن عبيدالله بن أبي المهاجر ،عن عبدالله بن عمروبن العاص قال:من قرأ القرآن فقدأدرجت النبوة بين جَنْبَيْه ،إلا أنّه لايوحى إليه، ومن قرأ القرآن فرأى أنّ أحداً من خلق الله أعطي أفضل مماأعطي ،فقد حقّرما عظّم الله،وعظّم ماحقّر الله وليس ينبغي لحامل القرآن أنْ يجهل فيمن يجهل ،ولا يحدفيمن يحد ،ولكن يعفو ويصفح ".

حافظ ابن ابی شیبہؒ نے بھی اپنی "مصنف "[3] میں عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے یہ روایت موقوفا تخریج کی ہے۔

## موقوف طرق پر حافظ ہیثمیؒ کا کلام (بطریق طبرانیؒ):

یہ واضح رہے کہ "كتاب الزهد والرقائق لابن المبارك "اور "المصنف لابن أبي شيبة

---

[1] انظر هامش مستدرك حاكم ،(كتاب في فضائل القرآن ،أخبارفي فضائل القرآن جملة ،۷۳۸/۱،رقم:۲۰۲۸).

[2] كتاب الزهد والرقائق ،( باب ماجاء في ذم التنعم في الدنيا، ص:۲۷۵،رقم:۷۹۹).

[3] المصنف لابن أبي شيبة ،(كتاب فضائل القرآن ،في فضل من قرأ القرآن ،۴۴۵/۱۵،رقم:۳۰۵۷۳).
حافظ محمد بن نصرؒ نے "مختصر قيام الليل " میں اسحاق کے طریق سے عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے ایک مرفوع روایت تخریج کی ہے،اس سند میں بھی اسماعیل بن رافع راوی ہے۔(ص:۱۷۵،باب ثواب القراءة بالليل ).

"دونوں کی روایتوں میں ایک راوی اسماعیل بن رافع ہے، جن کے بارے میں حافظ ھیثمیؒ نے "متروک" کہا ہے، چنانچہ حافظ ھیثمیؒ "مجمع الزوائد" [1] میں عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے یہی روایت مرفوعاً تخریج کرکے لکھتے ہیں:"رواه الطبراني وفيه :إسماعيل بن رافع وهومتروك".

**اسماعیل بن رافع بن عُویمر المدنی، کے بارے میں ائمہ جرح والتعدیل کے اقوال مُلاحظہ ہوں:**

قال يحيى بن معين [2] :"ضعيف ،وفي موضع :ليس بشئ".

وقال أبوحاتم [3] :" الضعيف القاص ،وفي موضع :وهومنكر الحديث".

وقال أحمد بن حنبل [4] :"ضعيف الحديث".

وقال النسائي [5] : "متروك الحديث ،وفي موضع ،ضعيف ،وفي موضع :ليس بثقة".

وقال ابن عديّ [6] : ولإسماعيل بن رافع أحاديث غيرماذكرتُه وأحاديثه كلّها ممافيه نظرٌ إلاّأنّه يكتب أحاديثه في جملة الضعفاء".

وقال الترمذي [7] :" ضعّفه بعض أهل العلم وسمعتُ محمداًيقول :هوثقة".

وقال الذهبي [8] :" ضعيف واهٍ".

وقال ابن حجر [9] :"ضعيف الحديث".

قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ الحديث صحيح كما قاله الذهبي.

---

[1] مجمع الزوائد ،(كتاب التفسير ،باب فضل القرآن ،۷/ ۳۳۰،رقم:۱۱۶۳۲).
[2] الجرح والتعديل ،( ۲/ ۱۱۰،رقم:۵۶۶).
[3] الجرح والتعديل ،(۲/ ۱۱۱،رقم:۵۶۶).
[4] الكامل ،(۱/ ۴۵۲،رقم:۱۱۹).
[5] تهذيب الكمال ،(۲/ ۱۶۶،رقم:۴۳۶).
[6] الكامل ،(۱/ ۴۵۴،رقم:۱۱۹).
[7] تهذيب الكمال ،(۲/ ۱۶۶،رقم:۴۳۶).
[8] الكاشف ،(۱/ ۱۲۲،رقم:۳۷۵).
[9] التقريب ،(۱۰۷،رقم:۴۴۲).

## ⑭ قراءت کے پہنچانے پر فرشتہ کی تقرری

روی الحافظ أبوسعيد السمّان في "مشيخته" :" ثنا أبوبكر الشعيري المؤدب بقزوين بقراأتي عليه ،ثنا عليّ بن أحمد المقرئ بيّاعُ الحديد، ثنا أبوعبدالله الحُسَين بن عليّ بن حماد بن مهران الجمال الأزرق المقرئ، ثنا أحمد بن يزيد الحلواني ،ثنا المُعَلّى بن هلال ،عن سليمان التيمي عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال: رسول الله ﷺ: "إنّ ملكاً موكّلاً باالقرآن فمن قرأ منه شيئاً لم يُقَوِّمْه ،قوَّمه الملك ورفعه ".[1]

ترجمہ: "انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے فرشتہ اس کام پر مقرر ہے کہ جو شخص کلام پاک پڑھے اور کما حقہ اس کو درست نہ پڑھ سکے تو وہ فرشتہ اس کو درست کرنے کے بعد اوپر کے جاتا ہے"۔

فيه من يتهم بوضع الحديث(أي المُعَلَّى بن هلال)،وأخرج أبو الفضل الرازي ما في معناه بلفظ:عن ابن عمرؓ قال: قال رسول الله ﷺ: "من قرأ القرآن فلم يُعْرِبْه وُكِّلَ به ملكٌ يكتب له كماأنزل بكل حرف عشر حسنات ......".فيه أبو الطيب كذّبه يحيى بن معين. وأخرج أبو منصور الديلمي عن ابن عباسؓ قال: قال رسول الله ﷺ: " إذا قرأ القارئ القرآن فأخطأأو لَحَنَ أوكان أعجَمِيّاً كتبه الملك كماأنزل". وسنده يخلو عن المتّهم وهو ضعيف كما قال السيوطي حتى يجوز في الفضائل.

یہ روایت امام رافعی قزوینیؒ نے "تاریخ قزوین" میں محمد بن حسین بن محمد الشعیری أبوبکر کے

---

[1] التدوين في أخبار قزوين ،(١/ ٢٦٧).

ترجمہ میں ذکر کی ہے، محمد بن حسین سے أبوسعید السمان نے جس سند مذکور سے یہ روایت نقل کی ہے، اس میں ایک راوی أبوعبداللہ معلیٰ بن ھلال بن سوید الطحان الکوفی ہے۔

## حافظ أبوسعید السمان کی سند میں موجود راوی مُعلّیٰ بن ھلال کے بارے میں ائمہ کا کلام:

مُعلّیٰ بن ھلال کے بارے میں عبدالرحمٰن بن أبی حاتمؒ نے لکھا ہے[1]: "سئل أبوزُرعة عن المُعَلّى بن هلال ماكان يُنْقَمُ عليه ؟ قال :الكذب".

أبوأحمد بن عدیؒ رقم طراز ہے[2]: "هوفي عداد من يضع الحديث".

اسی طرح حافظ ذہبیؒ نے "الكاشف"[3] میں "كذّبوه".

حافظ ابن حجرؒ نے "التقريب"[4] میں "اتفق النُقّاد على تكذيبه". لکھا ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب "الجامع الصغير"[5] اور "الجامع الكبير"[6] میں اس روایت کو أبوسعید السمان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

**تنبیہ:**

یہ بھی واضح رہے کہ علامہ عبدالرؤف مناویؒ نے اپنی تصنیف "فيض القدير شرح الجامع الصغير"[7] میں لکھتے ہیں: "وفيه مُعلى بن هلال، قال في الميزان: رماه السفيانان بالكذب".

---

[1] الجرح والتعديل ،(رقم: ١٥٢٩).

[2] الكامل فى الضعفاء ،(رقم : ١٨٥٤).

[3] الكاشف ،(١٦٤/٣ ،رقم: ٥٦٦٠).

[4] التقريب ،(٥٤١ ،رقم: ٦٨٠٧).

انظر ،التاريخ الكبير ٢٧٢/٧ ،رقم: ١١٠٦٥ ،تهذيب الكمال ،(٢٥٦/١٨) رقم: ٦٦٩٤ ،تاريخ الإسلام، ٦٣٣/٤ ،رقم: ٤٣٤٤ ،ميزان الاعتدال ،٦/ ٤٨٠ ،رقم: ٨٦٨٥).

[5] الجامع الصغير (٢-١/ ١٤٨ ،رقم: ٢٤٥٥).

[6] الجامع الكبير(رقم: ١٧٤٨).

[7] فيض القدير (٥٢٤/٢ ،رقم: ٢٤٥٥).

پھر علامہ مُناوی ؒ ہی نے اپنی کتاب "التيسير بشرح الجامع الصغير "[1] میں یہ روایت نقل کی اور "إسناده ضعيف". کہا، چنانچہ ثابت ہوا کہ "فيض القدير " میں راوی مُعلّی بن ھلال کے بارے میں کذب کی جرح ذکر کرنے کے بعد "التيسير" میں اسی روایت اس سند سے نقل کرنے کے بعد "إسناده ضعيف". کہنا بظاہر ذہول پر مبنی ہے۔

## روایت أبي سعید السمان کے مضمون پر مشتمل دیگر روایات:

### پہلی روایت: روایتِ دیلمی ؒ

حافظ أبو مَنصور شُہر دار بن شِیرویہ بن شُہر دار بن شِیرویہ دَیلمی ؒ نے "مسند الفِردوس "[2] میں اسی مضمون کی ایک روایت تخریج کی ہے: "أخرجه الديلمي عن حَمزه بن عُمارة بن حمزة ،حدثنا هُشيم، عن أبي بِشر ،عن سعيد بن جُبير، عن ابن عباس ؓ قال قال رسول الله ﷺ :" إذا قرأ القارئ القرآن فأخطأ أو لَحَنَ أو كان أعجَمِياً كتبه الملك كما أنزل".

### رجالہ (سندِ دیلمی کے رواۃ):

(۱) حمزہ بن عمارہ بن حمزہ کے بارے میں مجھے ترجمہ نہیں مل سکا۔

(۲) دوسرا راوی هُشیم، أبومُعاویہ هُشیم بن بَشیر السلمی الواسطی ہے۔

هُشیم کے بارے میں حافظ ذھبی ؒ نے "الکاشف "[3] میں "إمام ثقه مدلّس".

حافظ ابن حجر ؒ نے "التقريب "[4] میں "ثقة ثبت كثير التدليس والإرسال الخفيّ". کہا ہے۔

---

[1] التيسير ،(۱/۶۹۹).

[2] انظر سلسلة الأحاديث الضعيفة،(۵/۲۱۷،رقم:۲۱۹۳).

[3] الكاشف (۳/۲۲٤،رقم:۶۰۸۰).

[4] التقريب (۵۷٤،رقم:۷۳۱۲).

"شذرات الذهب لابن العماد"[1] میں ہے:"قال وهب ابن جرير :قلنا لشعبة :نكتب عن هشيم ؟قال:نعم ،ولوحدثكم عن ابن عمر فصدقوه".

"الكامل في ضُعفاء الرجال"[2] میں حافظ ابن عدیؒ لکھتے ہیں:"وهشيم رجل مشهور وقد كتب عنه الأئمة،وهو في نفسه لابأس به إلّا أنّه نسب إلى التدليس ،وله أصناف وأحاديث حسان وغرائب ،وإذا حدّث عن ثقة فلابأس به ،وربما يوتى ويوجد في بعض أحاديثه منكرإذا دلّس في حديثه عن غيرثقة ......".

واضح رہے کہ ھشیم مشہور بالتدلیس ہونے کے ساتھ ساتھ ،عنعنہ کے ساتھ اس روایت کونقل کررہے ہیں۔

(۳) تیسرے راوی اُبو بشر جعفر بن اَبِي وَحشِيّة اياس اليشكری ہے،جس کے متعلق حافظ یحیی بن معینؒ ،حافظ عبدالرحمٰنؒ ،حافظ اُبوزرعہؒ[3] نے "ثقة"،حافظ ذَھَبیؒ نے "الكاشف"[4] میں "صَدوق" کہاہے،حافظ ابن حجر"التقريب"[5] میں لکھتے ہیں :"ثِقة من أثبت الناس في سعيد بن جُبير وضعّفه شعبة في حبيب بن سالم وفي مجاهد".

**روایتِ دیلمیؒ کے بارے میں حافظ سیوطیؒ کا کلام:**

امام سیوطیؒ نے حضرت ابن عباسؓ کی مذکورہ روایت کو "ضعيف" قراردیاہے[6]۔

---

[1] شذرات (۱/۴۸۵).

[2] الكامل في ضعفاء الرجال ،(۸/۴۵٦،رقم:۲۰۵۱).

[3] الجرح والتعديل ،(۲/۳۰۲،رقم:۱۹۲۷).

[4] الكاشف ،(۱/۱۸۳،رقم:۷۹۰).

[5] التقريب ،(۱۳۹،رقم:۹۳۰).

[6] انظر فيض القدير،(۱/٤۱٦،رقم:۷۹۲).

## دوسری روایت: روایتِ أبی الفضل رازی ؒ

اسی مضمون کی ایک روایت عبداللہ ابن عمرؓ سے علامہ قرطبی ؒ نے "تفسیر قرطبي "[1] اور علامہ أبوالفضل رازی ؒ نے اپنی کتاب "فضائل القرآن وتلاوته "[2] میں اپنی سَندوں سے نقل کی ہے ،روایت یہ ہے:"عن ابن عمرؓ قال: قال رسول الله ﷺ: "من قرأ القرآن فلم يُعْرِ بْه وُكِّلَ به ملكٌ يكتب له كماأنزل بكل حرف عشر حسنات ......". ان دونوں سَندوں میں أبوالطیب الحربی عن عبدالعزیز بن أبی داؤد عن نافع عن ابن عمرؓ مرفوعاً روایت نقل کرنے والا ہے۔

## دوسری روایت میں موجود راوی أبوالطیب الحربی کے بارے میں ائمہ کے اقوال:

أبوالطیب الحربی کے بارے میں حافظ ذہبی ؒ نے "ميزان الاعتدال "[3] میں لکھا ہے :"وقال ابن حبان :روى عن عبدالعزيز بن أبي داؤد الأعاجيب، لايجوز الاحتجاج به ".

اسی طرح حافظ خطیب بغدادی ؒ "تاريخ بغداد "[4] میں اپنی سَند سے نقل کرتے ہیں :"قال أبو زكريا [يحيى بن معين البغدادى ]أبوالطيب الحربي كذّاب خبيث ......". حافظ ابن حجرؒ "لسان الميزان "[5] میں لکھتے ہیں:"قال أبوأحمد الحاكم :ليس حديثه بالقائم ".

---

[1] تفسير قرطبي ،(١/ ٢٣).

[2] فضائل القرآن وتلاوته ،(١/ ١٨).

[3] ميزان الاعتدال ،(٧/ ٣٨٦،رقم:١٠٣٣٨).

[4] تاريخ بغداد ،(١٦/ ٥٨٥،رقم:٧٦٨٣).

[5] لسان الميزان ،(٩/ ١٠٢،رقم:٨٢٠٨).

وقال الذهبي في أبي الطيب الحربي:"عن ابن أبي داؤد كذاب ساقط".(ديوان الضعفاء والمتروكين،رقم:٤٩٦١)

## ⑮ حفظ قرآن کی تمنّا پر حفاظ کے ساتھ حشر

قال الطبراني: "حدثنا أحمد بن محمد بن هاشم البَعلْبَكّي، ثنا أبي، ح
وحدثنا إبراهيم بن مَتَوَيْه الأصبهاني، ثنا محمد بن هاشم البَعْلَكّي
، ثنا سُويد بن عبدالعزيز، عن عبدالعزيز، عن عبدالله بن عبدالرحمن
، عن إسماعيل بن عُبيدالله، ثنا عبدالرحمن بن غَنْم، عن مُعاذ بن جبل رض
، عن رسول الله ﷺ قال: "من قرأ القرآن وعمل بمافيه...... ومن قرأ
القرآن وهو يَنفلتُ منه، ولا يَدَعُه فله أجره مرّتين، ومن كان حريصاً عليه
ولا يستطيعه ولا يَدَعَه بعثه الله يوم القيامة مع أشراف أهله......".[1]

ترجمہ: ''حضرت معاذ بن جبلؓ سے ایک طویل حدیث میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مروی ہے کہ جو شخص قرآن شریف پڑھتا ہے اور وہ یاد نہیں ہوتا تو اس کیلئے دوہرا اجر ہے، اور جو اس کو یاد کرنے کی تمنّا کرتا رہے لیکن یاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا مگر وہ پڑھنا بھی نہیں چھوڑتا تو حق تعالی شانہ روز قیامت اس کا حفاظ ہی کے ساتھ حشر فرمائیں گے۔۔۔''۔

### روایت کے توابع:

### امام طبرانیؒ کی سند میں موجود راوی محمد بن ہاشم کے توابع:

امام طبرانیؒ کی اس روایت میں، سُوید بن عبدالعزیز سے روایت کرنے والا راوی، محمد بن ہاشم بن

---

[1] المعجم الكبير، (٨/ ٤١٠، رقم: ١٦٥٦).

عبد الرحمن بن غَنْم: بفتح المعجمة وسكون النون كذا في التقريب لابن حجر (رقم: ٣٩٨٧).

سعید البَعلبکّی القرشی ہے[۱]۔اس روایت کا ایک تابع تو "شعب الإیمان"[۲] میں ہے، جس میں سُوید بن عبدالعزیز سے نقل کرنے والا راوی بالفاظ دیگر محمد بن ہاشم کا متابع، اسحاق بن ابراھیم بن مخلد الحَنظلی[۳] ہے۔

ایک دوسرا تابع علامہ بوصیریؒ نے "إتحاف الخِيَرَة المَهَرَة"[۴] میں ذکر کیا ہے، جس میں سوید بن عبدالعزیز سے نقل کرنے والا راوی اسحاق بن راھویہ ہے، یعنی سوید بن عبدالعزیز سے روایت نقل کرنے میں اسحاق بن راھویہ نے محمد بن ہاشم کی متابعت کی ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ امام طبرانیؒ، امام بیہقیؒ اور علامہ بوصیریؒ کی سندیں بن عبدالعزیز پر جمع ہوجاتی ہیں، سوید بن عبدالعزیز کے بعد تینوں سندیں یوں ہیں: "سويد بن عبدالعزيز عن عبدالله بن عبدالرحمن بن جابر الأزدي[۵] عن إسماعيل بن عبيدالله بن أبي المهاجر المخزومي الدِمَشْقِيّ[۶] عن عبدالرحمن بن غَنْم الأشعري[۷] عن معاذبن جبلؓ مرفوعاً".

## روایت طبرانیؒ پر محدثین کا کلام:

علامہ بوصیریؒ نقل روایت کے بعد فرماتے ہیں: "هذا إسناده متصل لكن سُويد بن

---

[۱] محمد بن هاشم بن سعيد البَعلبكّي القرشي: قال الحافظ في "التقريب"، والذهبي في "الكاشف": "صدوق". (التقريب، ۵۱۱، رقم: ۶۳۶۱، الكاشف، ۱۰۳/۳، رقم: ۵۲۷۲).

[۲] شعب الإيمان، فصل في إدمان تلاوة القرآن، (۳۷۶/۳، رقم: ۱۸۳۷).

[۳] إسحاق بن إبراهيم بن مخلد الحَنظَلي: قال الحافظ: "ثقة حافظ مجتهد قرين أحمد بن حنبل". (التقريب، ۹۹، رقم: ۳۳۲). وقال الذهبي: "عالم خراسان ......أملى المسند من حفظه". (الكاشف، ۲۰۶/۱، رقم: ۲۷۵).

[۴] إتحاف الخِيرة المهرة، (۱۴۷/۸، رقم: ۷۹۹۳).

[۵] الأزدي، قال الحافظ ابن حجر: "ثقة، من الثامنة. م قد ت س". (التقريب، ۳۱۱، رقم: ۳۴۳۷)، انظر تهذيب الكمال، (۲۹۰/۱۰، رقم: ۲۹۰)، الكاشف، (۱۰۴/۲، رقم: ۲۸۵۴).

[۶] الدمشقي، قال الحافظ ابن حجر: "ثقة، من الرابعة. مات ۱۳۱. خ م د س ق". (التقريب ۱۰۹، رقم: ۴۶۶)، فانظر الكاشف (۱۶۱/۱، رقم: ۳۹۷).

[۷] الأشعري، قال الحافظ ابن حجر: "مختلف في صحبته وذكره العَجلي في كبار ثقات التابعين مات سنة ۷۸. خت ع". (التقريب، ۳۴۸، رقم: ۳۹۷۸)، فانظر الكاشف (۱۸۱/۲، رقم: ۳۳۲۹).

عبدالعزيز ضعيف، وله شاهد من حديث معاذ بن جبل رضي الله عنه رواه أبوداؤد في سننه [1] والحاكم وصحّحه [2] وفيه نظر فإنّ في إسناده زَبّان بن فَائد وهوضعيف".

واضح رہے کہ علامہ بوصیری ؒ نے امام أبوداوٗدؒ اور امام حاکمؒ کے جس شاھد کا ذکر کیا ہے، وہ ہمارے دراسہ سے خارج ہے، کیونکہ اس شاہد میں زیر بحث مضمون نہیں۔

حافظ ابن حجرؒ نے بھی "المطالب العالية" [3] میں نقل روایت کے بعد "هذا إسناده متصل لكن سويد بن عبدالعزيز ضعيف" کہا ہے۔

حافظ ھیثمیؒ نے "مجمع الزوائد" [4] میں طبرانی کی روایت ذکر کرکے کہا ہے۔"رواه الطبراني ،وفيه سويد بن عبدالعزيز وهو متروك ، وأثنى عليه هُشَيم خيراً، وبقية رجاله ثقات". [5]

قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أن الحديث ضعيف وله شاهد من حديث أبي هريرة ويجوز في الفضائل.

[1] سنن أبي داؤد، (رقم الحديث ،١٤٤٨).

[2] مستدرك حاكم ،(١/ ٧٥٦،رقم:٢٠٨٥).

[3] المطالب العاليه ،(٨/ ١٢٨ ،رقم:٣٥٠٥).

[4] مجمع الزوائد ،(٧/ ٣٣٤،رقم:١١٦٣٧).

[5] وله شاهد من جزء المذكور عن أبي هريرة:

(١) في "شعب الإيمان "(٣/ ٣٨٦،رقم:١٨٣٦)بلفظ:"...ومن أخذه بعد ما يدخل في السنّ فأخذه وهو ينفلت منه أعطاه الله أجره مرّتين".

فيه إسماعيل بن رافع بن عويمر الأنصاري ،قال فيه ابن حجر:"ضعيف الحفظ". (التقريب، رقم: ٤٤٢) وقال الذهبي :"ضعيف واه ت ق".(الكاشف ،رقم:٣٧٢).

(٢) و في "الكامل لابن عدي"(٥/ ٤٦)بلفظ:"من تعلم القرآن في شيبته اختلط القرآن بلحمه ودمه ،ومن تعلمه في كبره فهو ينفلت منه ولا يتركه فله أجره مرتين".

فيه عمر بن طلحة الليثي ،قال فيه ابن عدي:"وأحاديثه عن سعيد المقبري بعضه مما لا يتابعه عليه أحد".فاعلم أنه يروي في سند هذا المتن عن سعيد المقبري.(المصدر السابق)وقال الذهبي في "المغني في الضعفاء"(رقم:٤٤٩٧).فيه جهالة وقال أبو حاتم :"محله الصدق".وقال ابن حجر في "التقريب"(٤٩٢٤)."صدوق".

# ⑯ تین شخصوں کا جنّت کے ٹیلوں پر تفریح

قال الحافظ الطبراني في "المعجم الكبير": "حدثنا جعفر بن محمد النَيسابوريّ، ثنا عبدالله بن محمد الفرّاء النيسابوريّ، ثنا الحارث بن مسلم، ثنا بَحر بن كثير [كذا في الأصل وهو التصحيف والصحيح كَنِيز]، عن الحجّاج بن فُرافِصة، [1] عن الأعمش، عن عطاء، عن ابن عمرؓ، قال: لولم أسمعه من رسول الله ﷺ إلاّ مرّة، عدّ سبع مرّات لَمَا حدّثتُ به، سمعت رسول الله ﷺ يقول:

"ثلاث على كُثبان المِسك يوم القيامة، لا يهُولُهم الحُزنُ، ولا يفزَعون حين يفزَعون الناس: رجل تعلّم القرآن، فأقام به يطلب به وجه الله وما عنده، ورجل نادى في كلّ يوم وليلة خمسَ صلوات يطلب به وجه الله وماعنده، ومملوك لم يمنعه رِقُّ الدّنيا من طاعة ربّه". [2]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اگر میں نے اس حدیث کو حضور اُقدس ﷺ سے ایک مرتبہ اور ایک مرتبہ غرض سات دفعہ یہ لفظ کہا، یعنی اگر سات مرتبہ نہ سُنا ہوتا تو کبھی نقل نہ کرتا۔ میں نے حضور اُقدس ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تین آدمی ایسے ہیں جو روز قیامت مشک کے ٹیلوں پر تفریح کریں گے، ان کو نہ تو کوئی غم ہوگا اور نہ وہ لوگوں کی گھبراہٹ کے وقت گھبرائیں گے۔ ایک وہ شخص جس نے قرآن پڑھا اور اللہ کی خوشنودی اور اس کے ہاں بدلہ کی جستجو میں امامت کی۔ دوسرا وہ شخص

---

[1] الفُرَافِصَة بالضم، كذا في "توضيح المشتبه لابن الناصر الدمشقي" (٧/ ٦٢).

[2] المعجم الكبير، (عطاء بن أبي رباح عن ابن عمرؓ، ٧/ ٢٤٩، رقم: ١٣٤٠٨).

جس جس نے اللہ کی خوشنودی اور اس کے ہاں بدلہ کی جستجو میں شب وروز پانچوں نمازوں کیلئے اذان دی۔ تیسرا وہ شخص جس کو دنیاوی غلامی اپنے پروردگار کی تابع داری سے نہ روکے"۔

**اہم فائدہ:**

"المعجم الکبیر للطبراني" کی مذکورہ روایت عبداللہ بن عمرؓ کے اس ارشاد کی وجہ سے زیر بحث ہے: "لولم أسمعه من رسول الله ﷺ إلاّمرّة عدّ سبع مرّات لما حدثت به"۔

**روایتِ طبرانیؒ کا ایک اور مصدر:**

مذکورہ روایت عبداللہ بن عمرؓ کے قول کے ساتھ "حلية الأولياء لأبي نُعيم الأصبهاني"[1] میں بھی تخریج کی گئی ہے، جس میں مکّی بن عبدان نے "المعجم الكبير" کی سند میں مذکور جعفر بن محمد النیسابوری کی متابعت کی ہے، یعنی یہی روایت مکّی بن عبدان نے عبداللہ بن محمد الفرّاء النیسابوری سے نقل کی ہے۔

**زیر بحث روایت طبرانیؒ کے بارے میں حافظ ھیثمیؒ کا قول:**

حافظ ھیثمیؒ "المعجم الزوائد"[2] میں "المعجم الكبير" کی زیر بحث روایت نقل کرکے لکھتے ہیں: "قلت: رواه الترمذي بغير سياقه. رواه الطبراني في الكبير، وفيه: بحربن كَنيز السقاء وهوضعيف"۔

**اہم تنبیہ:**

واضح رہے کہ حافظ ھیثمیؒ نے ترمذی کی جس روایت کا ذکر کیا ہے، اس میں اس مقام پر الفاظ یہ

---

[1] حلية الأولياء، (عطاء بن أبي رباح، ۳/۳۱۸).
[2] مجمع الزوائد، (كتاب الصلوة، باب فضل الأذان، ۲/۸۵، رقم: ۱۸۳٦).

ہیں:"ورجل يؤمّ قوما وهم به راضون". ایک وہ شخص جس نے امامت کی اس طرح پر کہ مقتدی اس سے راضی ہوں۔ یعنی "سنن الترمذي" کی روایت میں "المعجم الكبير" کے الفاظ:"رجل تعلّم القرآن......". ایک وہ شخص جس نے قرآن پڑھا......" نہیں ہے۔ اسی طرح "سنن الترمذي" عبداللہ ابن عمرؓ کا قول:"لولم أسمعه من رسول الله ﷺ إلاّمرّة عدّ سبع مرّات لما حدثت به". بھی نہیں ہے۔ ترمذی کی یہ روایت "أبواب البرّ والصلة" کے تحت "باب ماجاء في فضل المملوك الصالح" (۵۲۶/۳، رقم:۱۹۸۶) میں مذکور ہے، اور امام ترمذیؒ نے اسے "حسن غريب ......" کہا ہے۔

## طبرانیؒ کی روابت میں موجود راوی بحر بن کَنیز[1] أبوالفضل السَّقَّاء الباهلی کے بارے میں ائمہ رجال کے اُقوال:

قال الدار قطني :متروك[2].

وقال يحی بن معين[3] :"بحر السَقَّاء لايكتب حديثه"،وقال أبوحاتم[4]:"ضعيف".

وقال البخاري[5] :"ليس عندهم بقوي".

وقال أبوأحمد ابن عدي[6] : "والضعف على حديثه بيّن".

وقال ابن حجر[7] : "ضعيف".

**قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ إسناده ضعيف ويجو ز في الفضائل.**

---

[1] بفتح الكاف وكسر النون، كذا في "الإكمال لابن ماكولا"(١٦٢/٧).

[2] تهذيب الكمال ،(باب الباء ،٧/٣،رقم:٦٢٨).

[3] الجرح والتعديل ،(باب الباء ٣٤٠/٢،رقم:١٦٥٥).

[4] الجرح والتعديل ،(باب الباء ٣٤٠/٢،رقم:١٦٥٥).

[5] التاريخ الكبير ،(باب الباء ،١١١/٢،رقم:١٩٢٧).

[6] الكامل في الضعفاء ،(بحر بن كنيز ،٣٣٥/٢،رقم:٢٨٧).

[7] التقريب ،(حرف الباء ،١٢٠،رقم:٦٣٧).

# ⑰ معلمین کے لیے عرش کا سایہ

قال الخطيب البغدادي في "تاريخه": "أخبرني الحَسَن بن محمد الخلّال، حدثنا يوسف بن عمر القَوّاس، حدثنا أبوالطيب محمد بن الفَرُّخان قدم علينا، حدثني أبي الفَرُّخان بن رُوزْبَة[1] مولى المتوكل على الله، حدثنا الحَسَن بن عَرَفَة أبومُعاويه الضَّرير، حدثنا محمد بن خازم، عن الأعمش، عن أبى وائل، عن ابن عباس رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "اللّهم اغفر للمُعَلّمين، وأطِل أعمارهم، وأظلّهم تحت ظلّك فإنّهم يعلّمون كتابك المنزّل.[2]

ترجمہ: ''ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ! معلمین کی بخشش فرما، اور انکی عمر دراز فرما، اور ان کو اپنے عرش کا سایہ نصیب فرما، کیونکہ یہ دوسروں کو آپ کی نازل کردہ کتاب سکھاتے ہیں''۔

**روایتِ حافظ خطیب پر کلام:**

حافظ خطیبؒ نے "تاریخ بغداد"[3] میں سند میں مذکور محمد بن الفرُّخان بن رُوزْبہ کے ترجمہ میں ایک دوسری حدیث تخریج کرنے کے بعد لکھا ہے: "وما أبعَد أن يكون من وضع ابنّ الفرُّخان".

حافظ ذہبیؒ بھی زیر بحث روایت میں افتراء کی نسبت ابوالطیب محمد بن الفرُّخان کی طرف

---

[1] كذا في الأصل، لكن ذكره العلامة ابن ناصر الدين الدمشقي في "توضيح المشتبه" تحت مادة "الرُوزَنَة" بفح الزاء تليها نون مفتوحة بدل الموحدة (٤/ ٢٤١).

[2] تاريخ بغداد، (١٤/ ٣٨٥، رقم: ٦٨١٣).

[3] تاريخ بغداد، (٤/ ٢٨٢، رقم: ١٤٨٠).

کرتے ہیں، چنانچہ علامہ ابن عرّاق الکنانیؒ "تنزيه الشريعة"[1] میں زیرِ بحث روایت ذکر کر کے رقمطراز ہیں:"قال الذهبي في تلخيصه: افْتَرَاه ابن الفرُّخَان وألصقه بالحسن بن عرفة بسند الصحيح".

**سند میں موجود راوی محمد بن الفرُّخان کے مزید حالات آگے آرہے ہیں۔**

## روایتِ حافظ خطیب کے معنی پر مشتمل ایک دوسری روایت:

حافظ خطیبؒ نے اسی مضمون کی روایت ایک دوسری سند سے "تاريخ بغداد"[2] میں تخریج کی ہے:"أخبرنا عليّ ابن أحمد الرَّزّاز،قال: حدثنا أبوالحَسَن عليّ بن أحمد ابن عليّ المِصِّيصي،قال: حدثناأبي،قال: حدثنا محمدبن على بن إسحاق البغدادي،قال: حدثنا موسى بن محمد القومِسي،قال: حدثنا الحَسَن بن شِبل،عن أصرم بن حَوْشَب،عن نَهْشَل بن سعيد،عن الضحاك بن مُزاحم،عن ابن عباس رضی اللہ عنہ،قال: قال رسول الله ﷺ: اللّهمّ اغفر للمعلّمين،وأطِل أعمارهم،وبارك لهم في كسبهم".

## روایتِ ثانیہ کے بارے میں ائمہ کے اقوال:

(۱) علامہ ابن الجوزیؒ نے "الموضوعات"[3] میں خطیب کی روایت نقل کر کے لکھا ہے:"هذا حديث لايصحّ عن رسول الله ﷺ".

(۲) حافظ ذہبیؒ "تلخيص كتاب الموضوعات لإبن الجوزي"[4] میں لکھتے ہیں:

"فيه أصرم بن حوشب عن نهشل بن سعيد مُتّهمان".

---

[1] تنزيه الشريعة،(۲۵۲/۱،رقم:۷،الفصل الأوّل).

[2] تاريخ بغداد،(محمد بن على بن محمد بن اسحاق البغدادى،۱۰۶/۴،رقم:۱۲۸۱).

[3] الموضوعات،(۲۲۱/۱).

[4] تلخيص كتاب الموضوعات،(۵۸/۱،رقم:۱۱۶).

(۳) حافظ شوکانیؒ نے "الفوائد المجموعة "[1] اور ملا علی قاریؒ نے "المصنوع "[2] میں اس روایت کو "موضوع "کہا ہے۔

**روایت أولی (حافظ خطیب) میں مذکور محمد بن الفرُّ خان کے بارے میں ائمہ کے أقوال:**

قال السمعاني[3] : "أحاديثه مُنكرة ".

قال ابن النجار[4] : "كان أبوالطيب بن الفَرُّخان مُتّهماً يوضع الحديث ".

قال الحافظ ابن حجر في "لسان الميزان "[5] : "قد ذكر لي بعض أصحابنا أنّه رأى لابن الفرخان أحاديث كثيرة منكرة ،بأسانيد واضحة،عن شيوخ ثقات ،وقلل الخطيب أيضاً في ذلك الحديث الذي أورده ابن الجوزى :ماأُبعِّد أن يكون من وضع ابن الفرخان ".

قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ ابنَ الفَرُّخان اتهمه الخطيبُ والذهبيُ بوضع هذا الحديث.

---

[1] الفوائد المجموعة،(۲۸٦،رقم:۸٦٥).

[2] المصنوع ،(٤۹،رقم:٥).

[3] لسان الميزان ،(باب الفاء والراء ،٤/ ۳۳٦،رقم:۷۸۳۱).

[4] لسان الميزان ،(۷/ ٤٤۰،رقم:۷۳۰۳).

[5] لسان الميزان ،(۷/ ٤٤۰،رقم:۷۳۰۳).

# ⑱ تلاوت قرآن سے حافظہ میں اضافہ

قال الإمام أبوحامد الغزالي في "إحياء علوم الدين": "وقال عليّ بن أبى طالب رضي اللّه عنه: "ثلاث يزدن في الحفظ ويذهبن البَلغم، السّواك والصِّيام وقراء ة القرآن".[1]

ترجمہ: ''حضرت علی کرّم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں حافظہ کو بڑھاتی ہیں (۱) مسواک اور (۲) روزہ اور (۳) تلاوت کلام اللہ''۔

لم أجده مسندا.

حافظ مرتضی زبیدیؒ نے "إتحاف السادة المتّقين"[2] میں "نوادر الأصول" کے حوالہ سے رقم طراز ہیں: "وفي كتاب النوادر للترمذى الحكيم[3]: "السواك يزيد للحافظ حفظاً. وفي كلام ابن عبّاسؓ: في السواك عشر خصال فذكر منها أنّه ينقي البلغم، والبلغم أحدُ الاخلاط الأربعة"

---

[1] إتحاف السادة المتقين، (كتاب آداب تلاوة القرآن / الباب الاول ١٩/٥).

[2] إتحاف السادة المتقين، (كتاب أسرار الطهارة / القسم الثاني ٢، ٥٥٦).

[3] لم أجده في نوادر الأصول.

# ⑲ صحابہؓ میں ''قراء'' حضرات

قال الإمام البخاري في "صحيحه": حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن عمرو عن إبراهيم عن مسروق ذكر عبد الله بن عمروؓ عبد الله بن مسعودؓ فقال لا أزال أحبّه سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: "خذوا القرآن من أربعة: من عبد الله بن مسعود وسالم ومعاذ بن جبل وأبي بن كعب".[1]

''...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''چار شخصوں سے قرآن حاصل کرو: عبداللہ بن مسعودؓ، سالمؓ، معاذ بن جبلؓ اور ابی بن کعبؓ''.

[1] الصحيح للبخاري، (رقم: ٤٩٩٩).

# قرآن سے غفلت پر وعیدیں

# ① امت کے اکثر منافق قرّاء ہوں گے

قال الإمام أحمد بن حنبل: "حدثنا علي بن إسحاق، حدثنا عبدالله ،يعني ابن المبارك، أنبأنا عبدالرحمن بن شُريح المَعافري، حدثنا شَرَاحيل بن يزيد، عن محمد بن هُدَيّة، عن عبدالله بن عمروؓ، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أكثر منافقي أُمّتي قُرّاؤُ ها". [1]

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے بہت سے منافق قاری ہوں گے"۔

**روایت کے مصادر اصلیہ:**

مسند احمد کی مذکورہ روایت مختلف طرق سے درجِ ذیل کتب میں تخریج کی گئی ہے:

"مسند أحمد(١ طريق)، شعب الإيمان للبيهقي (٣ طرق)، المعجم الكبير للطبراني،(٢ طرق)، المصنف لابن أبي شيبة ،شرح السنة للبغوي، تاريخ بغداد للخطيب، اتحاف الخيرة المهرة للبوصيري ، التاريخ الكبير للبخاري، تهذيب الكمال للمِزّي، خلق أفعال العباد للبخاري، كتاب الزهد لابن المبارك ، كتاب البدع لابن وضاح ،الإبانة الكبرى لابن بطّة العبكري(٣٨٧هـ)، الكامل في الضعفاء لابن عدي".

ذکر کردہ متون سے ہی اندازہ ہوجاتا ہے کہ "مسند أحمد" کی مذکورہ روایت بہت سے توابع اور شواہد سے مؤید ہیں۔

**مسند احمد کی سند میں موجود علی بن اسحاق کے متابع:**

"مسند أحمد" کی مذکورہ روایت میں علی بن اسحاق، عبداللہ بن مبارک سے روایت نقل کرنے

---

[1] مسند أحمد،(مسند عمرو بن عاصؓ ،٦٢٣/٢،رقم:٦٦٣٧).

والے ہیں، جبکہ علی بن اسحاق کے عبداللہ بن مبارک سے نقلِ روایت میں بہت سے متابع بھی ہیں:

حافظ بغوی ؒ کی ''شرح السنة''[1] میں محمد بن عبداللہ بن أبي توبة کے طریق سے، ابراہیم بن عبداللہ الخَلّال، ''التاریخ الکبیر للبخاري''[2] اور ''خلق أفعال العباد''[3] میں محمد بن مقاتل کے طریق سے، محمد بن مقاتل بذاتِ خود ''تھذیب الکمال للمِزّي''[4] میں أبوحفص بن طَبَرْزَد کے طریق سے، محمد بن حسن البلخي ''البدع لابن الوضاح''[5] میں أسد کے طریق سے أسد بذاتِ خود۔ یہ چاروں راوی، یعنی ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن مقاتل، محمد بن حسن بلخی اور أسد بن موسیٰ یہی روایت عبداللہ بن مبارک سے نقل کرتے ہیں، بالفاظِ دیگران چارراویوں نے عبداللہ بن مبارک سے روایت نقل کرنے میں علی بن اسحاق کی متابعت کی ہے۔

## مسند احمد کی سند میں موجود عبداللہ بن مبارک ؒ کے توابع:

''مسند أحمد'' کی زیرِ بحث روایت میں عبداللہ بن مبارک، عبدالرحمٰن بن شریح مَعافری سے روایت نقل کرنے والے ہیں، عبدالرحمٰن بن شریح سے یہی روایت نقل کرنے میں دیگر راویوں نے عبداللہ بن مبارک کی متابعت کی ہے۔

''مسند أحمد''[6] اور ''المصنف لابن أبي شيبة''[7] میں زید بن حُباب کے طریق سے

---

[1] شرح السنة ،(كتاب الإيمان ،باب علامات النفاق ،١/ ٧٥، رقم :٣٩).

[2] التاريخ الكبير ،(محمد بن هدية الصرفي،١/ ٢٥٥ رقم :٨٢٢).

[3] خلق أفعال العباد ،(ما يدل على أصوات العباد ،ص:١٢١).

[4] تهذيب الكمال ،(من اسمه شراحيل ،وشرجيل ،١٢/ ٤١٢).

[5] البدع لابن الوضاح ،(ص:٩٥).

[6] مسند أحمد بن حنبل ،(مسند عبد الله بن عمرو بن العاصؓ ،٢/ ٦٢٣ رقم:٦٦٣٣).

[7] المصنف لابن أبي شيبة ،(ما ذكر عن نبينا ﷺ في الزهد،١٩/ ٧١،رقم:٣٥٤٧٦).

علّامہ بوصیریؒ ''إتحاف الخيرة المهرة'' میں ''المصنف'' کی روایت نقل کرکے رقمطراز ہیں: ''هذا إسناد حسن'' .(كتاب التفسير ،باب في القُرّاء المنافقين ،٦/ ٣٥١،رقم:٦٠٠٥).

خود زید بن حُباب، ''شعب الإیمان''[1] میں أبوالحسن بن فضل قطان کے طریق سے ابن وہب، یہی روایت عبدالرحمٰن بن شریح مَعافری سے نقل کرنے والے ہیں، یعنی عبدالرحمٰن بن شریح سے نقلِ روایت میں زید بن حُباب اور ابنِ وہب دونوں نے عبداللہ بن مبارک کی متابعت کی ہے۔

## مسند احمد کی سند میں موجود محمد بن ھدیۃ کے توابع:

''مسند أحمد'' کی زیر بحث روایت میں عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے نقل کرنے والے محمد بن ھُدیۃ ہیں، جبکہ دیگر راویوں نے بھی اِن سے روایت نقل کی ہے۔

''مسند أحمد''[2] میں حسن کے طریق سے اور ''الإبانة الکبری لابن بطّة العبکري''[3] میں أبوبکر عبداللہ بن محمد بن زیاد النیسابوری کے طریق سے عبدالرحمٰن بن جُبیر یہی روایت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے نقل کرتے ہیں، یعنی عبداللہؓ بن عمرو سے نقلِ روایت میں عبدالرحمٰن بن جُبیر نے محمد بن ھُدیۃ کی متابعت کی ہے۔

## روایتِ مسند احمد پر حافظ ہیثمیؒ کا کلام:

یہاں تک کے مختلف طرق تو وہ تھے جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث، عبداللہؓ بن عمرو بن عاص نقل کرتے ہیں، حافظ ہیثمیؒ ''مجمع الزوائد''[4] میں عبداللہ بن عمروؓ کے طریق سے یہی روایت ذکر کر کے لکھتے ہیں: ''رواه أحمد، والطبراني، ورجاله ثقات، وكذلك رجال إحدى إسنادي أحمد ثقات''.

---

[1] شعب الإیمان، (۹/۲۱۷، رقم: ٦٥٦٠).

[2] مسند أحمد بن حنبل، (مسند عبد الله بن عمرو بن العاصؓ، ۲/٦٢٣ رقم: ٦٦٣٤).

[3] الإبانة الکبری، (۲/۷۰۲، رقم: ۹٤٢).

[4] مجمع الزوائد، (کتاب أهل البغي، باب ما جاء في الخوارج، ٦/٣٤٣ رقم: ١٠٤١٤).

### روایتِ مسند احمد کے شواہد:

"مسند أحمد" کی زیرِ بحث روایت کے بہت سے شواہد بھی ہیں، جن میں عُقبۃ بن عامرؓ، عَصَمۃ بن مالکؓ اور ابن عباسؓ یہی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

### پہلا شاہد:

### عقبۃ بن عامرؓ کی مرویات:

"مسند أحمد"[1] میں أبوسلمۃ خُزاعی اور أبوسعید کے طریق سے "تاریخِ بغداد"[2] میں أبوجعفر محمد بن أحمد بن محمد بن عمر کے طریق سے، "کتاب الزهد لابن المبارك"[3] میں ابنِ لهیعۃ کے طریق سے "شعب الإیمان للبیهقي"[4] میں أبوعبداللہ الحافظ کے طریق سے یہی روایت تخریج کی گئی ہے، اور اِن پانچوں سندوں میں عقبۃ بن عامرؓ سے نقل کرنے والا راوی مِشْرَح بن هاعان ہیں، اور پھر مِشرح سے مختلف راوی اس روایت کو نقل کرتے ہیں، البتہ "معجم الکبیر للطبراني"[5] میں أبویزید قَراطیسی کے طریق میں أبوعشانۃ، عقبۃ بن عامرؓ سے روایت نقل کرتے ہیں اور أبوعشانۃ سے ابنِ لهیعۃ۔

### پہلے شاہد پر حافظ ہیثمیؒ کا کلام:

حافظ ہیثمیؒ "مجمع الزوائد"[6] میں عقبۃ بن عامرؓ کے طریق سے یہی روایت نقل کر کے فرماتے ہیں: "رواه أحمد، والطبراني، وأحدُ أسانید أحمد ثقات أثبات".

---

[1] مسند أحمد، (مسند عقبة بن عامرؓ، ۵/ ۹۱۴، رقم: ۱۷۵۴۶).

[2] تاریخ بغداد، (۲/ ۲۲۱، رقم الترجمة ۲۳۹).

[3] کتاب الزهد، (باب ذمّ الرياء والعجب وغیر ذلك، ص: ۱۵۲، رقم: ۴۵۱).

[4] شعب الإیمان (۹/ ۲۱۷، رقم: ۶۵۶۱).

[5] المعجم الکبیر، (۱۷/ ۳۰۵، رقم: ۷۴۱).

[6] مجمع الزوائد، (کتاب أهل البغي، باب ما جاء في الخوارج، ۶/ ۳۴۳ رقم: ۱۰۴۱۴).

### دوسرا شاہد:

### عصمۃ بن مالک خطمی رضی اللہ عنہ کی مرویات:

"الکامل لابن عدي"[1] میں احمد بن علی مدائنی کے طریق سے اور "المعجم الکبیر للطبراني"[2] میں احمد بن رِشدین مصری کے طریق سے عُبید اللہ بن موہب اسی روایت کو عصمۃ بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

### دوسرے شاہد پر حافظ ہیثمی رحمہ اللہ کا کلام:

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ "مجمع الزوائد"[3] میں عصمۃ بن مالک رضی اللہ عنہ کے طریق سے یہی روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: "رواه الطبراني، وفيه الفضل بن المختار وهو ضعيف".

### تیسرا شاہد:

### حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت:

حافظ عقیلی رحمہ اللہ نے "الضعفاء الکبیر"[4] میں موسی بن محمد بن کثیر جُدّی کے طریق سے یہی روایت عکرمۃ عن بن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً تخریج کی ہے۔

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً وما راجعت من أحوال رواته أنّه حديث صحيح.

---

[1] الكامل لابن عدي، (فضل بن المختار، ۷/۱۲۲).
[2] المعجم الكبير، (عصمة بن مالك الخطمي رضی اللہ عنہ، ۷/۸٤، رقم: ۱۳۹۰۷).
[3] مجمع الزوائد، (كتاب أهل البغي، باب ما جاء في الخوارج، ٦/۳٤۳ رقم: ۱۰٤۱٤).
[4] الضعفاء الكبير، (۱/۲۷٤).

## ② بے عمل قاری کا اپنے اوپر لعنت کرنا

قال ابن أبي حاتم في "تفسيره": " حدثنا أبي، ثنا صالح بن عبيد الله الهاشمي، ثنا أبو المليح، عن ميمون بن مهران، قال: " إنّ الرجل ليصلي ويَلْعَن نفسه في قراء ته، فيقول: ﴿ألا لعنة الله على الظالمين﴾[هود: ۱۸] وإنّه ظالم".[1]

ترجمہ: ''میمون بن مہران سے مروی ہے کہ آدمی نماز پڑھتا ہے، اور نماز کے دوران قراءت میں اپنے اوپر ہی لعنت کرتا ہے، کیوں کہ وہ پڑھتا ہے: ﴿ألا لعنة الله على الظالمين﴾ اور خود ظالم ہونے کی وجہ سے اس وعید میں داخل ہوتا ہے''۔

قلت [ الراقم]: هو عن ميمون بن مهران كما رأيت ولم أجده مرفوعا، وروي عن أنس بن مالكؓ بلفظ: " رُبَّ تالٍ للقرآن، والقرآن يلعنه".

### ذیل میں سند کے مختلف راویوں کے حالات لکھے جائیں گے:

(۱) أبوأيوب میمون بن مہران جزری فقیہ کے بارے میں علامہ ذہبیؒ ''تاريخ الإسلام''[2] میں لکھتے ہیں: ''عالم الجزيرة وسيدها، أعتقته امرأة من بني نصر بن معاوية بالكوفة فنشأ بها، ثم سكن الرقة، وروى عن أبي هريرةؓ، وعائشةؓ، وابن عباسؓ، وابن عمرؓ، وأم الدَرْداءؓ، و طائفة، وأرسل عن عمرؓ، والزبير بن العوامؓ''.

چند سطروں بعد لکھتے ہیں: ''وروى سعيد بن عبد العزيز عن سليمان بن موسى قال:

[1] تفسير ابن أبي حاتم ،(سورة الأعراف ،ص:۱۴۸۲/۵ ،رقم:۸۴۸۴).
[2] تاريخ الإسلام ،(۴۶۰/۳ ،رقم:۱۸۰۱ ،الطبقة الثانية عشر).

ھؤلاء الأربعة علماء الناس في زمن ھشام بن عبد الملك: مكحول، والحسن، والزھری، وميمون بن مھران".

حافظ أبو محمد عبدالرحمٰن بن أبي حاتمؒ "الجرح والتعديل"[1] میں رقمطراز ہیں: "أنا عبدالله بن أحمد بن حنبل فيما كتب اليّ، قال: سمعتُ أبي يقول: ميمون بن مهران ثقة، أوثق من عكرمة".

**(۲) صالح بن عبيد الله مولى بنى هاشم أبو الفضل:**

قال أبوحاتم: "شيخ".[2]

**(۳) أبوالمليح الحسن بن عمر الرِقّيّ:**

قال ابن حجر في "التقريب"[3]: "ثقة".

## میمون بن مہران کی روایت کے ہم معنی اثر انس بن مالکؓ:

امام غزالیؒ نے "إحياء علوم الدين"[4] میں میمون بن مہران کی روایت کے ہم معنی اَثر کو بلا سند نقل کیا ہے، وہ لکھتے ہیں:

قال أنس بن مالكؓ: "رُبَّ تالٍ للقرآن، والقرآن يلعنه".

اسی طرح امام غزالیؒ یہ بھی لکھتے ہیں:

"وقال بعض العلماء: "إنّ العبد ليتلوا لقرآن فيلعن نفسه وهو لا يعلم، يقول: ﴿ألا لعنة الله على الظالمين﴾[هود: ۱۸] وهو ظالم لنفسه، ﴿ألا لعنة الله على الكاذبين﴾[آل عمران: ٦١] وهو منهم".

---

[1] الجرح والتعديل، (باب الميم، ٨/٢٦٦، رقم: ١٤٣٦٠).

[2] الجرح والتعديل، (٤/٣٧٢، رقم: ١٧٨٨، باب الصاد).

[3] التقريب، (رقم: ١٢٦٦).

[4] إتحاف السادة المتقين، (الباب الأوّل في فضل القرآن وأهله وذم المقصرين في تلاوته، ٥/٢٠).

**شیخ مرتضی زبیدیؒ اس عبارت کے تحت لکھتے ہیں:**

"نقله صاحب القُوت [1] هكذا، وفي هذين القولين تفسير لقول أنس السابق" رُبّ تالٍ للقرآن، والقرآن يلعنه". [2]

[1] قوت القلوب ،(۱۰۷/۱).

[2] إتحاف السادة المتقين،(الباب الأوّل في فضل القرآن وأهله وذم المقصرين في تلاوته ،۲۳/۵).

## ③ قرآن بھلانا عظیم گناہ ہے

قال الترمذي: "حدثنا عبد الوهاب بن الحكم الورّاق البغدادي، قال: حدثنا عبد المجيد بن عبد العزيز، عن ابن جريج، عن المُطَّلِب بن عبدالله بن حَنْطَب، عن أنس بن مالكؓ، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "عُرضتْ عليّ أجور أُمتي حتى القَذَاة يخرجها الرجل من المسجد، وعُرضتْ عليّ ذُنوب أُمتي، فلم أرَ ذَنْباً أعظم من سورة من القرآن أو آية أُوتيها رجلٌ ثم نَسِيها".

هذا حديث غريب لا نعرفه إلاّ من هذا الوجه وذاكرتُ به محمد بن إسماعيل فلم يعرفه واستغربه،قال محمد:ولا أعرف للمُطَّلِب بن عبدالله بن حَنْطَب سماعا من أحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم إلا قوله:حدّثني من شهد خطبة النبي صلى الله عليه وسلم.قال:وسمعتُ عبد الله بن عبد الرحمن يقول:لا نعرف للمُطَّلِب سماعا من أحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم.قال عبد الله :وأنكر علِيٌّ بن المَديني أن يكون المطَّلِب سمع من أنسؓ". [1]

ترجمہ: "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھ پر امت کی نیکیاں پیش کی گئی حتی کہ کسی شخص کا مسجد سے خس وخاشاک اٹھا کر باہر پھینکنا بھی دکھایا گیا، اور مجھ پر امت کے گناہ پیش کیے گئے، میں نے اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں پایا کہ کوئی شخص قرآن شریف کی کوئی سورت یا آیت دیا گیا ہو پھر وہ اس کو بھلا دے۔

---

[1] سنن الترمذي ،(۵/ ۳۷،رقم:۲۹۱٦).

''سنن الترمذي'' کی یہ روایت درجِ ذیل کتابوں میں مختلف سندوں سے تخریج کی گئی ہے:

''سنن أبي داؤد، الصحیح لابن خزیمة، مسند أبي یعلی، شعب الإیمان للبیهقي، المعجم الأوسط والمعجم الصغیر للطبراني، المصنف لابن أبي شیبة، مصنف عبد الرزاق، أخبارِ مکة للفاکهي، شرح السنة للبغوي، کتاب الزهد لأحمد بن حنبل، أخبارِ أصبهان لأبي نعیم أصبهاني، الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع للخطیب بغدادي، العلل المتناهیة لابن الجوزي''.

امام ترمذی ؒ کی روایت میں سند میں مذکور تمام راویوں کے متابع، مختلف ذکر کردہ کتب میں موجود ہے، البتہ صرف راوی ابن جریج کا کوئی متابع نہیں مل سکا۔

### امام ترمذی ؒ کے متابع:

امام ترمذی ؒ نے مذکورہ روایت عبدالوھاب بن الحکم الوراق البغدادی کے طریق سے تخریج کی ہے، اسی طرح امام أبوداوٗد ؒ نے اپنی ''سنن''[1] میں اور حافظ ابن خزیمۃ ؒ اپنی ''صحیح''[2] عبدالوھاب بن عبدالحکم کے طریق یہی روایت تخریج کی ہے، یعنی امام أبوداوٗد ؒ اور حافظ ابن خزیمۃ ؒ نے عبدالوھاب سے نقلِ روایت میں امام ترمذی ؒ کی متابعت کی ہے۔

اس کے علاوہ امام بیھقی ؒ نے ''شعب الإیمان''[3] میں أبوعلی روذباری عن أبي بکر بن داسۃ، عن أبي داوٗد کے طریق سے، امام بیھقی ؒ ہی نے ''سنن الکبری''[4] میں حسین بن محمد فقیہ، عن محمد بن بکر، عن

---

[1] سنن أبي داؤد، (باب في کنس المسجد، ۶/۳۷۲، رقم: ۴۶۲).

[2] صحیح ابن خزیمة، (باب فضل إخراج القذي من المسجد، ۲/۲۷۱، رقم: ۱۲۹۷).

[3] شعب الإیمان، (فصل في إدمان تلاوة القرآن، ۳/۳۵۳، رقم: ۱۸۱۷).

[4] سنن الکبری، (باب في کنس المسجد، ۲/۴۴۰).

أبي داوٗد کے طریق سے، اور امام بغویؒ نے ''شرح السنة''[1] میں عمر بن عبد العزیز، عن قاسم بن جعفر، عن أبي علی لؤلئي، عن أبي داوٗد کے طریق سے یہی روایت تخریج کی ہے۔

ان تینوں روایتوں میں مذکور راوی، أبو داوٗد سلیمان بن أشعث صاحب السنن ہیں، جو اپنی ''سنن'' کے مطابق یعنی عبد الوھاب بن عبد الحکم کے طریق سے یہی روایت تخریج کرتے ہیں۔

**ترمذیؒ کی روایت میں موجود عبد الوھاب بن عبد الحکم الوراق کے متابع:**

''سنن الترمذي'' کی مذکورہ روایت میں عبد الوھاب، عبد المجید بن عبد العزیز سے روایت نقل کرتے ہیں، اور ''مسند أبي یعلی''[2] میں محمد بن بحر البصری کے طریق سے، اور ''أخبارِ مكة للفاكهي''[3] میں أبو مسلم حریز بن مسلم صنعانی کے طریق سے یہی روایت تخریج کی ہے، جس میں محمد بن بحر بصری اور أبو مسلم حریز بن مسلم صنعانی دونوں ہی عبد المجید سے روایت نقل کرنے میں عبد الوہاب بن عبد الحکم کی متابعت کی ہے۔

**ترمذیؒ کی روایت میں موجود عبد المجید بن عبد العزیز کے متابع:**

حافظ عبد الرزاقؒ نے اپنی ''مصنَّف''[4] میں: عن ابن جریج عن رجل، عن أنسؓ مرفوعاً۔ کے طریق سے یہی روایت تخریج کی ہے، یعنی عبد الرزاقؒ نے ابن جریج سے نقلِ روایت میں عبد المجید بن عبد العزیز کی متابعت کی ہیں۔

**ترمذیؒ کی روایت میں موجود مطّلب بن عبد اللہ بن حنطب کے متابع:**

''سنن الترمذي'' کی روایت میں حضرت أنسؓ سے مطّلب بن عبد اللہ روایت نقل کرنے

---

[1] شرح السنة، (باب الحصى في المسجد وكنسه، ۲/ ۳۶٤، رقم: ٤٧٩).

[2] مسند أبي یعلی، (سعيد بن سنان عن أنس بن مالكؓ، ۷/ ۲۵۳، رقم: ٤٢٦٥).

[3] أخبار مكة، (ذمر لفظ القَذَى ......، ۲/ ۱۲۹، رقم: ۱۲۸۹).

[4] مصنف عبد الرزاق، (باب تعاهد القرآن ونسيانها، ۳/ ۳٦١، رقم: ٥٩٧٧).

والے ہیں جبکہ حافظ طبرانیؒ نے "المعجم الأوسط"[1] میں محمد بن عیسی بن شیبہ کے طریق سے اور "المعجم الصغیر"[2] میں علی بن اسحاق بن وزیر اصبہانی کے طریق سے اور حافظ خطیبؒ نے "الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع"[3] میں اَبو نعیم الحافظؒ کے طریق سے یہی روایت تخریج کی ہیں، جس میں ان تینوں طرق میں زہریؒ حضرت اَنسؓ سے روایت نقل کرنے والے ہیں بالفاظِ دیگر زہریؒ نے حضرت اَنسؓ سے اس روایت کے نقل کرنے میں مطلب بن عبداللہ کی متابعت کی ہے۔

## ترمذی شریف کی مذکورہ روایت پر کلام اور اس کے مرسل اور موقوف طرق:

حافظ ابن حجرؒ "فتح الباري"[4] میں ترمذی کی مذکور مرفوع روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:

"في إسناده ضعف". اس کے بعد ترمذیؒ کی روایت کے ہم معنی مرسل اور موقوف طرق کو بھی ذکر کیا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"وقد أخرج ابن أبي داؤد من وجه آخر مرسل نحوه ولفظه: "أعظم من حامل القرآن وتاركه". ومن طريق أبي العالية موقوفا: كنا نعدّ من أعظم الذنوب أن يتعلم الرجل القرآن ثم ينام عنه حتى ينساه. وإسناده جيد......".

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ إسناده ضعيف كما أشار إليه الترمذي ويجوز في الفضائل.

---

[1] المعجم الأوسط، (باب الميم، من اسمه محمد، ٣٠٨/٦، رقم: ٦٤٨٩).
[2] المعجم الصغير، (من اسمه عليّ، ٣٣٠/١، رقم: ٥٤٧).
[3] الجامع الأخلاق الراوي وآداب السامع، (ذكر مايجب تقديم حفظه، ٢٨، رقم: ٨٤).
[4] فتح الباري، (نسيان القرآن وهل يقول نسيت، ٨٦/٩).

# ④ قرآن بھلانے پر کوڑھ کی سزا

قال الإمام أبوداؤد في "سننه": "حدثنا محمد بن العلاء، حدثنا ابن إدريس، عن يزيد بن أبي زياد، عن عيسى بن فائد، عن سعد بن عبادة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: "مامن امرئ يقرأ القرآن ثم ينساه إلاّ لقي الله عز وجلّ يوم القيامة أجذمَ". [1]

ترجمہ: "آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص قرآن پڑھ کر بھلا دے، قیامت کے دن اللہ کے دربار میں کوڑھی حاضر ہوگا"۔

أبوداؤد شریف کی روایت درج ذیل کتب میں مختلف سندوں سے تخریج کی گئی ہے:

"المعجم الكبير للطبراني، مسند أحمد، شعب الإيمان للبيهقي، سنن الدارمي، مسند عبد بن حميد، المصنف لابن أبي شيبة، مصنف عبدالرزاق، معرفة الصحابة لأبي نعيم أصبهاني، الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع للخطيب، اتحاف الخيرة المهرة لابن حجر".

## "سننِ أبي داؤد" کی مذکور روایت کے توابع:

امام أبوداؤد رحمہ اللہ نے اپنی "سنن" میں محمد بن العلاء کے طریق سے یہ حدیث تخریج کی ہے، جس میں یزید بن أبی زیاد سے روایت کرنے والا راوی ابن ادریس ہیں [2]، ایسے بہت سے طرق ہیں جن میں شعبۃ اسی روایت کو یزید بن أبی زیاد سے نقل کرتے ہیں، یعنی شعبہ نے ان طرق میں ابن ادریس کی متابعت کی ہیں۔

---

[1] سنن أبي داؤد، (باب، التشديد فيمن حفظ القرآن ثم نسيه، ۲/ ۲۷۷، رقم: ۱٤٦٩).

[2] حافظ خطیب رحمہ اللہ نے قاضی أبوعمر قاسم بن جعفر بن عبدالواحد "الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع" میں امام أبوداؤد رحمہ اللہ کے طریق سے یہی روایت تخریج کی ہے۔ (۱/ ۹۲، رقم: ۸٦)

## وہ متابعات جن میں شعبہ یزید بن أبی زیاد سے روایت نقل کرتے ہیں:

امام بیہقیؒ نے ''شعب الإیمان'' [1] میں أبوعبداللہ الحافظ اور محمد بن موسی کے طریق سے، حافظ دارمیؒ نے ''سنن الدارمي'' [2] میں سعید بن عامر کے طریق سے [3]، أبو نعیم اصبہانیؒ نے ''معرفة الصحابة'' [4] میں أبو بکر بن خلاد کے طریق سے، اور حافظ خطیبؒ نے ''الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع'' [5] میں أبو سعید محمد بن موسی بن الفضل صیر فی کے طریق سے یہی روایت تخریج کی ہے، اور ان چاروں میں یزید بن أبی زیاد سے شعبہ اور پھر شعبہ سے سعید بن عامر روایت کو نقل کرنے والے ہیں۔

اس کے علاوہ ''مسند أحمد'' [6] میں محمد بن جعفر، ''المعجم الکبیر'' [7] میں عمرو بن مرزوق، ''مسند عبد بن حمید'' [8] میں یزید بن ہارون [9] اور ''مسند بزار'' [10] میں علی بن منذر کے طریق سے غندر، یہ چاروں شعبہ سے روایت نقل کرتے ہیں اور شعبہ یزید بن أبی زیاد سے۔

---

[1] شعب الإیمان (فصل فی إدمان تلاوة القرآن ،۳/۳۵۶،رقم:۱۸۱۷).

[2] سنن الدارمي ،(باب من تعلم القرآن ثم نسیه ،۲/۵۲۹،رقم:۳۳٤۰).

[3] واضح رہے کہ ''سنن الدارمي'' کی سند میں عیسی اور حضرت سعد بن عبادہؓ کے درمیان رجل مبہم ہے۔

[4] معرفة الصحابة ،(۳/۱۲٤٦،رقم:۳۱۲۲).

[5] الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع ،۲۹،رقم:۸٦).

[6] مسند أحمد،(۷/٤۷۱،رقم:۲۲۸۲۳)..

[7] المعجم الکبیر ،(۳/۳۹۱،رقم:۵۲۵۳).

[8] مسند عبدبن حمید ،(ص:۱۲۷،رقم:۳۰٦).

مسند عبدبن حمید'' میں حسین جعفی کے طریق سے یہی روایت تخریج کی گئی ہے، جس میں زائدہ، یزید بن أبی زیاد سے روایت نقل کرتے ہیں (ص:۱۲۷،رقم:۳۰۷).

[9] واضح رہے کہ ''مسند عبدبن حمید ''کی سند میں عیسی اور حضرت سعد بن عبادہؓ کے درمیان رجل مبہم ہے۔

[10] البحر الزخار ،(۹/۱۹۲،رقم:۳۷٤۰).

### وہ متابعات جن میں شعبہ کے علاوہ راوی یزید بن أبي زیاد سے یہی روایت نقل کرتے ہیں:

"المعجم الكبير للطبراني"[1] اور "المصنف لابن أبي شيبة"[2] ان دونوں میں محمد بن فضیل، یزید أبي بن زیاد سے نقل کرتے ہیں، اسی طرح "مسند أحمد"[3] میں خلف بن ولید کے طریق سے، "إتحاف الخيرة المهرة"[4] میں مسدّد کے طریق سے اور "شعب الإيمان"[5] میں أبونصر بن قتادۃ، ان طُرق میں یزید أبي بن زیاد سے خالد بن عبداللہ روایت کرنے والے ہے، یعنی یزید بن أبي زیاد سے روایت نقل کرنے میں خالد بن عبداللہ نے أبو داؤد کی روایت میں مذکور ابن ادریس کی متابعت کی ہے۔

اس کے علاوہ "مصنف عبدالرزاق"[6] میں ابن عیینۃ "مسند أحمد"[7] میں عبدالصمد کے طریق سے، عبدالعزیز بن مسلم اور "فضائل القرآن لقاسم بن سلام"[8] میں جریر بن عبدالحمید، یہ تینوں بھی یزید بن أبي زیاد سے یہی روایت نقل کرتے ہیں، یعنی ان تینوں نے بھی یزید بن أبي زیاد سے روایت نقل کرنے میں أبوداؤدؒ کی سند میں مذکور ابن ادریس کی متابعت کی ہے۔

### "سنن أبي داؤد" کی مذکورہ روایت کا شاہد:

"سنن أبي داؤد" کی مذکورہ روایت میں حدیث نقل کرنے والے صحابی سعد بن عبادہؓ ہے، اب اس روایت کا شاہد بھی ہے، یعنی یہی روایت سعد بن عبادۃؓ کے علاوہ دوسرے صحابہ سے بھی منقول ہے، چنانچہ

---

[1] المعجم الكبير، (۳/۳۹۱، رقم: ۵۲۵۳).

[2] المصنف لابن أبي شيبة، (في نسيان القرآن، ۱۵/۴۵۶، رقم: ۳۶۱۷).

[3] مسند أحمد، (۷/۳۷۳، رقم: ۲۲۸۳۰).

[4] إتحاف الخيرة المهرة، (باب ماجاء في الأمراء، ۵/۳۵، رقم: ۴۱۸۶).

[5] شعب الإيمان، (فصل في إدمان تلاوة القرآن، ۳/۳۵۷، رقم: ۱۸۱۸).

[6] مصنف عبدالرزاق، (باب تعاهد القرآن ونسيانه، ۳/۳۶۵، رقم: ۵۹۸۹).

[7] مسند أحمد، (۵/۳۲۳، رقم: ۲۲۷۵۸).

[8] فضائل القرآن للقاسم بن سلام، (۱/۳۱۲، رقم: ۲۸۱).

"مسند أحمد" [1] میں عبدالصمد کے طریق سے اور "مسند عبدالله بن أحمد" [2] میں علی بن شعیب البزار کے طریق سے یہی روایت تخریج کی گئی ہے، جس میں نقل کرنے والے صحابی عبادۃ بن صامتؓ ہیں۔

حافظ ہیثمیؒ "مجمع الزوائد" [3] میں "مسند عبدالله بن أحمد" کی مذکورہ روایت نقل کرکے لکھتے ہیں: "رواه عبدالله بن أحمد، وفي بعضهم خلاف" . [4]

## ایک اہم تنبیہ!

یہ بھی واضح رہے کہ امام أبوداوٗدؒ سمیت ان تمام طرق میں راوی "عیسی" کے والد کو "فائد" لکھا گیا ہے، البتہ امام طبرانیؒ نے "المعجم الكبير" میں أبومسلم کے طریق سے اور حافظ خطیبؒ نے "الجامع لأخلاق الراوي" [5] میں أبوسعید محمد بن موسی بن الفضل صیرفی کے طریق سے اس روایت کو تخریج کیا ہے اور ان دونوں طرق میں عیسی کے والد کو "لقیط" لکھا گیا ہے۔

اسی طرح امام بیہقیؒ نے "شعب الإيمان" [6] میں أبو عبداللہ الحافظ اور محمد بن موسی کے طریق

---

[1] مسند أحمد ،(٧/ ٥٦١،رقم:٢٣١٣٨).

[2] مسند عبدالله بن أحمد ،(٧/ ٥٧٠،رقم:٢٣١٦٢).

[3] مجمع الزوائد ،(٧/ ٣٤٦،رقم:١١٦٨٢).

[4] كلام المِزّي في هذه الرواية:

قال في "تهذيب الكمال"(رقم: ٤٦٥٠) في ترجمة عيسى بن فائد بعد ذكر هذه الرواية:"وقيل عن رجل عن سعد بن عبادةؓ،وقيل عن عبادة بن الصامتؓ وقيل غير ذلك روى عنه يزيد بن أبي زياد .قال علي بن المديني: لم يرو عنه غيره.وقال أبو عمر بن عبد البر:هذا أحسن إسناد روي في هذا المعنى وعيسى بن فائد لم يسمع من سعد بن عبادة ولا أدركه ولا أحسبه حدّث عنه غير يزيد بن أبي زياد روى له أبو داؤد".

قال ابن حجر في يزيد بن أبي زياد في "التقريب"(رقم:٥٣١٩):"مجهول من السادسة وروايته عن الصحابة مرسلة د".

[5] الجامع الأخلاق الراوى وآداب السامع،(٢٩،رقم:٨٦).

[6] شعب الإيمان ،(فصل في إدمان تلاوة القرآن ،٣/ ٣٥٦،رقم:١٨١٧).

سے یہی روایت تخریج کی ہے، جس میں ''عیسی بن لقیط' أو أیاد'' لکھا ہے، امام بیہقی ؒ اس روایت کے تخریج کے بعد اس خطا کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ لفظ ''عیسی بن فائد'' ہے، چنانچہ موصوف رقم طراز ہے:

''کذا رُوي عن شعبة وهو خطأ وإنما هو عيسى بن فائد، رواه أبوعبيد عن الحجاج، عن شعبة على الصواب، وكذلك رواه غيره شعبة عن يزيد، عن عيسى بن فائد''.

واضح رہے کہ گذشتہ ذکر کردہ طبرانی ؒ [1] اور خطیب ؒ [2] کی روایتوں میں شعبہ موجود ہے' اب امام بیہقی ؒ کی تصریح اور دیگر طرق کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ ان دونوں طریق میں بھی صحیح لفظ'' عیسی بن فائد''ہی ہے۔

''جمع الفوائد'' [3] میں علامہ محمد بن سلیمان المغربی ؒ (التوفی ۱۰۹۴ھ)''سنن أبي داؤد'' کی زیر بحث روایت کر کے لکھتے ہیں:''زاد رَزين :واقرأ وا إن شئتم﴿قال ربّ لم حشرتَني أعمى وقد كنتُ بصيراً قال كذلك أتتْك آياتنا فنسيتَها وكذلك اليوم تُنسى﴾.

**قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أن إسناده ضعيف كما أشار إليه المزي فيما مرّ ويجوز في الفضائل.**

---

[1] المعجم الكبير، (۳/۳۹۱، رقم: ۵۲۵۲).
[2] الجامع لأخلاق الراوى وآداب السامع، (۲۹، رقم: ۸٦).
[3] جمع الفوائد، (۳/۷۹، رقم: ٦۷۲۲).

## ⑤ تلاوت کے بعد لوگوں سے کچھ طلب کرنا، بھیک مانگنا ہے

قال الإمام الترمذي: "حدثنا محمود بن غيلان ، قال: حدثنا أبو أحمد ، قال: حدثنا سفيان، عن الأعمش ، عن خَيْثَمَة ، عن الحسن ، عن عمران بن حصينؓ أنّه مرّ على قارئ يقرأ ، ثم سأل فاسترجع ، ثم قال: سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: "من قرأ القرآن فليسأل الله به ، فإنّه سيجيء أقوام يقرء ون القرآن يسألون به الناس".

وقال محمود: هذا خَيْثَمَة البصري الذي روى عنه جابر الجُعْفِيّ وليس هو خَيْثَمَة بن عبدالرحمن ، وخَيْثَمَة هذا شيخ بصري يُكنى أبا نصر ، قد روى عن أنس بن مالكؓ أحاديث ، وقد روى جابر الجُعْفِيّ عن خَيْثَمَة هذا أيضا أحاديث .هذا حديث حسن ليس إسناده بذاك"[1] .

ترجمہ:"حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ عمران بن حصینؓ کا ایک قاری پر گذر ہوا جو تلاوت کے بعد لوگوں سے کچھ طلب کر رہا تھا، یہ دیکھ کر انھوں نے إنا للہ پڑھی اور فرمایا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص تلاوت کرے، اس کو جو مانگنا ہو اللہ سے مانگے، عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھنے کے بعد لوگوں سے بھیک مانگیں گے"۔

### روایت کے دیگر مصادر:

ترمذی شریف کی مذکور روایت مختلف کتب میں متعدد سندوں سے مروی ہے:

"المعجم الكبير للطبراني ، شعب الإيمان للبيهقي ، مسند أحمد ، أخلاق حَمَلَة القرآن للآجري ، كتاب الزهد والرقاق لابن المبارك ، كتاب الزهد لأحمد بن

[1] سنن الترمذي ،(فضائل القرآن ،۵/۳۸،رقم:۲۹۱۷).

حنبل ، مختصر قيام الليل لمحمد بن نصر المَرْوَزِيِّ ، الضعفاء الكبير للعُقيلي " .

## روایت کے توابع:

## امام ترمذیؒ کی سند میں موجود سفیان ثوریؒ کے توابع:

''ترمذي شريف " کی مذکورہ روایت اور ''المعجم الكبير "[1] میں سلیمان بن مہران اَسدی کاہلی سے نقل کرنے والے راوی سفیان ثوری ہیں، اَعمش سے سفیان ثوری کے علاوہ بھی اس روایت کو نقل کرنے والے راوی ہیں، چنانچہ ''شعب الإيمان "[2] میں حسن بن عُمارۃ ''أخلاق حملة القرآن "[3] میں سعد بن صلت بجلی قاضیٔ شیراز اسی روایت کو اَعمش سے نقل کرنے والے ہیں، بالفاظِ دیگر اَعمش سے نقل روایت میں حسن بن عُمارۃ اور سعد بن صلت بجلی قاضیٔ شیراز نے سفیان ثوری کی متابعت کی ہے۔

## امام ترمذیؒ کی سند میں موجود اَعمش کے متابع:

''سنن الترمذي" کی زیرِ بحث روایت میں خیثمۃ بن اَبو خیثمۃ سے نقل کرنے والے راوی اَعمش ہیں، اسی طرح ''الضعفاء الكبير "[4] میں اور ''مسند أحمد "[5] میں منصور نے یہی روایت خیثمۃ سے نقل کی ہے، یعنی منصور نے خیثمۃ سے نقل روایت میں اَعمش کی متابعت کی ہے۔

## روایتِ ترمذیؒ کے مرفوع وموقوف شواہد:

## مرفوع شاہد:

''سنن الترمذي" کی زیرِ بحث روایت عمران بن حصینؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں، ان کے علاوہ

---

[1] المعجم الكبير ،(حشمة بن أبي حَشمة عن الحسن عن عمران ،۲۷۵/۷ ،رقم:۱٤۷۸۸).

[2] شعب الإيمان ،(التاسع عشر من شعب الإيمان ،هوباب في تعظيم القرآن ،۱۹۷/٤ ،رقم:۲۳۸۵).

[3] أخلاق حَملة القرآن للآجُرِّيِّ،(باب أخلاق من قرأ القرآن لايريد به الله عزوجلّ،٤٥/۱ ،رقم:۳۸).

[4] الضعفاء الكبير ،(خيثمة البصري عن الحسن ،۲۹/۲).

[5] مسندأحمد (مسندعمران بن حُصينؓ،۷۰۱/٦ ،رقم:۲۰۱۵۹).

دوسرے صحابہ بھی اس روایت کو مرفوعاً نقل کرتے ہیں، بالفاظِ دیگر زیر بحث روایت کے شواہد بھی ہیں، چنانچہ "مختصر قیام اللیل" [۱] میں یحیی بن یحیی کے طریق سے اور "فضائل القرآن لأبي عبید" [۲] میں ابن أبي مریم کے طریق سے اسی مضمون کی مرفوع روایت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے۔

## مرفوع شاہد پر حافظ ابن حجرؒ کا کلام:

"فضائل القرآن لأبي عبید" بطریق أبي مریم کی روایت کے متعلق حافظ ابن حجرؒ "فتح الباري" [۳] میں فرماتے ہیں:

"وقد أخرج أبوعبيد في "فضائل القرآن" من وجه آخر عن أبي سعيد وصحّحه الحاكم رفعة :" تعلموا القرآن واسألوا الله به قبل أن يتعلّمه قومٌ يسألون به الدنيا ، فإنّ القرآن يتعلّمه ثلاثة نفر: رجلٌ يُباهي به ، ورجلٌ يتأكّل به ، ورجلٌ يقرأه لله".

## روایتِ ترمذی کے موقوف شواہد:

(پہلا موقوف شاہد) "سنن الترمذي" کی زیر بحث روایت پر مشتمل موقوف روایات بھی ہیں، چنانچہ "کتاب الزهدوالرقائق لابن المبارك" [۴] میں ابن لہیعۃ کے طریق سے یہی روایت ابوسعید خدریؓ سے موقوفاً مروی ہے، اس کے علاوہ "کتاب الزهد لأحمد بن حنبل" [۵] میں حضرت عمرؓ سے یہی مضمون مروی ہے، چنانچہ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں:

"حدثنا هشام، حدثنا ابن المبارك، عن الحسن ، قال: قال عمرؓ بن الخطاب:"إقرء واكتاب الله عزّوجلّ ، وسلوا الله عزّوجلّ به قبل أن يقرأه أقوامٌ يسألون به الناس".

---

[۱] مختصر قيام اللّيل لمحمد بن نصر (باب ثواب القراء ت بالليل ،ص:۱۷۹).

[۲] فضائل القرآن لأبي عُبيد ،(باب القارئ يستأكل بالقرآن ......،۲۰۵).

[۳] فتح الباري ،(فضائل القرآن ،۱۴/ ۲۸۲،رقم:۴۶۸۰).

[۴] كتاب الزهد[ما رواه نعيم بن حماد عنه]،(باب حسن السيرة،ص:۶۷۶،رقم:۶۳).

[۵] كتاب الزهد لأحمدبن حنبل ،(زهد عبيد بن عمير،ص:۴۷۷).

(دوسرا موقوف شاہد) ایسی ہی ''فضائل القرآن لأبي عبيد'' [1] میں عبداللہ بن مسعودؓ سے یہی مضمون مروی ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

''حدثنا مروان بن معاوية، عن أبي يعفور العامري ، عن أبي ثابت ، عن أمّ رجاء الأَشْجَعِيَّة ، عن عبدالله بن مسعودؓ قال: " سيجيء على الناس زمانٌ يسأل فيه بالقرآن ، فإذا سألوكم فلا تعطوه " .

قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّه حديث حسن كما قال الترمذي وثبت أنّه كذا من شواهده مرفوعا وموقوفا.

---

[1] فضائل القرآن لأبي عُبيد ،(باب القارئ يستأكل بالقرآن ......،۲۰۹).

## ⑥ قرآن سکھانے کے عوض کمان ہدیہ میں لینا گویا جہنّم کی کمان لینا ہے

قال الإمام ابن ماجه: "حدثنا سَهْل بن أبي سَهْل، حدثنا يحيى بن سعيد، عن ثَور بن يزيد، حدثنا خالد بن معدان، حدثني عبدالرحمن، عن عطية الكَلاَعِيِّ، عن أبيّ بن كعبؓ، قال: علّمتُ رجلاً القرآن فأهدى إليّ قوساً، فذكرتُ ذلك لرسول الله ﷺ فقال: "إنْ أخذتَها أخذتَ قوساً من نار، فرددتُها".[1]

ترجمہ: '' حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو قرآن شریف سکھایا تھا اس نے مجھے ایک کمان ہدیہ میں دی، میں نے حضورﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم نے یہ کمان لے لی تو جہنّم کی کمان لی ہے، لہٰذا میں نے کمان اس شخص کو لوٹا دی''۔

### "سنن ابن ماجه" کی سند میں موجود سہل بن ابی سہل کا تابع:

''سنن ابن ماجه'' کی زیرِ بحث روایت میں یحیی بن سعید قطان سے نقل کرنے والے راوی سہل بن ابی سہل ہیں، یہی روایت ''سنن الکبری''[2] میں ابوالحسن علی بن محمد مقری کے طریق سے بھی مروی ہے، جس میں یحیی بن سعید قطان سے نقل کرنے والے راوی محمد بن ابی بکر ہیں، یعنی محمد بن ابی بکر نے یحیی بن سعید سے نقلِ روایت میں سہل بن ابی سہل کی متابعت کی ہے، البتہ ''سنن الکبری'' میں ثور بن یزید بن زیاد اور عبدالرحمٰن بن سلم کے مابین خالد بن معدان کا ذکر نہیں جبکہ ''سنن ابن ماجه'' میں ثور اور عبدالرحمٰن کے درمیان خالد بن معدان ہیں۔

---

[1] سنن ابن ماجه، (كتاب التجارات، باب الأجر على تعليم القرآن، ۲/ ۷۳۰، رقم: ۲۱۵۸).
[2] السنن الكبرى، (۶/ ۱۲۶).

"سنن الکبری" میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

عـن عَـطِيَّة بـن قَيْـس الكِلاَبِيِّ - ويقال: الكَلاَعِيِّ - قال: علّم أُبيُّ بن كعبٌ رجلاً القرآن، فأتى اليمن، فأهدي له قَوْساً فذكر ذلك للنبي ﷺ، فقال: "إنْ أخذتَها فخُذْ بها قَوْساً من النار".

علامہ ابوالفرج ابن الجوزیؒ نے "التحقيق في أحاديث الخلاف"[1] میں محمد بن ناصر کے طریق سے "ابن ماجه" کی سند کے مطابق روایت تخریج کی ہے۔

**روایت "سنن ابن ماجه" پر کلام:**

ان تمام سندوں میں عبدالرحمٰن بن سلم، عطیہ کلاعی سے اور عطیہ، ابی بن کعبؓ سے روایت نقل کرنے والے ہیں، ائمہ حدیث کی عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سند سے یہ روایت مرسل ہے، موصول نہیں ہے۔

چنانچہ امام بیہقیؒ "سنن الکبری"[2] میں یہ روایت نقل کرنے سے قبل لکھتے ہیں:

"ورُوي من وجه آخر منقطع عن أبي بن كعبٌ".

حافظ ذہبیؒ "الکاشف"[3] میں لکھتے ہیں:

"عبدالرحمن بن سلم، عن عطية بن قيس، وعنه ثور بن يزيد، إسناده مضطرب ق".

اسی طرح حافظ علائیؒ "جامع التحصيل في أحكام المراسيل"[4] میں رقم طراز ہیں:

"عطية بن قيس، عن أبي بن كعبٌ وأبي الدرداءٌ مرسلاً قاله في التهذيب".

---

[1] التحقيق في أحاديث الخلاف، (رقم: ١٥٥٧)

[2] السنن الكبرى، (٦/١٢٦).

[3] الكاشف، (٢/١٦٦، رقم: ٣٢٤٨).

[4] جامع التحصيل في أحكام المراسيل (حرف العين، الباب السادس في ساقه ذكر الرواة المحكوم على روايتهم بالإرسال على ذلك الشيخ المعين، ١/٢٣٩، رقم: ٥٢٧).

علامہ بوصیریؒ ،امام ابن ماجہؒ کی روایت" إتحاف الخیرة المهرة"[1] میں نقل کر کے لکھتے ہیں:

"رواه ابن ماجه في "سننه" بسند ضعيف".

## عطیۃ اور ابی بن کعبؓ کے مابین انقطاع پر حافظ ابن حجرؒ کا تعقب:

البتہ حافظ ابن حجرؒ نے "تلخيص الحَبِير"[2] میں عطیۃ اور ابی بن کعبؓ کے مابین انقطاع کا تعقب کیا ہے، چنانچہ ابن ماجہ کی روایت نقل کر کے فرماتے ہیں:

"وقال المِزّي: أرسل عن أبي، وكأنّه تبع في ذلك البيهقي وإلاّ فقد قال أبومسهر: إن عطية وُلد في زمن النبي ﷺ، فكيف لايلحق أبيا؟".

## ابی بن کعبؓ کی روایت دوسری سندوں سے:

(پہلی سند) "مسند عبد بن حميد"[3] میں بھی ابن ماجہ کے مضمون پر مشتمل روایت کی تخریج کی گئی ہے، جس کی سند یہ ہے:

" حدثني أبوالوليد، قال: حدثناهمام بن يحيى، ثنا محمد بن جُحَادة، قال: أخبرني رجل يقال له:"أبان" عن أبي بن كعبؓ أنه علّم رجلاً سورة من القرآن فأهدى إليه ثوباً، أو قال: خَمِيْصَة، قال: فذكر ذلك للنبيﷺ فقال:"لوأنّك أخذتَه أوقال: إنْ أخذتَه ـ شكّ محمد ـ أُلْبِسْتَ ثوباً من النار".

## پہلی سند پر کلام:

یہ روایت بھی مرسل ہے جیسا کہ علامہ ابن أبی حاتمؒ "الجرح والتعديل"[4] میں لکھتے ہیں:"أبان

---

[1] إتحاف الخيرة المهرة ،(كتاب التفسير ماجاء في الأجر على تعليم القرآن ،۲۳۶،رقم:۷۹۶۸).

[2] تلخيص الحبير،(كتاب النفقات، ۱۷/٤،رقم:۱٦٦۲).

[3] مسندعبدبن حميد ،(حديث أبي بن كعبؓ،۹۱،رقم:۱۷۵).

[4] الجرح والتعديل ،(۲۲۲/۲،رقم:۱۰۸۷).

روى عن أبي بن كعبؓ، مرسل، روى عنه محمد بن جُحَادة، سمعت أَبِيْ يقول ذلك".

(دوسری سند) اس کے علاوہ "سنن ابن ماجه" کے مضمون پر مشتمل روایت "فضائل القرآن للقاسم بن سلام"[1] میں اس سند سے ہے:

"حدثنا هشام بن عمار، عن عمروبن واقد مولى قُريش قال: حدثني إسماعيل بن عبيدالله، قال: حدثتني أمّ الدرداءؓ أنّ أبيّ بن كعبؓ أقرأ رجلاً من أهل اليمن سورة، فرأى عنده قوساً، فقال: تَبِيعُها؟ فقال: لا، بل هي لك، فسأل رسول اللهﷺ عن ذلك، فقال: " إنْ كنتَ تريد أنْ تقلّد قوساً من نار فخُذْها".[2]

حدثناأبوبكربن عياش، عن أبي حصين، عن النبيﷺ قال ذلك لأبيّ بن كعبؓ إلاّأنّه قال: "لوتقوَّستَها لتَقَوَّستَ قوساً من نار".

## روایتِ "سنن ابن ماجه" کے دیگر طرق:

"ابن ماجه" کی زیر بحث روایت کے مضمون پر مشتمل دیگر بہت سے طرق ہیں، جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ "تلخيص الحبير"[3] میں لکھتے ہیں:

"وذكر المزيّ في "الأطراف" له طُرُقاً، منها: مابين أن الذي أقرأه أبيّ، هو الطفيل بن عمرو".

**قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ إسناده ضعيف ويجوز في الفضائل.**

---

[1] فضائل القرآن، (باب القارئ يستأكل با لقرآن ويرزأعليه الأموال ومافي ذلك من الكراهة والتشديد، ص: ۲۰٤).

[2] قلتُ [الراقم] رجاله ثقات وأم الدرداء هي الصغرى زوج أبي الدرداءؓ فسنده جيّد.

[3] تلخيص الحبير، (٤/ ١٧، رقم: ١٦٦٢).

## ⑦ تلاوت کے عوض کمان لینا، طوق جہنّم ہے

قال الإمام أبوداؤد سليمان بن الأشعث السَجِسْتَانِيّ:" حدثنا أبوبكر بن أبي شيبة، حدثنا وكيع، وحُميدبن عبدالرحمن الرُؤاسِيُّ، عن مغيرة بن زياد، عن عبادة بن نُسَيٌّ، عن الأسودبن ثعلبة، عن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ قال: علّمتُ ناساً من أهل الصفة الكِتابَ والقرآنَ، فأهدى إليّ رجل منهم قوساً، فقلتُ:ليست بمالٍ، وأرمي عنها في سبيل الله عزوجلّ،لآتينّ رسول الله ﷺ،فلأسْألنّه، فأتيتُه فقلتُ: يارسول الله! رجل أهدى إليّ قَوساً ممن كنتُ أعلّمه الكِتابَ والقرآنَ، ولستْ بمال، وأرمي عنها في سبيل الله، قال:" إن كنتَ تحبُّ أن تطوّق طَوقاً من نار فاقْبَلْها". [1]

ترجمہ: ''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اصحابِ صفہ میں کچھ لوگوں کو لکھنا اور قرآن سکھایا تھا، جس کے نتیجہ میں ان میں سے ایک شخص نے مجھے کمان ہدیہ میں دیدی، میں سوچنے لگا کہ یہ مال تو ہے نہیں، بلکہ میں اللہ کے راستے میں اس سے تیراندازی کا کام لوں گا، میں حضور ﷺ کے ضرور حاضر ہوکر اس بارے میں معلوم کروں گا، چنانچہ میں نے حاضر خدمت ہوکر عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کچھ لوگوں کو میں نے لکھنا اور قرآن سکھایا تھا، ان میں سے ایک شخص نے مجھے ایک کمان ہدیہ میں دیدی، یہ کمان مال تو ہے نہیں، بلکہ میں اللہ کے راستے میں اس کمان کو تیراندازی کے کام لاؤں گا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو چاہے کہ جہنّم کا ایک طوق گلے میں ڈالے، تو اس کو قبول کرلے''۔

---

[1] سُنن أبي داؤد،(كتاب البيوع ،باب في كسب المعلم ،٤/١٥١،رقم:٣٤٠٩).

## روایت کے دیگر مصادر اصلیہ:

"سنن ابن ماجه ،مسندأحمد، السنن الكبرى للبهقي، المصنف لابن أبي شيبة، مسندعبد بن حميد، مسند الشاميين للطبراني، شرح مشكل الآثار للطحاوي،أخبار أصبهان لأبي نعيم الأصبهانى ،مستدرك حاكم".

## روایت کے توابع:

### "سنن أبي داؤد" میں موجود وکیع اور حمید اور توابع:

"أبوداؤد شريف" کی زیر بحث روایت میں مغیرۃ بن زیاد المَوصلی سے نقل کرنے والے راوی وکیع بن جرّاح بن مَلیح رُؤَاسی اور حمید بن عبدالرحمٰن ہیں، اسی طرح "مستدرك حاكم" [1] "سنن ابن ماجه" [2] اور "مسندأحمد" [3] ان تینوں کتابوں میں بھی وَکیع ،مغیرۃ بن زیاد سے روایت نقل کرتے ہیں، اسی طرح "مستدرك حاكم" [4] ہی میں عبداللہ بن محمد بن عیسی عدل کے طریق سے اور "المصنف لابن أبي شيبة" [5] میں ابوبکر کے طریق سے، یہی روایت حُمید بن عبدالرحمٰن، مغیرۃ بن زیاد المَوصلی سے نقل کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ "شرح مشكل الآثار للطحاوي" [6] اور "مسند الشاميّين للطبراني" [7] میں ابوعاصم ضحاک بن مخلد اور "أخبار أصبهان لأبي نعيم" [8] میں سفیان ان دونوں راویوں نے یہی روایت مغیرہ

[1] مستدرك حاكم ،(كتاب البيوع ،۲/ ٤٨،رقم:۲۲۷۷).

[2] سنن ابن ماجه ،(كتاب التجارات ،باب الأجر على تعليم القرآن ،۲/ ۷۳۰،رقم:۲۱۵۷).

[3] مسندأحمد ،(مسند عُبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ،۷/ ٥٤٢،رقم: ٢٣٠٦٥).

[4] مستدرك حاكم ،(كتاب البيوع ،۲/ ٤٨،رقم:۲۲۷۷).

[5] المصنف لابن أبي شيبة،(كتاب البيوع والأقضية،من كره أجر المعلم ،۲۱۲۳۷).

[6] مشكل الآثار للطحاوي ،(۱۱/ ۱۱۱،رقم:٤٣٣٣).

[7] مسند الشاميّين ،(ماانتهى إلينا من مسند عبادة بن نُسَي ،٦/ ٤٤٨،رقم:۲۲۰۳).

[8] أخبار أصبهان ،(ص:۸۳).

بن زیاد سے نقل کی ہے، بالفاظِ دیگر ابو عاصم ضحاک بن مخلد اور سفیان دونوں نے مغیرہ بن زیاد الموصلی سے نقلِ روایت میں "أبو داؤد" کی سند میں مذکور وکیع بن جراح اور حمید بن عبدالرحمٰن رؤاسی کی متابعت کی ہے۔

## روایتِ "سنن أبي داؤد" پر ائمہ حدیث کا کلام:

حاکم نیسابوریؒ اپنی "مستدرك"[1] میں یہی روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: "هذا حديث صحيح، ولم يخرجاه".

حافظ ذہبیؒ "التلخيص"[2] میں "مستدك" کی اس روایت کے بارے میں رقم طراز ہیں: "مغيرة بن زياد، صالح الحديث، وقد تركه ابن حبان".

## روایتِ "سنن أبي داؤد" ایک دوسری سند سے (سند حافظ بیہقیؒ)

"سنن الكبرى للبيهقي"[3] میں ابوداؤد کی زیر بحث روایت کے مضمون پر مشتمل حدیث اس سند سے مروی ہے:

"أخبرنا أبوعبدالله الحافظ، أنبأ الحسَن بن محمد الإسفرائيني، ثنا محمد بن أحمد بن البراء، قال: قال علي بن المديني في حديث عبادة بن الصامتؓ، عن النبي ﷺ: "إن سرّك أن تطوّق طوقاً من نارٍ". في الذي علّم الكتابةَ، رواه مغيرة بن زياد الموصلي، عن عبادة بن نسيّ، عن الأسود بن ثعلبة، عن عبادة بن الصامتؓ، وإسناد كلّه معروف إلاّ الأسود بن ثعلبة، فإنّا لا نحفظ عنه إلاّ هذا الحديث، قال الشيخ: وقد قيل: عن عبادة بن نسيّ، عن جنادة بن أبي أمية، عن عبادةؓ [سيأتي الكلام عليه]"[4].

---

[1] مستدرك حاكم، (كتاب البيوع، ۴۸/۲، رقم: ۲۲۷۷).

[2] هامش على مستدرك حاكم، (كتاب البيوع، ۴۸/۲، رقم: ۲۲۷۷).

[3] السنن الكبرى، (كتاب الإجارة، باب من كره اخذ لأجرة عليه، ۱۲۶/۶، رقم: ۱۲۰۲۰).

[4] قال ابن حجر في أسود بن ثعلبة الكندي الشامي في "التقريب" (رقم: ۴۹۹): مجهول من الثالثة دق".
وذكره ابن حبان في "الثقات" (رقم: ۱۷۰۸).

**روایتِ "سنن أبي داؤد" کا شاہد:**

اسی طرح "سنن الکبری للبیهقي" [1] میں ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد السراج کے طریق سے اور "مسند الشامیّین للطبراني" [2] میں نے حسن بن جریر صوری کے طریق سے "سنن أبي داؤد" کے مضمون پر مشتمل مرفوع روایت ابوالدرداءؓ سے مروی ہے۔

"عن أبي الدرداءؓ أنّ رسول اللهﷺ قال:"من أخذ قوساً على تعليم القرآن، قلّده الله قوساً من نارٍ".

قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أن إسناده معلّل كما ثبت من قول البيهقي وله سند آخر[عن عبادة بن نسيّ،عن جنادة بن أبي أمية، عن عبادةؓ ] كما سيأتي لكنه معلل عند البيهقي وإن صححه الحاكم وتابعه الذهبي فالحاصل أنه حديث صحيح كما قال الحاكم والذهبي.

---

[1] السنن الكبرى ،(كتاب الإجارة ،باب من كره أخذ الأجرة عليه ،٦/ ١٢٦ ،رقم:١١٤٦٥).

[2] مسند الشاميّين،(١/ ١٦٧ ،رقم:٢٧٩).

## ⑧ تلاوت کے عوض کچھ لینا، چنگاری ہے

قال الإمام أبوداؤد:" حدثنا عمرو بن عثمان، وكثير بن عبيد، قالا: حدثنا بقية، حدثني بشر بن عبدالله بن يسار– قال عمرو:حدثني عبادة بن نسيّ، عن جنادة بن أبي أمية، عن عبادة بن الصامتؓ، نحو هذا الخبر، والأول أتم– فقلتُ: ماترى فيها يارسول الله؟ فقال:" جمرة بين كتفيك تقلّدتها، أوتعلقتها". [1]

ترجمہ:''حضرت عبادہ بن الصامتؓ سے منقول ایک دوسرے روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے جہنّم کی ایک چنگاری اپنے مونڈھوں کے درمیان ہار بنالی، یا (راوی کوشک ہے) اپنے مونڈھوں کے درمیان لٹکادی''۔

**روایت کے مصادر اصلیہ:**

''سنن أبي داؤد" کی زیر بحث روایت مختلف سندوں سے مروی ہے، چند کے نام یہ ہیں:

''مسند أحمد، مستدرك حاكم، سنن البيهقي الكبرى، المسند للشاشي، (أبوسعيد الهيثم بن كليب بن سريج،۳۳۵ھ)، فضائل القرآن للقاسم بن سلام، الأحاديث المختارة للضياء المقدسي".

**''سنن أبي داؤد" کی رویت میں موجود بقیہ کا تابع:**

''سنن أبي داؤد" کی روایت میں بشر بن عبداللہ بن یسار سے نقل کرنے والے راوی

[1] سنن أبي داؤد ،(كتاب البيوع ،باب في كتب المعلم ،۱۵۱/٤ ،رقم: ۳٤۱۰).

ابو یُحمِد بقیہ بن ولید ہیں، اسی طرح ''سنن البیهقي الکبری'' [۱]، ''المسند للشاشي'' [۲]، ''فضائل القرآن للقاسم بن سلام'' [۳] اور ''الأحادیث المختارة للضیاء المقدسي'' [۴] ان تمام کتابوں میں بقیۃ بن ولید، بشر بن عبداللہ بن یسار سے روایت نقل کرتے ہیں۔

بقیہ بن ولید کے علاوہ راوی بھی اس روایت کو بشر بن عبداللہ سے نقل کرنے والے ہیں، چنانچہ ''مستدرك حاکم'' [۵] اور ''مسند أحمد'' [۶] میں ابوالمغیرہ عبدالقدوس بن حجاج خولانی اسی روایت کو بشر بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں، یعنی ابوالمغیرہ نے بشر بن عبداللہ سے نقل روایت میں ''أبوداؤد'' کی سند میں مذکور بقیہ بن ولید کی متابعت کی ہے۔

## زیرِ بحث روایت پر حاکم نیسابوری ؒ اور حافظ ذہبی ؒ کا کلام:

حاکم نیسابوری ؒ اپنی ''مستدرك'' [۷] میں ابوعمرو بن اسماعیل کے طریق سے یہی روایت تخریج کر کے لکھتے ہیں: ''هذا حدیث صحیح الإسناد، ولم یخرّجاه''.

حافظ ذہبی ؒ ''تلخیص المستدرك'' [۸] میں لکھتے ہیں: ''صحیح، رواه أبو المغیرة الخولاني'' [۹].

---

[۱] سنن الکبری للبیهقي ،(کتاب الإجارة ،باب من کره أخذ الاجرة علیه ،۶/۱۲۵ ،رقم:۱۱۳۶۳).

[۲] المسند للشاشي ،(ماروی أبوالولید عبادة بن الصامت ،جنادة من أبي بن أمَیّة عن عبادة،۳/۱۴۹ ،رقم:۱۲۲۳).

[۳] فضائل القرآن للقاسم بن سلام ،(باب القارئ یستأکل بالقرآن ویردعلیه الأموال وما في ذلك من الکراهة ،ص:۲۰۶).

[۴] الأحادیث المختارة ،(۸/۲۶۷ ،رقم:۳۲۴).

[۵] مستدرك ،(کتاب معرفة الصحابة،ذکرمناقب عبادة بن الصامت رضي الله عنه ،۳/۴۰۱ ،رقم:۵۵۲۷).

[۶] مسندأحمد ،(مسندعبادة بن الصامت ؓ،رضی الله عنه ،۳/۴۰۱ ،رقم:۵۵۲۷).

[۷] مستدرك ،(کتاب معرفة الصحابة،ذکرمناقب عبادة بن الصامت رضي الله عنه ،۳/۴۰۱ ،رقم:۵۵۲۷).

[۸] أنظر هامش مستدرك ،(کتاب معرفة الصحابة،ذکرمناقب عبادة بن الصامت رضي الله عنه ،۳/۴۰۱ ،رقم:۵۵۲۷).

[۹] قال ابن حجر في أبي المغیرة عبد القدوس بن الحجاج في ''التقریب''(رقم:۴۱۴۵): ''ثقة''.

**"سنن أبي داؤد" کی رویت کا شاہد:**

اسی طرح "سنن الکبری للبیهقي" [1] میں ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد السراج کے طریق سے اور "مسند الشامیّین للطبراني" [2] میں حسن بن جریر صوری کے طریق سے "أبوداؤد" کی زیر بحث روایت کے مضمون پر مشتمل حدیث ابوالدرداءؓ سے بھی مروی ہے۔

"عن أبي الدارداءؓ أنّ رسول اللهﷺ قال: " من أخذ قوساً على تعليم القرآن ، قلّده الله قوساً من نارٍ" .

قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّه حديث صحيح كما قال الحاكم وتابعه الذهبي.

---

[1] سنن الكبرى ،(كتاب الاجارة ،باب من كره أخذ لاجرة عليه،٦/١٢٥،رقم:١٢٠١٨).

[2] مسند الشاميّين (٣/ ٢٧٠،رقم:٢٢٣٧).

# ⑨ قرآن سے اعراض پر سزا

قال الإمام البخاريّ في "جامعه": "حدّثنا مؤمَّل بن هِشام أبوهِشام ،حدّثنا إسماعيل بن ابراهيم ،حدثنا عَوف ،حدثنا أبورجاء،حدثنا سَمُرَة بن جُندُب رضي اللّه عنه قال: كان رسول اللّه ﷺ يعني مِمّا يكثر أن يقولَ لأصحابه: "هل رأى منكم مِن رؤيا ؟" ......وإنّا أتَينا على رجل مَضطجع وإذا آخرقائم عليه بِصخرَة وإذا هو يهوي بالصَّخرَة لِراسِه فيثلَغُ رأسه فَيَتَدَهدَه الحَجَرُهاهُنا، فَيَتّبَعُ الحَجَرَفيأخذُهُ فلايرجع إليه حتى يَصِحّ رأسه كماكان ،ثم يعود عليه فيفعل به مثلَ مافعل مرّة الأولى......أمّا الرّجل الأوّل الّذي أتَيتَ عليه يُثلَغُ رأسه بالحَجَر فإنّه الرّجل يأخذ القرآن فَيَرفُضُه وينام عن الصّلاة المكتوبة ......". [1]

ترجمہ: ''امام بخاریؒ نے سمرہ بن جندبؓ سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے۔جس میں نبی کریم ﷺ کو بعض سزاؤں کی سیر کرائی گئی۔اس میں آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''ہم ایک شخص کے پاس پہنچیں، جو لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا شخص اس کے سرہانے پتھر لئے کھڑا تھا، دفعتاً اس نے زور سے پتھر اس کے سر پر ماردیا،جس سے اس کا سر کچل گیا، پتھر لڑک کر دور جا پہنچا، پھر دوبارہ جا کر پتھر لے آیا ابھی وہ واپس پہنچا بھی نہیں تھا کہ اس کا سر صحیح سالم ہوگیا، جیسے پہلے تھا، پھر اس نے دوبارہ ایسے ہی کیا جیسے پہلی مرتبہ کیا تھا،......حضور اکرم ﷺ کے دریافت فرمانے پر بتایا گیا کہ'' وہ پہلا شخص جس کے پاس آپ پہنچے تھے ،جس کا پتھر سے سر کچلا جاتا تھا،اس نے قرآن

[1] الصحيح للبخاري ،(كتاب التعبير،باب تعبير الرؤيا بعد صلاة الصبح،١٢١٦،رقم:٧[illegible]).

حاصل کیا تھا لیکن پھر اس کو چھوڑ دیا تھا اور فرض نماز چھوڑ کر سو جاتا تھا''۔

**مصادرِ اصلیہ:**

زیرِ بحث مضمون ''بخاری شریف'' کے علاوہ ان کتب میں بھی تخریج کی گئی ہے:

"مسندأحمد [1]، صحيح بن خُزيمة [2]، صحيح ابن حبان [3]، سنن الكبرى للنسائي [4]، شعب الإيمان [5]".

---

[1] مسندأحمد ،(سمرة بن جندب ،٧٤٥/٦،رقم:٢٠٣٥٤).

[2] صحيح ابن خزيمة ،(باب التغليظ في النوم عندالصلوة المكتوبة،٦٩/٢،رقم:٩٤٢).

[3] صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان ،(كتاب الرقائق ،٤٢٧/٢،رقم:٦٥٥).

[4] سنن الكبرى للنسائي ،(كتاب التعبير ،١٢٠/٧،رقم:٧٦١١).

[5] شعب الإيمان ،(فصل في إدمان تلاوة القرآن،٣٥٥/٣،رقم:١٨١٦).

# مختلف سورتوں کے فضائل

# سورۂ فاتحہ کے فضائل

## ① قرآن کی اَفضل سورت

قال البخاري في "جامعه": "حدثنا مُسدّد حدثنا يحيى، عن شُعبة قال: حدثني خبيب بن عبدالرحمن، عن حفص بن عاصم عن أبي سعيد بن المعلىؓ قال: كنتُ أصلي في المسجد فدعاني رسول اللهﷺ، فلم أُجِبْه، فقلتُ يارسول الله! إني كنتُ أصلّي فقال: ألم يقل الله ﴿استجيبوا لله وللرسول إذا دعاكم لمايُحييكم﴾ [الأنفال: ٢٤] ثم قال لي: "لأعَلّمنّك سورة هي أعظم السُور في القرآن"، قال: "﴿الحمد لله ربّ العلمين﴾ هي السبع المثاني والقرآن العظيم الذي أوتيته".[1]

ترجمہ: ''ابوسعید ابن المعلیٰؓ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا، حضور اکرمﷺ نے مجھے بلایا، میں نماز کیوجہ سے جواب نہ دے سکا، نماز سے فارغ ہوکر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نماز میں مشغولیت کی وجہ سے حاضر نہ ہوسکا، آپﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا اللہ تعالی کا یہ ارشاد نہیں ہے: ﴿استجبو لله وللرسول إذا دعاكم لمايُحييكم﴾ [الأنفال: ٢٤] ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول کی پکار کا جواب دو جب بھی وہ تم کو بلاویں''۔

پھر حضورﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ''میں تمھیں ضرور مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے ہی قرآن کی سب سے بڑی سورت، یعنی سب سے افضل سورۃ بتلاؤنگا، آپﷺ میرا ہاتھ تھامے رہے، جب

[1] الصحيح للبخاري، (٤٢٠٤، ٤٧٢٠، ٣٣٢٤، ٤٣٧٠).

آپ ﷺ نے مسجد سے باہر نکلنا چاہا تو میں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا کہ میں ضرور تمھیں قرآن کی سب سے بڑی سورت بتلاؤ نگا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''وہ الحمد کی سات آیتیں ہیں، یہ سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم''۔

''بخاری شریف'' کی مذکورہ روایت ان کُتب میں بھی تخریج کی گئی ہے : "سنن أبي داؤد" [1]، "سنن النسائي" [2]، "سنن ابن ماجه" [3]، "مسند أحمد" [4].

---

[1] سنن أبي داؤد، (باب فاتحة الكتاب، ۲/ ۲۷۰، رقم: ۱٤٥۳).

[2] سنن النسائي، (كتاب الإفتتاح، تأويل قول الله عزوجل ولقد آتيناك سبعاً من المثاني والقرآن العظيم، ۲/ ۱۳۹، رقم: ۹۱۳).

[3] سنن ابن ماجه، (كتاب الأدب، باب ثواب القرآن، ۲/ ۱۲٤٤، ۳۷۸٥).

[4] مسندأحمد، (مسند أبي سعيد بن المعلى، ٥/ ٤۰، رقم: ۱٥۸۲۱).

# ② سورۃ فاتحہ، بے نظیر سورت

قال الترمذيّ في "سُنَنِه": حدّثنا قُتيبة، قال: حدثنا عبدالعزيز بن محمد، عن العلاء بن عبدالرحمن، عن أبيه، عن أبي هريرةؓ، أنّ رسول الله ﷺ خرج على أبيّ بن كعبؓ، فقال رسول الله ﷺ: "ياأبيّ!" وهو يصلي، فالتفتْ أبيّؓ ولم يُجِبه ...... فقال رسول الله ﷺ: "والّذي نفسي بيده ماأنزلتْ في التّوراة ولا في الإنجيل ولا في الزّبور ولا في الفرقان مثلُها، وإنّها سبع من المثاني والقرآن العظيم الّذي أعطيتُه". هذا حديث حسن صحيح، وفي الباب عن أنسؓ". [1]

ترجمہ: ''اُبَی بن کعبؓ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اس جیسی سورت نازل نہیں ہوئی، نہ توراۃ میں، نہ انجیل میں، نہ زبور میں نہ بقیہ قرآن پاک میں، یہ سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم جو مجھے دیا گیا ہے''۔

## سند کے متابع:

### "سنن الترمذي" میں موجود عبدالعزیز بن محمد کا تابع:

مذکورہ حدیث میں اوراسی طرح "سنن الدارمي" [2] میں علاء بن عبدالرحمٰن سے عبدالعزیز بن محمد روایت کے زیر بحث حصّہ کرنے والے ہیں۔

---

[1] سنن الترمذي، (۵/ ۵، رقم: ۲۸۷۵، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء في فضل فاتحة الكتاب).
[2] سنن الدامي، (كتاب فضائل القرآن، باب فضل فاتحة الكتاب، ص: ۲۲۲٤، رقم: ۳٤۱٦).

"مستدرك حاكم"[1] اور "سنن الترمذي"[2] ہی میں ایک دوسری سند کے مطابق زیر بحث حصّہ تخریج کیا گیا ہے، جس میں عبدالحمید بن جعفر نے علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت نقل کرتے میں عبدالعزیز بن محمد کی متابعت کی ہے، امام بیہقیؒ نے بھی "القراءة خلف الإمام"[3] میں حاکم نیسابوریؒ سے "مستدرك" کے مطابق روایت تخریج کی ہے۔

**محدّثین کرام کے نزدیک مذکورہ روایت کا فنی مقام:**

(۱) امام ترمذیؒ تخریج روایت کے بعد لکھتے ہیں: "حديث حسن صحيح"[4]

(۲) حاکم نیسابوریؒ "مستدرك" میں تخریج روایت کے بعد رقم طراز ہیں: "هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرّجاه"[5].

(۳) حافظ ذہبیؒ بھی "تلخيص المستدرك" میں لکھتے ہیں: "على شرط مسلم"[6].

قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّه حديث صحيح وهو كذا عند الحاكم والذهبي.

---

[1] مستدرك، (كتاب فضائل القرآن، أخبار في فضائل القرآن جملة، ۱/۷٤٤، رقم: ۲۰٤۸).

[2] سنن الترمذي، (۵/۱۹۹، رقم: ۳۱۲۵، أبواب تفسير القرآن، باب ومن سورة الحجر).

[3] القراءة خلف الإمام، (باب الدليل على افتتاح كل مصل قراءته بفاتحة الكتاب، ۱/۹٦، رقم: ۸۸).

[4] سنن الترمذي، (۵/۵، رقم: ٦۸۷۵، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء في فضل فاتحة الكتاب).

[5] مستدرك حاكم، (كتاب فضائل القرآن، أخبار في فضائل القرآن جملة، ۱/۷٤٤، رقم: ۲۰٤۸).

[6] تلخيص المستدرك، (المصدر السابق).

# ③ فاتحۃ الکتاب پڑھ کر دم کرنا

قال الإمام أبوداؤد في "سُننه": " حدثنا مسدد ،حدثنا يحيى ،عن زكريا، حدثني عامر ،عن خارجة بن الصَلْت التميمي ،عن عمّهٖ ،أنّه أتى النبيّ ﷺ فأسلم ،ثم أقبل راجعاً من عنده ،فمرّ على قوم عندهم رجل مجنون مُوثَقٌ بالحديد،فقال أهله :إنا حُدِّثْنا أنّ صاحبكم هذا قدجاء بخَير ،فهل عندكم شيء تُداويه ؟ فرقيتُه بفاتحة الكتاب ،فبرأ ، فأعطوني مائة شاة، فأتيتُ رسول الله ﷺ فأخبرتُه فقال:"هل إلاّ هذا؟"وقال مسَدّدفي موضع آخر :"هل قلتَ غير هذا؟"قلتُ لا، قال:خُذها فلعمري لَمَنْ اكل برُقية باطل لقدأكلتَ برُقية حقّ". [1]

ترجمہ:"خارجہ بن الصلت اپنے چچاؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کرلیا پھر جب وہ آپ ﷺ کے پاس سے واپس لوٹے ،راستہ میں کچھ لوگوں پر گزرا ہوا جنہوں نے ایک مجنون شخص کو بیڑیوں سے باندھ رکھا تھا،اس مجنون کے اہل وعیال کہنے لگیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے نبی خیر لائے ہیں، کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے اس کا علاج ہو سکے؟ (حضرت خارجہ کے چچاؓ فرماتے ہیں) میں نے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ صحت مند ہوگیا،انہوں نے مجھے ایک سو بکریاں دیں، پھر میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر سارا قصّہ عرض کردیا،حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سورہ فاتحہ کے علاوہ بھی کچھ پڑھا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں ،آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری عمر کی قسم! لوگ باطل منتر کے عوض کھاتے ہیں،تم نے حقیقی دم کے عوض کھایا ہے"۔

---

[1] سنن أبي داؤد ،(كتاب الطب ،باب كيف الرقي؟ ٤/ ٣٣٤،رقم:٣٨٩٢).

**روایت کے دیگر مصادر:**

"سنن أبي داؤد" کی مذکورہ روایت میں عامر شعبی سے زکریا بن أبی زائدہ اس روایت کو نقل کرتے ہیں، ذیل کی تمام کتابوں میں بھی عامر الشعبی سے نقل کرنے والا راوی زکریا بن أبی زائدہ ہے:
"مسند أحمد[1]، مستدرك حاكم[2]، المصنف لابن أبي شيبه[3]، المعجم الكبير[4]، الصحيح لابن حِبّان[5]، سنن الدارقطني[6]".

**"سنن أبي داؤد" کی سند میں موجود زکریا بن أبی زائدہ کا متابع:**

امام نسائیؒ نے "عمل اليوم والليلة"[7] نے اسی روایت کی تخریج کی ہے، جس میں عبداللہ بن أبی السفر اس روایت کو عامر الشعبی سے نقل کرنے والے ہیں، اور ابن السُّنّیؒ اپنی "عمل اليوم والليلة"[8] میں اسی روایت کو امام نسائیؒ سے نقل کرتے ہیں، غرض یہ کہ عبداللہ بن أبی السفر عامر الشعبی سے روایت نقل کرنے میں زکریا بن أبی زائدہ کی متابعت کی ہے۔

**زیر بحث روایت ابی داؤد کے بارے میں ائمہ کے أقوال:**

(ا) امام حاکمؒ "مستدرك"[9] میں تخریج روایت کے بعد لکھتے ہیں: "هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه".

---

[1] مسند أحمد بن حنبل، (خارجة بن الصامت عن عمّهؓ، ۳۰۱/۷، رقم: ۲۲۱۷۹).
[2] مستدرك حاكم، (كتاب فضائل القرآن، أخبار في فضائل القرآن جملة، ۷۳۷/۱، رقم: ۲۰۵۵).
[3] المُصنف لابن أبي شيبة، (كتاب الطب، في الأخذ على الرقية، من رخّص فيه، ۹۵/۱۲، رقم: ۲٤۰۵۲).
[4] المعجم الكبير، (عمّ خارجة بن الصلت، يقال، إسمه علاقة بن صحّارؓ، ۸۹/۷، رقم: ۱۳۹٤٤).
[5] الصحيح لابن حبان، (كتاب الرقى والتمائم، ٤۷۵/۱۳، رقم: ٦۱۱۱).
[6] سنن الدار قطني، (كتاب الأشربة وغيرها، ۱۹۸/٤، رقم: ۷٦٦٤).
[7] عمل اليوم والليلة، (ص: ۲۹۷، رقم: ٦۳۰).
[8] عمل اليوم والليلة، (مايقرأ على المعتوه، ۵٦۳/۱، رقم: ۱۰۳۲).
[9] مستدرك، (كتاب فضائل القرآن، أخبار في فضائل القرآن جملة ۷٤۷/۱، رقم: ۲۲۱۷۹).

(۲) حافظ ذہبیؒ نے بھی "تلخیص المستدرك "[1] میں حاکمؒ کی توثیق کی ہے۔

(۲) امام نوویؒ نے "الأذکار"[2] میں "سنن أبي داؤد" کی روایت کو "صحیح" قرار دیا ہے۔

قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّه حديث صحيح كما قاله الحاكم ووافقه الذهبي.

---

[1] تلخيص المستدرك، (المصدر السابق).

[2] الأذكار، (كتاب الأذكار والدعوات للأمور العارضات، باب مايقرأ على المعتوه والملدوغ، ۱/۱۳۰، رقم: ۳۷۷).

# ④ فاتحہ پڑھ کردم کرنا

قال الإمام البخاري في "جامعه " :"حدثني محمد بن بشّار،حدثنا غندر ،حدثنا شعبة عن أبى بِشْر،عن أبي المتوكل،عن أبي سعيد الخدريّ رضي الله عنه أنّ ناساًمن أصحاب النبيّ ﷺ أتوا على حَيّ من أحياء العرب فلم يَقْرُوهم ،فبينماهم كذلك ،إذْ لُدغ سيدُ أولئك ،فقالوا: هل معكم من دواء أو راق؟فقالوا:إنكم لم تَقْرونا،ولانفعلُ حتى تجعلوا لناجُعْلا،فجعلولهم قطيعاً من الشّاء فجعل يقرء بأمّ القرآن ويجمع بُزَاقَه و يَتْفِلُ،فبَرَأ،فأتوا بالشّاء فقالوا:لانأخذه حتى نسألَ النبيّ ﷺ،فسألوه فضحك وقال :" وما أدراك أنها رُقْية؟خذوها واضربوا لي بِسَهم ". [1]

ترجمہ:"حضرت اَبوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ کی ایک جماعت عرب کے ایک قبیلہ کے پاس آئی،لیکن قبیلہ والوں نے ان کی کوئی ضیافت نہیں کی۔ اسی دوران اچانک اس قبیلہ کے سردار کوموذی جانور نے ڈنگ ماردیا،قبیلہ والے کہنے لگیں کیاتمھارے پاس کوئی دوا،یا کوئی منتر پڑھنے والا ہے؟ صحابہؓ کہنے لگیں کہ تم لوگوں نے ہماری مہمانی بھی نہیں کی،ہم یہ کام اس وقت کریں گے جب تم ہمارے لئے کوئی اُجرت مقرر کرلو،بستی والوں نے بکریوں کاایک ریوڑاُجرت میں مقرر کردیا۔ پھر ایک صحابی سورۃ فاتحہ پڑھ کرمنہ میں لعاب جمع کرکے مریض پرتھوکتے رہے تومریض صحت یاب ہوگیا،قبیلہ والوں نے بکریاں ان کے سپرد کردی۔صحابہؓ آپس میں کہنے لگیں کہ ہم حضورﷺ سے پوچھ کرہی یہ بکریاں لینگیں۔صحابہؓ نے جب اس

---

[1] الصحيح للبخاري ،(كتاب الطب ،باب الرقي بفاتحة الكتاب ،١٠١٣،رقم:٥٧٣٦).

بارے میں حضور ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا کہ ''تمھیں کیسے معلوم ہوگیا کہ سورہ فاتحہ دم ہے؟ یہ بکریاں لے لو! اور میرا حصّہ بھی اس میں مقرر کرو''۔

**روایت کے دیگر مصادر:**

''بخاری شریف'' کی مذکورہ حدیث ان کتب میں بھی تخریج کی گئی ہے: ''الصحيح لمسلم[1]، سنن أبي داؤد[2]، سنن الترمذي[3]، سنن ابن ماجه[4]''.

[1] الصحيح لمسلم، (رقم: ۲۲۰۱).

[2] سنن أبي داؤد، (كتاب البيوع، باب كسب الأطباء، ۴/۱۵۲، رقم: ۳۴۱۳).

[3] سنن الترمذي، (رقم: ۲۰۶۳، كتاب الطب، باب ماجاء في أخذ الأجره على التعويز).

[4] سنن ابن ماجه (كتاب التجارات، باب أمر الراقي، ۲/۷۲۹، رقم: ۲۱۵۶).

# ⑤ درد کی جگہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا

قال الحافظ الطبراني في "المعجم الكبير": "حدثنا الحُسين بن إسحاق التُسْتَرِي، وعبدان بن أحمد، قالا: ثنا هِشام بن عمار، ثنا عبدالله بن يزيد البَكْرِيّ، ثنا داؤد بن قيس المدني، قال: سمعتُ السّائب بن يزيد، يقول: "عوّذني رسول الله ﷺ بفاتحة الكتاب تَفْلاً".[1]

ترجمہ: "سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ مجھ پر حضور ﷺ نے سورہ فاتحہ کو دَم فرمایا اور یہ سورت پڑھ کر لعاب دہن درد کی جگہ لگایا۔

## زیر بحث روایت کے بارے میں محدثین کرام کے اقوال:

(۱) حافظ ہیثمیؒ "مجمع الزوائد"[2] میں لکھتے ہیں: "رواه الطبراني في الأوسط والكبير وفيه عبدالله بن يزيد البِكْرِي وهوضعيف".

(۲) حافظ سیوطیؒ نے "الدر المنثور"[3] میں زیر بحث روایت کو "ضعیف" قرار دیا ہے۔

## روایت کی ایک دوسری سند:

"المعجم الكبير" کی مذکورہ روایت أبوالحسن الدارقطنیؒ کے طریق سے حافظ ابن عساکرؒ نے "تاريخ دِمشق"[4] میں تخریج کی ہے، روایت کی سند یہ ہے: "أخبرنا أبوغالب البناء أنا أبو الحُسين بن الآبنوسيّ أنا أبوالحسن الدارقطني ناأبو عبدالله عبيدالله بن عبدالصمد بن

---

[1] المعجم الكبير، (٤/ ٨٣، رقم: ٦٥٥٣، داؤد بن قيس الفرّاء عن السائب بن يزيد).

[2] مجمع الزوائد، (٥/ ١٩٤، رقم: ٨٤٥٨، كتاب الطب: باب ماجاء في الرّقي لِلْعَين والمرض).

[3] الدر المنثور، (١/ ٢٢، فاتحة الكتاب).

[4] تاريخ دِمشق، (السائب بن يزيد بن سعيد بن ثمامة بن الأسود بن عبدالله بن الحارث، حرف السين، ٢/ ١١٣).

الـمُهَـنْـدِس نـا إسـمـاعيـل بـن محمد بن عبدالقدوس العذري ناسليمان بن عبدالرحمن ناعثـمـان بـن فائد نا داؤد الفراء قال: سمعتُ السائب بن يزيد يقول: "عَوّذني رسول الله ﷺ بأمّ الكتاب تَفْلاً". [1]

**قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّه حديث ضعيف ويجوز في الفضائل.**

[1] فيه عثمان بن فائد أبو لبابة المصري، قال الذهبي في "الكاشف"(رقم: ۳۷۳۲): قال البخاري في حديثه نظر ق". وقال ابن حجر في "التقريب"(رقم: ٤٥٠٩): "ضعيف".

## ⑥ سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص میں موت کے سوا ہر بلا سے امن ہے

قال الحافظ ابن كثير في "تفسيره"[1] :قال الحافظ أبوبكر البزّار :حدثنا إبراهيم بن سعيد الجوهريّ،حدثنا غَسّان بن عُبيد،عن أبي عمران الجوني ، عن أنسؓ ،قال :قال رسول الله ﷺ: " إذا وضعتَ جنبك على الفراش ،وقرأتَ فاتحة الكتاب و﴿قل هوالله أحد﴾فقدأمنتَ من كل شئ إلاّ الموت ".

ترجمہ: "انس بن مالکؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ "جب تو سونے کیلئے لیٹے اور سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھ لے، تو موت کے سوا ہر بلا سے مامون ہو جائے گا"۔

**مسند بزار کی مذکورہ روایت کا فنی مقام، محدثین کرام کے نزدیک:**

(۱) حافظ ہیثمیؒ "مجمع الزوائد "[2] میں رقم طراز ہیں: "رواه البزّار وفيه غسان بن عُبيد وهو ضعيف ،ووثّقه ابن حبّان ،وبقيّة رجاله رجال الصحيح ".

(۲) حافظ شوکانیؒ کا قول "التيسير بشَرح الجامع الصغير"[3] میں ہے: "وإسناده حسن".

(۳) حافظ مُنذریؒ "الترغيب والترهيب "[4] میں فرماتے ہیں: "رواه البزّار ورجاله رجال الصحيح إلاّ غسان بن عُبيد ".

---

[1] تفسیرابن كثير،(سورة الفاتحة ،١٦٨/١).

[2] مجمع الزوائد ،(كتاب الأذكار ،باب مايقول اذا آوى الى فراشه واذا انتبه ،١٦٥/١٠ ،رقم:١٧٠٣٠).

[3] التيسير بشرح الجامع الصغير،(حرف الهمزه ٢٦٥/١).

[4] الترغيب والترهيب ،(كتاب النوافل ......،رقم:٨٩٣).

(۴)علامہ سیوطیؒ نے "الدر المنثور "[۱] میں اس روایت کو "ضعیف "کہا ہے۔

## سند امام بزار میں موجود غسّان بن عُبید الموصلی الأزدی کے بارے میں أئمہ جرح والتعدیل والتعدیل کے أقوال:

ذکره ابن حبان في "الثّقات ".[۲]

وقال الدار قطني[۳]: "صالح ،ضعّفه أحمد".

وقال الذهبي[۴] : "وقال ابن عمار :"كان يعالج الكيمياء قلتُ :هذا يدل على قلّة وَرْعه ".

وقال أبوأحمد ابن عديّ:"الضعف على حديثه بَيِّن".[۵]

## روایتِ امام بزارؒ کا شاہد (عن شدّادبن أوسؓ):

حافظ ابن عساکرؒ نے "تاریخ دِمشق "[۶] اورحافظ الخرائطیؒ نے "مکارم الأخلاق "[۷] میں شدّادبن أوسؓ سے اسی مضمون کی روایت نقل کی ہے۔

## سندِ حافظ ابن عساکرؒ:

"تاریخ دمشق "میں اس سند سے روایت مذکور ہے:"عن علي بن عبدالله المديني،عن عبدالأعلى بن عبدالأعلى ،عن رجل عن مطرف بن عبدالله بن الشخير عن رجل عن

---

[۱] الدر المنثور ،(۱/۲۳،سورة الفاتحة آية ۱).

[۲] كتاب الثقات ،(باب العين ،۹/۱).

[۳] لسان الميزان ،(۶/۳۰۶،رقم:۵۹۹۲).

[۴] تاريخ الإسلام ،(۵/۲۸۲،رقم:۵۰۷۰،الطبقة العشرون).

[۵] الكامل في الضعفاء ،(۷/۱۱۵،رقم:۱۵۵۵،غسان بن عُبيدالموصلي).

[۶] تاريخ دمشق ،(حرف الشين ،شدادبن أوسؓ،۲۲/۴۱۳).

[۷] مكارم الأخلاق،(باب مايستحب للمرء أن يقوله إذا أوى إلى فراشه ،ص:۳۱۰،رقم:۹۵۲).

شداد بن أوس قال: قال رسول الله ﷺ: "إذا أخذ أحدكم مضجعه فليقرأ بأمّ الكتاب وسورة فإنّ الله يُوَكِّلُ به ملكا يَهُبُّ معه إذا هَبَّ [استيقظ]".

**سندِ حافظ ابن عساکرؒ پر کلام:**

اس سند میں مطرف بن عبداللہ کے مروی عنہ اور راوی دونوں مجہول ہے۔

**سندِ حافظ خرائطیؒ:**

"مکارم الأخلاق" کی روایت اس سند سے مروی ہے: "عمر بن شبة النُمَيْري، عن سالم بن نوح، عن سعيد بن إياس الجريري، عن أبي العلاء يزيد بن عبدالله الشخير، عن رجل من مجاشع، عن شداد بن أوس رضی اللہ عنہ مرفوعاً".

**سندِ حافظ خرائطی پر کلام:**

اس سند میں رجل من مجاشع مجہول کے علاوہ سب راوی ثقہ ہیں۔

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ إسناده ضعيف وله شاهد والحديث حسن أي لغيره كما قاله الشوكاني.

## ⑦ سورۃ فاتحہ کا ثواب دوتہائی قرآن کے برابر

قال عَبد بن حُميد في "مُسنَده"[1]: "حدثنا حسين الجُعفي، عن زائدة، عن أبان، عن شهر، عن بن عباسؓ رفعه إلى النبيﷺ قال: "فاتحة الكتاب تعدل بثُلُثَي القرآن".

ترجمہ: ''عبداللہ ابن عباسؓ حضور اقدسﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ''سورہ فاتحہ ثواب میں دوتہائی قرآن کے برابر ہے''۔

### مذکورہ حدیث کے بارے میں ائمہ حدیث کے اقوال:

(۱) علامہ بوصیریؒ، "اتحاف الخِيرة المَهرة"[2] میں لکھتے ہیں: ''هذا إسناده حسَن وأبان هوابن صَمْعَة".

(۲) حافظ ابن حجرؒ، "المطالب العالية"[3] میں مذکورہ روایت نقل کرکے لکھتے ہیں: "قلت: أبان هوالرقاشي متروك".

(۳) علامہ شوکانیؒ "فتح القدير"[4] میں اس روایت کو "ضعیف" قرار دیتے ہیں۔

**رجال سند عَبد بن حُميد :**

**(۱) الحُسين بن علي بن الوليد الجعفي :**

قال الإمام أحمدبن حنبل[5]: "مارأيتُ أفضل من حسُين الجُعفي وسعيد ابن

---

[1] مسندعبد بن حميد، (مسندابن عباسؓ، ۲۲۷، رقم: ٦٧٨).

[2] اتحاف الخيرة المهرة، (۸/۳۳، رقم: ۷٥٦۱، كتاب التفسير، سورة فاتحة الكتاب وفضلها).

[3] المطالب العالية، (۸/۱٥٦، رقم: ۳٥۳٤، كتاب التفسير، سورة الفاتحة).

[4] فتح القدير، (۱/۷۷، سورة الفاتحة).

[5] تهذيب الكمال، (٤/٥۱۱، رقم: ۱۳۰٦، من اسمه حسين).

العامر "،وقال الحافظ ابن حجر [۱]:"ثقة".

**(۲) زائدة بن قُدامة أبوالصلت الثقفي:**

قال :أبوحاتم [۲]:"ثقة صاحب سُنة "،وقال الذهبي [۳]:" ثقة حجّة ،صاحب السنة ".

**(۳) اَبان سے کون مراد ہے؟**

ماقبل میں ذکر کیا گیا کہ علامہ بوصیری اَبان ابن صمعۃ مراد لیتے ہیں،اور حافظ ابن حجرؒ،اَبان الرقاشی مراد لیتے ہیں،علامہ بوصیریؒ کے قول کوایک تواس سے تائید حاصل ہوتی ہے کہ زیر بحث روایت میں اَبان شھر بن حَوشَب سے روایت نقل کرنے والے ہیں،اور "تھـذیـب الـکـمـال" [۴] میں شھر بن حوشب کواَبان بن صمعہ کامَرْوِی عنہ لکھا گیاہے،بخلاف ابان الرقاشی کہ کتب رجال میں تلاش کے باوجود شھر بن حوشب اَبان الرقاشی کے مَـرْوِی عنھم میں نہیں مل سکا،اسی طرح شھر بن حوشب کے شاگردوں میں اَبان بن صمعہ کا نام ہے،لیکن اَبان الرقاشی کا تذکرہ نہیں ہے۔(انظر تھذیب الکمال ،۹/۴۰۶،رقم:۲۷۶۵،من اسمه شھر).

"مسند عَبد بن حُمید" میں موجوداَبان ابن صَمعہ کے بارے میں ائمہ رجال کے اَقوال یہ ہیں:

قـال الـحافظ ابن حجر [۵]: "صـدوق تـغيـر آخـرا"،قال الحافظ الذهبي [۶]: "قال أحمد:صالح ......و وثّقه غيره ......لكنه تغير".

**(٤)شهربن حَوشب الأشعري:**

قـال الحافظ الذهبي [۷]: "روى شبـابة عـن شـعبة :لقيت شهرا فلم أعتدبه ،وقال

---

[۱] تقريب ،(۱٦٨،رقم:۱۳۳٥).

[۲] الجرح والتعديل ،(۳/٥٤۲،رقم:۲۷۷۷،باب الزاء).

[۳] الكاشف ،(۱/۳۱۷،رقم:۲٦۲۱،حرف الزاء).

[٤] تهذيب الكمال ،(۱/۳۰۲،رقم:۱۳٤،من اسمه أبان).

[٥] التقريب ،(۸۷،رقم:۱۳۸).

[٦] الكاشف،(۱/۷٤،رقم:۱۰٥).

[۷] الكاشف ،(۳/۱٦،رقم:۲۳۳۳).

س:لیس بـالـقوی و وثّقه أحمد وابن معین ،وقال أبوحاتم :لیس بدون أبي الزبیر "، وقال الحافظ ابن حجر[1]:"صَدوق کثیر الإرسال والأوهام".

**روایتِ "مسند عَبد بن حُمید" کےمضمون پرمشتمل ایک دوسری روایت(رویتِ طبرانیؒ):**

حافظ طبرانیؒ "الـمـعـجم الأوسط "[2]میں اسی مضمون کی مانند ایک مرفوع روایت ابن عباسؓ سے نقل کی ہے:"حـدثـنـا عبـدان بـن أحـمـد ،قـال :حـدثـنـا سـلیـمان بن أحمد الواسطي قـال:حـدثـنـا علی ابن الحسُین الأحول عن ابن جریج عن عطاءٍ عن بن عباسؓ قال :قال رسول الله ﷺ:"من قرأ أمّ القرآن وقل هوالله أحد فکأنّما قرأ ثلث القرآن ".

**رویتِ طبرانیؒ پرکلام:**

حافظ ھیثمیؒ "الـمـعـجم الأوسط "کی اس روایت کے متعلق "مـجـمـع الزوائد"[3]میں لکھتے ہیں:"رواه الطبراني في الأوسط وفیه سلیمان بن أحمد الواسطي وهومتروك ".

حافظ شوکانیؒ نے "فتح القدیر "[4]میں اس روایت کو "ضعیف "قراردیاہے۔

**"المعجم الأوسط" کی سند میں مذکور سلیمان بن أحمد الواسطی کے بارے میں ائمہ رجال کے اُقوال:**

قال البخاری[5]: "فیه نظر".

قال أبوأحمد ابن عدی[6]:"وهوعندي ممّن یسرقُ الحدیث ،أو یَشْتبه علیه".

**قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ إسناده حسن کما قال البوصیري.**

---

[1] التقریب ،(٢٦٩،رقم: ٢٨٣٠).

[2] المعجم الأوسط ،(من اسمه عبدان ،٥/٣٢،رقم:٤٥٩٤).

[3] مجمع الزوائد ،(٦/٢٠،رقم:١٠٨١٥، کتاب التفسیر).

[4] فتح القدیر،(١/٧٧،سورة الفاتحة).

[5] التاریخ الکبیر ،(٤/٢٣،رقم:١٧٥٧،باب السین ).

[6] الکامل لابن عدی ،(٤/٢٩٥،رقم:٧٦٣،سلیمان بن أحمد).

## ⑧ سورہ فاتحہ کی قراءت گویا کتب أربعہ کی قراءت ہے

قال الحافظ قاسم بن سلام في "فضائل القرآن ": "حدثنا يزيد ،عن أبي نُصَيْرة بن عُبَيد ،عن الحسَن ،قال :قال رسول الله ﷺ :"من قرأ فاتحة الكتاب فكأنّما قرأ التوراة والإنجيل والزبور والفرقان ".[1]

ترجمہ:"حسن بصریؒ حضور اقدس ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے سورہ فاتحہ کو پڑھا اس نے گویا تورات، انجیل، زبور اور قرآن شریف کو پڑھا"۔

**رجال سند قاسم بن سلام :**

**(١) يزيد بن هارون الواسطي:**

قال أبوحاتم[2] :"ثِقَة إمام صَدوق في الحديث ،لا يُسئل عن مثله "،وقال الحافظ ابن حجر[3] :"ثقة مُتْقِن عابد ".

**(٢)أبونُصَيرة مسلم بن عُبيدالواسطي:**

قال أحمد بن حنبل[4] :"واسطي ثقة ،روى عنه هُشَيم ويزيد "،وقال الحافظ ابن حجر[5] "ثقة".

---

[1] فضائل القرآن ،(باب فضل فاتحة الكتاب ،ص:٢٢١).

[2] الجرح والتعديل ،(٩/٣٥٩ ،رقم:١٦٩١٢ ،باب الياء ).

[3] التقريب ،(٦٠٦ ،رقم:٧٧٨٩).

[4] الجرح والتعديل ،(٨/٢١٦ ،رقم:١٣١٣٤ ،باب الميم).

[5] التقريب ،( ٦٧٨ ،رقم:٨٤١٤).

**متابع سند:**

**روایت حافظ قاسم بن سلامؒ میں موجود اُبونصیرہ مسلم بن عبید کا تابع:**

مذکورہ روایت میں اُبونصیرہ مسلم بن عبیدالواسطی ،حسن بصریؒ سے روایت نقل کرتے ہیں "شعب الإيمان للبيهقي "[1] اور "الكشف والبيان للثعلبي "[2] میں حسن بصریؒ سے مذکورہ مضمون کی روایت نقل کرنے میں رَبِیع بن صُبَیْح نے اُبونُصیرہ کی متابعت کی ہے،"شعب الایمان "میں روایت اس سند سے تخریج کی گئی ہے:

"أخبرنا أبوالقاسم بن حبيب ،حدثنا محمد بن صالح بن هائي ،حدثنا الحُسين بن الفضل ،حدثنا عفان بن مسلم ،عن الرَبيع بن صُبَيح ،عن الحسَن قال:أنزل الله عزوجل مائة وأربعة كتب من السماء أودَع علومها أربعةً منها: التوراةوالانجيل والزبور والفرقان ،ثم أودع علوم التوراة الإنجيل والزبور الفرقانَ ،ثم أودع علوم القرآن المفصّلَ ،ثم أودع علوم المفصل فاتحةَ الكتاب ،فمن علِم تفسيرها كان كمن علم تفسير جميع كتب الله المنزّلة ".

" الكشف والبيان " میں یہ بھی اضافہ ہے :"ومن قرأها فكأنّما قرأ التوراة ولانجيل والزبور والفرقان ".

**روایت حافظ قاسم بن سلامؒ کے مضمون پر مشتمل ایک دوسری روایت:**

"فضائل القرآن للقاسم بن سلام "کے مضمون پر مشتمل روایت "سنن الترمذي "[3] میں اور اسی طرح "مستدرك حاكم "[4] ،"سنن الدارمي "[5] ،"القراء ة خلف الإمام للبيهقي "[6]

---

[1] شعب الإيمان ،(ذكر فاتحة الكتاب ،٤/ ٤٤،رقم:٢١٥٥).

[2] الكشف والبيان ،(سورة الفاتحة،١/ ٩١).

[3] سنن الترمذي ،(أبواب فضائل القرآن ،٥/ ٥،رقم:٢٨٧٥).

[4] مستدرك حاكم ،(كتاب فضائل القرآن ،١/ ٧٤٤،رقم:٢٠٤٨).

[5] سنن الدارمي ،(كتاب فضائل القرآن ،باب فضل فاتحة الكتاب ،ص:٢٢٢٤،رقم:٣٤١٦).

[6] القراء ة خلف الإمام ،(باب، الدليل على افتتاح كل مصلّ قراء ته بفاتحة الكتاب ،١/ ٩٦،رقم:٨٨).

میں بھی تخریج کی گئی ہے، "ترمذي "کی روایت یہ ہے:"حدثنا قُتيبةُ ،قال : حدثنا عبدالعزيز بن محمد ،عن العلاء بن عبدالرحمن ،عن أبيه عن أبي هريرةؓ ،أنّ رسول الله ﷺ خرج على أبيّ بن كعبؓ ،فقال رسول الله ﷺ:"ياأُبيّ!"وهو يصلّي،فالتفتَ أبيّ ولم يُجِبْه......قال رسول الله ﷺ: "والذي نفسي بيده ماأنزلتْ في التوراة ولافي الإنجيل ولافي القرآن مثلها،وإنها سبع من المثاني والقرآن العظيم الذى أعطيتُه ".هذا حديث حسن وفي الباب عن أنسؓ ".

**قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّه مرسل صحيح.**

# ⑨ ابلیس کی نوحہ

قال أبونُعيم الأصبهاني في "حِلية الأولياء" [1]: حدثنا محمد بن مَعْمر، ثنا يوسف القاضي، ثنا أبوالربيع، ثنا جرير بن عبدالحميد، عن منصور، عن مجاهد قال: "رَنّ إبليس أربعاً حين لعن وحين أهبط وحين بعث النبي ﷺ وقد بعث على فَتْرة من الرسل وحين أنزلتْ ﴿الحمد لله رب العالمين﴾ وأنزلتْ بالمدينة".

ترجمہ: ''حضرت مجاهد'' فرماتے ہیں کہ ابلیس کو اپنے اوپر نوحہ اور سر پر خاک ڈالنے کی چار مرتبہ نوبت آئی: اوّل جب کہ اس پر لعنت ہوئی، دوسرے جبکہ اس کو آسمان

[1] حلية الأولياء، (مجاهد بن حبر، ۳/۲۹۹).

رجالہ:

(۱) محمد بن معمر بن ناصح أبو مسلم الذهلي:

ذكره الذهبي في "تاريخ الإسلام" (۸/۹۰) وسكت عليه".

(۲) يوسف بن يعقوب بن إسماعيل بن حماد القاضي أبو محمد:

وقال الذهبي في "تاريخ الإسلام" (۲۲/۳۲۷): "وكان عفيفا مهيبا، ثقة عالما......".

(۳) أبوالربيع سليمان بن داؤد العتكي:

وقال ابن حجر في "التقريب" (رقم: ۲۵۵۶): "ثقة لم يتكلم فيه أحد بحجة".

(٤) جرير بن عبد الحميد بن قُرْط:

وقال ابن حجر في "التقريب" (رقم: ۹۱٦): "ثقة صحيح الكتاب قيل كان في آخر عمره يهم من حفظه".

(۵) منصور بن معتمر أبو عتاب الكوفي:

وقال ابن حجر في "التقريب" (رقم: ٦۹۰۸): "ثقة ثبت وكان لا يدلس".

سے زمین پر ڈالا گیا، تیسرے جب کہ حضور اکرم ﷺ کو نبوت ملی، اور آپ کو نبوت زمانہ فطرت میں ملی ہے، چوتھے جب کہ سورہ فاتحہ نازل ہوئی، اور یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی ہے"۔

قلت [الراقم]: رجاله ثقات إلا محمد بن معمر أبو مسلم الذهلي فإنّه ذكره الذهبي وسكت عليه ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا. وقد أخرج الطبراني عن أبي هريرةؓ موقوفا بلفظ: "أنّ إبليس رنّ حين أنزلتْ فاتحة الكتاب وأنزلتْ بالمدينة". وقال الهيثمي فيه: "رواه الطبراني في الأوسط وهو شَبِيه المرفوع ورجاله رجال الصحيح".

## "فاتحۃ الکتاب" پر نوحۂ ابلیس کے دیگر مصادر (روایت طبرانیؒ):

"فاتحۃ الکتاب" پر نوحۂ ابلیس کا ذکر "فضائل القرآن لمحمد بن الضريس"[1] میں عبدالعزیز بن رفیع سے [هو في طبقة تلي وسطى من التابعين، المتوفى ١٣٠هـ] اور "المعجم الأوسط للطبراني"[2] میں حضرت أبو هريرةؓ سے موقوفاً مروی ہے، "المعجم الأوسط" کی سند یہ ہے: "حدثنا عُبيد بن غنام، قال: نا أبوبكر بن أبي شيبةَ، قال: نا أبوالأحوص، عن منصور، عن مجاهد، عن أبي هريرةؓ، "أنّ إبليس رَنّ حين أنزلتْ فاتحة الكتاب وأنزلتْ بالمدينة". لم يرو هذالحديث عن منصور إلاّ أبو الأحوص، تفرد به أبوبكرابن أبى شيبة".

---

[1] فضائل القرآن، (باب في فضل فاتحة الكتاب، ص: ٨٢، رقم: ١٥٨).

[2] المعجم الأوسط، (من اسمه عُبيد، باب العين، ٥/ ١٠٠، ٤٧٨٨).

**روایت طبرانیؒ پر حافظ ہیثمیؒ کا کلام:**

حافظ ہیثمیؒ "المعجم الأوسط" کی روایت "مجمع الزوائد" میں نقل کر کے لکھتے ہیں: "رواه الطبراني في الأوسط وهو شَبِيه المرفوع ورجاله رجال الصحيح".[1]

---

[1] مجمع الزوائد ،(۷/ ۲۰،رقم:۱۰۸۱۳ ،کتاب التفسیر ،باب ماجاء فی بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ......).

# ⑩ عرش کے خزانہ کی عطیات

قال الحافظ الطبراني في "المعجم الكبير": حدثنا محمد بن جابان، حدثنا مَحمود بن غَيلان، حدثنا يزيد بن هارون، حدثنا الوليد بن جميل، عن القاسم، عن أبي أمامةؓ، عن النبيّ ﷺ: "أربع آيات نزلن من كنز تحت العرش، لم يَنْزل منهن شيء غيرهن: أُمّ الكتاب، فإنّه يقول: ﴿وإنّه في أُمّ الكتاب لَدَينا لعليّ حكيم﴾" [الزخرف: ٤] وآية الكرسيّ، وسورة البقرة والكوثر".[1]

ترجمہ: "حضرت ابوامامہؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ "عرش کے خاص خزانہ سے مجھ کو چار چیزیں ملی ہیں، ان کے علاوہ کوئی چیز اس خزانہ سے کسی کو نہیں ملی:

(۱) سورہ فاتحہ، باری تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وإنّه في أُمّ الكتاب لَدَينا لعليّ حكيم﴾ [الزخرف: ٤]. (۲) آیت الکرسی (۳) سورہ بقرہ کی آخری آیات (۴) سورہ کوثر"۔

هذا إسناد فيه مقال. فيه الوليد بن جميل تكلم فيه ويجوز في الفضائل وهناك روايات أخرى في معناه.

رجال سند الطبراني:

(١) محمد بن جابان الجُندَيْسابوري:

ترجمہ مجھے نہیں مل سکا۔

(٢) محمود بن غيلان المَروزي أبوأحمد:

قال أبوحاتم[2]: "ثقة".

---

[1] المعجم الكبير، (٤/ ٣٣٨، رقم: ٧٨٤٥).

[2] الجرح والتعديل، (٨/ ٣٣٤، رقم: ١٤٦٤٧، باب الميم).

وقال الحافظ ابن حجر[1]: "ثقة".

(٣) يزيد بن هارون الواسطي :

قال أبوحاتم[2] : "ثقة إمام صَدوق في الحديث لايُسئل عن مثله ".

وقال الحافظ ابن حجر[3] : "ثقة مُتْقن عابد".

(٣) الوليد بن جميل الفلَسْطيني:

قال: أبوزرعة[4] :"لين الحديث".

وقال ابن حجر[5] : "صدوق يخطئ ".

وقال الذهبي: "ليّنه أبو زرعة". (الكاشف، رقم: ٦٠٦١)

(٤) القاسم بن عبدالرحمن الدمشقي أبوعبدالرحمن:

قال الحافظ ابن حجر[6] :"صَدُوق يُغْرِب كثيراً ".

وقال الحافظ الذهبي[7] :"صَدوق ".

أخرجه الديلمي عن الوليد بن جميل عن القاسم عن أبي أمامةؓ مرفوعا كذا في سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة ، رقم: ٢٧٣٥.

**روایت امام طبرانیؒ کے معنی پر مشتمل ایک دوسری روایت:**

"المعجم الكبير"[8] کی مذکورہ روایت کے مضمون پر مشتمل شاہد "المعجم الكبير" میں مذکور ہے:

---

[1] التقريب ، (٥٢٢، رقم: ٦٥١٦).

[2] الجرح والتعديل، ( ٣٥٩/٩، رقم: ١٦٩١٢ ، باب الياء).

[3] التقريب ، (٦٠٦ ، رقم: ٧٧٨٩).

[4] الجرح والتعديل ، (٥/٩ ، رقم: ١٥٦٦٢ ، باب الجيم).

[5] التقريب ، (٥٨١، رقم: ٧٤١٩).

[6] التقريب ، (٤٥٠، رقم: ٥٤٧٠).

[7] الكاشف ، (٣٩١، رقم: ٤٥٨٤).

[8] المعجم الكبير ، (٨٠٣/٨، رقم: ١٦٩١٧).

"حدثنا محمدبن محمد الجُذُوعي القاضي ،حدثنا عُقبة بن مُكْرِم ،حدثنا أبوبكر الحنفي ،حدثنا عبيدالله بن أبي حُميد الهُذَلي،حدثنا أبوالمَليح الهُذَلي ،حدثني مَعْقل بن يَسَارؓ قال: سمعتُ رسول الله ﷺ يقول :إعملوا بالقرآن وأحِلّو حلاله ......أما إنيّ أعطيتُ سورة البقرة من الذكر ،وأعطيتُ طه والطور من ألواح موسى ،وأعطيتُ فاتحة الكتاب وخواتيم البقرة من كنْز تحت العرش،وأعطيتُ المفصّل نافلة ".

## دوسری روایت کا حکم:

علت[الراقم]:وأخر جه الحاكم أيضا في "المستدرك "[1] فقال :"هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرّجاه".

## زیر بحث روایت امام طبرانیؒ کے أجزاء مختلف روایتوں میں مذکور ہے:

**(۱) آية الكرسي من تحت العرش:**

حافظ محمد بن الضریسؒ "فضائل القرآن "[2] میں لکھتے ہیں:"أخبرنا موسى بن إسماعيل ، وعلي بن عثمان،أنبأ حمّاد ،عن محمد بن نوح ،قال عَلِيٌّ :زعم محمد بن نوح عن الحسَن ،أنّ النبي ﷺ قال:"أعطيتُ آية الكرسي "،وقال عَلِيٌّ :"أعطي آية الكرسي من تحت العرش ".

علامہ سیوطیؒ "الدرالمنثور "[3] میں لکھتے ہیں:"وأخرج أبو عبيد وابن أبي شيبة والدارمي ومحمد بن نصر وابن الضريس عن عليؓ قال:ماأرى رجلاً وُلد في الإسلام أو أدرك عقلُه الإسلام يَبِيْت أبداً حتى يقرأ هذه الآيه ﴿الله لاإله إلا هو الحي القيوم﴾ ولوتعلمون ماهي،إنّما أعطيها نبيُكم من كنز تحت العرش ......".

---

[1] مستدرك حاكم،(۱/ ۷۵۷،رقم:۲۰۸۷،كتاب فضائل القرآن).
[2] فضائل القرآن (باب في فضل آية الكرسي ،رقم:۱۸۵).
[3] الدرالمنثور (۱/ ۵۷۴،سورة البقرة/ ۲۵۵).

**(۲)خواتیم سورة البقرة من تحت العرش:**

امام أحمد بن حنبلؒ نے اپنی "مسند"[1] میں یہ روایت تخریج کی ہے:"حدثنا جرير عن منصور ،عن رِبعي بن حِرَاش ،عمّن حدثه ،عن أبي ذرؓ:قال رسول الله ﷺ:إنّي أوتيتُهما من بيت تحت العرش ولم يوتَهما نبي قبلي ،يعني الآيتين من آخر سورة البقرة".

اسی طرح حافظ سیوطیؒ "الدرمنثور"[2] میں لکھتے ہیں :"وأخرج احمد وأبوعُبَيد ومحمد بن نصر عن عقبة بن عامرؓ "سمعتُ رسول الله ﷺ يقول :إقرأُوا هاتين الآيتين من آخر سورة البقرة فإنّ ربي أعطانيهما من تحت العرش "......وأخرج أحمدوالنسائي والطبراني وابن مردُوَيه والبيهقي في الشعب بسند صحيح عن حذيفة "أن النبي ﷺ كان يقول :"أعطيتُ هذه الآيات من آخر سورة البقرة من كنز تحت العرش ،لم يُعْطهانبيٌّ قبلي".

امام بیہقیؒ "شعب الإيمان"[3] میں لکھتے ہیں:"أخبرنا أبوالعباس أحمد بن إبراهيم بن أحمد بن حاغان العرّام بهَمْدَان ،أخبرناأبو القاسم عبدالرحمن بن الحسَن الأسدي ،حدثنا محمد بن أيوب ،حدثنا مسلم بن إبراهيم ،حدثنا صالح المري ،عن ثابت ،عن أنسؓ عن النبي ﷺ قال:"إن الله أعطاني فيما منّ به عَلَيّ أنّي أعطيتُك فاتحة الكتاب ،وهی كنزٌ من كُنوز عرشي ثم قسمتُها بيني وبينك نِصْفَين".

اسی طرح علامہ سیوطیؒ "الدرالمنثور"[4] میں لکھتے ہیں:" وإسحاق بن راهُوَيه في مسنده عن عليٍّؓ أنّه سُئل عن فاتحة الكتاب فقال: حدثنا نبي الله أنها أنزلت من كنز تحت العرش".

---

[1] مسند أحمد ،(۷/ ۱۶۲،رقم:۲۱۶۷۰).

[2] الدرالمنثور ،(۱/ ٦٦٨،سورة البقرة ،۲۸۵،۲۸٦).

[3] شعب الإيمان ،(ذكر فاتحة الكتاب ،٤/ ٤٩،رقم:۲۱٤۸).

[4] الدرالمنثور،(۱/ ۲۳،سورة الفاتحة).

## ⑪ دونوروں کی بشارت

قال الإمام مسلم بن الحجّاج في "جامعه "[1]: حدثنا حسَن بن الربيع وأحمد بن جوّاس الحنفي ،قالا: حدثنا أبو الأحوص عن عمّار بن رُزَيق ،عن عبدالله بن عيسى ،عن سعيد بن جُبير ،عن ابن عباسؓ،قال: بينما جبريل قاعد عند النبيّ سمع نقيضاً من فوقه ،فرفع رأسه ،فقال:"هذا باب من السماء فُتح اليوم ،لَمْ يُفتح قَطّ إلاّ اليوم ،فنزل منه مَلَكٌ فقال :هذاملكٌ نزل إلى الأرض ،لم يَنْزِل قطّ إلاّ اليوم ،فسَلّم وقال: أبْشِر بنُورَين أوتيتُهما لم يؤتَهما نَبيّ قبلك: فاتحة الكتاب وخواتيم سورة البقرة لن تقرأ بحرف منهما الا أعطيتَه".

ترجمہ:''ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبریلؑ ،حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ انہوں نے اوپر سے زور دار چیخنے کی آواز سنی تو سر اوپر اٹھا کر کہنے لگیں ،آسمان کا ایک دروازہ آج کھلا ہے جو آج سے قبل کبھی نہیں کھلا تھا، پھر اس میں سے ایک فرشتہ نازل ہوا، جبریلؑ نے عرض کیا کہ یہ ایک فرشتہ نازل ہوا ہے جو آج سے قبل کبھی نازل نہیں ہوا تھا پھر اس فرشتے نے عرض کیا کہ دونوروں کی بشارت لیجئے ،جو آپ سے قبل کسی نبی کو نہیں دیے گئے ایک سورہ فاتحہ، دوسرا خاتمہ سورہ بقرہ، یعنی سورہ بقرۃ کا اخیر رکوع۔ آپ ان دونوں سورتوں کے جس حرف کی بھی تلاوت فرمائیں گے، اس سے آپ کو نوازا جائیگا''۔

[1] الصحيح لمسلم ،(١/ ٥٥٤،رقم: ٨٠٦، كتاب صلوة المسافرين وقصرها،باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة ......).

## روایت کے دیگر مصادر:

''مسلم شریف'' کی مذکورہ روایت ان کتب میں بھی تخریج کی گئی ہے:

"سنن النسائي [1]، المصنف لابن أبي شيبة [2]، مستدرك حاكم [3]، المعجم الكبير [4]، مسندأبي يعلى الموصلي [5]".

---

[1] سنن النسائي، (۱۳۸/۲، رقم: ۹۱۲، كتاب الافتتاح، باب فضل فاتحة الكتاب).

[2] المصنف لابن أبي شيبة، (۴۴۳/۱۷، رقم: ۳۲۳۵۹، كتاب الفضائل).

[3] مستدرك حاكم، (كتاب فضائل القرآن، ۷۴۶/۱، رقم: ۲۰۵۲).

[4] المعجم الكبير، (۸/۶، رقم: ۱۲۰۸۹).

[5] مسند أبي يعلى، (۴۵۵/۲، رقم: ۲۴۸۳).

# سورۂ یٰسٓین کے فضائل

## ① سورۂ یٰسٓین کا ثواب دس قرآن کے برابر

قال الترمذي: حدثنا قُتيبة وسفيان بن وكيع قالا: حدثنا حُميد بن عبدالرحمن الرُّؤاسِيُّ، عن الحسَن بن صالح، عن هارون أبي محمد، عن مُقاتل بن حيّان، عن قتادة، عن أنس رضی اللہ عنہ، قال: قال النبي ﷺ: "إنّ لكل شيء قلباً، وقلب القرآن يسٓ، ومن قرأ يسٓ كتب الله له بقِرَاءَتِها قراءة القرآن عشْرَ مرّات".

هذا حديث غريب لانعرفه إلّامن حديث حُميد بن عبدالرحمن، وبالبصرة لايعرفون من حديث قتادة، إلا من هذالوجه، وهارون أبومحمد شيخ مجهول.

حدثنا أبوموسى محمد بن المُثنى، قال: حدثنا أحمد بن سعيد الدراميّ، قال: حدثنا قُتيبة، عن حُميد بن عبدالرحمن بهذا. وفي الباب عن أبي بكر الصديق رضی اللہ عنہ، ولا يصحّ من قبل إسناده". وفي الباب عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ.[1]

ترجمہ: "ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ "ہر چیز کیلئے ایک دل ہوا کرتا ہے، قرآن شریف کا دل سورۃ یٰس ہے، جو شخص سورۃ یٰس پڑھتا ہے حق تعالیٰ شانہ اس کے لیے دس قرآنوں کا ثواب لکھتا ہے"۔

---

[1] سنن الترمذي، (باب ماجاء في فضل يسين، ۵/ ۱۴، رقم: ۲۸۸۷).

## سند امام ترمذیؒ کا تابع:

## امام ترمذیؒ کی سند میں موجود حسن بن صالح کا تابع:

"سنن الترمذي" کی مذکورہ سند میں قُتَیبۃ اور سفیان بن وکیع ،حُمید بن عبدالرحمٰن الرُّؤاسی سے روایت نقل کرنے والے ہیں، ایسے ہی "شعب الإیمان للبیھقي "[1] میں أبوعبداللہ الحافظ اور أبوسعد عبدالملک بن أبی عثمان الزاھد کے طریق سے قُتَیبۃ بن سعید ،"سنن الدارمي "[2] میں محمد بن سعید کے طریق سے، خود محمد بن سعید اور "مسند الشھاب القضاعي "[3] میں أبومحمد عبدالرحمٰن بن عمر النحاس کے طریق سے بھی قتیبۃ بن سعید اسی روایت کو حُمید بن عبدالرحمٰن الرّؤاسی سے نقل کرنے والے ہیں۔

اسی طرح زیر بحث روایت میں ہارون أبومحمد سے نقل کرنے والے راوی حسن بن صالح ہیں، علامہ دَولابیؒ نے " الکُنی والأسماء "[4] میں أحمد بن شعیب النسائی کے طریق سے یہی روایت تخریج کی ہے، جس میں جبیر بن صالح ، ہارون أبومحمد سے روایت نقل کرنے والے ہیں ، یعنی جبیر بن صالح نے ہارون أبومحمد سے روایت نقل کرنے میں حسن بن صالح کی متابعت کی ہے۔

## اہم فائدہ:

امام ترمذیؒ کی سند میں موجود راوی مقاتل کے بارے میں کلام آگے آ رہا ہے، نیز امام ترمذیؒ کی مذکورہ روایت پر کلام بھی عنقریب آئے گا۔

## روایت کے معنی پر مشتمل ایک دوسری روایت:

امام ترمذیؒ نے أبوھریرۃؓ اور أبوبکر الصدیقؓ کے جس طریق کی طرف اشارہ کیا ہے، حافظ ابن

---

[1] شعب الإیمان للبیھقی، (٤/ ٩٤، رقم: ٢٢٣٣).

[2] سنن الدارمي ، (باب فی فضل یسٓ ، ومن کتاب فضائل القرآن ـ ١٠/ ٣٦٠، رقم: ٣٦٧٩).

[3] مسند الشھاب القضاعي، (٢/ ١٣٠، رقم: ١٠٣٥).

[4] الکنی والأسماء ، (باب الواء و الھاء ، ٣/ ٩٧٤ ، رقم : ١٧٠٩).

کثیرؒ اپنی "تفسیر" [۱] میں ان طرق کو تفصیل سے ذکر کیا ہے، چنانچہ آپ لکھتے ہیں: "أما حديث الصديق رضي الله عنه فراه الحكيم الترمذي في كتابه نوادر الأصول وأما حديث أبي هريرة رضي الله عنه فقال أبوبكر البزّار: حدثنا عبدالرحمن بن الفضل حدثنا زيد هوابن الحباب حدثنا حميد هوالمكي مولى آل علقمة عن عطاء بن أبي رباح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "إنّ لكل شيء قلباً وقلب القرآن يس" ثم قال: لانعلم رواه إلّا زيد عن حميد".

## روایت امام ترمذیؒ کا شاہد:

"سنن الترمذي" کی زیر بحث روایت کی تائید ابن عباسؓ کی روایت سے بھی ہوتی ہے، جسے حافظ خطیبؒ نے "المُتّفق والمفترق" [۲] میں اس سند سے تخریج کیا ہے: "أخبرنا ابن الفضل القطان، حدثنا عبدالباقي بن قانع بن مرزوق، حدثنا أبومحمد الحسَن بن علي بن المتوكل قال: وجدتُ في كتاب أبي وأخبره ابن موسى قال: حدثنا أبومطيع الحكم بن عبدالله البَلْخي حدثنا الربيع بن صبيح، عن عطاء، عن ابن عباسؓ أنّ رسول الله ﷺ قال: "لكُلّ شيء قلب ويسٓ قلب القرآن ومن قرأ يسٓ فقد قرأ القرآن عشر مرّات". [۳]

---

[۱] تفسير ابن كثير، (سوره يس، ۱۱/۲۵۸).

[۲] المتفق والمفترق، (۱/۱۱، رقم: ٤٧٣).

[۳] فيه أبومطيع الحكم بن عبدالله البَلْخِي أقوال المحدثين فيه:

قال الذهبي في "ميزان الاعتدال" (رقم: ۲۱۸۱): "تفقه به أهل تلك الديار، وكان يصير بالرأي علامة كبير الشان، ولكنه واه في صبط الأثر. وكان ابن المبارك يعظمه ويجله لدينه وعلمه. قال ابن معين: ليس بشيء. وقال مرة: ضعيف. وقال البخاري: ضعيف صاحب رأي. وقال النسائي: ضعيف. ......قال أحمد: لا ينبغي أن يروى عنه شيء. وقال أبو داؤد: تركوا حديثه، وكان جهميا. وقال ابن عدي: هو بين الضعف، عامة ما يرويه لا يتابع عليه......".

## حافظ عجلونیؒ اور حافظ ذھبیؒ کا روایت امام ترمذی اور اس راوی ابومحمد ہارون پر کلام:

حافظ عجلونیؒ "کشف الخفاء ومُزِیل الإلباس "[1] میں "ترمذي " کی زیر بحث روایت کے بارے میں رقم طراز ہیں:"قال الترمذي غريب قيل لأنّ فيه هارون أبومحمد لايعرف ،وأجيب بأنّ غايته أنه ضعيف وهويعمل به في الفضائل ".

البتہ حافظ ذھبیؒ نے "میزان الاعتدال "[2] میں ھارون اُبومحمد کو "مُتّھم"قرار دیا ہے، چنانچہ آپ ہارون اُبومحمد کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:"قال الترمذي: مجهول. قلتُ :أناأتّهمه بمارواه القضائي في شهابه ".اس کے بعد ترمذیؒ کی مذکورہ زیر بحث روایت نقل کی۔[3]

## ایک وہم کا ازالہ:

ترمذیؒ کی مذکورہ سند میں حسن بن صالح ،ہارون اُبومحمد سے اور ہارون ،مُقاتل بن حیان سے اس روایت کوعنعنہ کے ساتھ نقل کرنے والے ہیں،اب ہارون اُبومحمد تو امام ترمذیؒ کی تصریح کے مطابق

---

[1] كشف الخَفاء ومزيل الإلباس ،(١/٢٦٨ ،رقم:٧٠٩).

[2] ميزان الاعتدال ،(٤/٢٨٨ ،رقم:٩١٧٨).

[3] تنبيه مُهمّ:

في رواية الترمذي المذكورة هارون أبو محمد يروي عن مقاتل بن حيّان كما ترى ،وسأل عن هذا الحديث أبنُ أبي حاتم عن أبيه وذكر:عن هارون أبي محمد عن مقاتل مطلقا أي دون أبيه من هو ؟ فقال أبو حاتم:"مقاتل هذا هو مقاتل بن سليمان ،رأيت هذا الحديث في أوّل كتاب وضعه مقاتل بن سليمان وهو حديث باطل لا أصل له.قلت [أي ابنه] لأبي:مقاتل أدرك قتادة ؟ قال:وأكبر من قتادة: أبو الزبير".(علل الحديث لابن أبي حاتم، رقم:١٦٥٢)

وقال الذهبي تحت ترجمة مقاتل بن حيان بعد ذكر هذه الرواية بسند أبي الفتح وفيه عن مقاتل مطلقا أي دون أبيه من هو ؟:"الظاهر أنه مقاتل بن سليمان...... ".(انظر ميزان الاعتدال،رقم:٨٧٣٩)

أما مقاتل بن سليمان أبو الحسن البلخي فقال فيه ابن حجر في "التقريب"(رقم:٦٨٦٨):"كذبوه وهجروه ورمي بالتجسيم".

وأما مقاتل بن حيان أبو بسطام فقال فيه الذهبي في "الكاشف"(رقم:٥٦١٣) :"ثقة عالم صالح".

مجهول ہیں،لیکن "تهذيب الكمال "[1] میں حافظ مزیؒ نے "هارون بن سعد العجلي ويقال الجعفي " کا ترجمہ فنی جرح وتعدیل کے اقوال کے ساتھ قائم کیا ہے،جس میں حسن بن صالح کا نام ہارون بن سعد العجلی سے روایت نقل کرنے والوں میں ،اور مقاتل بن حیان کا نام،ہارون بن سعد العجلی کے مروی عنہم راویوں میں ذکر کیا ہے،اس سے یہ وہم ہونے لگتا ہے کہ ہارون أبومحمد،ہارون بن سعد العجلی ہے،جن کے بارے میں جرح وتعدیل کی تصریحات "تهذيب الكمال " میں مذکور ہے،حالانکہ امام ترمذیؒ نے ہارون أبومحمد کو مجہول کہا ہے۔

"العِلل ومعرفة الرجال"[2] میں امام أحمد بن حنبلؒ نے اسی وہم کا ازالہ فرمایا ہے کہ ہارون أبومحمد ،ہارون بن سعد کے علاوہ ایک دوسرا شخص ہے،چنانچہ عبداللہ بن أحمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں : "سألتُ أبي عن حديث حسن بن صالح عن هارون أبي محمد عن مُقاتل بن حيّان ،فقال أبي ليس هذا هارون بن سعد الذي حدث عنه شريك .هذا هارون أبومحمد رجل آخر".

قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ إسناده فيه مقال وله شاهد عن ابن عباسؓ وفيه من تكلم فيه وهناك روايات أخرى في معناه،فالحاصل أنّه منكر والله أعلم.

---

[1] تهذيب الكمال (٣٠/ ٨٥،رقم:٦٥١٢).

[2] العِلَل ومعرفة الرجال،(باب في اللحن،١/ ٥٥٧،رقم: ١٣٣٠).

## ② ارض وسماء کی پیدائش سے ہزار برس قبل سورۃ یسٓین وطٰہ کی قراءت

قال الحافظ الدارمي :"حدثنا إبراهيم بن المنذر ،حدثنا إبراهيم بن المهاجر بن المسمار ،عن عمر بن حفص بن ذكوان ،عن مولى الحُرَقَة ، عن أبي هريرةؓ قال :قال رسول الله ﷺ:"إن الله تبارك وتعالى قرأطه ويسٓ قبل أن يخلق السموات والأرض بألف عام ،فلماسمعت الملائكة القرآن قالت :طُوبى لأمّة يَنْزِل هذاعليها ،وطُوبى لأجواف تحمل هذا،طوبى لألسنة تتكلم بهذا".[1]

ترجمہ:''حضرت اَبوھریرۃؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کاارشاد ہے کہ حق تعالی شانہ نے سورۃ طٰہٰ اور سورۃ یسین کو آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے ہزار برس پہلے پڑھا، جب فرشتوں نے سنا تو کہنے لگے کہ خوشحالی ہے اس اُمّت کیلئے جن پر یہ قرآن اُتارا جائے گا،اور خوشحالی ہے اُن دلوں کیلئے جو اس کو اٹھائیں گے،یعنی یاد کریں گے،اور خوشحالی ہے اُن زبانوں کے لئے جو اس کو تلاوت کریں گی''۔

**مصادرِ اَصلیہ:**

"سنن الدارمي " کی زیرِ بحث روایت درج ذیل کتب میں بھی تخریج کی گئی ہے:

"المعجم الكبير للطبراني ،الضُعفاء للعُقيلي ،الأسماء والصفات للبيهقي ،شعب الإيمان للبيهقي ،تاريخ دِمشق لابن عساكر، الكامل في الضعفاء لابن عدي ،فوائد تمام لأبي القاسم تمام بن محمد ،السنة لابن أبي عاصم، كتاب التوحيد لابن خُزيمة".

---

[1] سنن الدارمي ،(باب كتاب فضائل القرآن ،باب في فضل سورة طه ويسٓ ،۲/۵٤۷،رقم:۳٤۱٤).

## روایت کے توابع (امام داری کے متابع):

مذکورہ روایت میں حافظ داری ابراھیم بن منذر سے روایت نقل کرنے والے ہیں، اسی طرح "المعجم الكبير" [1] میں عبْدوس بن دِيزَوَيه الرازي، "الضُعفاء للعقيلي" [2] میں محمد بن اسماعیل، "فوائد تمام لأبي قاسم تمام بن محمد" [3] میں احمد بن عمر بن زنجو یہ القطان، "كتاب السنة لابن أبي عاصم" [4] میں ابن أبی عاصم، "كتاب التوحيد لابن خُزَيْمة" [5] میں أبو ہاشم زیاد بن أیوب، "الأسماء والصفات للبيهقي" [6] میں حسن بن علی بن زیاد السری، "شعب الإيمان" [7] اور "تاريخ دمشق" [8] میں خُشنام بن بشر بن العَنبر، "الكامل في الضُعَفاء" [9] اور "شعب الإيمان للبيهقي" [10] میں یحیی بن محمد بن عمران البالسی، عبداللہ بن موسی بن الصقر، أحمد بن موسی بن زَنْجُوَيه اور عمران بن موسی السختیانی، ان تمام کتابوں کے جن راویوں کا نام ذکر کیا گیا ہے، یہ سب ابراھیم بن المنذر سے یہی روایت نقل کرنے والے ہیں، بألفاظ دیگر ان تمام راویوں نے ابراھیم بن المنذر سے روایت نقل کرنے میں علامہ درامی کی مُتابعت کی ہے۔

## روایت امام داری پر ائمہ حدیث کا کلام:

"سنن الدارمي" کی مذکورہ روایت کے متعلق ائمہ حدیث کے أقوال ملاحظہ ہوں:

---

[1] المعجم الكبير، (المسانيد المفقودة، ۱۱/۲٦۹، رقم: ۱۰۲۰).

[2] الضعفاء للعُقيلي، (إبراهيم بن المهاجر بن مسمار المديني، ۱/٦٦).

[3] فوائد تمام، (رقم: ۳۰۵).

[4] كتاب السنة، (۱/۲٦۹، رقم: ٦۰۷).

[5] كتاب التوحيد لابن خزيمة، (باب ذكر البيان من كتاب ربنا المنزل على نبيه المصطفى ﷺ، رقم: ۲۳٦).

[6] الأسماء والصفات للبيهقي، (باب قول الله عزوجل ﴿لله الأمر من قبل ومن بعد﴾، ۱/٥٦٦، رقم: ٤۹۱)

[7] شعب الإيمان، (ذكر سورة بنى إسرائيل، والكهف، ومريم وطه والأنبياء، ٤/۸۸، رقم: ۲۲۲٥).

[8] تاريخ دمشق، (۱٦/۳۸۰).

[9] الكامل في الضُعفاء، (إبراهيم بن مهاجر، ۱/۳٥۲، رقم: ٦۰).

[10] شعب الايمان للبيهقي، (ذكر سورة بنى إسرائيل، والكهف، مريم وطه والأنبياء، ٤/۸۸، رقم: ۲۲۲٥).

حافظ ذھبیؒ "میزان الاعتدال "[1] میں لکھتے ہیں:"وقال ابن حبان في حديث :قرأ طه ويس :هذا متن موضوع ".

حافظ ابن عدیؒ "الکامل في الضعفاء "[2] میں لکھتے ہیں:"وإبراهيم بن مهاجر لم أجدْ له حديثاً أنكر من حديث :"قرأ طه ويس"، لأنّه لم يروه إلا إبراهيم بن مهاجر ،ولا يروي بهذا الإسناد ،ولا بغير هذا الإسناد هذالمتن إلا إبراهيم بن مهاجر هذا ،وباقي أحاديثه صالحة ".

حافظ ابن کثیرؒ اپنی "تفسیر "[3] میں "كتاب التوحيد لابن خُزَيمة "کے حوالے سے یہی روایت نقل کرکے لکھتے ہیں:" هذا حديث غريب ،وفيه نكارة ،وإبراهيم بن مهاجر وشيخه تكلم فيها".

علامہ عراقیؒ اس روایت کے بارے میں رقم طراز ہیں: "رواه الدارمي من حديث أبي هريرة بسند ضعيف اه". كذا في إتحاف السادة المتّقين [4]۔

علامہ ابن الجوزیؒ "الموضوعات "[5] میں لکھتے ہیں:" هذا حديث موضوع ".

علامہ ابن عراقؒ "تنزيه الشريعة "[6] میں رقم طراز ہیں:"(تعقبه) الحافظ ابن حجرفي أطراف العشرة فقال :ليس بموضوع،وإبراهيم لاباس به ،وقال السيوطي أخرجه الدارمي في مسنده وابن خُزَيمة في التوحيد والبيهقي في الشُعب وقد قال إنّه لايخرج في مصنّفاته خبرا يعلمه موضوعاً ،ومسند الدارمي أطلق جماعة عليه اسم الصحيح ،والحديث جاء أيضا من حديث أنسؓ أخرجه الديلمي ".

---

[1] ميزان الاعتدال ،(إبراهيم بن مهاجر بن مسمار المدني ،١/١٩٤،رقم:٢٢٣).
[2] الكامل في الضعفاء،(إبراهيم بن مهاجر ،١/٣٥٢،رقم: ٦٠).
[3] تفسير ابن كثير ،(سورة طه ،٩/٣٠٩ ).
[4] إتحاف السادة المتقين،(١٢/٥ ).
[5] الموضوعات ،(١/١١٠).
[6] تنزيه الشريعة ،(كتاب التوحيد ،الفصل الثانی ،١/١٣٩،رقم:١٩).

حافظ ھیثمیؒ "مجمع الزوائد "[1] میں رقم طراز ہیں:"رواه الطبراني في الأوسط وفيه إبراهيم بن مهاجر بن مسمار ،وضعفه البخاري بهذالحديث ،ووثّقه ابن معين ".

حافظ ذھبیؒ "سِيَر أعلام النُبلاء "[2] میں لکھتے ہیں:"هذا حديث مُنكر ،وابن مهاجر وشيخه ضعيفان ".

**سند امام دارمیؒ میں موجود ابراھیم بن مہاجر بن مسمار المدنی کے بارے میں ائمہ جرح والتعدیل کا کلام:**

قال البخاري : [3]"منكرالحديث" .

وقال يحيى بن معين : [4]"ليس به باس".

وقال أبوحاتم : [5]" منكرالحديث وليس بمتروك ،وفي موضع :شيخ مدني".

وقال ابن حجر : [6]"لاباس به" .

**سندامام دارمیؒ میں موجودعمر بن حفص پرکلام:**

عمر بن حفص بن ذکوان کے بارے میں حافظ ذھبیؒ "ميزان الاعتدال "[7] میں لکھتے ہیں:"قال أحمد :"تركنا حديثه وخرّقناه ".وقال عليّ :"ليس بثقة.

وقال النسائي :"متروك ،وقال الدار قطني :ضعيف ".

**قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أن الحديث مُنكَر كما قاله الذهبي.**

---

[1] مجمع الزوائد ،(كتاب التفسير ،سورة طه ،۱۵۲/۷ ،رقم:۱۱۱۶۳).

[2] سير أعلام النبلاء ،(الطبقة الثانية عشرة ،۶۹۱/۱۰).

[3] التاريخ الكبير ،(۳۱۱/۱ ،رقم:۱۰۳۳).

[4] الجرح والتعديل ،(۷۹/۲ ،رقم:۴۲۲).

[5] الجرح والتعديل ،(۷۹/۲ ،رقم:۴۲۲).

[6] تنزيه الشريعة ،(كتاب التوحيد ،الفصل الثاني ،۱۳۹/۱ ،رقم:۱۹)

[7] ميزان الاعتدال ،(۱۹۴/۱ ،رقم:۲۲۳).

# ③ قلب قرآن، سورۃ یسٓ

قال النسائي في "عمل اليوم والليلة": "أخبرنا محمد بن عبدالأعلى قال: حدثنا مُعتمِر، عن أبيه، عن رجل، عن أبيه، عن معقل بن يسار رضی اللہ عنہ أنّ رسول الله ﷺ قال: ويسٓ قلب القرآن. لايقرأها رجل يريد الله والدار الآخرة إلاّ غفر له. اقرؤوها على موتاكم".[1]

ترجمہ: ''حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ کا ارشاد مروی ہے کہ ''قرآن شریف کا دل سورۃ یسٓ ہے، جو شخص سورہ یسٓ کو صرف اللہ کی رضا اور آخرت کی جستجو میں پڑھے، اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اس سورت کو اپنے مُردوں پر پڑھا کرو''۔

## روایت کے توابع:

### امام نسائیؒ کی سند میں موجود محمد بن عبدالاعلی کے توابع:

امام نسائیؒ نے "عمل اليوم والليلة" اور "السنن الكبرى"[2] دونوں میں مذکورہ سند سے یہ روایت تخریج کی ہے، اس روایت میں معتمر سے نقل کرنیوالے راوی، محمد بن عبدالاعلی ہیں، اسی طرح "المعجم الكبير"[3] میں بھی محمد بن عبدالأعلی، معتمر سے اسی روایت کو نقل کرنے والے ہیں۔ اس کے علاوہ "مسند أحمد"[4] میں عارم، "فضائل القرآن وتلاوته لأبي الفضل الرازي"[5] اور

---

[1] عمل اليوم والليلة، (مايقرء على الميت، ص: ٥٨١، رقم: ١٠٧٥).

[2] السنن الكبرى، (٩/ ٣٩٤، رقم: ١٠٨٤٧).

[3] المعجم الكبير، (أبوموسى عثمان عن معقل بن يسار رضی اللہ عنہ، ٨/ ٥٠٠، رقم: ١٦٩٠٥).

[4] مسند أحمد، (حديث معقل بن يسار رضی اللہ عنہ، ٦/ ٧٩١، رقم: ٢٠٥٦٦).

[5] فضائل القرآن وتلاوته، (باب في قراءة يس على الموتى، ١/ ١٧).

"مسندالروياني " [1] میں أبوعبداللہ الزیادی اور "المعجم الکبیر " [2] میں محمد بن أبی بکر المُقدّمی نے اسی روایت کو معتمر سے نقل کرنے والے ہیں، یعنی عارم، أبوعبداللہ الزیادی اور محمد بن أبی بکر المُقدّمی اسی معتمر سے نقل روایت میں محمد بن عبدالأعلی کی متابعت کی ہے۔

## روایت امام نسائیؒ کے مختلف اجزاء کی تحقیق:

### روایت کا جزء "إقرؤوها علی موتاکم "(بعنوان روایت ابی داؤدؒ):

امام نسائیؒ کی مذکورہ زیر بحث روایت کا آخری ٹکڑا"اقرؤوھا علی موتاکم " مُتعدد روایات میں آیا ہے، چنانچہ امام أبوداؤدؒ اپنی "سنن " [3] میں لکھتے ہیں:"حدثنا محمد بن العلاء ومحمد بن مكّي المروزي ،المعنى ،قالا :حدثنا ابن المبارك ،عن سليمان التيمي ،عن أبي عثمان ـ وليس بالنَهدی ـعن أبيه ،عن معقل بن يسارؓ،قال :قال رسول الله ﷺ: اقرؤوا ياسين على موتاكم ".

## روایت امام ابی داؤدؒ کے بارے میں اہم فائدہ:

"سنن أبي داؤد " کی مذکورہ روایت متعدد کتب حدیث میں تخریج کی گئی ہے، البتہ ان تمام روایتوں کی سندوں میں اضطراب ہے، چنانچہ "سنن أبي داؤد "کی مذکورہ سند، یعنی "سليمان التيمي عن أبي عثمان ـ وليس بالنهدي ـ عن أبيه ،عن معقل بن يسارؓ مرفوعاً". سے یہی روایت ان کتب میں تخریج کی گئی ہے:"المصنف لابن أبي شيبة [4] ،مستدرك حاكم [5] ،سنن

---

[1] مسندالروياني ،(حديث معقل بن يسارؓ، ۳۲/۳۲۳ ،رقم:۱۲۸٤).

[2] المعجم الكبير ،(رجل لم يسم ،عن معقل بن يسارؓ ،۸/۵۰٦ ،رقم:۱٦۹۳۱).

[3] سنن أبي داؤد،(باب القراءة عندالميت ،٤/۲۱ ،رقم:۳۱۱۲).

[4] المصنف لابن أبي شيبة،(كتاب الجنائز ، باب مايقال عندالمريض إذا حضر ،۷/۱۱٤ ،رقم:۱۰۹۵۸).

[5] مستدرك حاكم،(۱/۷۵۳ ،رقم:۲۰۷٤).

ابن ماجه[1]، سنن أبي داؤد[2]، شعب الإيمان[3]".

اس کے علاوہ "صحيح ابن حبّان"[4]، "عمل اليوم والليلة للنسائي"[5]، "السنن الكبرى للنسائي"[6] اور "معالم التنزيل للبغوي"[7] میں یہی روایت اس سند سے تخریج کی گئی ہے:

"عن سليمان التيمي، عن أبي عثمان، عن معقلؓ مرفوعاً".

**روایت امام ابی داؤدؒ پر ائمہ کا کلام:**

امام نوویؒ "الأذكار"[8] میں "سنن أبي داؤد" کی مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: "قلتُ إسناده ضعيف فيه مجهولان، لكن لم يضعفه أبو داؤد ......".

حافظ ابن حجرؒ "تلخيص الحَبِير"[9] میں "سنن أبي داؤد" کی مذکورر روایت اور اس کے دیگر مراجع نقل کر کے لکھتے ہیں: "وأعلّه ابن القطان، بالإضطراب، وبالوقف، وبحهالة حال أبي عثمان وأبيه، ونقل أبوبكر بن العربي عن الدار قطني، أنّه قال: هذا حديث ضعيف الإسناد، مجهول المتْن، ولا يصحّ في الباب حديث".

**روایت کا جزء: "لا يقرأها رجل يريد الله والدار الاخرة إلّا غفر له" (بعنوان روایت ابن حبانؒ).**

امام نسائیؒ کی ذکر کردہ زیر بحث روایت کا ابتدائی ٹکڑا یعنی: "لا يقرأها رجل يريد الله والدار

[1] سنن ابن ماجه، (باب ماجاء فيما يقال عندالمريض إذاحضر، ١/٤٦٦، رقم:١٤٤٨).
[2] سنن أبي داؤد، (باب القراءة عندالميت، ٤/٢١، رقم:٣١١٢).
[3] شعب الإيمان للبيهقي، (٤/٩٢، رقم: ٢٢٣٠).
[4] صحيح ابن حبان، (كتاب الجنائز، فصل في المُختَضر، ٧/٢٦٩، رقم:٣٠٠٢).
[5] عمل اليوم والليلة، (مايقرأ على الميت، ص:٥٨١، رقم:١٠٧٥).
[6] السنن الكبرى، (مايقرأ على الميت، ٣/٣٨٣، رقم:٦٨٣٩).
[7] معالم التنزيل، (سورة يسٓ، ٧/٣٠).
[8] الأذكار، (باب مايقال عندالميت، ١/١٤٤، رقم:٤٢٥).
[9] تلخيص الحبير، (كتاب الجنائز، ٢/٢٤٤، رقم:٧٣٤).

الآخرة إلاّ غفرله ". بھی متعدد کتب میں تخریج کیا گیا ہے، چنانچہ ابن حبّانؒ اپنی "صحیح "[1] میں لکھتے ہیں:" أخبرنا محمد بن إسحاق بن إبراهيم مولى ثقيف ،حدثنا الوليد بن شجاع بن الوليد السّكوني ،حدثنا أبي ،حدثنا زياد بن خَيْثَمَة ،حدثنا محمد بن جُحَادة،عن الحسن ،عن جندبؓ قال:قال رسول الله ﷺ :"من قرأ يسٓ في ليلة ابتغاء وجه الله غفرله".

**"صحیح ابن حبّان " کی سند میں موجود محمد بن جُحادۃ کے توابع:**

"صحيح ابن حبّان " کی مذکورہ روایت، نیز "سنن الدارمي "[2] اور "شُعب الإيمان للبيهقي "[3] میں حسن بصریؒ سے محمد بن جُحادۃ روایت نقل کرنے والے ہیں، محمد بن جُحادۃ کے علاوہ بھی اس روایت کو حسن بصریؒ سے نقل کرنے والے راوی ہیں، چنانچہ "مسند الطيالسي "[4] میں جسر ابوجعفر ،"مسند أبي يعلى "[5] میں ھشام بن زیاد ،"المعجم الكبير للطبراني "[6] میں غالب القطّان،"حلية الأولياء لأبي نُعيم "[7] میں جسر ابوجعفر،"عمل اليوم والليلة لابن السنّي"[8] میں أیوب اور یونس، اسی روایت کو حسن بصریؒ سے نقل کرتے ہیں۔

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ رجاله ثقات إلا رجل وأبوه مبهمان وأخرجوا أجزائه كما مرّ فالحاصل أنّ إسناد هذا الحديث ضعيف و يجوز في الفضائل.

---

[1] صحيح ابن حبّان ،(٦/٣١٢،رقم:٢٥٧٤).
[2] سنن الدارمي،(من كتاب فضائل القرآن ،باب في فضل يسٓ ،٢/٥٤٩،رقم:٣٤١٧).
[3] شعب الإيمان ،(٤/٩٥،رقم:٢٢٣٥).
[4] مسندالطيالسي ،(ماأسند أبوهريرة،٤/٢١٤،رقم:٢٥٨٩).
[5] مسندأبي يعلى ،(الحسَن ،عن أبي هريرةؓ،٥/٣٩٠،رقم:٦١٩٦).
[6] المعجم الكبير،(قطعة من المفقود ،١١/٩٩،رقم:١٤٥).
[7] حلية الأولياء (الحسن البصرى ،٢/١٥٩).
[8] عمل اليوم والليلة لابن السنّي ،(ص:٣١٨،رقم:٦٧٤).

# ④ سورہ یٰسٓ کے متعدد فضائل

وقال البيهقي :أخبرنا أبو نصْر بن قتادة ،أنا أبوالعباس الضبعي ،ثناالحَسن بن علي بن زياد ،ثنا إسماعيل بن أبي أويس ح وأخبرنا أبوذرعبد بن أحمد بن محمد المالكي بمكّة، ثناأبو عبدالله بشربن محمد بن عبدالله المُزَني ،أخبرنا محمد بن عبد الرحمان الشامي ،ثنا إسماعيل بن أبي أوَيس ، أنا محمدبن عبدالرحمن بن أبي بكرالجُدْعاني من قريش من بني تميم من أهل مكة ،عن سليمان بن مرقاع الجُندي ،عن هلال بن الصلت أنّ أبابكر الصديق رضي الله عنه قال:قال رسول الله ﷺ :"سوره يسٓ في التوراة تدعى المُعِمَّة قيل :وما المُعِمَّة ؟قال تَعمّ صاحبها بخير الدنيا والاخرة وتُكابِدُعنه بلوى الدنيا وتَدفع عنه أهوال الآخرة وتدعى الدافعة القاضية، تدفع عن صاحبها كل سوء وتَقضي له كلّ حاجة .من قرأها عَدَلَتْ له عشرين حجّة، ومن سمعها عَدَلَت له ألف دينار في سبيل الله. من كتبها ثم شربها أدخلتْ جوفه ألفَ دواء وألف نور وألف يقين وألف بركة وألف رحمة ونزعتْ عنه كلّ غلّ وداء ".تفرد به محمد بن عبدالرحمن هذا عن سليمان وهومُنكر"[1].

ترجمہ:"حضرت اُبوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ سورۃ یسین کا نام تورات میں "مُعِمَّة " ہے، پوچھا گیا کہ "مُعِمَّة " سے کیا مراد ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے پڑھنے والے کیلئے دنیاوآخرت کی بھلائیوں پر مشتمل

---

[1] شعب الإيمان للبيهقي،(ذكر سورة يس ،٩٦/٤،رقم:٢٢٣٧).

ہے اور یہ دنیا وآخرت کی بھلائیوں پر مشتمل ہے اور یہ دنیا وآخرت کی مصیبت کودور کرتی ہے اورآخرت کی ہول کودور کرتی ہے......"۔

**رویت امام بیہقیؒ کے دیگر مصادر:**

"شعب الایمان" کی زیر بحث روایت میں محمد بن عبدالرحمٰن الشامی اور حسن بن علی بن زیاد اس روایت کواسماعیل بن اَبی اُویس سے نقل کرنے والے ہیں، ایسے ہی "الضعفاء الكبير للعقيلي"[1] میں محمد بن اسماعیل اور "الأمالي الشجرية لابن الشَجري"[2] میں علیؒ بن جبلہ یہ دونوں راوی بھی اسماعیل بن اَبی اُویس سے یہی روایت نقل کرنے والے ہیں۔

**روایت امام بیہقیؒ پر محدثین کرام کا کلام:**

"الضعفاء الكبير" کی روایت کے آخر میں حافظ عقیلیؒ رقمطراز ہیں:"كلاهما منكران [يعني محمد بن عبدالرحمن بن أبي بكرالجُدعاني وسليمان بن مِرقاع الجُندعي ] ولايتابع عليهما،ولا يعرفان إلاّ به".

امام بیہقیؒ کی زیر بحث روایت کے آخر میں بھی تصریح گزر چکی ہے کہ:"تفرد به محمد بن عبدالرحمن هذا عن سليمان وهومنكر".

حافظ شوکانیؒ "الفوائد المجموعة"[3] میں تحریر فرماتے ہیں:"وقد رواه العقيلي عن أبي بكرالصديق رضي الله عنه مرفوعاً،وفي إسناده محمد بن عبدالرحمن بن أبي بكر الجُدعانى وهومتروك .وقد أخرجه البيهقي في الشعب من طريقه ،وفي إسناده مجاهيل وضعفاء".

---

[1] الضعفاء الكبير للعقيلي،(سليمان بن مرقاع الجندعي ،۲/۱٤۳).

[2] الأمالي الشجريه،(ص:۹٦).

[3] الفوائد المجموعة ،(رقم:۹٤۳).

اسی طرح حافظ شوکانیؒ "فتح القدير "[1] میں یہ بھی لکھتے ہیں:"ولا يبعُد أن يكون موضوعاً فهذه الألفاظ كلها مُنكَرة بعيدة عن كلام من أوتي جوامع الكلم".

**اہم فائدہ:**

روایت امام بیہقیؒ میں مذکور بعض راویوں پر ائمہ کا کلام آگے آئے گا۔

## روایت امام بیہقیؒ کا شاہد (یعنی روایت حافظ خطیب اور موصوف کا اس پر کلام):

حافظ خطیبؒ نے "تاريخ بغداد "[2] میں "شعب الإيمان" کی زیر بحث روایت کا شاہد تخریج کیا ہے "أخبرنا أبو منصور عبدالله بن عيسى بن إبراهيم المحتسب بهَمَذَان ،قال: حدثنا أبو الطيب أحمد بن محمد بن العباس بن هشام النَهَاوندي،قال :حدثنا محمد بن عبد بن عامر بن مِرداس السمرقندي ،قال:حدثنا عصام بن يوسف،قال :حدثنا شعبة ،عن حميد الطويل ،عن أنس بن مالكؓ،قال:قال رسول الله ﷺ......".

نقل روایت کے بعد حافظ خطیبؒ لکھتے ہیں:"وهذا الحديث بهذا الإسناد باطل أيضا،وإنما يحفظ من حديث محمد بن عبدالرحمن بن أبي بكر الجُدعاني......". حافظ خطیبؒ اس کے بعد "شعب الإيمان" کی زیر بحث روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:"ولا أعلم يُروى هذا الحديث إلاّ من طريق الجُدعاني ،وفي إسناده غير واحد من المجهولين ،وقد سرق متنه محمد بن عبد ووضع الإسناد الذى قدّمناه".

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ حافظ خطیبؒ نے اُنس بن مالکؓ سے منقول روایت کو محمد بن عبد کی وجہ سے موضوع اور اس کے مقابلہ میں اُبو بکر صدیقؓ کی روایت کو محفوظ کہا ہے۔

---

[1] فتح القدير ،(سورة يس ،٤/٤٧٣).

[2] تاريخ بغداد ،(٣/٦٧٤،رقم الترجمه:١١٦٩).

علامہ ابن العراقؒ کا حافظ خطیبؒ کے قول پر تعقب:

علامہ ابن العراقؒ "تنزيه الشريعة"[1] میں حافظ خطیبؒ سے منقول حضرت أبو بکرؓ کی روایت اور اس پر ان کا اور امام بیہقیؒ کا کلام نقل کر کے لکھتے ہیں: "والجُدعاني لم يُتّهم بكذب بل وثّق ،فقال فيه أحمد وأبو زُرعة: لا بأس به فغايةُ حديثه أن يكون ضعيفاً".

## امام بیہقیؒ کی سند میں موجود سلیمان بن مرقاع الجندعی پر کلام:

امام بیہقیؒ کی زیر بحث روایت میں مذکور سلیمان بن مرقاع الجندعی کے متعلق حافظ ذہبیؒ "ميزان الاعتدال"[2] میں لکھتے ہیں: "قال العُقيلي: "منكر الحديث".

## امام بیہقیؒ کی سند میں موجود سلیمان بن مرقاع الجندعی پر کلام:

سند میں مذکور محمد بن عبدالرحمٰن بن أبی بکر الجدعانی کی تعیین میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے، حافظ أبو أحمد ابن عدی "الكامل"[3] میں لکھتے ہیں: "وقد قيل :إن محمد بن عبدالرحمن الجدعاني هو غير محمد بن عبدالرحمن أبو غِرَارة غير الجُدعاني هذا وجميعاً الى جدعان،وجميعاً من أهل المدينة،فان كان غيره فلأبي غِرارة عن القاسم ،عن عائشة رضي الله عنها :" في الرّفق يُمن ".

امام ابن أبی حاتم، محمد بن عبدالرحمٰن الجدعانی اور محمد بن عبدالرحمٰن أبو غرارة دونوں کو مستقل فرد قرار دیتے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں: "محمد بن عبدالرحمن بن أبي بكر الجدعاني روى عن سليمان بن مرقاع ". اس کے بعد ابن أبی حاتم محمد بن عبدالرحمٰن الجدعانی کے متعلق اپنے والد أبو حاتم کا قول "ضعيف الحديث" نقل کرتے ہیں، پھر محمد بن عبدالرحمٰن أبو غرارة القریشی الجدعانی التیمی زوج

---

[1] تنزيه الشريعة ،(۱/ ۲۸۹،رقم:۱۲ ،الفصل الثاني ،كتاب فضائل القرآن).

[2] ميزان الاعتدال ،(۳/ ۳۱٤،رقم:۳۵۱۲).

[3] الكامل ،(۷/ ۳۹۸،رقم:۱٦٦٤).

جبرۃ کا ترجمہ ذکر کرتے ہیں، جس میں محمد بن عبدالرحمٰن أبوغرارۃ کے متعلق امام أحمد بن حنبل اور حافظ أبوذرعہ سے "لا بأس "اور أبوحاتم سے ."شیخ " کا قول نقل کیا ہے۔[1]

امام بخاریؒ نے بھی دونوں ناموں کا علیحدہ مصداق ذکر کیا ہے، چنانچہ "التاریخ الصغیر "[2] میں رقم طراز ہیں:"حدثنا محمد بن عبدالرحمن الجُدعاني المكي عن عُبيدالله بن عمر سمع منه اسماعيل بن أبي أويس مُنكرالحديث الجدعاني بن أبي بكر القرشي قال لي إسماعيل سمعتُ منه ستين سنة التيمي عن سليمان بن مِرْقاع وهوأراه زوج جَبْرَة بنت أبي مليكة".

علامہ ابن حجرؒ "التقريب "[3] میں لکھتے ہیں :"محمد بن عبدالرحمن بن أبي بكربن عبدالله بن أبي مليكه التيمي ، المكي ،أبوغُرارة،الجدعاني وقيل إن أباغِرارة غير الجدعاني :فأبو غِرارة لين الحديث ،والجُدعاني متروك وهما من السابعة".

قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ الحديث منكر والله أعلم.

---

[1] انظر الجرح والتعديل ،(٧/٤١٦،رقم:١٣٢٣٨).

[2] التاريخ الصغير ،(٢/١٩٦).

[3] التقريب ،(٤٩١،رقم:٦٠٦٥).

## ⑤ ہر دل میں سورۃ یسٓ کی تمنّا

قال الحافظ ابن كثير في "تفسيره" [1]: "وقال البزّار :حدثنا سلمة بن شبيب حدثنا إبراهيم بن الحكم بن أبان ،عن أبيه ،عن عكرمة، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال:قال النبيّ صلی اللہ علیہ وسلم:"لَوَدِدْتُ أنّها في قلب كل إنسان أمتي"،يعني يسٓ".

قلت[الراقم]:وزاد البوصيري:"قال البزار:لا نعلم يروى عن ابن عباس رضی اللہ عنہ بهذا الإسناد،وإبراهيم لم يتابع على حديثه.قلت[أي البوصيري]:ضعّفه غير واحد وليّنه أبو داؤد".

ترجمہ:''ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ سورہ یسٓ میرے ہر امتی کے دل میں ہو''۔

حافظ بزّار رحمہ اللہ کی زیر بحث روایت "مسند بزّار" میں نہیں مل سکی،البتہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کی طرح علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے "فتح القدير" [2] میں اور علامہ بوصیری رحمہ اللہ نے "إتحاف الخيرة المهرة" [3] میں بزّار کے حوالے سے مذکورہ سند کے ساتھ روایت ذکر کی ہے۔علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے "الدر المنثور" [4] میں بزّار کے حوالے سے یہی روایت بلاسند نقل کی ہے۔

### سندامام بزار رحمہ اللہ میں موجودہ رجال پر ائمہ کا کلام:

**حكم بن أبان العدني أبوعيسى :**

قال يحيى بن معين [5] والنسائي [6]:"ثقة".

---

[1] تفسير ابن كثير،(سوره يسين،٣/٤٨٠).

[2] فتح القدير،(سورة يسين،٤/٤٧٢).

[3] إتحاف الخيرة المهرة،(كتاب التفسير،٨/٢٨١ رقم:٧٨٦٨).

[4] الدر المنثور،(سورة يسين،٥/٤٨٢).

[5] الجرح والتعديل،(٣/١٢٧،رقم:٢٨١٩).

[6] تهذيب الكمال ،(٥/٨٥،رقم:١٤٠٤).

وقال أبوزُرْعة [١]:"صالح" .

وقال الذهبي [٢]:"ثقة ،صاحب سنة".

وقال ابن حجر [٣]:"صدوق عابد،وله أوهام".

**ابراهيم بن حَكم بن أبان العدني :**

قال يحيى بن معين [٤]:"ضعيف" .

وقال أبوزُرعة [٥]:"ليس بقوي ضعيف ".

وقال أحمد بن حنبل [٦]:"في سبيل الله دراهم أنْفَقْناها في الذهاب إلى عدن إلى إبراهيم بن الحكم".

وقال البخاري [٧]:"سكتو عنه".

وقال النسائي [٨]:"ليس بثقة ،ولا يكتب حديثه".

وقال ابن حجر [٩]:" ضعيف وَصَلَ مراسيل" .

**سَلَمة بن شَبيب أبو عبدالرحمن النيسابوري :**

قال أبو حاتم [١٠]:"هوصدوق".

---

[١] الجرح والتعديل ،(١٢٧/٣ ،رقم:٢٨١٩).

[٢] الكاشف ،(٢٤٤/١ ،رقم:١١٨١).

[٣] التقريب ،(١٧٤ ،رقم:١٤٣٨).

[٤] الجرح والتعديل ،(٤٤/٢ ،رقم:٢٥٢).

[٥] الجرح والتعديل ،(٤٤/٢ ،رقم:٢٥٢).

[٦] الجرح والتعديل ،(٤٤/٢ ،رقم:٢٥٢).

[٧] تهذيب الكمال،(٣٤٠/١ ،رقم:١٦٠).

[٨] تهذيب الكمال،(٣٤٠/١ ،رقم:١٦٠).

[٩] التقريب ،(٨٩،رقم:١٦٦).

[١٠] الجرح والتعديل ،(١٥٦/٤ ،رقم:٥٨٤١).

وقال النسائي[1] : "ماعلمنا به بأسا".

وقال الذهبي[2] :"حجة".

وقال ابن حجر[3] : "ثقة".

وذكره ابن حِبّان في "الثقات "[4].

**قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ إسناده ضعيف ويجوز في الفضائل.**

---

[1] تهذيب الكمال،(٧/ ٤٤٠،رقم:٢٤٣٧).

[2] الكاشف ،(١/ ٣٨٤،رقم:٢٠٥٤).

[3] التقريب ،(٢٤٧،رقم:٢٤٩٤).

[4] كتاب الثقات ،(٨/ ٢٨٧).

# ⑥ سورۂ یٰس پڑھنے پر شہادت کا اجر

قال الحافظ الطبراني :حدثنا محمد بن موسى القطان الهمداني ببغداد عَمُوس، حدثنا محمدبن حفص الأنصارى الحِمْصِيّ، حدثنا سعيد بن موسى الأزدي الحِمْصِيّ ،حدثنا رَبَاح بن زيد الصَنْعاني، عن معمر ،عن الزهري، عن أنس بن مالكؓ قال: قال رسول اللّٰه ﷺ :" من دَاوَم على قراءة يسٓ كلّ ليلة ثم ماتَ، ماتَ شهيدا".لم يروه عن الزهرى إلاّمعمر ولاعنه إلاّ رباح تفرد به سعيد".[1]

ترجمہ:''حضرت اُنس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ حضور اُقدس ﷺ کا ارشاد ہے:''جس نے سورۂ یسین کو ہر رات میں پڑھا پھر مر گیا تو شہید مرا''۔

## روایت کے دیگر مصادر:

امام طبرانیؒ نے مذکورہ روایت "المعجم الأوسط "[2] اور "المعجم الصغير " دونوں میں تخریج کی ہے،اسی طرح حافظ خطیبؒ نے بھی"تاريخ بغداد "[3] میں سلیمان بن اُحمد الطبرانیؒ کے مذکورہ طریق سے اس روایت کو تخریج کیا ہے۔

## روایت امام طبرانیؒ کے بارے میں محدثین کرام کے اقوال:

حافظ ھیثمیؒ "مجمع الزوائد "[4] میں مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:''رواه الطبراني في

---

[1] المعجم الصغير ،(حرف لميم ،۲/۱۹۱،رقم:۱۰۱۰).

[2] المعجم الأوسط ،(۷/۱۱٦،رقم:۷۰۱۸).

[3] تاريخ بغداد،(۳/۲٤٥).

[4] مجمع الزوائد ،(كتاب التفسير ،سورة يسين ، ۷/۲۱۸،رقم:۱۱۲۹۸).

الصغیر وفیه سعید بن موسی الأزدي ،وهو كذاب".

علامہ سیوطیؒ "الدر المنثور "[1] میں لکھتے ہیں: " وأخرج الطبراني وابن مَرْدُوَیه بسند ضعیف عن أنسؓ قال قال رسول الله ﷺ :"من داوم علی قراء ة (یس) كل لیلة ثم مات ،مات شهیدا".

قلت[الراقم]:وقال السیوطي في "ذیل الموضوعات"(ص:۲٤)تحته:"سعید متهم بالوضع".

حافظ شوکانیؒ "تحفة الذاكرین "[2] میں یہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:" وفي إسناده سعید بن موسی الأزدي وهو كذاب ".

## سند امام طبرانیؒ میں موجود سعید بن موسیٰ الأزدی کے بارے میں ائمہ کے اقوال:

طبرانیؒ کی زیر بحث روایت میں مذکور سعید بن موسیٰ الأزدی کے بارے میں حافظ ذھبیؒ "میزان الاعتدال "[3] میں لکھتے ہیں:"اتهمه ابن حبّان بالوضع ".

اسی طرح حافظ ابن حجرؒ "لسان المیزان "[4] میں سلیمان بن سلمۃ الخبائری کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:" قال الخطیب سعید مجهول ،والخبائري مشهور بالضُعف ".

حافظ ابن حبانؒ "المجروحین "[5] میں لکھتے ہیں:"سعید بن موسی الأزدي یروي عن مالك ،عن نافع، عن ابن عمرؓ، عن النبي ﷺ قال: "لو لاالمنابر لهَلَك أهل القری". ثنا الهمداني ،ثنا سلیمان بن سلمة الخبایري، ثناسعید بن موسی عن مالك .فلستُ أدري وضعه سعید بن موسی أو سلیمان بن سلمة، لأنّ الخبر في نفسه موضوع. لیس من حدیث مالك. وسلیمان بن سلمة لیس بشئ ،فلیس یخلو الخبر من ان یكون مماعمله أحدهما".

---

[1] الدر المنثور،(سوره یسین ،۵/ ٤٨٢).

[2] تحفة الذاكرین،(فضل في سورة یسین ،ص:٤٠٤).

[3] میزان الاعتدال ،(حرف السین / سعید ،۳/ ۲۳۲،رقم:۳۲۸۳).

[4] لسان المیزان ،(۳/ ۱۵۶،رقم:۳۶۲۲).

[5] المجروحین ،(سعید بن موسی الأزدي ،۱/ ۳۲۶).

حافظ دارقطنیؒ ایک دوسری حدیث کے تحت لکھتے ہیں:"...... وسلبمان ، وسعیدبن موسی ضعيفان ".[1]

قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ فيه سعيد بن موسى الأزدي وهوكذاب كذا قال الهيثمي وقد تفرد به فلا يجوز في الفضائل.

[1] انظر موسوعة الدار قطني ،(١/ ١٩٦).

# ⑦ یٰسٓ کے نو فضائل

قال الإمام البيهقي :أخبرنا أبوالحُسين بِشْرَان ،أخبرناإسماعيل بن محمد الصّفّار ،حدثنا سَعْدَان بن نَصْر،حدثنا معمر،عن الخليل بن مُرّة ،عن أيوب السَّخْتِيَاني ،عن أبى قِلابة ،قال :"من حفظ عشر آيات من الكهف عُصِمَ من فتنة الدجال ،وإذا أدرك الدجّال لم يضرّه،وجاء يوم القيامة ووجهه كالقمر ليلةَ البدر،ومن قرأ يسٓ غُفِر له .

ومن قرأها وهو جائعٌ شَبِع.

ومن قرأهاوهوضالٌّ هُدِي.

ومن قرأها وله ضالّة وجدها.

ومن قرأهاعندطعام خاف قلّته كَفاه.

ومن قرأهاعند ميّت هُوِّن عليه.

ومن قرأهاعندامرئة عُسر عليها يُسر عليها.

ومن قرأهافكأنّما قرء القرآن إحدى عشر مرةً.

ولكلّ شئ قلب وقلب القرآن يسٓ ".

هذا نُقل إلينا بهذ الإسناد من قول أبي قلابة وكان من كبار التابعين ،ولا يقوله إن صحّ ذلك عنه إلاّبَلاغاً".[1]

ترجمہ:"ابوقِلابہ" سے روایت ہے،وہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے سورہ کہف کی دس آیتیں حفظ کرلی تو وہ دجّال کے فتنہ سے محفوظ رہیگا اور جب دجال کا سامنا ہوگا تو دجال اسے نقصان نہیں پہنچاسکے گا،اور قیامت کے دن یہ شخص اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ

---

[1] شعب الإيمان ،(ذكر سورة يس ،٤/٩٨،رقم:٢٢٣٩).

چودہویں کے چاند کی مانند روشن ہوگا اور جو شخص یس کو پڑھتا ہے اسکی مغفرت کی جاتی ہے، اور جو بھوک کی حالت میں پڑھتا ہے وہ سیر ہوجاتا ہے، اور جو راستہ گم ہوجانے کی وجہ سے پڑھتا ہے وہ راستہ پالیتا ہے، اور جو شخص جانور کے گم ہوجانے کی وجہ سے پڑھتا ہے وہ پالیتا ہے، اور جو ایسی حالت میں پڑھے کہ کھانا کم ہوجانے کا خوف ہو تو وہ کھانا کافی ہوجاتا ہے، اور جو ایسے شخص کے پاس پڑھے جو نزع میں ہو تو اس پر نزع میں آسانی ہوجاتی ہے، اور جو ایسی عورت پر پڑھے جس کے بچہ ہونے میں دشواری ہورہی ہو اس کیلئے بچہ جننے میں آسانی ہوجاتی ہے، اور جس شخص نے سورہ یسین پڑھی تو گویا کہ اس نے گیارہ مرتبہ قرآن پڑھا۔ ہر چیز کیلئے ایک دل ہوا کرتا ہے، قرآن شریف کا دل سورۃ یسین ہے"۔

قلت [الراقم]:فيه الخليل بن مرّة وهو منكر الحديث عند ابن حبان والبخاري وتفره به في نقله عن أيوب السَّخْتِيَاني بهذااللفظ وتابعه وهيب بن خالد الباهلي ـ الحافظ الثقة ـ في نقله عن عن أيوب السَّخْتِيَاني عن أبي قلابة مختصرا بلفظ:من قرأ عشر آيات من سورة الكهف ـ قال أيوب لا أدري من أولها أو من آخرها ـ لم تضره فتنة الدجال.كذا أخرجه ابن الضريس في "فضائل القرآن"(رقم:٢٠١)ولم يذكر فيه شيئا بعده كما كان في "شعب الإيمان" .وله شاهد عن علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ مرفوعا نحو رواية "شعب الإيمان"وفيه ضعف شديد . فالحاصل أن الحديث منكر والله أعلم.

رجال سند البيهقي :

(١) أبوالحسين بن بِشْران :

قال الحافظ السُبكي في "طبقات الشافعيّة الكبرى " [1]:"وحجّ فسمع [أي أبو

[1] طبقات الشافعية الكبرى ،(٣٤٨/٢، ٢٥١،الطبقة الرابعة).

بكرالبيهقي ]بِبغداد من هلال الخمار وأبي الحُسين بن بِشْران وجماعة".

**(٢) إسماعيل بن محمد بن إسماعيل الصفّار الملحي :**

قال الإمام السَمْعاني في "الأنساب "[١] :"وكان أديباً فاضلاً. له شعر روى عنه أبو الحسن الدار قُطني وأبو جعفر بن شاهين وخلقٌ يطول ذكرهم .آخرهم أبو الحسن بن مخلد البزار".

**(٣)سَعدان بن نَصْر البغدادي :**

قال أبوحاتم[٢] :"صَدُوق" .وقال الدارقطني[٣] :"ثقة مامون".

**(٤) مُعَمّر بن سليمان الرَقِيّ أبو عبدالله :**

قال يحيى بن معين[٤] :"ثقة".وذكره ابن حبان في "الثقات "[٥].

**(٥) الخَليل بن مُرّة الضُبَعي البصريّ:**

قال أبوزرعة[٦] :"شيخ صالح ".قال أبوحاتم[٧] :"ليس بقوي في الحديث ،هوشيخ صالح ".وقال اللحافظ ابن حجر[٨] :"ضعيف".

وقال ابن حبان:"منكر الحديث عن المشاهير كثيرالرواية عن النجاهيل......".(المجروحين ،١/٢٨٦)وقال ابن حبان في ترجمة شعبة بن

---

[١] الأنساب ،(٥/٢٦٩،رقم:١٠٢٣٢،باب الميم والام ).

[٢] الجرح والتعديل ،(٤/٢٦٨،رقم:٦٣٧٥،باب االسين).

[٣] تاريخ الإسلام ،(٦/٤٤،رقم:٨١٨٣،الطبقة السابعة والعشرون).

[٤] الجرح والتعديل ،(٨/٤٢٦،رقم:١٥٠١١،باب الميم).

[٥] كتاب الثقات،(٩/١٩٢).

[٦] الجرح والتعديل،(٣/٣٦٧،رقم:٤٠٢٢).

[٧] الجرح والتعديل،(٣/٣٦٧،رقم:٤٠٢٢).

[٨] التقريب ،(١٩٦،رقم:١٧٥٧).

عمرو:"......في أحاديثه منكير كثيرة روى عنه الخليل بن مرّة ،البلية في أخباره من الخليل بن مرّة وقد ذكرنا الخليل في كتاب الضعفاء بأسبابه وما يجب الوقوف على أنبائه.(كتاب الثقات،رقم: ٣٣٥٤)

وقال الذهبي:"......وقال البخاري: منكر الحديث.......وقال ابن عدي:ليس بمتروك.......وقد ضعفه يحيى بن معين.وقال البخاري:حديث عنه الليث وفيه نظر......".(ميزان الاعتدال ،رقم:٢٥٧٢)

**(٦) أيّوب بن أبي تميمة كيسان السَّخْتِيَاني :**

قال الحافظ ابن حجر [1]:"ثقة ثبْت حجة من كبار الفقهاء العُبّاد ".

**(٧) عبدالله بن زيد بن عمروالجَرْميّ أبو قِلابة البصري:**

قال الحافظ ابن حجر [2]:"ثقة فاضل كثير الإرسال".وقال أبوحاتم [3]: "لايعرف له تدليس".

## روایت امام بیہقیؒ پر محدثین کرام کا کلام:

علامہ ابن العراقؒ نے "تنزيه الشريعه" [4] میں حضرت علیؓ کی ایک مرفوع روایت ذکر کی ہے :"اقرؤا يسٓ فإنّ فيها عشر بركات......". اس کے بعد امام بیہقیؒ کی مذکورہ روایت کو بطور شاہد کے ذکر کیا ہے[سيأتي رواية عليؓ مرفوعا].

امام بیہقیؒ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں کہ ابوقلابہ کبار تابعین میں شمار ہوتے ہیں اور یہ روایت بناء

---

[1] التقريب ،(١١٧،رقم:٦٠٥).
[2] التقريب ،(٣٠٤،رقم:٣٣٣٣).
[3] الجرح والتعديل،(٥/ ٦٨،رقم:٢٦٠٢).
[4] تنزيه الشريعة ،(١/ ٢٩٦،رقم:٣١،الفصل الثالث).

برصحت اَبوقلابہ کی بلاغات میں سے ہے،اگرچہ روایت میں بلاغ کاذکرنہیں:"هذا نقل إلينا بهذا الإسناد من قول أبي قلابة وكان من كبار التابعين ،ولا يقوله إن صحّ ذلك إلاّ بَلاغاً".

**امام بیہقیؒ کی مذکورہ روایت کے شواہد:**

**(شاہدا): یہ شاہدروایت کے ایک خاص ٹکڑے کا شاہد ہے،تمام اجزاء کے لئے شاہدنہیں ہے۔**

حافظ دارمیؒ نے اپنی "سنن "(رقم:٣٤٦١) میں عطاء بن اَبی رباح کی ایک مرسل جید روایت تخریج کی ہے:"قال الحافظ الدارمي في "سننه ":حدثنا الوليد بن شُجاع حدثني أبي حدثني زياد بن خَيثمة، عن محمد بن جُحادة ،عن عطاء بن أبي رباح ،قال بلغني أنّ رسول الله ﷺقال:"من قرأ يسٓ في صدرالنهار قُضيتْ حوائجه ".

**سنن الدارمی (شاہدا) کے روایت سند پر کلام:**

**(١)وليد بن شُجاع بن الوليد بن قيس الشكوني:**

قال الحافظ ابن حجر[1]:" ثقة". وقال أبوحاتم[2]:"صدوق يكتب حديثه ولا يحتج به".

وأبوه شجاع بن الوليد بن قيس،قال فيه ابن حجر في "التقريب"(رقم: ٢٧٥٠):"صدوق ورع له أوهام".

**(٢) زياد بن خيثَمة:**

قال الحافظ ابن حجر[3]:"مقبول ".وقال يحيى بن معين وأبوزرعة[4]:" ثقة".

---

[1] التقريب ،(٥٨٢،رقم:٧٤٢٨).

[2] الجرح والتعديل ،(٩/١٠،رقم:٥٦٨٣).

[3] التقريب،(٢١٩،رقم:٥٦٨٣).

[4] الجرح والتعديل، (٣/٤٧٩،رقم:٤٦٨٩).

**(٣) محمدبن جُحادة الكوفيّ:**

قال الحافظ الذهبي[1]: "ثقة صالح". وقال أحمد بن حنبل[2]: "محمد بن جُحادة من الثقات".

**(٤) عطاء بن أبي رَباح :**

قال الحافظ الذهبي[3]: "أحدالأعلام" .وقال يحيى بن معين وأبوزرعة[4]: "ثقة".

**(شاہد۲):**

"مسندالحارث"[5] میں "شعب الإيمان" کے مفصّل مضمون پر مشتمل مرفوع روایت تخریج کی گئی ہے: "فقال الحافظ الحارث :حدثنا عبدالرحيم بن واقد ،ثناحمّاد بن عمرو، عن السري بن خالد بن شدّاد، عن جعفر بن محمد، عن أبيه ،عن جدّه، عن عليّ أنّه قال:قال رسول الله ﷺ:"ياعليّ !إذا توضأتَ فقل بسم الله اللهم إني أسئلك تمام الوضوء......يا علي! وَاقرأ يسٓ فإنّ في يسٓ عشر برَكات .ومن قرأهاجائع إلاّ شبع ،ولا ظمآن إلاّروي. ولاعار إلاكسي. ولاعزب إلاتزوّج. ولاخائف إلاّأمن. ولا مسجون إلاّخرج. ولامسافر إلاّأعِين على سفره. ولامن ضلّت له ضالة إلاّوجدها ولامريضاً إلاّ برء. ولا قُرئت عند ميّت إلاّخفّف عنه".

**دوسرے شاہد میں موجود حمّاد بن عمرو کے بارے میں ائمہ کا کلام:**

اس شاہد کی سند میں شدید سقم ہے، کیونکہ اس میں حمّاد بن عمرو شدید ضعیف راوی ہے۔ "مسند

---

[1] الكاشف ،(رقم: ٤٧٦٥).

[2] الجرح والتعديل،(٦/ ٢٩٩،رقم: ١٢٧٧٠).

[3] الكاشف ،(٦/ ٢٦٥،رقم: ٣٨٤٩).

[4] الجرح والتعديل،(٧/ ٤٢٨،رقم: ١١٠٨٩).

[5] انظر بغية الباحث،(كتاب الوصايا ،باب وصية سيدنا رسول الله ﷺ، ١/ ٥٢٦،رقم: ٤٦٩).

الحارث " کی روایت میں مذکور حماد بن عمرو أبو اسماعیل النصیبی کے بارے میں ائمہ جرح والتعدیل کے أقوال ملاحظہ فرمائیں:

قال البُخاري[۱]: "منكر الحديث".

وقال أبوزُرعة[۲]: " واهي الحديث ".

وقال أبوحاتم[۳]: "منكر الحديث ،ضعيف الحديث جدًا".

وقال يحيى بن معين[۴]: " ليس بشيءٍ".

وقال النسائي[۵]: " متروك الحديث".

وقال ابن حبّان[۶]: " كان يضع الحديث وضعاً".

وقال أبوأحمد ابن عدي[۷]: " وعامة حديثه مالا يتابعه أحد من الثقات عليه".

ثم رأيتُ [ الراقم ] "المطالب العالية" (۲/ ۲۵۲) ذكره ابن حجر بسند الحارث فقال: "هذا حديث ضعيف جدا".

**(شاہد۳): یہ شاہد روایت کے ایک خاص ٹکڑے کا شاہد ہے، تمام اجزاء کے لئے شاہد نہیں ہے۔**

**حافظ دارمیؒ نے اپنی "سنن "[۸] میں ابن عباسؓ کی ایک موقوف جید روایت تخریج کی ہے:**

"حدثنا عمرو بن زُرارة، ثنا عبدالوهاب، ثنا راشد أبو محمد الحماني، عن شهر بن

---

[۱] التاريخ الكبير،(۳/ ۳۲،رقم: ۱۱ ۲۰).

[۲] الجرح والتعديل،(۳/ ۱۵۷،رقم: ۲۹۲۷).

[۳] الجرح والتعديل،(۳/ ۱۵۷،رقم: ۲۹۲۷).

[۴] الجرح والتعديل،(۳/ ۱۵۷،رقم: ۲۹۲۷).

[۵] لسان الميزان ،(۳/ ۲۷۳،رقم: ۲۷٤۱).

[۶] لسان الميزان ،(۳/ ۲۷۳،رقم: ۲۷٤۱).

[۷] الكامل في الضعفاء ،(۳/ ۱۰،رقم: ٤۱۵).

[۸] سنن الدارمي ،(ص: ۲۱۵۰،رقم: ۳٤٦۱).

حوشب قال: قال ابن عباس رضـ: "من قرأ يسٓ حين يصبح أعطي يُسرَ يومه حتى يُمسي ومن قرأها في صدر ليلة أعطي يسر ليلته حتى يصبح".

امام قرطبیؒ اپنی "تفسیر"[1] میں "سنن الدارمی" کی مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:

"وذكر النحّاس عن عبدالرحمن بن أبي ليلى قال: "لكل شئ قلب وقلب القرآن يس. من قرأها نهاراً كفي همّه ومن قرأها ليلاً غفر ذنبه". وقال شهربن حوشب: "يقرأأهل الجنة "طه" و "يس" فقط".

امام قرطبیؒ ان تینوں غیر مرفوع روایتوں کو نقل کر کے لکھتے ہیں کہ ماوَرْدی نے ان تینوں روایتوں کو مرفوعاً نقل کیا ہے: "رفع هذه الأخبار الثلاثة الماوَرْدِي فقال: روى الضحاك عن ابن عباس رضـ قال: قال رسول الله ﷺ:

"إنّ لكلّ شئ قلباً وإنّ قلب القرآن يس. ومن قرأها في ليلة أعطي يسر تلك الليلة ومن قرأها في يوم أعطي يسر ذلك اليوم. وإنّ أهل الجنة يرفع عنهم القرآن فلايقرء ون شيئاً إلا طه و يس".

---

[1] تفسير قرطبي، (سورة يس، ١٥/٢).

# ⑧ جمعہ کے دن سورۃ یٰس اور والصفت کی فضیلت

وقال السيوطي في "الدرالمنثور": "وأخرج ابن أبي داؤد في فضائل القرآن وابن النجار في تاريخه عن نَهْشَل بن سعيد الوَرْداني، عن الضحاك، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: "من قرأ يس والصافات يوم الجمعة ثم سأل الله أعطاه سؤله". [1]

ترجمہ: ''ابن عباس ؓ نے حضور اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے جس نے سورۃ یٰس اور والصّٰفّٰت جمعہ کے دن پڑھی اور پھر اللہ سے دعا کی اس کی دعا پوری ہوتی ہے''۔

"الدر المنثور" کی زیر بحث روایت "مسند الفردوس للديلمي" [2] میں بھی "نَهْشَل عن الضحاك، عن ابن عباس ؓ مرفوعاً". کی سند سے تخریج کی گئی ہے۔

**حدیث پر محدثین عظام کا کلام:**

حافظ جلال الدین سیوطی ؒ "جمع الجوامع" [3] میں نقل روایت کے بعد لکھتے ہیں: "وهو واهٍ".

علامہ عبدالرؤف المُناوی ؒ "فيض القدير" [4] میں اس سند کے متعلق رقم طراز ہیں: "وفيه انقطاع". انقطاع سے مراد یہ ہے کہ ابن عباس ؓ سے ضحاک کی سماعت حدیث ثابت نہیں ہے۔ کذاذکره غيرُ واحد من أئمة الجرح والتعديل.

حاکم نیسابوری ؒ نے "معرفة علوم الحديث" [5] میں مذکورزیر بحث سند کو خراسانیوں کی

---

[1] الدر المنثور، (٥/ ٥٠٧، سورة الصافات).

[2] انظر تنزيه الشريعة، (١/ ٢٩٧).

[3] جمع الجوامع، (رقم: ٦٢٣٤).

[4] فيض القدير، (٦/ ٢٠٠).

[5] معرفة علوم الحديث، (ذكر النوع الثامن عشرمن علوم الحديث، ١/ ٩٢).

"أوهی الأسانید " قرار دیا ہے، چنانچہ آپ لکھتے ہیں:"وأوهی أسانید الخُراسانِیّین :عبدالله بن عبدالرحمن بن ملیحة ،عن نهشل بن سعید ،عن الضحاك ،عن ابن عباسؓ،وابن ملیحة ونهشل نیسابوریان ".

وقال ابن عراق في "تنزیه الشریعة"(۱/ ۳۳۹)بعد ذکره عن الدیلمي:"وفیه نهشل".وقال فیه ابن عراق في "مقدمته":متروك وکذبه إسحاق بن راهویه".

## متون حدیث، جن میں نہشل بن سعید الوردانی کی روایات موجود ہیں:

سنن ابن ماجہؒ[1] میں "باب الانتفاع بالعلم والعمل به". میں حدیث:"من جعل الهموم هماً واحداً ......". تخریج کی گئی ہے، جس کے بارے میں علامہ کنانیؒ "زوائد ابن ماجه "[2] میں لکھتے ہیں: "إسناده ضعیف. فیه نهشل بن سعید،قال البخاري:روی عن معاویة النصري أحادیث مناکیر :إنّه یروي المناکیر،وقال الحاکم:روی عن الضحاك المعضلات،وقال أبو سعید النقاش:روی عن الضحاك الموضوعات".

ابن ماجہؒ کے علاوہ حافظ طبرانیؒ نے "المعجم الکبیر " میں "المعجم الأوسط "امام بیہقیؒ نے "شعب الایمان "میں اَبونعیم الأصبہانیؒ نے " أخبار أصبهان "ابن اسحاق الدینوری المعروف بابن السُّنّیؒ نے "عمل الیوم واللیة "میں نہشل بن سعید الوردانی کی روایات کو تخریج کیا ہے۔

## نہشل بن سعید بن وردان الوردانی کے متعلق ائمہ جرح والتعدیل کے اُقوال:

قال البخاري[3]:"أحادیثه مناکیر. وهونیسابوري قال إسحاق بن إبراهیم :کان نهشل کذابا".

---

[1] ابن ماجه،(۱/ ۹۵،رقم:۲۵۷).

[2] زوائد ابن ماجه ،(۱/ ۸۳،رقم:۱۰۳).

[3] التاریخ الکبیر،(۸/ ۱۳،رقم:۱۱۷٤۰).

وقال يحيى بن معين[١]:"ليس بشئ".

وقال أبوداؤد الطيالسي[٢]:"نهشل كذاب".

وقال أبوزرعة[٣] والدارقطني[٤]:"ضعيف".

وقال النسائي[٥]:"متروك الحديث وقال فى موضع آخر: ليس بثقة ولايكتب حديثه".

وقال ابن حبان[٦]:"يروي عن الثقات ماليس من أحاديثهم.لا يحل كتب حديثه إلاّ على التعجب".

وقال الحافظ ابن حجر[٧]: "متروك وكذّبه إسحاق بن راهويه".

وقال الذهبي[٨]:"واه".

**قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ فيه نهشل كذاب و تفرد به فلا يجوز في الفضائل.**

---

[١] الجرح والتعديل ،(٨/٥٦٥،رقم:١٥٥٧٣).

[٢] الجرح والتعديل،(٨/٥٦٥،رقم:١٥٥٧٣).

[٣] الجرح والتعديل،(٨/٥٦٥،رقم:١٥٥٧٣).

[٤] تهذيب التهذيب ،(٤/٢٤٤).

[٥] تهذيب التهذيب ،(٤/٢٤٤).

[٦] تهذيب الكمال ،(نهشل بن سعيد،١٩/١٦٤،رقم:٧٠٧٧).

[٧] التقريب ،(٥٦٦،رقم:٧١٩٨).

[٨] الكاشف ،(٣/٢١٠،رقم:٥٩٨٢).

# سورۂ واقعہ کے فضائل

## ① تین سورتیں پڑھنے والا اہل فردوس میں پکارا جاتا ہے

قال البيهقي في "شعب الإيمان": أخبرنا أبونصْر بن قتادة، أخبرنا أبوالعباس الضبعي، حدثنا الحَسَن بن عليّ بن زياد، حدثنا إسماعيل بن أبي أويس، حدثني محمد بن عبدالرحمن الجُدْعاني، عن سليمان بن مرقاع، عن محمد بن عليّ، عن فاطمةؓ قالت: قال رسول الله ﷺ: "قارئ الحديد وإذا وقعت والرحمن يُدْعى في ملكوت السموٰت والأرض ساكن الفردوس".

تفرد بهما محمد بن عبدالرحمن، عن سُليمان هذا وكلاهما منكران".[1]

ترجمہ: ''حضرت فاطمہؓ فرماتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص سورہ حدید، سورۃ واقعہ اور سورہ رحمٰن پڑھتا ہے وہ جنّت الفردوس کے رہنے والوں میں پکارا جاتا ہے''۔

رجالہ:

### امام بیہقیؒ کی سند میں موجود سلیمان بن مرقاع الجُندَعیؒ پر کلام:

حافظ بیہقیؒ کی مذکورہ روایت میں مذکور سلیمان بن مرقاع الجُندَعیؒ کے متعلق حافظ ذہبیؒ "میزان الاعتدال"[2] میں لکھتے ہیں: "قال العقيليّ: مُنكَر الحديث".

---

[1] شعب الإيمان، (۱۱۸/٤، رقم: ۲۲٦٦).

[2] ميزان الاعتدال، (۳۱٤/۳، رقم: ۳٥۱۲).

## امام بیہقیؒ کی سند میں موجود محمد بن عبدالرحمٰن الجذعانی پر کلام:

البتہ سند میں مذکور محمد بن عبدالرحمٰن الجذعانی کی تعیین میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے، چنانچہ علامہ أبوأحمد ابن عدیؒ "الکامل" [1] میں لکھتے ہیں: "وقد قيل: إنّ محمد بن عبدالرحمن الجُدْعاني هوغير محمد بن عبدالرحمن أبو غرارة وقيل: أبو غِرارة غير الجُدْعاني هذاوجميعاً يُنْسبان إلى جُدْعان، وجميعاً من أهل المدينة، فإن كان غيره فلأبي غِرارة عن القاسم، عن عائشةؓ: "في الرِّفق يُمن".

امام ابن حاتمؒ محمد بن عبدالرحمٰن الجدعانی اور محمد بن عبدالرحمٰن أبوغرارة، دونوں کو مستقل فرد قرار دیتے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں: "محمد بن عبدالرحمن بن أبي بكر الجُدعاني روى عن سليمان بن مِرقاع". اس کے بعد محمد بن عبدالرحمٰن الجدعانی کے متعلق اپنے والد أبوحاتمؒ کا قول "ضعيف الحديث". لکھتے ہیں، پھر محمد بن عبدالرحمٰن أبوغرارة القرشی الجدعانی التیمی زوج جبرة کا ترجمہ ذکر کرتے ہیں، جس میں موصوف کے متعلق امام أحمد بن حنبلؒ سے "لا بأس به". اور أبوزرعہؒ سے بھی "لا بأس به". اور أبوحاتمؒ سے "شيخ" کا قول نقل کیا ہے۔ [2]

امام بخاریؒ نے بھی ناموں کا علیحدہ مصداق ذکر کیا ہے، چنانچہ "التاريخ الصغير" [3] میں رقمطراز ہیں: "حدثنا محمد بن عبدالرحمن الجدعاني المكي عن عبيدالله بن عمرسمع منه إسماعيل بن أبي أويس منكر الحديث الجُدعاني بن أبي بكر القرشي قال لي إسماعيل سمعتُ منه منذ ستين سنة التيمي عن سليمان بن مِرقاع وهو أراه زوج جبرة بنت أبي مليكة".

---

[1] الكامل، (۳۹۸/۷، رقم: ١٦٦٤).

[2] الجرح والتعديل، (٤١٦/٧، رقم: ١٣٢٣٨).

[3] التاريخ الصغير، (١٩٦/٢).

علامہ ابن حجرؒ "تقریب التھذیب "[1] میں لکھتے ہیں: "محمد بن عبدالرحمن بن أبي بكربن عبدالله بن أبي مُلَيكة التيمي ،المكي،أبوغِرارة،الجُدعاني ،وقيل :إن أبا غُرارة غير الجدعاني ،فأبو غِرارة لين الحديث ،والجدعاني متروك ،وهما من السابعة ،دق ".

قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ الحديث منكر كما أشار إليه البيهقي.

[1] التقريب ،(٤٩١ ،رقم:٦٠٦٥).

## ② سورة الواقعہ سورة الغنی

وقال الحافظ السيوطي :وأخرج ابن مردويه عن أنس رضی اللہ عنہ عن رسول الله ﷺ قال:"سورة الواقعة سورة الغنى. فاقرأوها وعلّموها أولادكم".[1]

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سورہ واقعہ سورۃ الغنی ہے اس کو پڑھو اور اپنی اولاد کو سکھاؤ''۔

قلت [الراقم]:أخرجه ابن مردويه عن أنس رضی اللہ عنہ مرفوعا ولم أظفر على إسناده.وهناك روايات في معناه مرفوعا عن أنس رضی اللہ عنہ وابن مسعود رضی اللہ عنہ وفيهما ضعف وموقوفا على عائشة رضی اللہ عنہا ورجاله ثقات بلفظ:"لاتَعْجِز إحداكن أنْ تقرأ سورة الواقعه".

"ابن مردويه" کے مضمون پر مشتمل دیگر روایات:

### (۱) روایت دیلمی رحمہ اللہ:

"ابن مردويه" سے منقول زیر بحث روایت کے مضمون پر مشتمل روایت "مسند الفردوس"[2] میں تخریج کی گئی ہے، جس کی سند یہ ہے:"عن عليّ بن الحَسن بن حبيب ،حدثنا موسى بن فرقد البصري عن أنس رضی اللہ عنہ مرفوعاً :" علّموا نساء كم سورة الواقعة ،فإنّها سورة الغنى".

قلت [الراقم]:أما عليّ بن الحَسن بن حبيب وموسى بن فرقد البصري،فلم أجدهما.

### (۲) روایت حافظ قاسم بن سلام رحمہ اللہ:

علامہ قاسم بن سلام رحمہ اللہ نے "فضائل القرآن"[3] میں اسی مضمون کی موقوف روایت تخریج کی

[1] الدر المنثور ،(٦/ ٢١٥،سورة الواقعة ).

[2] انظر السلسلة الضعيفة،(٨/ ٣٣٧،رقم: ٣٨٨٠).

[3] فضائل القرآن،(باب فضل سورة الواقعه والمسبحات ،ص:٢٥٧).

ہے:"حدثنا حسان بن عبداللّٰہ ،عن السري بن يحيى ،عن سليمان التيمي ،قال :قالت عائشة رضي اللّه عنها للنساء :"لاتَعْجِز إحداكن أنْ تقرأ سورة الواقعه ".

قلت [الراقم]:رجاله ثقات.

## (۳)روایت بیہقیؒ:

"شعب الإيمان للبيهقي "[1] میں "ابن مردويه " کے مضمون کے مطابق یہ روایت تخریج کی گئی ہے:"أخبرنا أبوطاهر الفقيه،أخبرنا أبوحامد بن بلال ،حدثنا أبوالاحوص إسماعيل بن إبراهيم الإسفرايِيني ،حدثنا عباس بن الفضل البصري ،حدثنا السري بن يحيى،حدثنا شجاع عن أبي ظبية، عن ابن مسعودؓ،قال :قال رسول اللّه ﷺ :"من قرأ سورة الواقعة في كل ليلة لم تُصبه فاقة أبداً ".وكان ابن مسعودؓ يامر بناته يقرأن بها كلّ ليلة.وكذارواه يونس بن بكير ،عن السري ".

قلت:[الراقم]قال المناوي في "فيض القدير"(رقم:٨٩٤٢):"(هب عن ابن مسعودؓ)وفيه أبو شجاع.قال في "الميزان":نكرة لا يعرف.ثم أورد هذا الخبر من حديثه عن ابن مسعودؓ.قال ابن الجوزي في "العلل":قال أحمد:هذا حديث منكر .وقال الزيلعي تبعا لجمع هو معلول من وجوه: أحدها الانقطاع كما بينها الدار قطني وغيره .الثاني نكارة متنه كما ذكره أحمد.الثالث ضعف رواته كما قاله ابن الجوزي .الرابع اضطرابه وقد أجمع على ضعفه أحمد وأبو حاتم والدار قطني والبيهقي وغيرهم".

## "شعب الإيمان " کی مذکورہ روایت کے متابع:

"شعب الإيمان " کی اس روایت میں اوراسی طرح "بُغية الباحث"[2] میں سری بن یحیی سے

---

[1] شعب الإيمان ،(تخصيص سورمنها بالذكر ،٤/١١٩،رقم:٢٢٦٩).

[2] بُغية الباحث،(٢/٧٢٩،رقم:٧٢١).

عباس بن الفضل اس روایت کونقل کرنے والے ہیں، عباس بن الفضل کے علاوہ رواۃ بھی سری بن یحیی سے اسی روایت کونقل کرتے ہیں، مثلاً:

"فضائل القرآن للقاسم بن سلام "[1] اور "التمهيد لابن عبدالبر "[2] میں عمرو بن ربیع بن طارق، "عمل اليوم والليلة لابن السني "[3] میں محمد بن منیب العدنی 'فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل "[4]، میں أبوالیمان البصری، "شعب الإيمان للبيهقي "[5] ہی میں حجاج، عبداللہ بن وھب اور یزید بن أبی حکیم۔

---

[1] فضائل القرآن ،(باب فضل سورة الواقعه والمسبحات ،ص:٢٥٧).

[2] التمهيد،(٥/٢٦٩).

[3] عمل اليوم والليلة،(ص: ٣٢٠،رقم:٦٨١).

[4] فضائل الصحابة ،(٢/٧٢٦،رقم:١٢٤٧).

[5] شعب الإيمان ،(تخصيص سور منها بالذكر،٤/١١٩ ،رقم:٢٢٦٧، ٢٢٧٠).

## ③ عورتوں کو سورۂ واقعہ سکھانے کی ترغیب

أخرج الديلمي عن علي بن الحَسن بن حبيب ،حدثنا موسى بن فرقد البصري،عن أنسؓ مرفوعاً :"علّمُوا نساء كم سورة الواقعة ،فإنّها سورة الغنى ". [1]

ترجمہ:''حضرت اُنسؓ حضور اُقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اپنی بیویوں کو سورۂ واقعہ سکھاؤ، بلاشبہ سورۂ واقعہ سورۂ غنیٰ ہے۔

قلت [الراقم ]:أما عليّ بن الحَسن بن حبيب وموسى بن فرقد البصري،فلم أجدهما.وأخرجه ابن مردويه عن أنسؓ مرفوعا ولم أظفر على إسناده.وهناك روايات في معناه مرفوعا عن ابن مسعودؓ وفيه ضعف وموقوفا على عائشةؓ ورجاله ثقات بلفظ:"لاتعْجِز إحداكن أنْ تقرأ سورة الواقعه ".فالحاصل إسناد رواية الديلمي ضعيف ويجوز في الفضائل.

علامہ سیوطیؒ نے "الدرالمنثور " [2] میں "مسندالفردوس للديلمي "کی مذکورہ روایت نقل کرکے اس پر سکوت کیا ہے۔

### روایت کے مضمون پر مشتمل دیگر روایات:

### حافظ ابوعبید قاسم بن سلام کی روایت:

علامہ قاسم بن سلامؒ "فضائل القرآن " [3] میں "مسند فردوس" کے مضمون پر مشتمل موقوف

---

[1] انظر السلسلة الضعيفة ،(٨/ ٣٣٧،رقم: ٣٨٨٠).

[2] الدرالمنثور،( ٦/ ٢١٥ ،سورة الواقعة).

[3] فضائل القرآن ،(باب فضل سورة الواقعة والمسبحات ،ص:٢٥٧ ).

روایت تخریج کی ہے:"حدثنا حسان بن عبدالله،عن السري بن يحيى ،عن سليمان التيمي ،قال :قالت عائشة رضي الله عنها للنساء :"لاتَعْجِزْ إحداكُنّ أن تقرأ سورة الواقعة".

"مسند فردوس " کی زیر بحث روایت میں مذکور دونوں راویوں یعنی موسی بن فرقد البصری اورعلی ابن حبیب کا ترجمہ مجھے نہیں مل سکا۔

## حافظ ابن مردویہؒ کی روایت:

حافظ سیوطیؒ نے "الدر المنثور "[1] میں "مسندالفردوس" کے مضمون پر مشتمل مرفوع روایت بلاسند ذکر کی ہے،حافظ سیوطیؒ لکھتے ہیں :"وأخرج ابن مردويه عن أنسؓ، عن رّسول الله ﷺ قال :"سورة الواقعة سورة الغنى ،فاقرأوها وعلّموهاأولادكم".

## امام بیہقیؒ کی روایت:

"شعب الايمان للبيهقي"[2] میں "مسندالفردوس " کے مضمون کیمطابق یہ روایت تخریج کی گئی ہے:"أخبرنا أبوطاهر الفقيه ،أخبرنا أبوحامد بن بلال ،حدثنا أبوالأحوص إسماعيل بن إبراهيم الإسْفرا يِيني ،حدثنا عباس بن الفضل البصري،حدثنا السري بن يحيى ،حدثنا شجاع عن أبي ظبية ،عن مسعودؓ،قال :قال رسول الله ﷺ :"من قرأ سورة الواقعة في كل ليلة لم تصبه فاقة أبداً".وكان ابن مسعودؓ يامر بناته يقرأن بها كل ليلة .وكذا رواه يونس بن بكير،عن السري".

قلت[الراقم]:قال المناوي في "فيض القدير"(رقم:٨٩٤٢):"(هب عن ابن مسعودؓ)وفيه أبو شجاع.قال في "الميزان":نكرة لا يعرف.ثم أورد هذا الخبر من حديثه عن ابن مسعودؓ.قال ابن الجوزي في "العلل":قال أحمد:هذا حديث منكر .وقال

[1] الدر المنثور،(٦/ ٢١٥،سورة الواقعة).

[2] شعب الإيمان ،(شعب الإيمان ،تخصيص سورمنها بالذكر ،٤/ ١١٩،رقم:٢٢٦٩).

الـزيـلـعـي تبـعـا لـجمـع هو معلول من وجوه: أحدها الانقطاع كما بينها الدار قطني وغيره .الثانـي نـكـارة متنه كما ذكره أحمد.الثالث ضعف رواته كما قاله ابن الجوزي .الرابع اضطرابه وقد أجمع على ضعفه أحمد وأبو حاتم والدار قطني والبيهقي وغيرهم".

## "شعب الإيمان" کی روایت کے متابع:

"شعب الإيمان" کی اس روایت میں اوراسی طرح "بُغية الباحث" [1] میں سری بن یحیی سے عباس بن الفضل اس روایت کونقل کرنے والے ہیں،عباس بن الفضل کے علاوہ راوی بھی سری بن یحیی سے اسی روایت کونقل کرتے ہیں،مثلاً:

"فضائل القرآن للقاسم بن سلام" [2] اور "التَّمهيد لابن عبدالبر" [3] میں عمرو بن ربیع بن طارق،"عمل اليوم والليلة لابن السني" [4] میں محمد بن منیب العدنی،"فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل" [5] میں أبوالیمان البصری،"شعب الإيمان" [6] ہی میں حجاج،عبداللہ بن وھب اور یزید بن أبی حکیم۔

---

[1] انظر بغية الباحث ،(٢/ ٧٢٩،رقم: ٧٢١).

[2] فضائل القرآن ،(باب فضل سورة الواقعة والمسبحات ،ص: ٢٥٧).

[3] التمهيد،(٥/ ٢٦٩).

[4] عمل اليوم والليلة ،(ص: ٣٢٠،رقم: ٦٨٠).

[5] فضائل الصحابة ،(٢/ ٧٢٦،رقم: ١١٤٧).

[6] شعب الإيمان ،(تخصيص سور منها بالذكر،٤/ ١١٩ ،رقم: ٢٢٦٧، ٢٢٧٠).

## ④ سورۃ واقعہ کی تاکید

قال العلامه قاسم بن سلام في "فضائل القرآن "[1]: حدثنا حسّان بن عبدالله ،عن السرى بن يحيى ،عن سليمان التيمي ،قال :قالت عائشةؓ للنساء: "لاتَعْجِز إحداكنّ أن تقرأ سورة الواقعة ".

ترجمہ: ''امّ المؤمنین حضرت عائشہؓ عورتوں سے فرمایا کرتی تھی کہ ''تم میں کوئی سورۃ واقعہ پڑھنے سے عاجز نہ بنے۔''

### روایت کے مضمون پر مشتمل دیگر روایات:

(۱) حافظ دیلمیؒ نے "مسندالفردوس "[2] نے اسی مضمون کی روایت حضرت اَنسؓ سے مرفوعاً تخریج کی ہے، جس کی سند یہ ہے: " عن علي بن الحَسن بن حبيب ،حدثنا موسى بن فرقد البصري عن أنس مرفوعاً:"عَلّموانساء كم سورة الواقعه ،فإنّها سورة الغنى ". حضرت اَنسؓ کی یہ روایت ابن مردویہ نے بھی تخریج کی ہے: كماذكره السيوطي في "الدر المنثور "[3].

(۲) عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی اس کی تاکید مروی ہے، چنانچہ امام بیہقیؒ نے "شعب الإيمان "[4] عبداللہ ابن مسعودؓ کی روایت اس سند سے تخریج کی ہے:"أخبرنا أبوطاهر الفقيه ،أخبرنا أبوحامد بن بلال ،حدثنا أبوالأحوص إسماعيل بن إبراهيم الإسفرايِيني ،حدثنا عبّاس بن الفضل البصري ،حدثنا السري بن يحيى ،حدّثنا شجاع عن أبي ظَبْيَة عن ابن مسعودؓ ،قال :قال

---

[1] فضائل القرآن ،(باب فضل سورة الواقعه والمسبحات ،ص:۲۵۷).

[2] انظر السلسلة الضعيفه ،(۸/۳۳۷،رقم: ۳۸۸۰).

[3] الدر المنثور،(سورة الواقعة،۶/۲۱۵).

[4] شعب الإيمان ،(تخصيص سورة منها بالذكر ،۴/۱۱۹،رقم:۲۲۶۹).

رسول الله ﷺ :"من قرأ سورة الواقعة في كلّ ليلة لم تُصبه فاقة أبداً". وكان ابن مسعود يامر بناته يقرَأنَ بها كلّ لَيلة. وكذا رواه يونس بن بُكَير، عن السَّري".

یہی روایت حارث بن اَبی اُسامۃ نے "مسند"[1] میں عباس بن الفضل سے بیہقیؒ کے طریق کے مطابق تخریج کی ہے۔

قال المناوي في "فيض القدير"(رقم: ۸۹۴۲) في رواية البيهقي:"(هب عن ابن مسعودؓ)وفيه أبو شجاع. قال في "الميزان": نكرة لا يُعرف. ثم أورد هذا الخبر من حديثه عن ابن مسعودؓ. قال ابن الجوزي في "العلل": قال أحمد: هذا حديث منكر. وقال الزيلعي تبعا لجمع هو معلول من وجوه: أحدها الانقطاع كما بينها الدار قطني وغيره. الثاني نكارة متنه كما ذكره أحمد. الثالث ضعف رواته كما قاله ابن الجوزي. الرابع اضطرابه وقد أجمع على ضعفه أحمد وأبو حاتم والدار قطني والبيهقي وغيرهم".

قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ رجاله ثقات. وهناك رواية أخرى في معناه وفيه ضعف.

---

[1] انظر بغية الباحث، (۲/ ۷۲۹، رقم: ۷۲۱).

# سورۂ تبارک الذی کے فضائل

## ① ہر قلب میں سورۃ تبارک الذی کی آرزو

قال الحاكم في "مستدركه": أخبرنا بكر بن محمد بن حمدان الصيرفي بمرو، ثنا عبدالصمد بن الفضل البلخي، ثنا حفْص بن عمر العدني، حدثني الحكم بن أبان، عن عكرمة، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ "وددتُ أنّها في قلب كل مؤمن، يعني تبارك الذي بيده الملك". هذا إسناد عند اليمانِيِّين صحيحٌ ولم يخرّجاه.[1]

ترجمہ: ''ابن عباسؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ''میرا دل چاہتا ہے کہ یہ سورت ہر مومن کے دل میں ہو''، یعنی سورہ تبارک الذی بیدہ الملک''۔

**مصادر اَصلیہ:**

مستدرک حاکم کی زیرِ بحث روایت ان کتابوں میں بھی مختلف سندوں کے ساتھ تخریج کی گئی ہے:

''شعب الإيمان للبيهقي،[2] المعجم الكبير للطبراني[3]، المطالب العالية للحافظ ابن حجر[4]، كتاب المُتَمَنِّيين لابن أبي الدنيا[5]''.

**سند امام حاکمؒ میں حفص بن عُمر العدنی کا متابع:**

"مستدرك" کی مذکورہ روایت اور اسی طرح "شعب الإيمان"، "كتاب المُتَمَنِّيين" میں

---

[1] مستدرك حاكم، (كتاب فضائل القرآن، ۷۵۳/۱، رقم: ۲۰۷۶).

[2] شعب الإيمان، (التاسع عشر من شعب الإيمان، تخصيص سورة الملك بالذكر، ۴۹۴/۲، رقم: ۲۵۰۷).

[3] المعجم الكبير، (۳۵۲/۵، رقم: ۱۱۴۲۹، كتاب التفسير، سورة تبارك).

[4] المطالب العالية، (۲۹۶/۸، رقم: ۳۷۷۲، سوره تبارك الذى، كتاب التفسير).

[5] المُتَمَنِّين، (رقم: ۱۳۳).

بھی حکم بن اَبان سے نقل کرنے والا راوی حفص بن عُمر العدنی ہے،"المعجم الکبیر"اور "المطالب العالیة" میں یہی روایت حکم بن اَبان کا بیٹا ابراھیم بن حکم اپنے والد سے نقل کرنے والا ہے ،باَلفاظ دیگر حکم بن اَبان سے نقل روایت میں ابراھیم نے حفص کی متابعت کی ہے۔

## "مستدرك" کی روایت کے بارے میں ائمہ حدیث کے اقوال:

قال الحاكم في "المستدرك"(المصدر السابق):هذا إسناد عند اليمانِيِّين صحيحٌ ولم يخرّجاه".

حافظ ذھبیؒ "تلخيص المستدرك" [1] میں زیر بحث سند میں موجود حفص بن عُمر العدنی کے متعلق لکھتے ہیں:"حفص واهٍ". حافظ ھَیثمیؒ "مجمع الزوائد" [2] میں "المعجم الكبير" کی روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:"رواه الطبراني ،وفيه :إبراهيم بن الحكم بن أبان ،وهوضعيف". واضح رہے کہ "المعجم الكبير "کی سند میں حفص بن عُمر العدنی نہیں ہے۔

علامہ مناویؒ "فَيض القدير" [3] میں "المطالب العالية" میں مذکورزیر بحث مضمون کے متعلق لکھتے ہیں: "......منها مارواه ابن حجر في أماليه عن عكرمة ،وقال :حسن غريب قال لرجل ألا أطرفك بحديث تفرح به ......".

اس کے بعد روایت ذکر کر کے لکھتے ہیں :"قال الحافظ: وظاهر سياقه وقفه لكن أخره يشعر برفعه". یہاں بھی سند میں حفص بن عمر العدنی نہیں ہے۔

حافظ منذریؒ نے "الترغيب والترهيب" [4] میں حاکم نیسابوریؒ کے کلام پر اکتفاء کیا ہے۔

---

[1] تلخيص المستدرك ،(المصدر السابق).

[2] مجمع الزوائد ،(سورة تبارك ،كتاب التفسير،٧/ ٢٧٠،رقم:١١٤٢٩).

[3] فيض القدير،(٢/ ٤٥٣،رقم:٢٢٧٩).

[4] الترغيب والترهيب ،(كتاب قراءة القرآن......،رقم:٢٢٦٧).

حافظ ابن کثیرؒ اپنی "تفسیر "[1] میں لکھتے ہیں:"هذاالحديث غريب وإبراهيم ضعيف ".

**سند امام حاکمؒ میں موجود حفص بن عمر بن میمون العدنی الملقّب فرخ کے بارے میں ائمہ جرح والتعدیل کے اُقوال:**

قال عبدالرحمن بن أبي حاتم[2]:"حدثني أبوعبدالله الطهراني ،ناحَفْص بن عمر العدني وكان ثقة ".

وقال أبوحاتم[3]:"لين الحديث".

وقال النسائي[4]:"ليس بثقة".

وقال أبوأحمد ابن عديّ[5]:"وعامة أحاديثه غيرمحفوظ وأخاف أن يكون ضعيفاً كماذكره النسائي".

وقال الذهبي[6] : "ضعّفوه".

وقال الحافظ ابن حجر[7] : "ضعيف".

وقال الحافظ المِزّي[8] : "روى له ابن ماجه حديثاً واحداً عن الحكم بن أبان ،عن عكرمة ،عن ابن عباسؓ ."من جحد آية من القرآن فقدحلّ ضرب عنُقه ".

**قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ إسناده ضعيف كما أشار إليه الذهبي ويجوز في الفضائل.**

---

[1] تفسير ابن كثير ،(سورة الملك،١٤/ ٦٩).

[2] الجرح والتعديل ،(٣/ ١٩٥ ،رقم:٣٠٧٦،باب الحاء).

[3] الجرح والتعديل ،(٣/ ١٩٥ ،رقم:٣٠٧٦،باب الحاء).

[4] تهذيب الكمال ،(٥/ ٥٤ ،رقم:١٣٨٧).

[5] الكامل في الضعفاء (٣/ ٢٨٣ ،رقم:٥٠٨، حفص بن عمر).

[6] الكاشف ،(١/ ٢٤٢ ،رقم:١١٦٨).

[7] التقريب ،(١٧٣ ،رقم:١٤٢٠).

[8] تهذيب الكمال ،(٥/ ٥٤ ،رقم:١٣٨٧).

## ② تبارک الذی اورالم سجدہ پر قیام لیلۃ القدر کا ثواب

قال الحافظ السُيوطي في "الدُر المنثور" :وأخرج ابن مردويه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال:قال رسول الله ﷺ :"من قرأ تبارك الذي بيده الملك والم تنزيل السجدة بين المغرب والعشاء الآخرة فكأنّما قام ليلة القدر ".[1]

ترجمہ:"ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے تبارک الذی اورالم سجدۃ کو مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھا گویا اس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا"۔

قلت [الراقم ]:لم أظفر على سنده.وروي هذا عن طاؤس مرسلا بسند جيد.وكذا عن ابن عباسؓ مطولا وسنده ضعيف.

### مذکورہ روایت کے مزید طُرق:

### زیر بحث روایت مختلف مرفوع اور موقوف سندوں سے مروی ہے:

(ا)"مكارم الأخلاق للحافظ الخرائطي "[2] اور "المصنف لابن أبي شيبة "[3] میں یہ حدیث طاؤس سے مروی ہے :"مصنف لابن أبي شيبة"میں روایت اس سند سے مروی ہے::"حدثنا حُسين بن علي عن زائدة ،عن هشام، عن أبي يونس ،عن طاؤس قال:"من قرأ الم تنزيل السجدة وتبارك الذى بيده الملك ،كان له مثلُ أجر ليلة القدر ".فمرّ عطاء فقلنا لرجل منا: ائته فاسئله فقال :صدق ،ماتركتهما منذ سمتهما".

---

[1] الدر المنثور،(۱۱/ ۲٦۸).

[2] مكارم الأخلاق ،(۲: ۳۱۵،رقم: ۹۷۰).

[3] مصنف لابن أبي شيبة،(۱۵/ ۳۸٤،رقم:۳۰٤۳۷ ، كتاب الدعاء ،ماجاء في قراءة الم تنزيل وتبارك الذى وماقالوافيها).

(۲) "المعجم الکبیر "[1] ،"السنن الکبری "[2] اور "مختصر قیام اللیل لمحمد بن نصر "[3] میں ابن عباسؓ سے یہی روایت کسی قدر اضافہ کے ساتھ مرفوعاً تخریج کی گئی ہے۔

"المعجم الکبیر" کی روایت ملاحظہ ہو:"حدثنا یحیی بن عثمان بن صالح ،حدثنا سعید بن أبي مریم ،حدثني عبداللّٰه بن فرّوخ ،حدثني أبوفروة عن سالم الأفطَس،عن سعید بن جبیر ،عن ابن عباسؓ یرفعه إلی رسول اللّٰه ﷺ :أنه قال: "من صلّی أربع رکعات خلف العشاء الآخرة،قرأ في الرکعتین الأولیین ﴿قل یأیها الکافرون﴾و﴿قل هواللّٰه أحد﴾وقرأ في الرکعتین الأُخرَین ﴿تنزیل السجدة﴾و﴿تبارك الذی بیده الملك﴾ کُتِبْن له کأربع رکعات من لیلة القدر".

**دوسری روایت پر ائمہ کا کلام:**

حافظ ہیثمیؒ "مجمع الزوائد "[4] میں "المعجم الکبیر" کی روایت ذکر کر کے لکھتے ہیں :

"رواه الطبراني في الکبیر ،وفیه یزید بن سنان أبوفَروة الرهاوي،ضعّفه أحمد وابن المدیني وابن معین ،وقال البخاري :مقارب الحدیث وثّقه مروان بن معاویة ،وقال أبوحاتم :مَحَلّه الصدق وکانت فیه غفلة ".

"شعب الإیمان " میں امام بیہقیؒ حضرت ابن عباسؓ کی اس روایت کی تخریج کے بعد لکھتے ہیں :"تفرّد به ابن فرّوخ المصري ".

(۳) امام ثعلبیؒ نے "الکشف والبیان "[5] میں اُبَیّ بن کعبؓ سے اسی مضمون کی روایت مرفوعاً تخریج کی ہے:"أخبرنا أبو عمرو أحمد بن أبی الفراتي ،عن عمران بن موسی ،عن مکي بن

---

[1] المعجم الکبیر،(۶/۵،رقم:۱۲۰۷۴،سعید بن جبیر عن ابن عباسؓ).

[2] السنن الکبری ،(۲/۴۷۷).

[3] مختصر قیام اللیل،(ص:۹۲).

[4] مجمع الزوائد ،(۲/۴۸۴،رقم:۳۳۸۶،کتاب الصلوة ،باب الصلاة بعدالعشاء).

[5] الکشف والبیان ،(سورة السجدة،۷/۳۲۵).

غبدان ،عن سليمان بن داؤد ،عن أحمد بن نصر قال:أخبرني أبومعاذ،عن أبي عصمة نوح بن أبي مريم ،عن زيد العمى ،عن أبي نضرة،عن ابن عباس ،عن ابي بن كعبؓ أنّ النبي ﷺ قال :"من قرأ سورة الم تنزيل أعطي من الأجر كأنّما أحيا ليلة القدر ".

**امام ثعلبیؒ کی اس روایت میں مذکور "نوح بن أبي مريم أبوعصمة المروزي" کے متعلق ائمہ کے کے أقوال یہ ہیں:**

قال :أحمد بن حنبل [1]:"كان أبوعصمة يروي أحاديث مناكير ،لم يكن في الحديث بذاك ".

وقال أبوحاتم [2]: "متروك الحديث ".

وقال أبوزرعة [3] : "ضعيف الحديث".

وقال البخاري [4] : "ذاهب الحديث ".

وقال أبوأحمد ابن عدى [5] :"وعامة مايرويه لايتابع عليه،وقد روى عنه شعبة كماذكرت هذاالحديث فى الدعاء ،وهومع ضعفه يكتب حديثه "

وقال ابن حجر [6] :"ويعرف بالجامع ،لجَمْعِه العلوم ،لكن كذّبوه في الحديث ،وقال ابن المبارك :"كان يضع ".

وقال الذهبي [7] :"تركوه".

---

[1] الجرح والتعديل،(۹/ ۵۵۱،رقم:۱۵۵۱۷ ،باب النون).
[2] الجرح والتعديل،(۹/ ۵۵۱،رقم:۱۵۵۱۷ ،باب النون).
[3] الجرح والتعديل،(۹/ ۵۵۱،رقم:۱۵۵۱۷ ،باب النون).
[4] التاريخ الكبير،(۸/ ۷،رقم:۱۱۷۲۱ ،باب النون).
[5] الكامل فى الضعفاء،(۸/ ۲۹۹،رقم:۱۹۷۵،نوح بن أبى مريم).
[6] التقريب ،( ۵۶۷،رقم:۷۲۱۰).
[7] الكاشف ،(۳/ ۲۱۲،رقم:۵۹۹۲).

## ③ الم سجدۃ اور سورۃ تبارک الذی پر عبارت لیلۃ القدر کا اجر

قال الإمام ابن أبي شيبة في "مصنفه": حدثنا حُسَين بن علي، عن زائدة، عن هشام، عن أبي يونس، عن طاؤس قال: "من قرأ الم تنزيل السجدة وتبارك الّذى بيده الملك كان له مثلُ أجر ليلة القدر".[1]

ترجمہ: طاؤس فرماتے ہیں کہ جس نے الم سجدہ اور سورہ تبارک الذی کو پڑھا اس کو عبادت لیلۃ القدر کے برابر ثواب ملتا ہے"۔

طاؤس کی مذکورہ روایت "مكارم الأخلاق للخرائطي"[2] میں بھی تخریج کی گئی ہے۔

### روایت کے معنی پر مشتمل دیگر روایات:

(۱) حافظ ابن مردُوَیہ نے ابن عمر سے اسی مضمون کی مرفوع روایت تخریج کی ہے، چنانچہ علامہ سیوطی "الدر المنثور"[3] میں لکھتے ہیں: "وأخرج ابن مردويه عن ابن عمر رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "من قرأ تبارك الذي بيده الملك والم تنزيل السجدة بين المغرب والعشاء الآخرة فكأنّما قام ليلة القدر".

(۲) "المعجم الكبير"[4]، "السنن الكبرى"[5] اور "مختصر قيام الليل لمحمد بن نصر"[6] میں ابن عباس سے یہی روایت کسی قدر اضافہ کے ساتھ مرفوعاً تخریج کی گئی ہے، "المعجم

---

[1] مصنف لابن أبي شيبة، (كتاب الدعاء، ما جاء في قراءة الم تنزيل وتبارك وماقالوافيها، ۱۵/ ٤٨٤، رقم: ٣٠٤٣٧).

[2] مكارم الأخلاق، (٢/ ٤٩٢، رقم: ٩١٨).

[3] الدرالمنثور، (١١/ ٣٧٠).

[4] المعجم الكبير، (سعيد بن جبير عن ابن عباس، ٦/ ٥، رقم: ١٢٠٧٤).

[5] السنن الكبرى، (٢/ ٤٧٧).

[6] مختصر قيام الليل، (ص: ٩٢).

الکبیر " کی روایت اس سند سے مروی ہے: "حدثنا یحیی بن عثمان بن صالح ،حدثنا سعید بن أبي مریم ،حدثني عبداللّٰه بن فرّوخ ،حدثني أبوفروة عن سالم الأفطس ،عن سعید بن جُبیر ،عن ابن عباسؓ یرفعه إلی رسول اللّٰه ﷺ: أنه قال: "من صلّی أربع رکعات خلف العشاء الآخرة ،قرأ في الرکعتین الأولیین ﴿قل یاایهالکفرون﴾ و﴿قل هواللّٰه أحد﴾ وقرأ في الرکعتین الآخرتین ﴿تنزیل السجدة﴾ و﴿تبارك الذي بیده الملك﴾ کُتبن له کأربع رکعات من لیلة القدر".

## دوسری روایت پر محدثین کرام کا کلام:

حافظ هیثمیؒ "مجمع الزوائد [1] میں "المعجم الکبیر " کی مذکورہ روایت ذکر کر کے لکھتے ہیں :"رواه الطبراني في الکبیر وفیه یزید بن سنان أبوفروة الرّهاوي،ضعّفه أحمد وابن المدیني وابن معین ،وقال البخاري :مقارب الحدیث وثقه مروان بن مُعاویه ،وقال أبوحاتم :مَحلّه الصِّدق وکانت فیه غَفلة ".

اسی طرح امام بیهقیؒ "السنن الکبری " [2] میں ابن عباسؓ کی مذکورہ روایت تخریج کر کے لکھتے ہیں:"تفرّد به ابن الفرّوخ المِصري ".

قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّه عن طاؤس ورجاله ثقات.وقد روی في معناه مطولا مرفوعا عن ابن عباسؓ بسند ضعیف.

---

[1] مجمع الزوائد ،(کتاب الصلوة ،باب الصلوة بعدالعشاء،۲/ ٤٨٤،رقم:٣٣٨٦).
[2] السنن الکبری ،(۲/ ٤٧٧).

## ④ سورہ سجدہ اور سورہ ملک کی تلاوت پر ستر نیکیاں، ستر درجات بلند اور ستر گناہ معاف

قال الحافظ الدارمي فی "سننه": حدثنا عفان، حدثنا حمّاد بن سلمة أخبرنا أبوالزبير عن عبدالله بن ضمرة عن كعبؓ، قال: من قرأ ﴿تنزيل السجدة﴾ و﴿تبارك الذى بيده الملك﴾ كتب له سبعون حسنة وحُطّ عنه بهاسبعون سيئة ورفع له بهاسبعون درجة.[1]

ترجمہ: حضرت کعبؓ سے مروی ہے کہ جو شخص سورہ (تنزیل) السجدۃ اور سورہ ملک پڑھے تو اس کیلئے ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ستر برائیاں دور کی جاتی ہیں اور ستر درجات بلند کیے جاتے ہیں۔

### روایت امام دارمیؒ کا شاہد:

"سنن الدارمي" کی اس موقوف روایت کے مزید شواھد بھی ہیں: "فضائل القرآن لأبي عبيد قاسم بن سلام"[2] میں اسی مضمون کی موقوف روایت ابن عمرؓ سے مروی ہے:

(۱) حدثني عليّ بن معبدعن عُبيدالله بن عَمرو، عن لَيث بن أبي سُليم، عن فلان، عن ابن عمرؓ، أنه كان يقول في ﴿الم تنزيل السجدة﴾ و﴿تبارك الذي بيده الملك﴾ قال: "فيهما ستّين درجة على غيرهامن سُور القرآن".

قلت[الراقم]: فيه رجل مبهم كما رأيت.

---

[1] سنن الدارمي، (۱۰/۳۵۱رقم: ۳۴۷۶، من كتاب فضائل القرآن، باب في فضل سورة (تنزيل) السجدة وتبارك الذي بيده الملك).

[2] فضائل القرآن، (باب فضل تنزيل السجدة ويس، ص: ۲۶۰).

**تابعین کرام سے بھی زیر بحث روایت کا مضمون مروی ہے:**

**(۱)** امام ترمذیؒ[1] اور امام دارمیؒ[2] "سنن" میں حافظ محمد بن الضریسؒ "فضائل القرآن"[3] میں اور امام بیہقیؒ "شعب الإیمان"[4] میں طاؤس سے نقل کرتے ہیں: "تفضلان [تنزيل السجدة وتبارك الذي بيده الملك] على كلّ سورة من القرآن بِسَبعين حسنة". واللفظ للترمذي.

**(۲)** امام بخاریؒ "الأدب المفرد"[5] میں اور امام ثعلبیؒ "الکشف والبیان"[6] میں ابو الزبیر سے نقل کرتے ہیں:

"قال أبوالزبير: فهما يفضلان كل سورة في القرآن بِسَبعين حسنة ومن قرأهما كتب له بهاسبعون حسنة، ورفع بهما له سبعون درجة، وحطّ بهما عنه سبعون خطيئة". واللفظ للبُخاري.

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّه عن كعبؓ موقوفا ورجاله ثقات. وقد روي في معناه عن ابن عمرؓ موقوفا بسند ضعيف ويروى في معناه عن طاؤس.

---

[1] سنن الترمذي، (فضائل القرآن، ۵/۱۶۵، رقم: ۲۸۹۲).

[2] سنن الدارمي، (۳۴۷۵، سورة السجدة).

[3] فضائل القرآن، (باب في فضل تبارك الذي بيده، ص: ۹۹، رقم: ۲۱۳).

[4] شعب الإيمان، (۹۱/۴، رقم: ۲۲۲۸).

[5] الأدب المفرد، (۳۱۹، رقم: ۱۲۱۵، باب مايقول: إذا أوى إلى فراشه).

[6] الكشف والبيان، (السجدة، ۷/۳۲۵).

# ⑤ سورہ تبارک الذی، عذاب قبر سے نجات کا ذریعہ

قال الحافظ الترمذي في "سننه": حدثنا محمد بن عبدالملك بن أبي الشَّوارب، قال: حدثنا يحيى بن عمرو بن مالك النُكريّ، عن أبيه، عن أبي الجوزاء، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، قال: ضرب بعض أصحاب النبيّ خباء ه على قبر وهو لا يحسب أنّه قبر، فإذافيه إنسان يقرأ سورة ﴿تبارك الذي بيده الملك﴾ حتى ختمها، فأتى النبيَّ ﷺ فقال: يارسول الله! إنّي ضربتُ خبائي على قبر وأنا لاأحسب أنّه قبر، فإذافيه إنسان يقرأ سورة ﴿تبارك الذي بيده الملك﴾ حتى ختمها. فقال رسول الله ﷺ: "هي المانعةُ، هي المُنجِية، تُنْجِيه من عذاب القبر". هذا حديث غريب من هذالوجه. وفي الباب عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ [1]

ترجمہ: ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ بعض صحابہ نے ایک جگہ خیمہ لگایا، ان کو علم نہ تھا کہ وہاں قبر ہے، اچانک ان خیمہ لگانے والوں نے اس جگہ کسی کو سورہ تبارک الذی پڑھتے ہوئے سنا حتی کہ اس نے مکمّل سورہ پڑھ لی، حضور ﷺ سے آکر عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں نے ایک جگہ خیمہ لگایا تھا، مجھے معلوم نہ ہوسکا کہ وہاں قبر ہے، اچانک ایک شخص کو سورہ تبارک الذی پڑھتے ہوئے سنا حتی کہ اس نے سورۃ مکمّل پڑھ لی تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "یہ سورت اللہ کے عذاب سے روکنے والی ہے اور نجات دینے والی ہے"۔

## دیگر مصادر:

"سنن الترمذي" کی یہ روایت ان کتب حدیث میں بھی تخریج کی گئی ہے:

[1] سنن الترمذي، (١٦/٥، رقم: ٢٨٩٠، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء في سورة الملك).

"المعجم الکبیر للطبراني ،دلائل النبوة للبیهقي ،حِلیة الأولیاء لأبي نُعیم ،مختصر قیام اللیل لمحمد بن نصر ،الکامل لابن عدي".

## امام ترمذیؒ کے توابع:

امام ترمذیؒ اپنی اس روایت کو محمد بن عبدالملک بن أبی الشوارب سے نقل کرنے والے ہیں، ایسے ہی "المعجم الکبیر "[۱] میں عبداللہ بن أحمد بن حنبل اور ابراھیم بن متویہ، "دلائل النبوة "[۲] اور "الکامل في الضعفاء لابن عديّ "[۳] میں علی بن سعید الرازی، "مختصر قیام اللیل "[۴] میں محمد بن نصر "حلیة الأولیاء لأبي نعیم "[۵] میں ابراھیم بن محمد بن الحسن، یہ تمام رُواۃ محمد بن عبدالملک سے اس روایت کو نقل کرنے میں امام ترمذیؒ کی متابعت کرنے والے ہیں۔

## "سنن الترمذي " کی زیر بحث روایت کا ائمہ حدیث کے نزدیک فنی مقام:

۱۔امام ترمذیؒ "سنن " میں تخریج روایت کے بعد لکھتے ہیں: "هذا حدیث غریب من هذالوجه. وفي الباب عن أبي هریرةؓ".

۲۔امام بیہقیؒ "دلائل النبوة "[۶] میں لکھتے ہیں: "تفرّد به یحیی بن عمرو النُکري ،وهوضعیف ،إلاّ أنّ لمعناه شاهداً عن عبدالله بن مسعودؓ".

۳۔حافظ مُنذریؒ نے "الترغیب والترهیب "[۷] میں اس حدیث کے "ضعف " کی طرف

---

۱ المعجم الکبیر ،(۷/ ۱۱۰ ،رقم: ۱۲۶۳۰ أبوالجوزاء عن ابن عباسؓ).
۲ دلائل النبوة ،(۷/ ۴۱).
۳ الکامل في الضعفاء،(رقم: ۲۱۰۷).
۴ مختصر قیام اللیل ،(باب ماجاء في فضل قراءة تبارك ،ص: ۱۶۱).
۵ حِلیة الأولیاء ،(۳/ ۸۱، أوس بن عبدالله).
۶ دلائل النبوة،(المصدرا السابق ).
۷ الترغیب والترهیب ،(۲۲۶۶).

اشارہ کیا ہے۔

۴۔حافظ ابن قیم الجوزیہ ؒ "إعلام الموقّعين " [1] میں نقل روایت کے بعد رقم طراز ہیں: "وقال ابن عبدالبر هوصحيح".

## ترمذیؒ کی مذکورہ روایت کے توابع وشواہد:

**(۱)** "مسند عبد بن حميد " [2] میں ترمذیؒ کے مضمون پر مشتمل ایک مرفوع روایت ہے، جس میں راوی ابن عباسؓ ہی ہے: "حدثني إبراهيم بن الحكم حدثني أبي عن عكرمة أنّ ابن عباسؓ قال لرجل :ألا أطرفك بحديث تفرح به ،قال الرجل :بلى ياعباس! رحمك الله.قال :"اقرأ ﴿تبارك الذي بيده الملك﴾واحفظها وعلّمها أهلك وجميع ولدك وصبيان بيتك وجيرانك، فإنها الـمُـنْـجِية وهـي المجادلة تجادل وتخاصم يوم القيامةعندربّها لقارئها وتطلب له إلى ربّهاأن يُنْجيه من النار إذا كانت في جوفه وينجي الله بها صاحبها من عذاب القبر".

قلت [الراقم]:فيه إبراهيم بن الحكم بن أبان العدني،قال ابن حجر في "التقريب"(رقم:١٦٦):"ضعيف وصل مراسيل.

**(۲)** حاکمؒ نے بھی "مستدرك " [3] میں ترمذی کے مضمون پر مشتمل ایک روایت تخریج کی ہے، جوعبداللہ ابن مسعودؓ سے موقوفا مروی ہے :"أخبرني الحَسَن بن حليم المروزي ،أنبأ أبوالموجه أنبـاعبـدان أنبأ عبدالله أنبأ سفيان، عن عاصم عن زرّ ،عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: "يوتى الرجل في قبره فتؤتى رجلاه فتقول رجلاه :ليس لكم على ماقبلي سبيل كان يقوم يقرأ بي سورة الملك ،ثم يؤتى من قبل صدره أوقال بطنه فيقول :ليس لكم على ماقبلي

---

[1] إعلام الموقّعين ،(٦/ ٣٤١).

[2] مسند عبدبن حُميد ،(مسند بن عباسؓ،٢٠٦ ،رقم: ٦٠٤).

[3] مستدرك حاكم ،(٢/ ٥٤٠،٣٨٣٩، كتاب التفسير،تفسير سورة الملك).

سبيل كان يقرأبي سورة الملك ،ثم يؤتى رأسه فيقول ليس لكم على ماقبلي سبيل كان يقرأبي سورة الملك قال :فهي المانعة تمنع من عذاب القبر وهي في التوراة سورة الملك من قرأهافي ليلة فقدأكثروأطنب ".هذاحديث صحيح ولم يخرّجاه ".

حافظ ذہبیؒ نے بھی "تلخيص المستدرك "[1] میں مستدرک کی اس روایت کو "صحيح" لکھا ہے ،اگرچہ حاکمؒ نے اس روایت کو عبداللہ بن مسعودؓ سے موقوفاً نقل کیا ہے، یہ روایت أبوالشیخ الأصبہانیؒ نے "طبقات المحدثين بأصبهان "[2] میں مرفوعاً مختصراً تخریج کی ہے، روایت کے اَلفاظ یہ ہیں: "حدثنا أبو أحمد الزبيري، قال حدثنا سفيان عن عاصم عن زر عن عبد اللهؓ مرفوعا:"سورة تبارك هي المانعة من عذاب القبر".

قلت[الراقم]: رجاله ثقات.

(۳) ترمذیؒ کی زیر بحث روایت کے مضمون پر مشتمل دیگر بہت سی روایات ہیں، علامہ سیوطیؒ "الدر المنثور "[3] میں لکھتے ہیں:"أخرج أحمد وأبوداؤد والترمذي وابن ماجه وابن الضريس ،والحاكم وصحّحه وابن مردويه والبيهقي في شعب الإيمان عن أبي هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ :إنّ سورة من كتاب الله ماهي إلاّ ثلاثون آية شفعت لرجل حتى غفرله ﴿تبارك الذي بيده الملك﴾وأخرج الطبراني في الأوسط وابن مردويه والضياء في المختارة عن أنس رضي الله عنه قال :قال رسول الله ﷺ :"سورة في القرآن خاصمت عن صاحبها حتى أدخلته الجنة﴿تبارك الذي بيده الملك﴾.

**قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ إسناده ضعيف كما قال البيهقي وله شاهد عن ابن مسعودؓ مرفوعا وموقوفا بسند جيد فالحديث صحيح متنا.**

[1] تلخيص المستدرك على هامش المستدرك ،(المصدر السابق).

[2] طبقات المحدثين بأصبهان ،(رقم:٥٢٦).

[3] الدرالمنثور ،(٣٧٩/٧،سورة الملك).

## ⑥ سونے سے قبل الم سجدۃ اور سورۃ تبارک الذی کی قراءت

قال الحافظ الترمذي :"حدثنا هشام بن يونس الكوفيّ، قال:حدثنا المُحاربيّ،عن ليث ،عن أبي الزّبير ،عن جابرؓ،قال :كان النبيّ ﷺ لاينام حتى يقرأ بتنزيل السجدة وبتبارك .

وهكذا روى سفيان الثوريّ وغيرواحد هذاالحديث عن ليث ،عن أبي الزبير،عن جابرؓ،عن النبی ﷺ نحوه.

وروى زُهير هذالحديث ،عن أبي الزبير قال:قلتُ له :سمعتَه من جابر ؟قال :لم أسمعه من جابر،إنما سمعتُه من صفوان أو ابن صفوان ،وقدروى شبابة،عن مُغيرة بن مسلم ،عن أبي الزبير،عن جابرؓ نحو حديث ليث". [۱]

ترجمہ:"حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک الم سجدۃ اور سورۂ تبارک الذی نہ پڑھ لیتے تھے"۔

### امام ترمذیؒ کی سند میں موجود راوی مُحاربی کے توابع:

"سنن الترمذي" کی مذکورہ روایت میں مُحاربیؒ،اس روایت کو لیث سے نقل کررہے ہیں،لیث سے مذکورہ روایت نقل کرنے میں بہت سے راویوں نے مُحاربی کی متابعت کی ہے۔

مثلاً "سنن الدارمي" [۲] میں سفیان،"مسندأحمد" [۳] میں حسن بن صالح،"مسند عبدبن حميد" [۴] میں زائدۃ،"المصنف لابن أبي شيبة" [۵] اور "مختصرقيام الليل لمحمد بن نصر" [۶]

[۱] سنن الترمذي ،(أبواب الدعوات ،باب ماجاء فيمن يقرأ القرآن عندالمنام ،۵/ ۴۱۰،رقم:۳۴۰۴).

[۲] سنن الدارمي ،(باب فضل سورة تنزيل،ص:۲۱۴۴،رقم:۳۴۵۲).

[۳] مسند أحمدبن حنبل،( مسندجابر بن عبدالله الأنصاريؓ ،۵/ ۱۲۹،رقم:۱۴۷۱۴).

[۴] مسند عبدبن حميد ،(من مسند جابربن عبداللهؓ،۳۱۸،رقم:۱۰۴۰).

[۵] مصنف لابن أبي شيبة ،(باب ما جاء في قرائة ﴿الم تنزيل﴾ و﴿ تبارك﴾ وما قالوا فيها،۳۰۴۳۵).

[۶] مختصر قيام الليل ،(باب ماجاء في فضل قراءة تبارك الذي بيده الملك ،۱۶۱).

میں أبومعاویۃ،"شعب الإیمان للبیهقي "[1] اور "إتحاف الخیرة المهرة"[2] میں معتمر.

حافظ أبونعیم الأصبہانیؒ نے "حلیة الأولیاء "[3] میں اس روایت کولیث سے نقل کرنے والوں میں فُضیل بن عَیاض، أبوبکرابن عیّاش، ابن حی، مندل، أبوالأحوص، حفص بن غیاث اور عبدالسلام بن حرب کا بھی ذکر کیا ہے۔

**امام ترمذیؒ کی سند میں موجود راوی لیث کا متابع:**

ترمذیؒ کی روایت میں لیث، أبوالزبیر سے اس روایت کے ناقل ہیں،"مستدرك حاكم"[4] اور "فضائل القرآن للقاسم بن سلام"[5] میں أبوخیثمۃ زهیر بن معاویہ نے أبوالزبیر سے نقل روایت میں لیث کی متابعت کی ہے۔

حاکمؒ کی روایت ملاحظہ ہو:"حدثنا جعفر بن محمد بن نصير الخواص ،ثنا الحارث بن أبي أسامة،ثنا أبوالنصر هاشم بن القاسم ،ثنا أبوخثيمة زهيربن معاوية قال:قلتُ لأبي الزبير :أسمعتَ أنّ جابراً يذكر أنّ النبي ﷺ كان لاينام حتى يقرأ ﴿الم تنزيل السجدة﴾ و﴿تبارك الذي بيده الملك﴾فقال أبوالزبير :حدثنيه صفوان أو أبوصفوان .هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرّجاه لأنّ مداره على حديث ليث بن أبي سليم عن أبي الزبير".

حافظ ذہبیؒ نے بھی "التلخیص "[6] میں "مستدرك " کی روایت کو "على شرط مسلم " کہا ہے۔

**قلت [ الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّه حديث صحيح كما قال الحاكم ووافقه الذهبي.**

---

[1] شعب الإيمان للبيهقي ،(٤/ ٩١،رقم:٢٢٢٨).

[2] إتحاف الخيرة المهرة،(كتاب التفسير،سورة السجدة وفضلها،رقم: ٥٧٨٤).

[3] حلية الأولياء،(٨/ ١٢٩،الفضيل بن عيّاض).

[4] مستدرك حاكم ،(٢/ ٤٤٦،رقم: ٣٥٤٥،تفسير سورة السجدة).

[5] فضائل القرآن ،(باب فضل تنزيل السجدة ويسين ،ص: ٢٦٠).

[6] التلخيص،(المصدر السابق).

# سورہ اخلاص کی فضیلت

قال الإمام سلم في "صحيحه" [1]:"وحدثني زُهير بن حرب ومحمد بن بشار.قال زهير حدثنا يحيى بن سعيد عن شعبة عن قتادة عن سالم بن أبي الجعد عن معدان بن أبي طلحة عن أبي الدرداءؓ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال:"أيعجز أحدُكم أن يقرأ في ليلة ثلث القرآن؟ قالوا: وكيف يقرأ ثلث القرآن؟ قال: قل هو الله أحد تعدل ثلث القرآن".

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "بھلا تم میں کوئی اس سے عاجز ہے کہ ہر شب میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟"۔صحابہ ؓ نے عرض کیا: (ایک شب میں) تہائی قرآن کیسے پڑھا جا سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قل هو الله أحد تہائی قرآن کے برابر ہے۔

---

[1] الصحيح لمسلم، (رقم: ۸۱۱).

# علمی فہارس

- ❖ فہرستِ آیات
- ❖ فہرستِ احادیث
- ❖ فہرستِ رواۃ
- ❖ فہرستِ مراجع

# فہرستِ آیات

# فہرستِ احادیث وآثار

# فہرستِ رُواۃ

| | |
|---|---|
| أبان بن صَمعة | تعديل ..........۲۸۷ |
| شيخ تمام الرازي أبوالحسين إبراهيم بن أحمد بن الحسن | لم أجده.........۱۲۷ |
| إبراهيم بن الحَكم بن أبان العدني | جرح............۳۱۹ |
| إبراهيم بن طَهْمَان الخُرَاسانِيّ أبوسعيد | تعديل ..........۱۱۶ |
| إبراهيم بن مهاجر بن مسمار المدني | جرح............۳۰۹ |
| إبراهيم بن هشام بن يحيى بن يحيى بن قيس الغساني | اختلف فيه ......۱۴۸ |
| أبوعبدالله أحمد بن بشر بن حبيب الصوري | لم أجده.........۱۲۷ |
| أحمد بن الحارث الغسّاني (ويعرف بالغنوي) | جرح............۱۰۲ |
| أحمد بن حفْص بن عبدالله بن راشد السُلَمِيّ النَيْسَابوريّ | تعديل ..........۱۱۵ |
| أحمد بن محمد بن نافع الطحان المصري | لم أجده.........۱۹۸ |
| إسحاق بن إبراهيم بن مخلد الحَنظَلي | تعديل ..........۲۲۶ |
| إسماعيل بن رافع بن عويمر الأنصاري | جرح............۲۲۷ |
| إسماعيل بن عبيدالله بن أبي المهاجر المخزومي الدِمَشْقِي | تعديل ..........۲۱۸ |
| إسماعيل بن محمد بن إسماعيل الصفّار الملحي | تعديل ..........۳۲۷ |
| أسود بن ثعلبة الكندي الشامي | مجهول .........۲۶۴ |
| أيّوب بن أبي تميمة كيسان السّخْتِيَاني | تعديل ..........۳۲۸ |
| بحربن كَنِيز أبوالفضل السَّقَّاء الباهلي | جرح............۲۳۰ |

| | |
|---|---|
| أبوصالح باذام يا باذان مولى ام هانيؓ | اختلف فيه ........٤٨ |
| جرير بن عبد الحميد بن قُرْط | تعديل ...........٢٩٢ |
| أبوبشر جعفربن أبي وَحشيّة إياس اليشكري | تعديل ...........٢٢٣ |
| أبو جعفر الباقر | تعديل ...........١٧٨ |
| أبي الطيب الحربي | جرح ............٢٢٤ |
| حسن بن الحُسَين العرني الكوفي | جرح ............١٧٨ |
| الحسن بن عمارة | جرح ............١٢٠ |
| أبوالمليح الحسن بن عمر الرِقّيّ | تعديل ...........٢٤٣ |
| الحُسين بن علي بن الوليد الجعفي | تعديل ...........٢٨٦ |
| حصين بن مالك الفَزَارِي | جرح ............٦٠ |
| حفص بن عمر بن ميمون العدني الملَقّب فرْخ | جرح ............٣٤٩ |
| جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن عليؓ | تعديل ...........١٧٨ |
| حفص بن عبدالله بن راشد السُلَمِيّ أبوعمروالنيسابوري قاضيها | تعديل ...........١١٦ |
| حكم بن أبان العدني أبوعيسى | تعديل ...........٣١٩ |
| أبومطيع الحكم بن عبدالله البَلْخِي | جرح ............٣٠٣ |
| حمّاد بن عمرو أبو اسماعيل النّصيبيّ | جرح ............٣٣١ |
| حمزة بن عمارة بن حمزة | لم أجده.........٢٢٢ |
| أبوالحسين بن بِشْران | سكت عليه السُبكي ٣٢٦ |
| الخَليل بن مُرّة الضُبَعي البصري | جرح ............٣٢٧ |

| | |
|---|---|
| داؤد بن راشد الطّفاوي | اختلف فيه ......٢١٦ |
| دِرْباس بن دجاجة | مجهول ...........٥٥ |
| زائدة بن قُدامة أبوالصلت الثَقَفي | تعديل ...........٢٨٧ |
| زاذان أبوعمر الكِندي البَزّار | تعديل ..............٦٩ |
| زبان بن فائد | جرح............١٩٥ |
| زَمَعَة بن صالح الجَنَدي | جرح...............٥٥ |
| زياد بن خيثَمة | تعديل ...........٣٢٩ |
| زيد بن أبي أنيسة أبوأسامة الرهاوي شيخ الجزيرة | تعديل ...........١٦٨ |
| سَعدان بن نَصْر البغدادي | تعديل ...........٣٢٧ |
| سليمان بن أحمد الواسطي | جرح...........٢٨٨ |
| أبوالربيع سليمان بن داؤد العتكي | تعديل ...........٢٩٢ |
| سَلَمة بن شَبيب أبو عبدالرحمن النيسابوري | تعديل ...........٣٢٠ |
| سويد بن عبدالعزيز | جرح..............٤٨ |
| سهيل بن أبي حزم أخو حزم القُطَعي البصري | اختلف فيه ......١٠٥ |
| شجاع بن الوليد بن قيس | تعديل ...........٣٢٩ |
| شعبه بن الحجاج بن الوَرْد العَتَكِي | تعديل ...........١٨٥ |
| شهربن حَوشب الأشعري | اختلف فيه ......٢٨٧ |
| صالح بن أبي الأسود | جرح............١٧٧ |
| صالح بن بشير المري | جرح..............٥٦ |

| | |
|---|---|
| صالح بن عبيد الله مولى بني هاشم أبو الفضل | تعديل ..........۲٤۳ |
| صَدَقة بن أبي عمران الكُوفي قاضي الأهواز | تعديل ............٦٨ |
| طلحة بن مصرّف بن عمروبن كعب اليامي | تعديل ..........١٦٠ |
| عبدالله بن زيد بن عمروالجَرْميّ أبو قِلابة البصري | تعديل ..........٣٢٨ |
| عبدالله بن عبدالرحمن بن جابرالأزدي | تعديل ..........٢٢٦ |
| عبدالرحمن بن غَنْم الأشعري | تعديل ..........٢٢٦ |
| أبي المغيرة عبد القدوس بن الحجاج | تعديل ..........٢٦٧ |
| عبيدالله بن عبدالله بن المنكدر | تعديل ..........٢٠٠ |
| عطاء بن أبي رَباح | تعديل ..........٣٣٠ |
| عَلْقَمة بن مَرثَد الحَضْرَميّ أبوالحارث الكوفي | تعديل ............٦٨ |
| أبوحفص عُمربن سَهل بن مروان المازنيي البصري | تعديل ..........٢٠٠ |
| عمروبن أبى قيس الرازى الأزرق | اختلف فيه ......١٤١ |
| أبو إسحاق عمروبن عبدالله بن عبيد السبيعي | تعديل ..........١٦٨ |
| عمر بن طلحة الليثي | جرح ............٢٢٧ |
| عُمر بن نَبْهان العَبدي ويقال الغُبَري البَصْرِي | جرح ............١١٩ |
| غَسّان بن عُبيدالموصلى الأزدى | اختلف فيه ......٢٨٤ |
| الفضل بن المختار | جرح ............٢٤١ |
| فيض بن وثيق بن يوسف ثقفى البصري | اختلف فيه ......١٩١ |
| كثير بن سليم الضبي | جرح ............١٤٠ |

| | |
|---|---|
| كثير بن عبدالله الأُبُلّي البَصْري | جرح............١٤٠ |
| أبوعبدالله محمد بن إبراهيم بن العلاء الدمشقي | جرح............٤٨ |
| ليث بن أبي سليم بن زُنيم | جرح............١٦٠ |
| أبوبكر محمد بن أحمد بن دَالوَيْه الدّقّاق | لم أجده.........١١٥ |
| أبو إسماعيل محمدبن إسماعيل بن أبي فديك | تعديل ...........٢٠٠ |
| محمد بن بكر بن عثمان البُرساني | تعديل ...........٦٨ |
| محمد بن جابان الجُندَيْسابوري | لم أجده.........٢٩٥ |
| محمدبن جُحادة الكوفيّ | تعديل ...........٣٣٠ |
| محمد بن حسن بن أبي يزيد همداني | جرح............١٧٣ |
| أبوالحسَن محمد بن الحُسين بن داؤد العَلَوِي | لم أجده.........١١٥ |
| محمد بن حميد بن حيان الرازي | اختلف فيه ......١٣٣ |
| محمد بن عبدالرحمن الجدعاني | اختلف في تعيينه٣١٧ |
| محمد بن عبدالرحمن أبوغرارة | اختلف في تعيينه٣١٧ |
| محمد بن الفَرُّخان | جرح............٢٣١ |
| محمد بن كعب القرظي أبوحمزة | تعديل ...........١١٦ |
| محمد بن معمر بن ناصح أبو مسلم الذهلي | سكت عليه الذهبي٢٩٢ |
| محمد بن هاشم بن سعيد البَعلبكّي القرشي | تعديل ...........٢٢٦ |
| محمد بن يحيى التميمي | لم أجده.........١٢٧ |
| محمد بن يزيد بن سنان الجزَري أبوعبدالله بن أبي فروة الرَّهاوي | جرح............١٦٨ |

| | |
|---|---|
| محمد بن يونس بن موسى بن سليمان الكُديمي | جرح ............۲۱۳ |
| محمود بن غيلان المَروزي أبوأحمد | تعديل ...........۲۹۵ |
| موسى بن عُبَيده بن نَشِيط الرَّبَذِيّ | جرح ............۱۱٦ |
| أبو محمد | مجهول ...........٦٠ |
| مخارق بن عبدالرحمن | لم أجده.........۱۷۷ |
| أبونُضَيرة مسلم بن عُبيدالواسطي | تعديل ...........۲۸۹ |
| مصعب بن سعد بن أبي وقاص | تعديل ...........۱٦٠ |
| مُعَمّر بن سليمان الرَقِيّ أبو عبدالله | تعديل ...........۳۲۷ |
| مقاتل بن حيان أبو بسطام | تعديل ...........۳۰٤ |
| مقاتل بن سليمان أبو الحسن البلخي | جرح ............۳۰٤ |
| منصور بن معتمر أبو عتاب الكوفي | تعديل ...........۲۹۲ |
| أبوأيوب ميمون بن مهران الجزري | جرح ............۲٤۲ |
| نهشل بن سعيد بن وردان الورداني | جرح ............۳۳٤ |
| نوح بن أبي مريم أبوعصمة المروزي | جرح ............۳٥۲ |
| الوليد بن جميل الفلَسْطييني | تعديل ...........۲۹٦ |
| وليد بن شُجاع بن الوليد بن قيس الشكوني | تعديل ...........۳۲۹ |
| هارون أبومحمد | جرح ............۳۰۱ |
| أبومُعاويه هُشيم بن بَشير السلمي الواسطي | تعديل ...........۲۲۲ |
| يزيد بن أبي زياد | مجهول .........۲٥۲ |

# مصادراورمراجع

یہ فہرست حروفِ تہجی کے مطابق تیار کی گئی ہے، البتہ جن کتابوں کے شروع میں ''الف لام'' آتا ہے، حروفِ تہجی میں اِن حروف کا اعتبار نہیں کیا گیا ہے، نیز اگر کسی کتاب کے دو نسخے زیرِ استعمال رہے ہیں تو ان ہر ایک کی علیحدہ تعیین کی گئی ہے۔


● –الإبانة الكبرى: للعلامة عبيد الله بن محمد بن محمد أبي عبد الله العكبري المعروف بابن بطة(٣٠٤هـ/٣٨٧هـ) ت: رضا معطي وعثمان الأثيوبي وغيرهما، دار الراية ـ الرياض.

● –اتّحاف السَّادة المُتَّقين بشَرْح إحياء علوم الدين: للعلاّمة السيَّد محمّد بنْ محمّد الحُسَيْنِي الزَّبِيْدِي الشهير بمُرْتَضَى(١١٤٥هـ/١٢٠٥هـ)، دار الكتب العلمية ــ بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٢٦هـ.

● –اتحاف الخِيَرَةُ المَهَرَة بزَوَائِد المسَانيد العَشْرة: للإمام أحمد بن أبي بكْر بن إسماعيل البُوصِيري(٧٦٢هـ/٨٤٠هـ)، ت: أبوتميم ياسربن إبراهيم، دار الوطن للنشر ـ الرياض، الطبعة الأولى ١٤٢٠هـ.

● –اتحاف الخِيَرَةُ المَهَرَة بزَوَائِد المسَانيد العَشْرة: للإمام أحمد بن أبي بكْر بن إسماعيل البُوصِيري(٧٦٢هـ/٨٤٠هـ)، تحقيق: للعلامة أبي عبد الرحمن عادل بن سعد و أبي إسحاق السيّد بن محمود بن إسماعيل، مكتبة الرُشد ـ الرياض الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.

● –الإتقان في علوم القرآن: للعلامة جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضيري السُيوطي (٨٤٩هـ/٩١١هـ)، مطبعة حجازي ـ قاهرة.

●–إتْقَان مايَحْسُنُ مِنَ الأخْبَار الوَارِدَة على الألْسُن :للعلاّمة نجم الدّين محمد بن محمد بن محمد الغَزّي(٩٩٧هـ/١٠٦١هـ)،ت:الدكتور يحيى مُراد،دار الكتب العلمية ـ بيروت، الطبعة الأولى ٢٠٠٤هـ.

●–الآثار المرفوعة في الأخبار الموضوعة:للعلامة أبي الحسنات محمد عبد الحي بن محمد عبد الحليم اللكنوي(١٢٦٢هـ/١٣٠٤هـ)، دار الكتب العلمية ـ بيروت.

●–الأحاديث المختارة: للحافظ محمد بن عبد الواحد بن أحمد بن عبد الرحمن المقدسي أبي عبد الله(٥٦٧ هـ/٦٤٣هـ)،د.عبد الله بن عبد الملك بن دهيش،دار خضر ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٢١هـ.

●–أخبار مكة:للعلامة محمد بن إسحاق بن العباس الفاكهي(٢٧٢هـ)،ت:عبد الملك عبد الله دهيش،دار خضر ـ بيروت،الطبعة الثانية ١٤١٤هـ.

●–أخبار أصبهان:للحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصفهاني (٣٣٦هـ/٤٣٠هـ)،طبع في مدينة ليدن المحروسة بمطبة بريل ١٩٣٤م.

●–أخلاق حملة القرآن:للعلامة محمد بن حسين بن عبد اللهأبي بكر الآجري(٣٦٠ هـ)،ت:أحمد شِهَّاتة الاسكندري،دار الصفا والمروة بالاسكندرية،الطبعة الأولى ١٤٢٦هـ.

●–الأذكار:للعلامة محي الدين يحيى بن شرف بن مري النَوَوِي (٦٣١هـ/٦٧٦هـ)،دار الفكر ـ بيروت،الطبعة ١٤١٤هـ.

●–الإرشاد في معرفة علوم الحديث:للعلامة الخليل بن عبد الله بن أحمد الخليلي(٣٤٦هـ) ت:د.محمد سعيد عمر إدريس،الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.

●–الإستيعاب في معرفة الأصحاب :للإمام أبي عمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر

القرطبي النَمَري(٣٦٨هـ/٤٦٣هـ)،ت:علي محمد البجاوي، دار الجليل ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤١٢هـ.

●–الإستيعاب في معرفة الأصحاب :للإمام أبي عمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر القرطبي النَمَري(٣٦٨هـ/٤٦٣هـ)،ت:عادل مرشد، دار الأعلام ـ عمان،الطبعة الأولى ١٤٢٣هـ.

●– أسد الغابة في معرفة الصحابة:للعلامة أبي الحسن عز الدين ابن الأثير الجَزَرِي(٥٥٥هـ/٦٣٠هـ) الشيخ علي محمد المعوض و الشيخ أحمد الموجود،دارالكتب العلمية ـبيروت.

●–أسد الغابة في معرفة الصحابة:للعلامة أبي الحسن عز الدين ابن الأثير الجَزَرِي(٥٥٥هـ/٦٣٠هـ)،ت:عادل أحمد الرفاعي،دار إحياء التراث العربي ـبيروت،الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.

●–الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة:للملاّ علي بن سلطان الهَرَوِي القاري (١٠١٤هـ)،محمد بن لطفي، المكتب الإسلامي ـ بيروت،الطبعة الثانية ١٤٠٦هـ.

●–الأسماء والصفات:للحافظ أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي(٣٨٤هـ/٤٥٨هـ)،ت:عبد الله بن محمد الحاشدي،مكتبة السوادي ـ جدة.

●–أسنى المطالب في أحاديث مختلفة المراتب:للعلاّمة محمد بن درويش بن محمد الحُوت(١٢٠٣هـ/١٢٧٧هـ)، دار الكتب العلمية ـ بيروت.

●–الإصابة في تَمْيِيزِ الصحابة:للحافظ أحمد بن علي بن حجرأبي الفضل العَسْقَلاني(٧٧٣هـ/٨٥٢هـ)، دارالكتب العلمية ـ بيروت.

●–إعلام الموقّعين:للعلامة محمد بن أبي بكر بن أيوب أبي عبد الله المعروف بابن قيم

الجوزية(٦٩١ھ/٧٥١ھ)،ت:أبو عبيدة مشهور بن حسن،دار ابن الجوزي ـ المكة المكرمة،الطبعة الأولى ١٤٢٣ھـ.

●-الإكمال في رفع الإرتياب عن المُؤتَلِف والمُختَلِف في الأسماء والكنى والأنساب:للحافظ أبي نصر علي بن هبة الله الشهير بابن ماكولا(٤٢١ھ/٤٧٥ھ)،تحقيق:الأستاذ نايف العباس، دار الكتاب الإسلامى ـ القاهرة.

●-إكمال تهذيب الكمال: للعلامة أبي عبد الله علاء الدين مُغْلَطَاي بن قليج البكجري المصري الحنفي(٦٨٩ ھ / ٧٦٢ھ):ت:أبو عبد الرحمن عادل بن محمد و أبومحمد أسامة بن إبراهيم،الفاروق الحديثية ـ القاهرة،الطبعة ١٤٢٢ ھـ .

●-الأنساب:للإمام أبي سعد عبد الكريم بن محمد بن منصور السَّمْعَاني(٥٠٦ھ/٥٦٢ھ)، تحقيق: محمد عبدالقادر عطا،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤١٩ھ.

●-البَحْرُ الزَّخَّار المعروف بمسند البزّار :للحافظ أبي بكر أحمد بن عَمرو بن عبد الخالق العَتَكِي البزَّار(٢٩٢ھ)،ت: محفوظ الرحمن زين الله،مكتبة العلوم والحكم ـ المدينة المنورة،الطبعة ١٤٠٩ھ.

●-بحر الفوائد المسمّى بمعاني الأخبار:للعلامة محمد بن إبراهيم بن يعقوب الكلاباذي(٣٨٠ھ)،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة ١٤٢٠ھـ.

●-البداية والنهاية :للحافظ أبي الفداء إسماعيل بن كثير(٧٠٠ھ /٧٧٤ھ)، تحقيق: رياض عبد الحميد مراد، دارابن كثيرـ بيروت، الطبعة الأ ولى ١٤٢٨ھ.

●-البدع والنهي عنها:للعلامة محمد بن الوضّاح القرطبي(١٩٩ھ/٢٨٦ھ)،ت:محمد أحمد دهمان،دار الصفا ـ القاهرة،الطبعة الأولى ١٤١١ھـ.

●– البُرهان في علوم القرآن:للإمام بدر الدين أبي عبد الله محمد بن عبد الله بن بهادر الزَرْكَشِي(٧٤٥هـ/ ٧٩٤هـ)، ت: محمد أبو الفضل إبراهيم، دارالتراث ـالقاهرة.

●–بستان الواعظين ورياض السامعين:للإمام أبي الفَرَج عبد الرحمن بن علي بن الجَوزِي القُرَشِي(٥٠٩هـ/٥٩٧هـ)،ت:أيمن البحيري،مؤسسة كتب الثقافية ـ بيروت،الطبعة الثانية ١٤١٩هـ.

●–بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث(١٨٦هـ/٢٨٢هـ):للحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي(٧٣٥هـ/٨٠٧هـ)،ت:د. حسين أحمد صالح الباكري،مركز خدمة السنة والسيرة النبوية ـ المدينة المنورة،الطبعة ١٤١٣هـ.

●–تاريخ الإسلام:للإمام أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايَماز الذهبي(٦٧٣هـ/٧٤٨)،ت:مصطفى عبد القادر عطا،دار الكتب العلمية ـ بيروت، الطبعة الأولى ٢٠٠٥هـ.

●–تاريخ أصبهان:للحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني(٣٣٦هـ/٤٣٠هـ)، دارالكتاب الإسلامى ـ القاهرة.

●–تاريخ بغداد:للحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي(٣٩٢هـ/٤٦٣هـ)، ت: الدكتور بشّار عوّاد معروف،دار الغرب الإسلامي ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٢٢هـ.

●–تاريخ دِمَشْق:للحافظ أبي القاسم علي بن الحسن بن هبة الله بن عبد الله المعروف بابن عساكر(٤٩٩هـ/٥٧١هـ)، ت:محبّ الدين أبو سعيد عمر بن غرامة العَمروي،دارالفكر ـ بيروت،الطبعة ١٤١٥هـ.

●–التاريخ الكبير:للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم الجُعْفِي

البخاري(١٩٤هـ/٢٥٦هـ)،ت:مصطفى عبد القادر عطا، دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الثانية ١٤١٩هـ.

● –التاريخ الصغير:للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم الجُعْفِي البخاري (١٩٤هـ/٢٥٦هـ)،ت:محمود إبراهيم زايد،دار المعرفة ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٦هـ.

● –التبصرة:للإمام أبي الفَرَج عبد الرحمن بن علي بن الجَوزي القُرَشِي (٥٠٩هـ/٥٩٧هـ)،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٦هـ.

● –تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي:للعلامة أبي العلي محمد عبد الرحمن بن عبد الرحيم المباركفوري(١٣٥٣هـ)، ت:عبدالوهاب عبداللّطيف، دارالفكر ـ بيروت.

● –تحفة الذاكرين:للعلامة للعلامة محمد بن علي بن محمد الشَوْكَانِي(١١٧٣هـ/١٢٥٠هـ)،دار القلم ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٩٨٤م.

● –تحفة الذاكرين:للعلامة للعلامة محمد بن علي بن محمد الشَوْكَانِي(١١٧٣هـ/١٢٥٠هـ)،ت:سيد إبراهيم وعلي حسن وإبراهيم المصري،دار الحديث القاهرة،الطبعة ١٤٢٥هـ.

● –التحقيق في أحاديث الخلاف:للإمام أبي الفَرَج عبد الرحمن بن علي بن الجَوزِي القُرَشِي(٥٠٩هـ/٥٩٧هـ)، تحقيق:مسعد عبدالحميد محمدالسعداني،دارالكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤١٥هـ.

● –تحقيق المقال في تخريج أحاديث فضائل الأعمال:للعلامة لطيف الرحمن البهرائجي القاسمي،مكتبة الحرمين ـ دبي،الطبعة الأولى ١٤٢٥هـ.

● –التدوين في تاريخ قزوين:للمؤرخ عبد الكريم بن محمد

الرافعي القزويني(۵۵۷ھ/۶۲۳ھ)، ت:عزيز الله العطاردي، دار الكتب العلمية۔ بيروت،الطبعة ۱۴۰۸ھ.

●–التذكرة في الاحاديث المُشْتَهَرَة:للإمام بدر الدين أبي عبد الله محمد بن عبد الله بهادرالزَرْكَشِي(۷۴۵ھ/۷۹۴ھ)،ت:مصطفى عبدالقادر عطا، دارالكتب العلمية۔ بيروت،الطبعة ۱۴۰۶ھ.

●–تذكرةالموضوعات:تاليف علامه محمد طاهر بن علي فتني(۹۱۰ھ/۹۸۶ھ)، كتب خانه مجيديه۔ ملتان، پاكستان.

●–التدوين في تاريخ قزوين:للمؤرخ عبد الكريم بن محمد الرافعي القزويني(۵۵۷ھ/۶۲۳ھ)، ت:عزيز الله العطاردي، دار الكتب العلمية۔ بيروت،الطبعة ۱۴۰۸ھ.

●–الترغيب والترهيب:للحافظ عبدالعظيم بن عبد القوي المنذري(۵۸۱ھ۔ ۶۵۶ھ)، دار ابن حزم۔ بيروت، الطبعة الاولىٰ ۱۴۲۲ھ.

●–الترغيب والترهيب:للحافظ عبدالعظيم بن عبد القوي المنذري(۵۸۱ھ۔ ۶۵۶ھ)، تحقيق:أبو عبيدة مشهور بن حسن آل سلمان، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع۔ رياض،الطبعة ۱۴۲۴ھ.

●–الترغيب والترهيب: للحافظ عبدالعظيم بن عبد القوي المنذري(۵۸۱ھ۔۶۵۶ھ)، ت: إبراهيم شمس الدين ،دار الكتب العلمية۔ بيروت،الطبعة الأولى ۱۴۱۷ھ.

●–تفسير ابن أبي حاتم: للعلامة عبد الرحمن بن محمد أبي حاتم الرازي(۲۴۰ھ/۳۲۷ھ) ،ت:أسعد محمد الطيب،مكتبة نزار مصطفى الباز۔ الرياض،الطبعة الأولى ۱۴۱۷ھ.

● —تفسير ابن كثير: للحافظ أبي الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي (٧٠٠هـ/٧٧٤هـ)، ت: سامي بن محمد سلامة، دار طيبة ـ الرياض، الطبعة الثانية ١٤٢٠هـ.

● —تفسير ابن كثير: للحافظ أبي الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي (٧٠٠هـ/٧٧٤هـ)، ت: جماعة من المحققين، مؤسسة قرطبة ـ القاهرة، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ.

● —تفسير روح البيان: للعلامة إسماعيل حقي بن مصطفى الإستانبولي (١١٢٧هـ)، دار إحياء التراث العربي ـ بيروت.

● —تفسير الفخر الرازي المشهور بالتفسير الكبير ومفاتيح الغيب: للعلامة محمد بن عمر بن الحسين الرازي الشافعي المعروف بالفخر الرازي (٥٤٤هـ/٦٠٤)، دار إحياء التراث العربي ـ بيروت.

● —تفسير القرطبي: للعلامة أبي عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري القرطبي (المتوفى ٦٧١هـ)، دار الكتب المصرية ـ القاهرة، الطبعة الثانية ١٣٨٤هـ.

● —تفسير مظهري: للعلامة محمد ثناء لله العثماني المظهري (١٣٦٧هـ)، دار إحياء التراث العربي ـ بيروت، الطبعة ١٤٢٥هـ.

● —التقريب: للحافظ أحمد بن علي بن حجر أبي الفضل العسقلاني (٧٧٣هـ/٨٥٢هـ)، ت: محمد عوّامة، دار الرشيد ـ سؤريا، الطبعة الرابعة ١٤١٨هـ.

● —التلخيص الحَبِير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير: للحافظ أحمد بن علي بن حجر أبي الفضل العسقلاني (٧٧٣هـ/٨٥٢هـ)، ت: أبو عاصم حسن بن عباس بن قطب، مؤسَّسَة قرطبة ـ مصر، الطبعة الأولى ١٤١٦هـ.

● —تلخيص كتاب الموضوعات: للإمام أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن

عثمان بن قايَماز الذَهَبي(٦٧٣هـ/٧٤٨)،ت:عبد الرحمن محمد عثمان،المكتبة السلفية بالمدينة المنورة،الطبعة ١٣٨٦هـ.

●–تلخيص كتاب الموضوعات:للإمام أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايَماز الذَهَبي(٦٧٣هـ/٧٤٨)،ت:أبو تميم ياسربن إبراهيم بن محمد، مكتبة الرشد ـ الرياض،الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.

●–تلخيص المستدرك على الصحيحن(على ذيل المستدرك):للإمام أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايَماز الذهبي (٦٧٣هـ/٧٤٨)، ت:مصطفى عبد القادر عطا،دارالكتب العلمية ـ بيروت،الطبعةالثانية ١٤٢٢هـ.

●–التمهيد:للإمام أبيْ عمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر القرطبي النَمَري (٣٦٨هـ/٤٦٣هـ)،ت:مصطفى بن أحمد العلوي و محمد عبد الكبير البكري،مؤسسة القرطبة ـ القاهرة.

●–تنبيه الغافلين :للعلامة أبي الليث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراهيم السمر قندي(٣٧٣هـ)، إشاعت إسلام كتب خانه محله جنگي ـ پشاور ـ پاكستان.

●–تنزيه الشريعة المرفوعة عن الأحاديث الشنيعة الموضوعة:للعلامة أبي الحسن علي بن محمد بن عَرّاق الكتاني(٩٠٧هـ/٩٦٣هـ)، ت:عبد الوهاب عبد اللطيف و عبد الله محمد الصديق،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الثانية ١٤٠١هـ.

●–توضيح المُشْتَبِه في ضبط أسماء الرواة وأنسابهم وألقابهم وكناهم:للعلامة شمس الدين محمد بن عبد الله بن محمد القَيسِي الدِمشقي(٧٧٧هـ/٨٤٢هـ)،ت:محمد نعيم العرقسوسي،مؤسسة الرسالة ـ بيروت.

●–التهجد وقيام الليل:للعلامة عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان ابن أبي الدنيا

القرشي (٢٠٨هـ/٢٨١هـ)،ت:مصلح بن جزاء،مكتب الرشد ـ الرياض،الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.

●—تهذيب الكمال في أسماء الرجال:للحافظ جمال الدين أبي الحجاج يوسف المِزّي(٦٥٤هـ/٧٤٢هـ)،ت:الشيخ أحمد علِيّ عبيد وحسن أحمد آغا،دار الفكر ـ بيروت،الطبعة ١٤١٤هـ.

●—تهذيب الكمال في أسماء الرجال:للحافظ جمال الدين أبي الحجاج يوسف المِزّي (٦٥٤هـ/ ٧٤٢هـ)،ت:د.بشارعود المعروف،مؤسسة الرالة ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤١٣هـ.

●—تهذيب التهذيب:للحافظ أحمد بن علي بن حجرأبي الفضل العسقلاني (٧٧٣هـ/٨٥٢هـ)،ت:إبراهيم زيبق وعادل مرشد،مؤسَّسَة الرسالة ـ بيروت،الطبعة ١٤١٦هـ.

●—التَيسِير بشرح جامع الصغير:للعلامة محمد عبد الرؤف بن تاج العارفين المُنَاوي(٩٥٢هـ/١٠٣١هـ)،مكتبة الإمام الشافعي ـ الرياض،الطبعة الثالثة ١٤٠٨هـ.

●—جامع الأحاديث (الجامع الصغير وزوائده والجامع الكبير):للعلامة جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضيري السُيوطي (٨٤٩هـ/٩١١هـ)، تحقيق:عباس أحمد صقر و أحمد عبد الجواد،دار الفكر ـ بيروت، الطبعة ١٤١٤هـ.

●—جامع الأصول من احاديث الرسول ﷺ:للعلامة أبي السعادات المبارك بن محمد بن محمد بن عبد الكريم الشيباني الجَزَرِي (٥٤٤هـ/٦٠٦)،ت: محمد حامد الفقي،إحياء التراث العربي ـ بيروت، الطبعة الرابعة ١٤٠٤هـ.

●—الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع للحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي(٣٩٢هـ/٤٦٣هـ) ت:أبو عبد الرحمن صلاح بن محمد،دار الكتب العلمية ـ بيروت ،الطبعة ١٤١٧هـ .

●—الجامع لأحكام القرآن(تفسير قرطبي):للعلامة محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح

الأنصاري القرطبي(٦٧١هـ)،ت:أحمد البردوني و إبراهيم أفطيش،دار الكتب المصرية ـ القاهرة،الطبعة الثانية ١٣٨٤هـ.
●-الجامع الصغير في أحاديث البشير النذير: للعلامة جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضيري السُيوطي (٨٤٩هـ/٩١١هـ)،دار الفكر ـ بيروت.
●-الجَدُّ الحَثِيث في بيان ما ليس بحديث:للعلامة أحمد بن عبد الكريم الغزّي العامري(١١٤٣هـ)،ت:فواز أحمد زمرلي،دار ابن حزم ـ بيروت.
●-الجرح والتعديل:للعلامة عبد الرحمن بن محمد أبي حاتم الرازي(٢٤٠هـ/٣٢٧هـ)، ت:مصطفى عبد القادر عطا،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٢٢هـ.
●-الجواهر الحِسَان في تفسير القرآن(تفسير الثَعَالَبِي):للإمام عبد الرحمن بن محمد بن مخلوف أبي زيد الثعالبي المالكي(٧٨٦هـ/٨٧٥هـ)، ت: الدكتور عبدالفتاح أبو سنّة، إحياء التراث العربي ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.
●-الحاوي للفتاوى:للعلامة جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضيري السُيوطي (٨٤٩هـ/٩١١هـ)،ت:عبد اللطيف حسن،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة ١٤٢١هـ.
●-حلية الأولياء وطبقات الأصفياء:للحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصفهاني(٣٣٦هـ/٤٣٠هـ)، دار الكتب العلمية ـ بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٩هـ.
●-خلق أفعال العباد: للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم الجعفي البخاري(١٩٤هـ/٢٥٦هـ)،مؤسسة الرسالة ـ بيروت،الطبعة الثالثة ١٤١١هـ.
●-الدر المنثور:للعلامة جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضيري السُيوطي (٨٤٩هـ/٩١١هـ) ،ت:عبد الله بن عبد المحسن التركي،مركز هجر ـ

القاهرة،الطبعة الاولى ١٣٢٤ه.

●–الدُرَرُ الكامنة في أعيان الما ئة الثامنة:للحافظ أحمد بن علي بن حجر أبي الفضل العسقلاني(٧٧٣ه/٨٥٢ه)،ت:الشيخ عبد الوارث محمد عليّ،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤١٨ه.

●–الدُرَرُ المُنْتشرة في الأحاديث المُشْتَهَرَة :للعلامة جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضيري السُيوطي (٨٤٩ه/٩١١ه)،ت:محمد عبد القادر عطا،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٨ه.

●–الدُرَرُ المُنْتشرة في الأحاديث المُشْتَهَرَة :للعلامة جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضيري السُيوطي (٨٤٩ه/٩١١ه)،عبد الله بن عبد المحسن التركي،مركز هجر ـ القاهرة،الطبعة الأولى ١٣٢٤ه.

●–دلائل النبوة:للعلامه إسماعيل بن محمد بن فضل بن على القُرَشي (٤٥٧ه/ ٥٣٥)، ت:محمد محمد الحداد،دار طيبة ـ الرياض.

●–دلائل النبوة:للامام أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي(٣٨٤ه/٤٥٨ه) ت:الدكتور عبدالمعطي قلعجي، دارالكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الاولىٰ ١٤٠٨ه.

●–ديوان الضعفاء والمتروكين وخلق من المجهولين وثقات فيهم لين:للحافظ أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايَماز الذَهَبي (٦٧٣ه/٧٤٨)، ت:حماد بن محمد الأنصاري،مكتبة النهضة الحديثة ـ مكة المكرمة،الطبعة الثانية ١٣٨٧هـ.

●–روح البيان :للعلامة أبي الفداء إسماعيل حقي بن مصطفى الحنفي(١١٢٧ه)، دار إحياء التراث العربي ـ بيروت.

●–روح المعاني في تفسير قرآن العظيم و السبع المثاني:للعلامة أبي الفضل شهاب

الدين السيد محمود الآلوسي البغدادي(١٢١٧هـ/١٢٧٠هـ)،إحياء التراث العربي- بيروت.

●-زاد الـمَعَاد في هَدْيِ خير العباد :للعلامةمحمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين إبن قَيِّم الجوزية(٦٩١هـ/٧٥١هـ) ت:شعيب الأرنؤوط وعبدالقادر الأرنؤوط، مؤسَّسَة الرسالة ـ بيروت، الطبعة السابعة وعشرون ١٤١٥هـ.

●-الزهد لأحمد بن حنبل:للإمام أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيبا ني(١٦٤هـ/٢١٤هـ)، دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٣هـ.

●- سلسلة الأحاديث الضعيفة وأثرها السيّئ في الأمة:للشيخ محمد نا صر الدين بن نوح الألباني(١٣٣٢هـ/١٤٢٠هـ)، مكتبة المعارف ـ الرياض، الطبعة الأولى ١٤٢٥هـ.

●-السنة:للعلامة عمرو بن أبي عاصم الضحاك بن مخلّد الشيباني(٢٠٦هـ/٢٨٧هـ)،ت:محمد ناصر الدين الألباني،المكتب الإسلامي ـ بيروت،الطبعة الثالثة ١٤١٣هـ.

●-سنن إبن ماجه :للإمام محمد بن يزيد أبي عبد الله القزوِيني(٢٠٩هـ/٢٧٣هـ)، ت: محمد فؤاد عبد الباقي، دار الفكر-بيروت.

●-سنن الترمذي:للعلامة محمد بن عيسى بن سَورة الترمذي أبي عيسى(٢٠٩هـ/٢٧٩هـ) ،ت:أحمد مخمد شمكر ومحمد فؤاد عبدالباقي وإبراهيم عطوة،مطبعة مصطفى البابي الحلبي،الطبعة الثانية ١٣٩٥هـ.

●-سنن الدارمي:للعلامة عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بهرام الدارمي(١٨١هـ/٢٥٥هـ) ،ت:حسين سليم أسد الداراني،دار المغني ـــ الرياض،الطبعة الأولى ١٤٠٧هـ.

●-السنن الكبرى للنسائي:للعلامة أحمد بن شعيب أبي عبد الرحمن الخراساني النسائي

(٢١٥هـ/٣٠٣هـ)،ت:حسن عبد المنعم،مؤسسة الرسالة ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٢١هـ.

●– السنن الكبرى للبيهقي: للحافظ أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي (٣٨٤هـ/ ٤٥٨هـ)، مجلس دائرة المعارف النظامية ـ هند،الطبعة الأولى ١٣٤٤هـ.

●–سير أعلام النُبَلَاء:للعلامة أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايَماز الذهبي(٦٧٣هـ/٧٤٨)، ت: شعيب الأرنؤوط، مؤسَّسَة الرسالة ـ بيروت، الطبعة الثانية ١٤٠٢هـ.

●–شرحُ شرحِ نُخْبَة الفِكر:للملاّ علي بن سلطان الهَرَوِي القاري(١٠١٤هـ)،قديمي كتب خانه ـ كراچی.

●– شرح الشِّفاء: للملاّ علي بن سلطان الهَرَوِي القاري(١٠١٤هـ)، ت: عبدالله محمد الخليلي، دارالكتب العلمية ـ بيروت.

●– شَرْحُ الزُرْقَاني على موطأ الإمام مالك:للعلامة محمد بن عبد الباقي بن يوسف الزُرقاني(١٠٥٥هـ/١١٢٢هـ)،المطبعة الخيرية بمصر،الطبعة ١٣١٠هـ.

●–شرح السنة:للعلامة الحسين بن مسعود بن محمد البغوي(٤٣٦هـ/ ٥١٦هـ) ،ت:شعيب الأرناؤوط ومحمد زهير الشاويش،المكتب الإسلامي ـ بيروت،الطبعة الثانية ١٤٠٣هـ.

●–شرح مشكل الآثار:للعلامة أحمد بن محمد أبي جعفر الطحاوي(٢٣٩هـ/٣٢١هـ) ،شعيب الأرنؤوط،مؤسسة الرسالة ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤١٥هـ.

●–شرح النَوَوِي على الصحيح لمسلم:للعلامة محي الدين يحيى بن شرف بن مري النَوَوِي (٦٣١هـ/٦٧٦هـ)،الطبعة المصرية بالأزهر،الطبعة الأولى ١٣٤٧هـ.

●–الشريعة: للعلامة محمد بن الحسين بن عبد الله أبي بكر الآجُرّي(٣٦٠هـ)،ت:عبد الله الدميجي،دار الوطن ـ الرياض،الطبعة ١٤٢٠هـ.

●—شُعَبُ الإيمان: للحافظ أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي(٣٨٤هـ/٤٥٨هـ)، ت: مختار أحمد الندوي، مكتبة الرشد ـ الرياض، الطبعة الاولىٰ ١٤٢٣هـ.

●—الشِفَاء بتعريف حقوق المصطفى: للعلامة قاضي أبي الفضل عياض اليَحْصُبِي(٤٧٦هـ/٥٤٤هـ)، دارالكتب العلمية ـ بيروت.

●—الجامع الصحيح للبخاري: للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم الجعفي البخاري(١٩٤هـ/٢٥٦هـ)، ت: محمد زهيربن ناصر الناصر، دار طَوقُ النَجَاة ـ بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٢هـ.

●—الجامع الصحيح للبخاري: للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم الجعفي البخاري(١٩٤هـ/٢٥٦هـ)، دار السلام ـ الرياض.

●—الجامع الصحيح لمسلم: للحافظ أبي الحُسين مسلم بن الحجّاج القُشَيْرِي النيسابوري(٢٦١هـ/٢٠٤هـ)، ت: محمد فؤاد عبد الباقي، دار الكتب العلمية ـ بيروت.

●—الصحيح لابن خُزيمة: للعلامة محمد بن إسحاق بن خزيمة السلمي أبي بكر (٢٢٣هـ/٣١١هـ)، ت: محمد مصطفى أعظمي، المكتب الإسلامي ـ بيروت، الطبعة ١٤٠٠هـ.

●—صحيح ابن حبّان بترتيب ابن بلبان: للإمام محمد بن حِبَّان بن أحمد بن أبي حاتم البُسْتِي(بعد ٢٧٠هـ/٣٥٤هـ)، ت: د. شعيب الأرنؤوط، مؤسسة الرسالة ـ بيروت، الطبعة الثانية ١٤١٤هـ.

●—الضعفاء الكبير: للعلامة أبي جعفر محمد بن عمرو بن موسى بن حماد العُقَيلي المكي(٣٢٢هـ)، ت: الدكتور عبدالمعطي أمين قلعجي، دار الكتب العلمية ـ بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٤هـ.

●—الضعفاء والمتروكين: للعلامة جمال الدين أبي الفَرَج عبد الرحمن بن علي بن محمد

ابن الجوزي(٥٠٨هـ/٥٩٧هـ)، ت:أبو الفداء عبد الله القاضي،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٦هـ.

● –طبقات الشافعية الكبرى:للحافظ تاج الدين أبي نصر عبد الوهاب بن علي بن عبد الكافي السُبكي(٧٢٧هـ/٧٧١هـ)،ت:مصطفى عبد القادر أحمد عطا،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٢٠هـ.

● –الطبقات الكبرى لإبن سعد:للحافظ أبي عبد الله محمد بن سعد بن منيع الوهري (١٦٨هـ/٢٣٠هـ)، الدكتور على محمد عمر، المكتبة الخانجي بالقاهرة، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ.

● –طبقات المحدثين بأصبهان:للعلامة عبد الله بن محمد بن جعفر بن حيان أبي محمد الأنصاري المعروف بأبي الشيخ(٢٧٤هـ/٣٦٩هـ)،ت:عبد الغفور عبد الحق حسين البلوشي،مؤسسة الرسالة ـ بيروت،الطبعة الثانية ١٤١٢هـ.

● –العاقبة في ذكر الموت:للعلامة عبد الحق بن عبد الرحمن بن عبد الله الإشبيلي أبي محمد المعروف بابن الخراط( ٥١٠هـ/٥٨١هـ) ،ت:خضر محمدج خضر، مكتبة دار أقصى ـ الكويت،الطبعة الأولى ١٤١٦هـ.

● –العُجالة في الأحاديث المسلسلة:للعلامة محمد يس بن محمد عيسى الفاداني المكي أبي الفيض(١٣٣٥هـ/١٤١٠هـ) ،دار البصائر ـ دمشق،الطبعة الثانية ١٩٨٥ء.

● –العلل المتناهية:للإمام أبي الفَرَج عبد الرحمن بن علي بن الجَوزِي القُرَشِي(٥٠٩هـ/٥٩٧هـ)،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٣هـ.

● –العِلَل ومعرفة الرجال: للإمام أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني (١٦٤هـ/٢٤١هـ)،د.وصي الله بن محمد عباس،دار الخاني ـ الرياض،الطبعة الثانية ١٤٢٢هـ.

●–العِلَل الواردة في الأحاديث النبوية: للعلامة أبي الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي الدَارَ قُطْنِي الشافعي، ت:محفوظ الرحمن زين الله، دار طيبة ـ رياض،١٤٠٥هـ.

●–عمل اليوم والليلة:للعلامة أحمد بن شعيب بن علي النسائي أبي عبد الرحمن (٢١٥هـ/٣٠٣هـ)،ت.دكتور فاروق حمادة،الطبقة الثانية ١٤٠٦.

●–عمل اليوم والليلة :للعلامة أبي بكر أحمد بن محمد الدينوري المعروف بابن السني(٣٦٤هـ)،مكتبة دار البيان ـ دمشق.

●–غريب الحديث: للإمام أبي الفَرَج عبد الرحمن بن علي بن الجَوزِي القُرَشِي(٥٠٩هـ/٥٩٧هـ)، ت:عبدالمعطي أمين قلعجي،دارالكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة ١٩٨٥ء.

●–غريب الحديث:للعلامة عبد الله بن مسلم بن قتيبة الدينوري أبي محمد (٢١٣هـ/ ٢٧٦هـ)، ت:عبد الله الجبوري،مطبعة العاني ــ بغداد،الطبقة لأولى ،الطبعة١٣٩٧هـ.

●–الفَتاوٰى الحَدِيثِيَّة:للعلامة أحمد بن محمد بن علي بن حجر الهَيْتَمِي أبي العباس (٩٠٩هـ/٩٧٤هـ)،ت:محمد عبد الرحمٰن المرعشلي،مير محمد كتب خانه ـ كراچی.

●–فتح الباري:للحافظ أحمد بن علي بن حجرأبي الفضل العسقلاني (٧٧٣هـ/ ٨٥٢هـ)، إشراف:الشيخ عبد العزيز بن عبد الله بن باز، دار المعرفة ـ بيروت،الطبعة ١٣٧٩هـ.

●–فتح القدير:للعلامة محمد بن علي بن محمد الشَوْكَانِي(١١٧٣هـ/١٢٥٠هـ)، د.عبد الرحمن عميرة،دار الوفاء ـ مصر.

●–فتح المُغيث بشرح ألْفِيَة الحديث:للعلامة شمس الدين أبي الخيرمحمد بن عبد الرحمن السخا وي(٨٣١هـ/٩٠٢هـ)، ت:عبد الكريم الخُضَير ومحمد بن عبد الله

آل فهد،مكتبة دار المنهاج ـ الرياض،الطبعة الثانية ١٤٢٨هـ.

●–فضائل الصحابة:للإمام للإمام أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني(١٦٤هـ/٢٤١هـ)،ت:وصي الله بن محمد عباس،مؤسسة الرسالة ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٣هـ.

●–فضائل القرآن:للعلامة محمد بن أيوب بن الضُريس البجلي أبي عبد الله(٢٠٠هـ/٢٩٤هـ)،ت:عروة بدير،دار فكر ـ دمشق.

●–فضائل القرآن: للحافظ أبي عبيد القاسم بن سلام الهروي الأزدي (٢٢٤هـ/ ١٥٧هـ)، ت:مروان العطية ومحسن خرابة ووفاء تقي الدين،دار ابن كثير ـ بيروت.

●–فضائل القرآن:للعلامة جعفر بن محمد بن الحسن أبي بكر الفريابي(٢٠٧هـ/٣٠١هـ)،ت:يوسف عثمان فضل الله جبريل، مكتبه الرشد ـ الرياض،الطبعة الأولى ١٤٠٩هـ.

●–فوائد تمام بن محمد الرازي:للعلامة أبي القاسم تمام بن محمد الرازي(٣٣٠هـ/٤١٤هـ)،ت:حمدي عبد المجيد السلفي،مكتبة الرشد ـ الرياض،الطبعة ١٤١٢هـ.

●–الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة:للعلامة محمد بن علي بن محمد الشَوْكَانِي(١١٧٣هـ/١٢٥٠هـ)،عبد الرحمن بن يحيى،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة ١٤١٦هـ.

●–فيض القدير شرح الجامع الصغير:للعلامة محمد عبد الرؤف بن تاج العارفين المُناوي (٩٥٢هـ/ ١٠٣١هـ)، دارالمعرفة ـ بيروت،الطبعةالثانية ١٣٩١هـ.

●–قوت القلوب في معاملة المحبوب:للعلامة محمد بن علي عطية الحارثي الشهير

بأبي طالب المكي(٣٨٦ ه)،د. إبراهيم الكيالي،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الثانية ١٤٢٦هـ.

● –كتاب أمثال الحديث للرامهرمزي:للعلامة الحسن بن محمد بن خلاد القاضي أبي محمد (٣٦٠ ه)،د.عبد العلي عبد الحميد الأعظمي،الدار السلفية ـ الهند،الطبعة الأولى ١٤٠٤هـ.

● –كتاب التوابين:للعلامة عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدامة المقدسي الحنبلي أبي محمد(٥٤١ه/٦٢٠ه) ،ت:عبد القاد الأرنؤوط،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة ١٤١٣هـ.

● –كتاب الجهاد:للحافظ عبد الله بن المبارك بن واضح أبي عبد الرحمن الحنظلي المروزي(١١٨ه/١٨١ه)،د.نزيه حمّاد،دار المطبوعات الحديثية ـ جدة.

● –كتاب العِلَل : للعلامة عبد الرحمن بن أبي حاتم الرازي(٢٤٠هـ/٣٢٧هـ)ت:سعد بن عبد الله عبد الحميد وخالد بن عبد الرحمن الجُريسي،مكتبة الملك الفهد ـ الرياض،الطبعة ١٤٢٧هـ .

● –الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة :للحافظ أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايَماز الذَهَبي(٦٧٣ه/٧٤٨)،ت:عزت علي عيد عطية و موسى محمد علي الموشي،دار الكتب الحديثية ـ القاهرة،الطبعةالأولى ١٣٩٢ه.

● –الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة:للحافظ أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايَماز الذَهَبي(٦٧٣ه/٧٤٨)،ت:الشيخ محمد عوّامه وأحمد محمد نمر الخطيب،دار القبلة للثقافية الإسلامية ـ جدة.

● –الكامل في ضعفاء الرجال:للحافظ أبي أحمد عبد الله بن عدي

الجرجاني(٢٧٧هـ/٣٦٥هـ)، الشيخ عادل أحمد عبد الموجود والشيخ علي محمّد معوّض،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤١٨هـ.

● -كتاب التوحيد:للعلامة محمد بن إسحاق بن خزيمة أبي بكر(٢٢٣هـ/٣١١هـ)،ت:عبد العزيز بن إبراهيم الشهوان، مكتبة الرشد ـ الرياض،الطبعة الخامسة ١٤١٤هـ.

● -كتاب الثقات:للإمام محمد بن حِبَّان بن أحمد بن أبي حاتم البُسْتِي(بعد ٢٧٠هـ/٣٥٤هـ)،مؤسّسة الكتب الثقافية،الطبعة الأولى ١٤٠٢هـ.

● - كتاب الدعاء:للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني(٢٦٠هـ/٣٦٠هـ)،ت:د. محمد سعيد بن محمد حسن البخاري،دار البشائر الإسلامية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٧هـ.

● -كتاب الزهد ويليه كتاب الرقائق:للعلامة عبد الله بن المبارك بن واضح أبي عبد الله المروزي(١١٨هـ/١٨١هـ)،ت:الشيخ حبيب الرحمن الأعظمي،دار الكتب العلمية ـ بيروت.

● -كتاب المُتَمَنِّين:للعلامة عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن أبي الدنيا(٢٠٨هـ/٢٨١هـ)،ت:محمد خير رمضان يوسف،دارابن حزم ـ بيروت ،الطبقة الأولى ١٩٩٧ء.

● - كتاب المجروحين مِنَ المحدثين والضعفاء والمتروكين:للإمام محمد بن حِبَّان بن أحمد بن أبي حاتم البُسْتِي(بعد ٢٧٠هـ/٣٥٤هـ)، ت:محمود إبراهيم زايد، دار المعرفة ـ بيروت،الطبعة ١٤١٢هـ.

● -كتاب الموضوعات:للإمام أبي الفَرَج عبد الرحمن بن علي بن الجَوزِي القُرَشِي(٥٠٩هـ/٥٩٧هـ)،ت:عبدالرحمن محمد عثمان، المكتبة السلفية بالمدنية المنورة، الطبعة الأولى ١٣٨٦هـ.

●-الكَشْفُ الحَثِيث عمَّن رُمي بوَضْعِ الحديث:للعلامة إبراهيم بن محمد بن خليل الطرابُلسي أبي الوفاء(٧٥٣ﻫ/ ٨٤١ﻫ)،صبحي السامرائي،مكتبة النهضة العربية ـ بيروت،الطبعة ١٤٠٧ﻫ.

●-كَشْفُ الخَفَاء ومُزِيلُ الإلباس عما اشْتُهِرَمن الأحاديث على ألَسِنَة الناس:للحافظ أبي الفداء إسماعيل بن محمد العَجْلَوني الجراحي(١٠٨٧ﻫ/١١٦٢ﻫ) ، ت:عبد الحميد هنداوي،المكتبة العصرية ـ بيروت،الطبعة ١٤٢٧ﻫ.

●-الكشف والبيان عن تفسير القرآن:للعلامة أبي إسحاق أحمد بن إبراهيم الثعلبي النيسابوري(٤٢٧ﻫ)، دارالكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الاولىٰ ١٤٢٠ﻫ.

●-الكشف والبيان عن تفسير القرآن:للعلامةأبي إسحاق أحمد بن إبراهيم الثعلبي النيسابوري(٤٢٧ﻫ)،ت :أبو محمد بن عاشور،دار إحياء التراث العربي ــ بيروت،الطبعة ١٤٢٢ﻫ.

●-كنز العمال في سنن أقوال والأفعال :للعلامة علاء الدين عَلِي المتَّقي بن حسام الدين الهِندي(٨٨٨ﻫ/٩٧٥ﻫ)، ت:محمود عمر الدمياطي،دار الكتب العلمية ــ بيروت،الطبعة الثانية ١٤٢٤ﻫ.

●-الكنى والآسماء:للعلامة محمد بن أحمد بن حماد الدولابي أبي بشر(٢٢٤ﻫ/٣١٠ﻫ)،ت:أبو قتيبة نظر محمد الفاريابي،دار ابن حزم ــ بيروت،الطبعة ١٤٢١ﻫـ.

●-اللآلي المصنوعة: للعلامةجلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضيري السُيوطي (٨٤٩ﻫ/٩١١ﻫ)،ت:محمد عبد المنعم رابح،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الثانية ١٤٢٨ﻫ.

● –لسان الميزان: للحافظ أحمد بن علي بن حجر أبي الفضل العسقلاني(٧٧٣هـ/٨٥٢هـ)،ت: شيخ عبد الفتّاح أبوغُدّة، دار البشائر الإسلاميّة ـ بيروت،الطبعة الأُولى ١٤٢٣هـ.

● –المتَّفق والمُفْتَرِق: للحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي(٣٩٢هـ/٤٦٣هـ)،ت: د.محمد صادق آيدن الحامدي،دار القادري ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.

● –مشيخة الصغرى: للعلامةِ الحسن بن محمد بن إبراهيم أبي بكر البزار يعرف بابن شاذان(٢٩٨هـ/٣٨٣هـ)،ت: عصام موسى هادي،مكتبة الغرباء الأثرية ـ المدينة المنورة،الطبعة ١٤١٩هـ.

● –مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: للحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي(٧٣٥هـ/٨٠٧هـ)،ت: الشيخ عبد الله الدرويش،دار الفكر ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٢٥هـ.

● –مجموع الفتا وى: للإمام تقي الدين أحمد بن تيمية الحرّاني (٦٦١هـ/٧٢٧هـ)،ت: عامر الجزائر و أنور الباز، دار الوفاء، الطبعة الثالثة ١٤٢٦هـ.

● –المحدّث الفاصل بين الرا وي والواعي: للعلامة القاضي الحسن بن عبد الرحمن الرَامَهُرْمُزِي(٣٦٠هـ)،الدكتور محمد عجّاج الخطيب،دار الفكر ـ بيروت،الطبعة الثالثة ١٤٠٤هـ.

● –مختصر قيام الليل: للعلامة أحمد بن علي بن عبد القادر المقريزي(٧٦٦هـ/٨٤٥هـ)،حديث أكادمي فيصل آباد ـ باكستان.

● – المُدَاوِي لعلل الجامع الصغير وشرحَي المناوي: للعلامة أحمد بن محمد بن الصديق

الغُماري الحسني(١٣٨٠هـ)،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٩٩٦هـ.

●-مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح:للملاّ علي بن سلطان الهروي القاري(١٠١٤هـ) مكتبة رشيدية،سركى روڈ ـ كوئٹه(پاكستان).

●-مسانيد فراس المكتب: للحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصفهاني (٣٣٦هـ/ ٤٣٠هـ)، ت:محمد بن حسن المصري،مطابع ابن تيميّه ـ القاهرة،الطبعي الأولى ١٤١٣هـ.

●-مسند أبي داؤد الطيالسي:للعلامة سليمان بن داؤد بن الجارود الطيالسي(١٣٣هـ/٢٠٤هـ)،ت:د.محمد بن عبد المحسن التركي،مركز البحوث والدراسات العربية والأسلامية بدار هجر للطباعة والنشر ،الطبعة ١٤٢٠هـ.

●-مسند أبي عوّانة:لحافظ يعقوب بن إسحاق أبي عوانة الأسفرائني (٣١٦هـ)، ت: أيمن بن عارف الدمشقي،دار المعرفة ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.

●-مسند أبي يعلى:للعلامة أحمد بن علي بن المثنى أبي يعلى الموصلي(٣٠٧هـ)، ت: حسين سليم أحمد، دارالثقافة العربية ـ بيروت.

●-مسند أحمد:للإمام أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيبا ني(١٦٤هـ/٢٤١هـ)،عالم الكتب ـ بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.

●-مسند أحمد:للإمام أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيبا ني (١٦٤هـ/٢٤١هـ)، ت: شعيب الأرنؤوط وآخرون،مؤسسة الرسالة ـ بيروت،الطبعة الثانية ١٤٢٠هـ.

●-مسند الرُوياني:للعلامة محمد بن هارون أبي بكر الروياني(٣٠٧هـ)،ت:أيمن علي أبو يماني،مؤسسة قرطبة ـ مصر،الطبعة الأولى ١٤١٦هـ.

●-مسند الشاميين:للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد

الطبراني(٢٦٠هـ/٣٦٠هـ)،ت:د.حمدي بن عبد المجيد السلفي،مؤسسة الرسالة ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٥هـ.

● ـمسند الشهاب القضاعي:للعلامة محمد بن سلامة بن جعفر أبي عبد الله القُضَاعِي(٤٥٤ هـ)،حمدي عبد المجيد السلفي،مؤسسة الرسالة ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٥هـ.

● ـالمسند للشاشي:للعلامة هيثم بن كليب أبي سعد الشاشي(٣٣٥ هـ)،د.محفوظ الرحمن زين الله،مكتبة العلوم والحكم ـ المدينة المنورة،الطبعة الأولى ١٤١٤هـ.

● ـمسند عبد بن حميد:للعلامة عبد بن حميد بن نصر أبو محمد الكسي(٢٤٩هـ)،ت:صبحي البدري السامرائي ومحمود محمد خليل الصعيدي،مكتبة السنة ـ القاهرة،الطبعة ١٤٠٨هـ .

● ـمساوئ الأخلاق ومذمومها :للعلامة أبي بكر محمد بن جعفر بن سهل السامري الخرائطي(٢٤٠هـ/٣٢٧هـ)، ت:مصطفى بن أبو النصر الشلبي، مكتبة السوادي ـ جدة، الطبعة الاولىٰ ١٤١٢هـ.

● ـالمستدرك على الصحيحين:للحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري(٣٢١هـ/٤٠٥هـ)،ت:مصطفى عبد القادر عطا،دارالكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الثانية ١٤٢٢هـ.

● ـالمستدرك على الصحيحين:للحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري(٣٢١هـ/٤٠٥هـ)،ت:يوسف عبد الرحمن المرعشلي،دار المعرفة ـ بيروت.

● ـالمنتخب من مسند عبد بن حميد:للحافظ عبد بن حميد الكسي أبي محمد(٢٤٩هـ)،ت:صبحي البدري ومحمود محمد خليل الصعيدي،عالم الكتب ـ

بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ.

●–مصباح الزجاجة: سنن إبن ماجه :للإمام محمد بن يزيد أبي عبد الله القزويني(٢٠٩هـ/٢٧٣هـ)،،دار الجنان - بيروت.

●–المصنوع في معرفة الحديث الموضوع:للملاّ علي بن سلطان الهروي القاري (١٠١٤هـ)، ت:الشيخ عبد الفتّاح أبو غدّه،ايج ـايم ـ سعيد كمپنى كراچى(پاكستان).

●–المصنف لعبد الرزاق الصنعاني :للحافظ أبي بكر عبد الرزاق بن همام الصنعاني(١٢٦هـ/٢١١هـ)،ت:حبيب الرحمن الأعظمي، من منشورات المجلس العلمي،الطبعة ١٣٩٢هـ.

●– المصنف لإبن أبي شيبة:للإمام أبي بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العَبْسِي الكوفي(١٥٩هـ/٢٣٥هـ)،ت:الشيخ محمد عوّامة،إدارة القرآن والعلوم الإسلامية ـ كراتشي، الطبعة الثانية ١٤٢٨هـ.

●–المطالب العالية بزائد المسانيد الثمانية:للحافظ أحمد بن علي بن حجرأبي الفضل العسقلاني(٧٧٣هـ/٨٥٢هـ)،ت:محمد حَسَّه، دار الكتب العلمية ـ بيروت، الطبعة الأولى ٢٠٠٣م.

●–معالم التنزيل:للعلامة الحسين بن مسعود محي السنة البغوي (٥١٦هـ)،ت:جماعة من المحققين،دار طيبة ـ الرياض،الطبعة الرابعة ١٤١٧هـ.

●–المعجم الأوسط:للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني(٢٦٠هـ/٣٦٠هـ)،ت: طارق بن عوض الله وعبد المحسن بن إبراهيم، دار الحرمين ـ القاهرة،الطبعة ١٤١٥هـ.

●–المعجم الصغير:للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني(٢٦٠هـ/٣٦٠هـ)، ت: محمد شكور محمود، المكتب الإسلامي بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٥هـ.

●—المعجم الكبير:للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني(٢٦٠هـ/٣٦٠هـ)،ت: أبو محمد الأُسيوطي،دار الكتب العلميّة ـ بيروت، الطبعة الاولى ١٤٢٨هـ.

●—المعجم الكبير:للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني (٢٦٠هـ/٣٦٠هـ)،ت: حمدي عبد المجيد السلفي،مكتبة ابن تيمية ـ القاهرة.

●—المعجم لابن المقرئ:للعلامة محمد بن إبراهيم بن علي بن عاصم الأصبهاني أبي بكر (٢٨٥هـ/٣٨١هـ)،عادل بن سعد،مكتبة الرشد ـ الرياض،الطبعة الاولى ١٤١٩هـ.

●—معرفة أنواع علوم الحديث يعرف بمقدمة ابن الصلاح:للعلامة أبي عمرو عثمان بن عبد الرحمن الشَهْرَزوري(٥٧٧هـ/٦٤٣هـ)،ت:الدكتور عبد اللطيف والشيخ ماهر ياسين،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٢٣هـ.

●—معرفة التذكرة:للعلامة محمد بن طاهر بن علي المقدسي الشيباني أبي الفضل(٤٤٨هـ/٥٠٧هـ)،مير محمد كتب خانه ـ كراچی.

●—معرفة السُنَن والآثار:للعلامة للحافظ أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي(٣٨٤هـ/٤٥٨هـ)،ت:عبد الله معطي أمين،ذار قتيبة ـ بيروت،١٤١٢هـ.

●—معرفة السنن والآثار:للحافظ أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي(٣٨٤هـ/٤٥٨هـ)،د.عبد المعطي أمين قلعجي،دار قتيبة ـ بيروت وأخرى،الطبعة الأولى ١٤١٢هـ.

●—معرفة علوم الحديث:للحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري(٣٢١هـ/٤٠٥هـ)،ت:السيد معظم حسين، دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الثانية ١٣١٩.

●—معرفة الصحابة:للحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد اللهالأصفهاني (٣٣٦هـ/٤٣٠هـ) ،عادل

بن يوسف الغزازي،دار الوطن للنشر ـ الرياض،الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.

●—الـمُغني عن حَمْلِ الأسفار في الأسفار في تخريج ما في الإحياء من الأخبار:للحافظ أبـي الـفـضـل زيـن الـديـن عبـد الرحيم بن الحسين العراقي(٧٢٥هـ /٨٠٦هـ)، ت: أبومحمد أشرف بن عبد المقصود، مكتبةدار طبرية ـ الرياض، الطبعة الاولىٰ ١٤١٥هـ.

●—المُغني فـي الضعفاء:للإمام أبي عبد اللّٰه شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايَمَاز الذهبي(٦٧٣هـ/٧٤٨)، ت: الدكتور نور الدين عتر، إحياء التراث الإسلامي بد ولة قطر .

●—الـمقاصد الحَسَنَة في بيان كثير من الأحاديث المُشْتَهَرة على الألْسِنَة:للعلامة شمس الـديـن أبـي الـخيرمحمد بن عبد الرحمن السَخَاوي(٨٣١هـ/٩٠٢هـ)، ت:عبد اللّٰه محمد الصديق،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الثانية ١٤٢٧هـ.

●—الـمقاصد الحَسَنَة في بيان كثير من الأحاديث المُشْتَهَرة على الألْسِنَة:للعلامة شمس الـديـن أبـي الـخيـرمـحمد بن عبد الرحمن السَخَاوي(٨٣١هـ/٩٠٢هـ)، ت:محمد عثمان الخشت،دار الكتاب العربي ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٥هـ.

●—مـكـارم الأخـلاق ومـعـاليهـا ومـحـمود طرائقها :للحافظ أبي بكر محمّد بن جعفر الـخـرائـطـي(٢٤٠هـ/٣٢٧هـ)، ت:أيـمـن عبـدالجبارالبحيري، دار الآفاق العربية ـ القاهرة،الطبعة الاولىٰ ١٤١٩هـ.

●—المَوَاهب اللَّدَ نِيَّة بالمِنَحِ المُحَمَّدِيَّة:للعلامة أحمد بن محمد بن أبي بكر القَسْطَلَّاني أبي العباس(٨٥١هـ/٩٢٣هـ)،المكتبة التوفيقية ـ القاهرة،الطبعة ١٣٢٦هـ.

●—موسوعة أقـوال الدار قطني:للعلامة السيد أبي المعاطي النوري(١٤٠١ هـ)،ت:جماعة من المحققيق،عالم كتب ـ بيروت.

●—الـمـو طـأ لمالك بن أنس ـ رواية يحيى بن يحيى الليثي:للإمام أبي عبد اللّٰه مالك بن

أنس بن مالك الأصبحي الحِمْيَرِي(٩٣ھ/١٧٩ھ)، ت:الدكتور بشَّار عواد،دار الغرب الإسلامى ـ بيروت، الطبعة الثانية ١٤١٧ھ.

●ـميزان الاعتدال في نقد الرجال:للإمام أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايَمَاز الذهبي(٦٧٣ھ/٧٤٨)، ت:على محمد البجاوي،دار المعرفة ـ بيروت.

●ـالنُخْبَة البَهِيَّة في الأحاديث المكذوبة على خير البَرِيَّة:للعلامة محمد الأمير الكبير المالكي(١١٥٤ھ/١٢٣٢ھ)،المكتب الإسلامي ـ بيروت.

●ـنُزْهَةُ النظَر في توضيح نُخْبَة الفِكَر في مصطلح أهل الأثَر:للحافظ أحمد بن علي بن حجرأبي الفضل العسقلاني(٧٧٣ھ/٨٥٢ھ)،ت:عبد الله بن ضيف الله الرحيلي،مطبعة سفير بالرياض،الطبعة ١٤٢٢ھ.

●ـالنَشْر في القراءات العَشْر:للعلامة أبي الخير محمد بن محمد الدِمَشْقي الشهير بإبن الجَزَرِي(٧٥١ھ/٨٣٣ھ)، ت: على محمد الضباع، دارالكتب العلمية ـ بيروت.

●ـنوادر الأصول في معرفة أحاديث الرسول:للعلامة أبي عبد الله محمد الحكيم التِرْمَذِي(نحو ٣٢٠ھ)، ت: إسماعيل إبراهيم، مكتبة الإمام البخاري ـ مصر،الطبعة الأولى ١٤٩ھ.

●ـالنِهَاية في غريب الحديث والأثر وهو المتن للجامع في غريب الحديث:للإمام مجد الدين أبي السعادات المبارك بن محمد الجزري(٥٤٤ھ/٦٠٦ھ)، مكتبة الرشد ـ الرياض،الطبعة الأولى ١٤٢٢ھ.

●ـالوافي بالوفيات: للعلامة صلاح الدين خليل بن أيبك صَفَدِي(٧٦٤ھ): ادار الإحياء التراث العربي ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٢٠ھ .

پاک و ہند میں زبان زدِ عوام و خواص
غیر معتبر روایات
کا
فنی جائزہ
تحقیق
مولانا طارق امیر خان صاحب
تقریظ
حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب
تقریظ
مولانا انور البدر صاحب